سیریز
نائٹ پلان
مظہر کلیم ایم اے

سیریز
نائٹ پلان
مظہر کلیم ایم اے

dmin ibuddi

Admin @ www.hibuddiez.com

جو کچھ لکھا ہے میں اس کے لئے آپ کا بیحد مشکور ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ میں اپنے ملک کے نوجوانوں کو عمران سے بھی زیادہ بلند حوصلہ، محنتی اور پُرجوش دیکھنا چاہتا ہوں اور جہاں تک پاکیزہ کردار کا تعلق ہے تو ان سب صفات کی بنیاد پاکیزہ کردار ہی ہے۔ اگر میری تحریریں یہ فرض ادا کر رہی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ میری محنت رنگ لا رہی ہے اور اس کے لئے میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھ ناچیز کو بھی اس عظیم مشن کی تکمیل میں کچھ حصہ ادا کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ جہاں تک آپ کی تنقید کا تعلق ہے میں کوشش کروں گا کہ آپ کے دل سے ان پوائنٹس کی کھٹک دور ہو سکے لیکن ایک بات بتا دوں کہ عمران نے واقعی چیونگم کھانا چھوڑ دیا ہے اور یہ اس کے زندہ کردار کی ایک نشانی ہے کیونکہ انسان وقت کے ساتھ ساتھ بہت سی چیزیں کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔ دُور کیوں جائیں، آپ خود اپنے آپ پر غور کریں۔ آپ بھی یقیناً بہت سی چیزیں وقت کے ساتھ ساتھ چھوڑ چکے ہوں گے۔ مثال کے طور پر شیر خواری۔ اور یہی آپ کے بڑا ہونے کی نشانی ہے۔

جہلم سے راجہ نذیر زخمی لکھتے ہیں۔ "پرنس آف ڈھمپ" میں جولیا مادام اشمارا کو بتاتی ہے کہ وہ عمران کی ایک سو بائیسویں بیوی ہے۔ یہ ایک سو بائیسویں بیوی والا لفظ حلق سے نہیں اترتا۔"

راجہ نذیر زخمی صاحب! ایک سو بائیسویں بیوی واقعی حلق سے نہیں اتر سکتی اور آپ تو ویسے بھی زخمی ہیں۔ یہی دعا کر سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت دے اور آپ کے زخم جلد از جلد مندمل ہو جائیں۔ اب اجازت دیجئے

والسّلام

مظہر کلیم۔ ایم۔ اے

عمران اپنے فلیٹ کی عقبی جانب کھلی ٹیرس پر سر کے بل کھڑا اپنی مخصوص ورزش میں مصروف تھا۔ گرمیوں کے موسم میں وہ یہ ورزش عقبی ٹیرس پر ہی پوری کرتا تھا جب کہ سردیوں میں وہ اپنے بیڈ روم کے قالین پر ہی اُلٹا کھڑا ہو جاتا تھا۔ فلیٹ کا عقبی حصہ چونکہ فرنٹ حصے سے بالکل علیحدہ تھا اس لئے دوسری طرف کی کوئی آواز اس کے کانوں تک نہ پہنچتی تھی۔ سر کے بل کم از کم ایک گھنٹہ کھڑا رہنا عمران کی وہ مخصوص ورزش تھی جو وہ ہر حال میں لازماً کرتا تھا۔ صبح کی نماز اور لانگ واک کے بعد وہ پہلا کام یہی کرتا کہ سر کے بل اُلٹا کھڑا ہو جاتا اور پھر اگر کوئی مسئلہ درپیش نہ ہو تو وہ بعض اوقات دو دو گھنٹے اسی طرح ورزش میں مصروف رہتا تھا۔ لیکن ابھی اُسے ورزش کرتے ہوئے پندرہ منٹ ہی گذرے تھے کہ ٹیرس کا عقبی دروازہ کھلا اور سلیمان کی شکل نظر آئی۔

"سلطان صاحب آتے ہیں" ــــــ سلیمان نے اندر آتے ہی

Admin @ www.hibuddiez.com



بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اچھا ——— واہ! زہے نصیب ——— شکر ہے آج صبح صبح میں نے آئینہ دیکھ لیا تھا۔ ورنہ تمہاری شکل دیکھ کر تو روزانہ جھاڑو دینے والے کی شکل ہی نظر آتی ہے ——— کتنا مال ساتھ لاتے ہیں" ——— عمران نے ویسے ہی الٹا کھڑے کھڑے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مال کیا ——— الٹا ناشتہ بھی کرانا پڑے گا" ——— سلیمان نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یعنی کیا مطلب! ——— بادشاہ سلامت تشریف لائیں اور ان کے ساتھ زر و جواہر سے بھرے ہوئے تھال نہ آئیں ——— یہ کیسے ممکن ہے لاکھ زمانہ مہنگائی کا ہو۔ پھر بھی بھرم وقار تو بہرحال رکھنا ہی پڑتا ہے ان بادشاہوں کو" ——— عمران نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"بادشاہ سلامت نہیں ——— سر سلطان آئے ہیں ——— سلیمان نے زچ ہو کر کہا۔

"ارے تمہیں صبح سر ——— واہ! اس کا مطلب ہے آج ناشتے میں لذیذ نہاری ملے گی ——— واہ! اسے کہتے ہیں قسمت ——— جلدی پکاؤ۔ کہیں تمہاری باتیں سن کر مغز ہی نہ غائب ہو جائے سر کا" ——— عمران نے دوسرے زاویے سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں جا رہا ہوں ——— میں نے اطلاع دے دی ہے ——— اب آپ جانیں اور آپ کا کام ——— ویسے ایک بات دوں کہ ناشتے کی آفر نہ کر دیجئے گا ——— آج ناشتے کا سامان صرف میری ذات تک ہی محدود ہے خدا حافظ" ——— سلیمان نے جلدی سے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے



میں غائب ہو گیا۔

"یعنی کہ اپنے سر سلطان! ——— بدنصیب ان کے سر کی نہاری میں کیا ملے گا ——— صرف ہڈیاں ——— مغز تو مدت ہوئی غائب ہو چکا ہو گا۔ مگر یہ سر کو صبح صبح سوجھی کیا ——— شاید صبح کی سیر کرتے ہوئے آنکلے ہوں گے" ——— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر قلابازی کھا کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ خون چہرے پر جمع ہو جانے کی وجہ سے اس کا چہرہ ٹماٹر سے بھی زیادہ سرخ دکھائی دے رہا تھا۔ کچھ دیر کھڑا وہ سر کو آگے پیچھے اور دائیں بائیں گھما کر گردن کے پٹھوں کو ایڈجسٹ کرتا رہا۔ پھر دروازہ کھول کر اندرونی راہداری میں داخل ہو گیا۔

"کہاں ہے وہ بدتمیز ——— گھنٹہ ہو گیا ہے مجھے آئے ہوئے۔ نواب صاحب کی شکل ہی نظر نہیں آئی" ——— اسی لمحے ڈرائنگ روم سے سر سلطان کی غصیلی آواز سنائی دی۔

"ہوشیار خبردار! ——— نواب ابن نواب ——— صاحب ابن صاحب تشریف لا رہے ہیں" ——— عمران نے خود ہی بلند آواز میں چوبداروں کے سے لہجے میں کہا اور پھر اکڑتا ہوا ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا اس کے جسم پر صرف پتلون تھی۔ باقی جسم عریاں تھا اور پسینے کی بوندیں اس کے سرخ و سفید مضبوط اور کسے ہوئے جسم پر اس طرح لرز رہی تھیں جیسے گلاب کے پھولوں پر شبنم کے قطرے لرزتے ہیں۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ——— صبح گاہی بخیر" ——— عمران نے ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہی بڑے مودبانہ انداز میں کہا۔

"وعلیکم السلام ——— یہ صبح بخیر تو ہوتا ہے ——— صبح گاہی بخیر کیا

Admin @ www.hibuddiez.com


ہوتا ہے" ___ سر سلطان نے تحسین آمیز نظروں سے عمران کے جسم کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"شکر کریں میں نے آپ کی عمر کا لحاظ کرتے ہوئے صبح گاہی کہا ہے ___ ورنہ جی تو صبوحی کہنے کو چاہتا تھا لیکن مجھے معلوم ہے آپ پچھلی نسل کے بزرگ ہیں قریب از ریٹائرمنٹ ___ اس لئے نصیحتوں کا پنڈورا باکس صبح ہی صبح کھول کر بیٹھ جائیں گے ___ ویسے آپ کی آمد سے میرا بلڈ پریشر بڑھ گیا ہے" ___ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔ اس نے صوفے پر پڑا ہوا سلیپنگ گاؤن اٹھا کر پہن لیا تھا۔

"بلڈ پریشر بڑھ گیا ہے ___ تم ایسا کیا کرو کہ اب یہ الٹا کھڑے ہونے کی ورزش چھوڑ دو ___ ورنہ یہ بلڈ پریشر زیادہ بڑھ گیا تو بڑا خطرناک مرض ہے ___ مجھے دیکھو! ___ میں گزشتہ دس سالوں سے بلڈ پریشر کا مریض ہوں ___" سر سلطان نے کہنا شروع کیا۔

"بس بس ___ پلیز صبح صبح میرے فلیٹ میں آپ بیماریوں کی پٹاری نہ کھولیں ___ شام کو بے شک کھول لیں۔ کیونکہ شام کو جمعدار فلیٹ کی صفائی کرنے آتا ہے۔ بیماریاں پٹاری سمیت باہر پھینک آئے گا ___ مگر صبح صبح پلیز" ___ عمران نے ہاتھ اٹھا کر ان کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"تم خود ہی تو بلڈ پریشر کی بات کر رہے تھے" ___ سر سلطان نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جی وہ میں بیماری کی بات نہیں کر رہا تھا ___ جدید زمانے کے آداب کے مطابق کہہ رہا تھا کہ آپ کی آمد کی وجہ سے مجھے دلی مسرت ہوئی ہے۔ ظاہر ہے دل کو جب مسرت ہوتی ہے تو وہ اور زیادہ تیزی سے دھڑکنے یعنی پمپ کرنے لگتا ہے اور اس کا لازمی نتیجہ بلڈ پریشر کا بڑھ جانا ہے" عمران نے بھی اس طرح منہ بناتے ہوئے کہا جیسے کسی استاد کو کند ذہن بچے کو سمجھانے کے تکلیف دہ عمل سے گذرنا پڑ رہا ہو۔

"اچھا اچھا ___ بہرحال تم واقعی جدید زمانے کے آدمی ہو ___ لیکن آج میری یہاں آمد تمہیں بھی قدیم زمانے کا آدمی بنانے کے سلسلے میں ہے اس لئے ذرا جلدی سے تیار ہو جاؤ" ___ سر سلطان نے بڑے پُراسرار انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"یعنی آپ کوئی ٹائم مشین ایجاد کر کے لے آئے ہیں ___ لیکن سوچ لیجئے۔ ہو سکتا ہے کہ میں اس ٹائم مشین کے ذریعے گذرے وقتوں میں پہنچ کر جب واپس آؤں تو آپ کا وہ شجرہ نسب باقی نہ رہے جو آپ اس وقت دنیا کو بتاتے رہتے ہیں" ___ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور سر سلطان قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"تم میرے شجرہ نسب کی فکر نہ کرو ___ فی الحال تو سر رحمان کے شجرہ نسب کی آئندہ کڑیاں جوڑنے کا پروگرام بن رہا ہے" ___ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈیڈی کا شجرہ نسب ___ اوہ! کیا مطلب ___ ٹائم مشین نے ان کے شجرہ نسب میں گڑبڑ کر دی ہے ___ چلو چنگیز خان نہ سہی ہلاکو خان سہی ___ بات تو ایک ہی ہے" ___ عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"میں صاف بات کروں تو زیادہ بہتر ہے ___ سر رحمان نے

۱۳ Admin @ www.hibuddiez.com



تمہاری شادی نواب مشرف مرزا کی اکلوتی بیٹی نواب زادی توقیر جہاں، المعروف بے بی ٹوسکی سے حتمی طور پر طے کر دی ہے ——— اور یہ ذمہ داری مجھ پر ڈال دی گئی ہے کہ میں تمہیں اس شادی پر ہر صورت میں رضامند کر دوں ——— ورنہ دوسری صورت میں سر رحمان نے دھمکی دی ہے کہ وہ تم سمیت سارے خاندان کو گولی مار کر خودکشی کر لیں گے ——— یہ بھی بتا دوں کہ تمہاری والدہ اور تمہاری بہن ثریا بھی اس شادی کے خلاف ہیں لیکن سر رحمان کی دھمکی نے انہیں بھی خاموش کر دیا ہے" ——— سر سلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بوسکی سے شادی ——— یعنی کہ اب کپڑے سے شادی ہو گی ——— میرے خیال میں ڈیڈی حضور کو اب واقعی ریٹائر ہو جانا چاہیے ورنہ وہ آج بوسکی سے میری شادی طے کر رہے ہیں ——— تو کل پاپلین وغیرہ سے طے کرنا شروع کر دیں گے" ——— عمران نے حیرت سے آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا۔

"بوسکی نہیں ٹوسکی ——— توقیر جہاں اصل نام ہے۔ پیار سے اسے سب ٹوسکی کہتے ہیں ——— اب ظاہر ہے تم نواب مشرف مرزا کا حدود اربعہ پوچھو گے ——— تو پہلے بتا دوں کہ نواب مرزا پاکیشیا کے قدیم جاگیردار گھرانے کے فرد ہیں ——— دارالحکومت کے گرد پھیلی ہوئی وسیع و عریض جاگیر اب بھی ان کی ملکیت ہے ——— جس میں سینکڑوں مربع زرعی اراضی ——— لاتعداد پھلوں کے باغ ——— فارم وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ——— اور مشرف مرزا گزشتہ اٹھارہ بیس سالوں سے مستقل طور پر یورپ میں رہتے چلے آ رہے ہیں ——— یہاں کا سارا کاروبار ان کے منیجرز سرانجام دیتے ہیں ——— ان کی ایک ہی بیٹی ہے جس کی والدہ اس کے بچپن میں ہی فوت ہو گئی تھی لیکن نواب مشرف مرزا نے اپنی بیٹی کی محبت کی خاطر دوسری شادی نہ کی اور بیٹی کو ماں اور باپ بن کر پالا پوسا ——— اب وہ اس کی شادی کرنے کے لئے طویل عرصے کے بعد پاکیشیا واپس آئے ہیں ——— چونکہ تمہارے دادا آنریبل سر جہانداد خان اور نواب مشرف مرزا کے والد نواب رفعت مرزا آپس میں گہرے دوست تھے اس لئے نواب مشرف مرزا نے یہاں پہنچتے ہی تمہارے والد کا پتہ معلوم کیا اور پھر وہ اپنی بیٹی سمیت تمہارے والد کی کوٹھی پہنچ گئے اور انہوں نے سر رحمان کے ذمہ یہ ڈیوٹی لگا دی کہ ان کی بیٹی کے لئے کوئی شایان شان رشتہ تلاش کیا جائے ——— تمہارے والد کے ذہن میں فوراً تمہارا خیال آیا۔ چنانچہ انہوں نے تمہارے متعلق انہیں پوری تفصیل بتا دی" ——— سر سلطان نے مزے لے لے کر کہتے ہوئے کہا۔

"اچھا کیا تفصیل بتائی انہوں نے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"بقول تمہارے والد کے انہوں نے نواب مشرف مرزا کو بتا دیا کہ تم ان کے اکلوتے بیٹے ہو ——— تم نے ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کیا ہوا ہے لیکن تم انتہائی ناخلف لڑکے ہو ——— بزرگوں کا بالکل احترام نہیں کرتے ——— سخت منہ پھٹ ہو ——— علیحدہ فلیٹ میں رہتے ہو اور آوارہ گردی کرتے ہو" ——— سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"واہ ——— پھر تو فوراً رشتے سے انکار ہو گیا ہو گا" ——— عمران

Admin @ www.hibuddiez.com



لے خوش ہوتے ہوئے کہا۔
"انکار نہیں ہوا ــــ بلکہ اقرار ہو گیا ــــ تمہاری یہ ساری منفی خصوصیات نواب مشرف مرزا کی بیٹی کو بے حد پسند آگئیں اور نواب صاحب کو صرف اس بات نے اپیل کیا کہ تم خاندانی آدمی ہو ــ بس انہوں نے فوراً رشتہ طے کر کے اگلے ماہ شادی کی تاریخ بھی طے کر دی" ــــ سر سلطان نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"یعنی کہ میری شکل و صورت دیکھے بغیر ــــ کیا وہ بے بی اور ان کے قبلہ گاہی والد محترم نابینا تو نہیں ہیں" ــــ عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ بات نہیں ــــ سر رحمان نے انہیں تمہارا ایک فوٹو دکھایا تمہاری بی۔ ایس۔ سی کی ڈگری والا ــــ وہی اس وقت ان کے پاس موجود تھا جس میں تمہاری کسی نیولے کی طرح شکل ہے اور کان ہاتھیوں کی طرح بڑے بڑے اور باہر کو نکلے ہوئے ہیں ــــ یہ کمزوری میری نہیں ــــ بلکہ بقول سر رحمان کے تمہاری ہونے والی بیگم کی ہے ــــ بہرحال بے بی ڈوگی نے یہ فوٹو دیکھ کر رضا مندی میں سر ہلا دیا کہ ایک فرمانبردار شوہر کی بالکل ایسی ہی شکل و صورت ہونی چاہیئے" ــــ سر سلطان واقعی مزے لے رہے تھے۔

اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ ٹرالی پر ناشتے کا بھرپور سامان موجود تھا۔

"ارے تم تو کہہ رہے تھے کہ آج ناشتہ نہیں ملے گا ــ میں سر سلطان کو ٹال دوں ــــ صرف تمہاری ذات تک محدود ناشتے



کا سامان ہے ــــ پھر کیا ہمسایوں کے گھر چوری کی ہے" ــــ عمران نے چونک کر ٹرالی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ اپنی بات خواہ مخواہ مجھ پر نہ ڈال دیا کریں ــــ سر سلطان کے لئے ناشتے کی کمی ہے ــــ میرے ہوتے ہوتے بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ معزز مہمان بغیر ناشتہ کئے چلے جائیں ــــ یہ اور بات ہے کہ آپ کا بھرم رکھنے کے لئے مجھے اپنے ذاتی بنک بیلنس کو ہوا لگوانی پڑی ہے" ــــ سلیمان نے ناشتے کا سامان میز پر رکھتے ہوئے برا سا منہ بنا کر کہا اور سر سلطان بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"شکریہ سلیمان! ــــ ویسے عمران تمہارے ناشتے کی بڑی تعریفیں کرتا رہتا ہے" ــــ سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بس جی انہیں تو میرے ناشتے کو نظر لگانے کے سوا اور کام ہی کیا ہے" سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا اور جلدی سے خالی ٹرالی دھکیلتا ہوا باہر نکل گیا اور سر سلطان ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"فکر نہ کرو ــــ ابھی تک تمہارا واسطہ توسوں سے پڑا ہے ــــ اب توسی آکر تمہیں سیدھا کرے گی" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"توسی ــ کیا مطلب" ــــ سر سلطان نے چونک کر پوچھا

"وہ توقیر جہاں المعروف توسی زیادہ صحیح نام بنتا ہے ــــ کیا خیال ہے" ــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور ناشتے پر جھک گیا۔

"اوہ! ــــ اس کا مطلب ہے کہ تم اس رشتے پر رضا مند ہو ــــ خدا کا شکر ہے ــــ میں تو سوچ رہا تھا کہ تمہیں منانے کے لئے کتنے پاپڑ بیلنے پڑیں گے" ــــ سر سلطان نے اطمینان کا طویل سانس

Admin @ www.hibuddiez.com


لیتے ہوئے کہا۔

"اب پاپڑ بیلنے کی مشینیں بن گئی ہیں اس لئے پاپڑ بیلے بلاتے بازار سے مل جاتے ہیں ــــ لیکن آپ نے یہ کیسے سمجھ لیا کہ میں رضامند ہو گیا ہوں"ــــ عمران نے ناشتے کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

"تم خود ہی تو سلیمان سے کہہ رہے تھے"ــــ سر سلطان نے بھی ناشتے کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"وہ تو میں سلیمان کو شیر دھمکی ــ اوہ سوری! ــ وہ کیا محاورہ ہے بڑا گھٹیا سا محاورہ ہے وہ گیدڑ والا"ــــ عمران نے کہا۔

"گیدڑ بھبکی"ــــ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہی ہی ــ پتہ نہیں محاوروں کو شیر چھوڑ کر گیدڑ کیوں پسند آگئے ہیں"ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سنو عمران! ــ شادی تو بہر حال تم نے کرنی ہے ــــ آج نہ کرو گے تو کل کرو گے ــــ یہ رشتہ بہت اچھا ہے۔ تمہارے ہم پلہ خاندان ہے"ــــ سر سلطان نے وکالت کرتے ہوئے کہا۔

"آپ صدیقی کہلاتے ہیں ناں"ــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"صدیقی ــ ہاں! کیا مطلب"ــــ سر سلطان نے حیرت سے چونک کر پوچھا۔

"یعنی آپ کا نام سر سلطان علی صدیقی ہے ــــ اور صدیقی کا مطلب بھی آپ کو معلوم نہیں ہوا آج تک"ــــ عمران نے کہا۔

"مطلب تو مجھے معلوم ہے ــــ لیکن یہ اچانک صدیقی کیسے یاد آگیا تمہیں"ــــ سر سلطان نے کہا۔

"میں سوچ رہا تھا کہ اب مجھے ٹائم مشین کی خدمات حاصل کرنا ہی پڑیں گی ــــ صدیقی تو بڑا معزز اور محترم خاندان ہوتا ہے ــــ جبکہ آپ تو رشتے ناطے کرانے میں خداداد صلاحیتوں کے مالک ہیں اس لئے شاید کہیں پیچھے کوئی گڑبڑ نہ ہو گئی ہو"ــــ عمران نے کہا اور سر سلطان کے چہرے پر غصے کی جھلکیاں نمودار ہونے لگیں۔

"اب تم گھٹیا باتوں پر اتر آئے ہو"ــــ سر سلطان کے لہجے میں ہلکا سا غصہ تھا۔

"ارے ارے نہیں ــــ آپ ناراض نہ ہوں ــــ ابھی تو صرف اندازے کی بات کر رہا ہوں اور اندازہ صحیح بھی ہو سکتا ہے اور غلط بھی"ــــ عمران نے بڑے شریفانہ انداز میں کہا تو سر سلطان نہ چاہنے کے باوجود بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"بہر حال تم ایسا کرو کہ ایک بار جا کر نواب مشرف مرزا اور ان کی بیٹی سے مل لو ــــ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ بھی تمہیں پسند آجائیں ــــ میری آمد کا مقصد تو یہی تھا کہ میں تمہیں ساتھ لے کر جاؤں ــــ لیکن میرا خیال ہے کہ اگر تم اکیلے مل لو تو زیادہ بہتر ہے"ــــ سر سلطان نے ناشتہ ختم کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ــــ اگر اکیلا ملنا ہوتا تو آپ کو ناشتہ کیوں کراتا ــــ اب تو آپ کو ناشتہ حلال کرنا ہی پڑے گا ــــ ویسے آپ کی بات درست ہے کہ مجھے ان لوگوں سے مل لینا چاہیئے۔ ہو سکتا ہے کہ مجھے وہ پسند آئیں نہ آئیں۔ انہیں میں پسند آجاؤں"ــــ عمران نے سر ہلاتے

ہوتے کہا۔

"تمہیں تو وہ بغیر دیکھے پسند کر چکے ہیں ــــ لیکن ایک بات بتا دوں اگر تم یہ سوچ رہے ہو کہ تم اپنی احمقانہ باتوں سے انہیں اس رشتے سے بدظن کر کے یہ رشتہ ختم کرا دو گے تو ایسی بات مت سوچو ــــ سر رحمان اس رشتے کو اپنی آن کا سوال بنائے بیٹھے ہیں ــــ ان لوگوں کے جانے کے بعد جب سر رحمان نے تمہاری والدہ اور ثریا سے اس رشتے کا ذکر کیا تو گھر میں ایک قیامت برپا ہو گئی ــــ تمہاری والدہ اور ثریا نے سختی سے انکار کر دیا لیکن سر رحمان بگڑ گئے اور آخر کار تمہاری والدہ اور بہن ثریا دونوں کو ہتھیار ڈالنے پڑے۔ اس بات سے تم صورت حال سمجھ سکتے ہو" ــــ سر سلطان نے کہا۔

"میں تو مان ہی نہیں سکتا کہ اماں بی نے شکست تسلیم کر لی ہو وہ خالص آفریدی پٹھان خون کی حامل ہیں ــــ ایک بار منہ سے ناں نکل گیا تو قیامت صغریٰ کبریٰ اکٹھی ہی کیوں نہ قائم ہو جائیں ان کی ناں، ہاں میں نہیں بدل سکتی" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات بالکل درست ہے ــــ بھابھی واقعی ایسی ہی ہیں اس لئے ثریا نے جب قیامت برپا ہوتے دیکھی تو مجھے فون کر کے بلا لیا ــــ اور بھابھی پہلے کسی کی مانیں نہ مانیں، میری بات مان لیتی ہیں ــــ میں نے بڑی مشکل سے انہیں سمجھا بجھا کر خاموش کیا" ــــ سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یعنی ابھی صرف خاموش ہوئی ہیں اور آپ نے انہیں شکست تسلیم کرنا کہہ دیا ــــ ان کی خاموشی کسی آئندہ بڑی قیامت کی ریزرویشن ہوتی ہے" ــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بہرحال اب تم جانو اور تمہارا کام ــــ ویسے اگر تم وعدہ کرو کہ وہاں جا کر الٹی سیدھی حرکتیں نہ کرو گے تو میں تمہارے ساتھ چلنے کو تیار ہوں" ــــ سر سلطان نے کہا۔

"او کے ــــ آپ ذرا اخبار دیکھئے ــــ میں تیار ہو کر ابھی آتا ہوں ــــ آجکل ویسے ہی فراغت ہے ــــ تو فراغت میں نواب اشرف مرزا اور ان کی اکلوتی صاحب زادی کی زیارت نصیب ہو جائے تو چار وقت تو کٹے گا ہی ــــ میں ابھی آیا تیار ہو کر" ــــ عمران نے شرارت بھرے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر باتھ روم کی طرف چل دیا۔

سر سلطان مسکرا کر خاموش ہو گئے۔ اور پھر میز پر پڑا اخبار اٹھا کر اسے پڑھنے میں مصروف ہو گئے۔

آج چونکہ دفتر میں ہفتہ وار تعطیل تھی اس لئے سر سلطان نے بھی شاید وقت گذارنے کے لئے اس دلچسپ مشغلے کو زیادہ مناسب سمجھا تھا۔

تھوڑی دیر بعد عمران جب باتھ روم سے باہر نکلا تو سر سلطان اسے دیکھ کر بے اختیار چونک پڑے۔

"یہ کیسا لباس پہن لیا ہے تم نے ــــ؟" سر سلطان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ کیونکہ عمران کے جسم پر اس کا مخصوص ٹیکنی کلر لباس تھا۔ گہرے زرد رنگ کی پتلون جس پر بینڈ ماسٹروں کی یونیفارم جیسی گہرے سرخ رنگ کی دو پٹیاں اوپر سے نیچے تک موجود تھیں۔ گہرے

نیلے رنگ کی قمیض ـــــ جس پر سفید رنگ کے دھلکے کی طرح پتلی ٹائی لہرا رہی تھی ۔ اور گہرے سرخ رنگ کا چھوٹا کوٹ ـــــ آنکھوں پر بڑے بڑے شیشوں والی گاگل ۔ جس کے شیشوں کا بیرونی رنگ گہرا سرخ تھا۔ البتہ اندر سے ان کا رنگ لائٹ براؤن تھا اور اس کی کمانیاں بٹی ہوتی رسی کے سے انداز میں بنی ہوئی تھیں یوں لگتا تھا جیسے سرخ رنگ کے دو بڑے بڑے شیشوں کو دونوں طرف سے رسی سے باندھ کر کانوں کے ساتھ منسلک کر لیا گیا ہو۔

"دیکھیے ـــ آپ نے چونکہ ساتھ جانا ہے ـــ اس لئے مجبوراً آپ کو شرمندگی سے بچانے کے لئے مجھے یہ لباس پہننا پڑا ہے"۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اس کارٹون نما لباس میں ملبوس ہونے کے باوجود میں تمہارے ساتھ چلوں گا ـــــ ہرگز نہیں" ـــــ سر سلطان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"دیکھیے سر سلطان! ـــــ آپ نے خود ہی تو کہا ہے کہ بے بی لوسی یورپ میں پلی ہے ـــــ ظاہر ہے اس کے خیالات بھی خالصتاً یورپین ہوں گے اور آجکل یورپ میں اس لباس کا کریز ہے ۔ اس لئے اس لباس میں وہ فوراً مجھے پسند کر لے گی ـــــ اور اگر میں نے بوڑھوں جیسا سیدھا سادہ لباس پہن لیا تو پھر مجھے شکایت نہ کیجیے کہ بے بی لوسی نے رشتے سے انکار کر دیا ہے" ـــــ عمران نے سر سلطان کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــــ تم کہہ تو ٹھیک رہے ہو ـــــ آجکل کے لڑکے اور لڑکیاں پسند تو ایسا ہی اوٹ پٹانگ لباس کرتی ہیں ۔ لیکن پھر بھی" ـــــ سر سلطان نے تذبذب بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ یہ لباس آپ کو شرمندگی سے بچا لے گا ـــــ ورنہ وہ بے بی لوسی فوراً ہی کہہ دے گی کہ سر سلطان جیسے معزز آدمی کے ساتھ یہ نوجوان بوڑھا کہاں مڑ کر ان آ رہا ہے۔ اب آگے آپ کی مرضی ـــــ آپ کہیں تو میں تھری پیس سوٹ پہن لیتا ہوں" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوکے ـــ ٹھیک ہے ـــ شاید تم درست ہی کہتے ہو کل میں نے یورپ کے موجودہ فیشنوں پر ایک فلم دیکھی ہے۔ اس میں واقعی ایسے ہی اوٹ پٹانگ لباس تھے" ـــــ سر سلطان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

عمران کے لبوں پر شرارتی مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔

Admin @ www.hibuddiez.com



خاکی رنگ کی بکتر بند گاڑی کی طرح بنی ہوئی ہر طرف سے بند جیپ انتہائی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑتی ہوئی شمال مشرق کی طرف بڑھتی جا رہی تھی۔ اس سے آگے ایک عام فوجی جیپ تھی جس میں بڑی گنوں سے مسلح دو فوجی بڑے مستعد انداز میں کھڑے تھے۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے پشت ملائے ہوئے تھے ان میں سے ایک کا رخ بکتر بند جیپ کی طرف تھا جبکہ دوسرے کا رخ اس کی مخالف سمت میں۔ اوپر ایک تیز رفتار فوجی ہیلی کاپٹر اڑ رہا تھا۔

ابھی صبح ہونے میں کچھ دیر باقی تھی اس لئے ملگجا سا اندھیرا ہر طرف چھایا ہوا تھا۔ یہ سڑک اسرائیل کے دارالحکومت تل ابیب کے مشرق بعید میں واقع ٹیلوں کی مانند چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کے درمیان واقع تھی ہر دس کلومیٹر کے فاصلے پر فوجی چوکی موجود تھی جہاں جدید ترین اسلحے سے لیس چاک و چوبند اور مستعد اسرائیلی فوجی کھڑے تھے لیکن ان دونوں



جیپوں کو روکنے کی کہیں کوشش نہ کی گئی تھی۔ دونوں جیپیں ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتی ہوئی آخرکار خاردار تاروں سے بنے ہوئے ایک اونچے گیٹ کے سامنے پہنچ کر رک گئیں۔ اس گیٹ کے دونوں اطراف سے خاردار تاروں کا سلسلہ ویران علاقے میں نجانے کہاں تک چلا گیا تھا۔ لیکن ان خاردار تاروں کے درمیان دور تک کہیں کوئی عمارت نظر نہ آ رہی تھی۔ بس اونچے اونچے ٹیلے ہی ہر طرف پھیلے ہوئے تھے۔ البتہ ان ٹیلوں کے درمیان فوجی جیپیں کبھی کبھی ادھر ادھر گشت کرتی ہوئی نظر آ جاتی تھیں۔

ان جیپوں کے گیٹ پر رکتے ہی گیٹ کے اوپر موجود مائیکروفون سے تیز سائرن بجنے لگا اور چند لمحوں بعد جب سائرن کی آواز بند ہوئی تو گیٹ خود بخود کھل گیا اور سپاہیوں والی فوجی جیپ تو ایک سائیڈ پر رک گئی جبکہ بکتر بند جیپ تیزی سے آگے بڑھی اور گیٹ کے اندر داخل ہو کر سیدھی آگے دوڑتی چلی گئی۔ کافی آگے جا کر وہ دائیں طرف مڑی اور پھر ایک اونچے ٹیلے کے دامن میں جا کر رک گئی۔ اس کا عقبی بند دروازہ کھلا اور اس میں سے فوجی وردی میں ملبوس ایک لمبا تڑنگا اور انتہائی مضبوط جسم کا نوجوان باہر نکلا۔ اس نے غور سے ادھر ادھر دیکھا اور پھر مڑ کر جیپ کے کھلے دروازے کے اندر اشارہ کیا۔ دوسرے لمحے ایک ادھیڑ عمر آدمی جس کے جسم پر عام شہریوں جیسا لباس تھا ہاتھ میں ایک بریف کیس اٹھائے باہر آ گیا۔ بریف کیس کے ہینڈل اور اس ادھیڑ عمر کی کلائی ایک چین کے ذریعے آپس میں بندھی ہوئی تھیں۔

"تشریف لایئے ڈاکٹر" ـــــ فوجی آفیسر نے کہا اور ٹیلے کی دوسری طرف

چل پڑا۔ ادھیڑ عمر جسے ڈاکٹر کہہ کر پکارا گیا تھا سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔

ٹیلے کی دوسری طرف دو مستعد فوجی موجود تھے جنہوں نے ان دونوں کو دیکھتے ہی فوجی انداز میں سیلوٹ کیا جس کا فوجی انداز میں جواب اس فوجی آفیسر نے دیا جب کہ ڈاکٹر خاموش اور لاتعلق سا کھڑا رہا۔

"شناخت سر" ۔۔۔۔ ایک فوجی جوان نے آفیسر سے مخاطب ہو کر کہا اور آفیسر نے جیب سے پیتل کا ایک گول ٹکڑا نکال کر اس فوجی کی طرف بڑھا دیا جس پر کوئی مدھم سا نشان کندہ تھا۔

فوجی جوان نے پیتل کا گول ٹکڑا لے کر اسے غور سے دیکھا پھر اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر اس نے ایک پتلا سا باکس باہر نکالا جس کے درمیان ایک پتلی سی درز نظر آ رہی تھی اس نے پیتل کے اس ٹکڑے کی سائیڈ کو اس درز میں رکھ کر اسے دبایا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی پیتل کا وہ ٹکڑا اس باکس کے اندر غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد کھٹاک کی آواز ایک بار پھر ابھری اور اسی درز سے وہ پیتل کا ٹکڑا اچھل کر باہر آ گیا۔

"یہ لیجئے سر" ۔۔۔۔ فوجی جوان نے پیتل کا ٹکڑا آفیسر کو واپس دیتے ہوئے کہا اور ٹکڑا اسے دے کر باکس کو واپس جیب میں ڈال لیا۔

چند لمحوں بعد ٹیلے کے درمیان ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز ابھری اور پھر کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح ٹیلے کا اوپر والا حصہ سالم شکل میں اوپر کو اٹھتا چلا گیا۔ اب نیچے ایک پتلی لیکن پختہ سڑک اندر جاتی صاف دکھائی دے رہی تھی۔

فوجی آفیسر نے ڈاکٹر کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور وہ دونوں اس سڑک پر چلتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ ان کے اندر جاتے ہی اسی طرح گڑگڑاہٹ کے ساتھ راستہ ان کے عقب میں بند ہو گیا۔

"اس قدر پراسراریت کی آخر کیا ضرورت ہے" ۔۔۔۔ ادھیڑ عمر ڈاکٹر نے منہ بناتے ہوئے پہلی بار کہا۔

"آپ کا تعلق صرف سائنسی آلات کے ساتھ ہے ڈاکٹر لارنس! ۔۔۔۔ آپ انسانوں کو نہیں جانتے ۔۔۔۔ یہ ساری پراسراریت مشن کو انسانوں سے بچانے کے لئے ہے" ۔۔۔۔ فوجی آفیسر نے قدرے خشک لہجے میں جواب دیا اور ڈاکٹر لارنس نے سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا۔

تنگ راستہ سائیڈ دیواروں سے نکلنے والی ہلکی ہلکی روشنی کی وجہ سے خاصا روشن تھا اس لئے وہ دونوں اطمینان سے چلتے ہوئے آگے بڑھتے گئے۔ کچھ دور جا کر راستہ موڑ کاٹ کر بند ہو گیا۔ فوجی آفیسر نے دیوار کی سائیڈ میں بنی ہوئی درز میں پیتل کا وہی گول ٹکڑا ڈالا اور چند لمحوں کے انتظار کے بعد دیوار درمیان سے پھٹ کر دونوں سائیڈوں میں غائب ہو گئی۔ اب سامنے ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ وہ دونوں اس کمرے میں داخل ہوئے تو دیوار دوبارہ برابر ہو گئی اور کمرہ کسی لفٹ کی طرح نیچے اترتا چلا گیا۔

کچھ دیر بعد کمرہ ساکت ہوا تو دیوار ایک بار پھر کھل گئی اب سامنے ایک اور طویل راہداری نظر آ رہی تھی جس میں جگہ جگہ مستعد فوجی سپاہی کھڑے تھے۔

راہداری کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جو ان دونوں کے قریب پہنچتے ہی خود بخود کھل گیا۔ اندر ایک بڑا ہال تھا جس کے درمیان ایک

بڑی سی بیضوی میز موجود تھی۔ جس کے گرد پانچ اونچی نشست کی کرسیاں موجود تھی۔

"تشریف لے جائیے ڈاکٹر! ـــــ چیفس آپ کے منتظر ہیں" ـــــ

فوجی آفیسر نے دروازے کے باہر رکتے ہوئے ڈاکٹر لارنس کو اندر جانے کا اشارہ کیا اور ڈاکٹر لارنس سر ہلاتا ہوا اندر ہال میں داخل ہو گیا۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی دروازہ اس کے عقب میں خود بخود بند ہو گیا۔

چار کرسیاں پر تھیں جن پر فوجی یونیفارم پہنے چار افراد بیٹھے تھے جب کہ ایک کرسی خالی تھی۔ ان چاروں افراد کے کاندھوں اور سینوں پر مختلف شکلوں اور ساخت کے چمکدار ستارے موجود تھے۔

"تشریف لائیے ڈاکٹر لارنس! ـــــ ہم سب آپ کے منتظر ہیں ـــــ میرا نام کرنل جیمز ہارڈ ہے۔ مختصر طور پر آپ مجھے کرنل ہارڈ کہہ سکتے ہیں ـــــ میں اسرائیل کی خفیہ ترین سپیشل ایجنسی ریڈ ایرو کا چیف ہوں" ـــــ ایک لمبے قد اور سفید مونچھوں والے طاقتور جسم کے مالک فوجی نے آگے بڑھتے ہوئے ڈاکٹر لارنس کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ کرنل ہارڈ! ـــــ مجھے آپ سے ملاقات کر کے بیحد مسرت ہو رہی ہے" ـــــ ڈاکٹر لارنس نے بریف کیس والے ہاتھ کی بجائے دوسرا ہاتھ مصافحے کے لئے آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ ڈاکٹر لارنس! ـــــ کرسی پر تشریف رکھیے تاکہ میں آپ کا تعارف دوسرے شرکاء سے کرا دوں" ـــــ کرنل ہارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ڈاکٹر لارنس کو خالی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

ڈاکٹر لارنس سر ہلاتا ہوا خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے بریف کیس اپنے سامنے میز پر رکھ دیا جب کہ اس کی چین بدستور اس کی کلائی سے بندھی ہوئی تھی۔

"پہلے میں ڈاکٹر لارنس کا تعارف کرا دوں ـــــ ڈاکٹر لارنس سات نسلوں سے خالص یہودی ہیں ـــــ عظیم اسرائیل کی حکومت نے ایک خصوصی منصوبے پر کام کرنے کے لئے ان کی خدمات خاص طور پر حاصل کی ہیں ـــــ ویسے ان کا تعلق ویسٹرن کارمن کی ایک خفیہ دفاعی لیبارٹری سے ہے ـــــ یہ مخصوص قسم کے خلائی جنگی ہتھیار تیار کرنے میں پوری دنیا میں سب سے آگے ہیں ـــــ انہوں نے ایک خاص منصوبہ ہماری حکومت کو بھیجا۔ جس پر ہماری حکومت نے اپنے سائنسدانوں سے مل کر غور کیا تو اسے قابل عمل قرار دے دیا گیا۔ چنانچہ انہیں اس ویسٹرن کارمن کی اس لیبارٹری سے اس طرح اغوا کیا گیا کہ ویسٹرن کارمن کی حکومت کو آج تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ڈاکٹر لارنس کہاں چلے گئے ہیں ـــــ یہاں ایک خصوصی لیبارٹری میں یہ اس منصوبے پر گذشتہ دو سالوں سے برابر کام کرتے رہے ہیں۔ اور اب یہ منصوبہ تکمیل تک پہنچ گیا ہے ـــــ اس سلسلے میں تمام ضروری عملی انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں۔ لیکن اس منصوبے کو آخری لمحات میں دشمنوں سے بچانے کے لئے حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ چار خصوصی ایجنسیوں کو حرکت میں لایا جائے ان میں ایک خصوصی ایجنسی ریڈ ایرو ہے جس سے بیرونی دنیا ابھی واقف ہی نہیں ہے" ـــــ کرنل ہارڈ نے کسی سیاست دان کی طرح تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹر لارنس اور

Admin @ www.hibuddiez.com



باقی تینوں فوجی آفیسرز خاموش بیٹھے اس کی تقریر سنتے رہے۔

"یہ تو تھا ڈاکٹر لارنس کا مختصر تعارف ـــــ اب میں آپ حضرات کا تعارف کرا دیتا ہوں ـــــ ڈاکٹر لارنس! ـــــ آپ کے دائیں ہا[تھ] پر جو صاحب تشریف فرما ہیں ـــــ یہ کرنل جاگورا ہیں۔ ان کا تعلق ایک خفیہ ایجنسی ٹارڈ سے ہے اور یہ ٹارڈ کے چیف ہیں ـــــ ان کے ساتھ کرنل آرمر ہیں اور یہ بھی ایک خفیہ ایجنسی کے چیف ہیں اور ان کے ساتھ جو صاحب بیٹھے ہیں ان کا نام کرنل ڈوجان ہے۔ یہ بھی ایک خفیہ فوجی ایجنسی کے چیف ہیں" ـــــ کرنل ہارڈ نے باقی تینوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور وہ جس جس کا نام لیتا، وہ سر ہلا دیتا۔ جواب میں ڈاکٹر لارنس بھی سر ہلا دیا۔ لیکن اس کے چہرے پر بیزاری کے ہلکے سے تاثرات بہرحال موجود تھے۔

"شکریہ کرنل ہارڈ اور دیگر کرنل صاحبان! ـــــ میں ایک سائنسدان ہوں اس لئے میرا خفیہ ایجنسیوں سے نہ کبھی تعلق رہا ہے ـــــ اور نہ میں ان کی کارکردگی سے واقف ہوں ـــــ لیکن صدر صاحب اور وزیراعظم صاحب کا اصرار تھا کہ میں یہاں پہنچ کر آپ حضرات سے اس منصوبے کے چند پہلوؤں پر ڈسکس کروں ـــــ چنانچہ ان کی ہدایات کے مطابق اس وقت میں یہاں موجود ہوں" ـــــ ڈاکٹر لارنس نے خشک سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر لارنس! ـــــ آپ شائد خفیہ ایجنسیوں کے سربراہوں کی اس میٹنگ کو اپنے منصوبے کی نسبت فضول خیال کر رہے ہیں ـــــ ا[یسی] بات نہیں ہے ـــــ ہم سب کے ذمہ یہ ڈیوٹی لگائی گئی ہے کہ



اس منصوبے کو دشمن ایجنٹوں سے بچا کر مکمل کرنے میں مدد کریں اور یہ چار ایجنسیاں تو وہ ہیں جن سے بیرونی دنیا واقف بھی نہیں ہے ورنہ اس منصوبے میں اسرائیل کی معروف ایجنسیاں بھی شامل ہیں۔ جن میں جی۔پی فائیو اور ریڈ آرمی شامل ہیں" ـــــ کرنل ہارڈ نے کہا۔

"لیکن آخر ایسا کیا خطرہ ہے کہ اس قدر ایجنسیاں کام کر رہی ہیں۔ میرا پلان تو سیدھا سادہ اور سائنسی ہے ـــــ مجھے تو ان سارے جھگڑوں میں پڑنے کی سمجھ ہی نہیں آ رہی" ـــــ ڈاکٹر لارنس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ پہلے ہمیں اپنے منصوبے کے متعلق مختصر طور پر بتائیں ـــ اس کے بعد یہ سوچنا ہمارا کام ہے کہ ہم نے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں" ـــــ کرنل ہارڈ نے بھی قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"یہ ٹھیک ہے ـــــ واقعی مجھے اس پریشانی میں پڑنے کی ضرورت نہیں ـــــ اگر حکومت آپ سے کوئی کام لینا چاہتی ہے تو ضرور لے۔ مختصر طور پر میں بتا دوں کہ میرا پلان یہ ہے کہ میں اسرائیل میں بیٹھ کر ایک بٹن دباؤں گا اور پاکیشیا کی وہ خفیہ ترین لیبارٹری جس کی حفاظت کے لئے پاکیشیا نے نجانے کیا کیا سائنسی اور دفاعی انتظامات کر رکھے ہیں چشم زدن میں مکمل طور پر تباہ ہو جائے گی ـــــ یہ پاکیشیا والا ٹارگٹ تو مجھے حکومت نے دیا ہے ـــــ ورنہ میرے فارمولے پر عمل کرتے ہوئے پوری دنیا میں کسی بھی ٹارگٹ کو اسی طرح اسرائیل میں بیٹھ کر صرف ایک بٹن دبانے سے تباہ کیا جا سکتا ہے" ـــــ ڈاکٹر لارنس نے

Admin @ www.hibuddiez.com



خشک لہجے میں کہا اور کرنل ہارڈ سمیت باقی سارے کرنل حیرت سے ایک دوسرے کو اس طرح دیکھنے لگے جیسے انہیں ڈاکٹر لارنس کی بات پر یقین نہ آیا ہو۔

آپ حضرات کو شاید یقین نہیں آرہا ——— اور یہی میرے فارمولے کی اصل بات ہے ——— پوری دنیا میں کسی سائنسدان کو اس بات پر یقین نہیں آسکتا ——— ایکریمیا ——— روسیاہ ——— ولیسٹرن کاربن ——— گریٹ لینڈ ——— آرانس ——— اور اس طرح کے دوسرے ترقی یافتہ ممالک کے سائنسدان بھی اس بات پر یقین نہیں کر سکتے ——— کیونکہ بظاہر یہ ممکن نہیں ہے ——— لیکن میں نے جو فارمولا ایجاد کیا ہے اس کے تحت یہ سو فیصد ممکن ہے اور اس کے پہلے تجربے کے لئے حکومت اسرائیل نے پاکیشیا کی خصوصی لیبارٹری کو منتخب کیا ہے ——— میں نے اس پر کام شروع کر دیا ہے اور زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ کے بعد میں اس ٹارگٹ کو ہٹ کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ اس کے بعد پوری دنیا اسرائیل کی مٹھی میں آجائے گی ——— وہ دنیا کے کسی بھی ملک کا کوئی حصہ ——— کوئی لیبارٹری ——— کوئی اہم مرکز صرف بٹن دبانے سے تباہ کر سکتی ہے ——— میں نے بیس سال اس فارمولے پر ذہنی جنگ لڑی ہے ——— جب یہ فارمولا کامیاب ہو گیا تو میں نے اسے عظیم اسرائیل کو عظیم ترین بنانے کے لئے استعمال کرنے کا فیصلہ کیا اور پھر میں نے انتہائی خفیہ طور پر اس کے متعلق حکومت اسرائیل کو آگاہ کیا ——— حکومت اسرائیل نے اس فارمولے کو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا اور میں اپنے عظیم ملک اسرائیل پہنچ گیا۔ اور اب آپ



صاحبان کے سامنے ہوں ——— اس بریف کیس میں اگر آپ سمجھ رہے ہوں کہ وہ فارمولا ہوگا۔ تو ایسی بات نہیں ہے ——— اصل فارمولا میرے ذہن میں ہے ——— البتہ میں نے حکومت اسرائیل سے وعدہ کیا ہے کہ پہلے ٹارگٹ کی کامیابی کے بعد میں اصل فارمولا اسرائیلی حکومت کے حوالے کر دوں گا ——— ڈاکٹر لارنس نے کہا۔

کیا آپ اپنے فارمولے کی وضاحت فرمائیں گے ——— کرنل آرسے نے کہا۔

آپ فوجی لوگ ہیں ——— آپ سائنسی اصطلاحات تو سمجھ ہی نہیں سکتے ——— پھر آپ فارمولا کیسے سمجھ سکتے ہیں ——— مختصر طور پر اتنا بتا دوں کہ میری فیلڈ خلائی سائنس ہے ——— میں نے ایسی ریز ایجاد کی ہیں جنہیں زمین سے کسی خلائی سیارے تک پہنچایا جائے گا بالکل عام سائنسی ریز کی طرح۔ عام سے خلائی سیارے تک۔ چاہے وہ خلائی سیارہ کمرشل ہو یا فوجی ——— اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ——— خلا میں اس وقت کئی ملکوں کے کمرشل اور فوجی خلائی سیارے مخصوص مدار میں حرکت کر رہے ہیں ——— البتہ یہ ریز جیسے ہی کسی خلائی سیارے میں پہنچیں گی ——— وہاں خلائی سیارے کے مخصوص ایندھن میں جذب ہونے کے بعد ان میں سے ایسی ریز نکلیں گی۔ جنہیں زمین سے کنٹرول کیا جا سکتا ہے اور انہیں کسی بھی خلائی لیبارٹری میں چیک نہ کیا جا سکے گا ——— یہ ریز جنہیں میں نے لارنس ریز کا نام دیا ہے اس قدر طاقتور ہوں گی کہ آپ بس اتنا سمجھ لیں کہ اگر ایک ہزار سورجوں کی توانائی کو ایک پوائنٹ پر جمع کر لیا جائے تو یہ ریز ان

سے بھی زیادہ طاقتور ہوں گی ـــــ اس کے ایندھن ریزہ کو واپس کسی بھی ٹارگٹ پر فائر کیا جا سکتا ہے اور آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ جس ٹارگٹ پر انہیں فائر کیا جائے گا اس ٹارگٹ کا کیا حشر ہوگا ـــــ بس یہی میرا فارمولا ہے" ڈاکٹر لارنس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ ڈاکٹر لارنس! ـــــ آپ نے تو واقعی ایسی ایجاد کی ہے جو شاید آئندہ دس صدیوں تک بھی ایجاد نہ ہو سکتی تھی ـــــ خلائی ایندھن میں جذب ہو کر عام سی ریزہ کا اس قدر طاقتور لیکن کنٹرول کی جانے والی ریزہ میں بدل جانا واقعی ناممکن سی بات ہے ـــــ یہ تو بتائیں کہ اس خلائی سیارے کا کیا حشر ہوگا جس کے ایندھن سے یہ ریزہ نکلیں گی" ـــــ کرنل جاگوراں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تو کوئی پوچھنے کی بات نہیں ہے ـــــ ظاہر ہے وہ سیارہ بھی مکمل طور پر تباہی کا شکار ہو جائے گا ـــــ لیکن دنیا کا کوئی سائنسدان کبھی یہ معلوم نہ کر سکے گا کہ یہ سیارہ کیوں تباہ ہوا ـــــ زیادہ سے زیادہ انہیں صرف اتنا معلوم ہو سکے گا کہ سیارے کے ایندھن میں کوئی فنی نقص پیدا ہو گیا جس کی وجہ سے اس کا درجہ حرارت اچانک بڑھ گیا اور خلائی سیارہ تباہ ہو گیا۔ اور بس اس سے زیادہ کچھ نہیں معلوم کیا جا سکے گا" ـــــ ڈاکٹر لارنس نے جواب دیا۔

"لیکن ڈاکٹر لارنس! ـــــ ایک ہی وقت میں خلا میں ایک سیارہ تباہ ہوتا ہے ـــــ اور زمین پر کوئی ٹارگٹ تباہ ہوتا ہے ـــــ اور ظاہر ہے کہ وہ سیارہ اس وقت اس ٹارگٹ کے قریب ترین ہی ہوگا تو اس سے دنیا بھر کے سائنسدان چونک نہیں پڑیں گے" ـــــ کرنل ڈوجان نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا اور کرنل ڈوجان کی بات سن کر ڈاکٹر لارنس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

"گڈ ـــــ ویری گڈ! ـــــ آپ کا نام اگر میں بھولتا نہیں تو کرنل ڈوجان ہے ـــــ اس کا مطلب ہے کہ آپ سائنس سے قدرے واقف ہیں ـــــ نرے اور خشک فوجی یا سیکرٹ ایجنٹ نہیں ہیں" ـــــ ڈاکٹر لارنس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کرنل ڈوجان جس خفیہ ایجنسی کے چیف ہیں ـــــ اس خفیہ ایجنسی کا تعلق سائنسدانوں سے ہے ـــــ اس ایجنسی کے ذمے دنیا بھر کی سائنسی ایجادات سے باخبر رہنا اور انہیں اڑانے سے ہے" ـــــ کرنل ہارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری گڈ! ـــــ اسی لئے آپ کے ذہن میں یہ سوال ابھرا ہے بہرحال میں اس کا جواب دیتے ہوئے بتا دوں کہ یہی اس فارمولے کی سب سے حیرت انگیز بات ہے کہ ضروری نہیں کہ جس خلائی سیارے کو ٹارگٹ کے لئے منتخب کیا جائے وہ اس ٹارگٹ سے قریب ہو اب میں مثال کے طور پر بتاتا ہوں کہ پاکیشیا میں ٹارگٹ کی تباہی کے لئے ہم نے جو خلائی سیارہ منتخب کیا ہے وہ ایک کمرشل سیارہ ہے ـــــ جو سکینڈے نیوین ـــــ ملکوں کے مدار پر حرکت کرتا ہے ـــــ اس کا کسی طرح بھی پاکیشیا سے کوئی تعلق نہیں ہے ـــــ اس لئے جیسے ہی یہ تجارتی خلائی سیارہ تباہ ہوتا ہے اور ساتھ ہی پاکیشیا میں ہمارا ٹارگٹ ہٹ ہو جاتا ہے تو دنیا کا کوئی سائنسدان کبھی بھی ان دونوں کے درمیان لنک قائم کرنے کا تصور بھی نہ کر سکے گا ـــــ اور دوسری بات یہ


Admin @ www.hibuddiez.com

Admin @ www.hibuddiez.com



کہ ایکشیا والے چاہے لاکھ سر پٹک لیں ـــــ وہ کبھی بھی معلوم نہ کر سکیں گے کہ ان کی اس اہم دفاعی ایٹمی لیبارٹری کو کس نے اور کس طرح تباہ کیا ہے" ـــــ ڈاکٹر لارنس کے لہجے میں اب اکتاہٹ کی بجائے ہلکا سا جوش نمایاں تھا۔

"ڈاکٹر لارنس! ـــــ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کوئی ریسیور قسم کا آلہ پہلے ٹارگٹ پر پہنچائیں گے تاکہ ریز کو وہ ریسیو کر سکے" ـــــ کرنل جاگورا نے کہا۔

"اوہ نہیں ـــــ اگر یہ بات ہوتی تو پھر تو یہ خام سا فارمولا بن جاتا ـــــ ریسیور پہنچانے کا مطلب یہ ہوا کہ منصوبے کو دوسروں کے ہاتھ میں دے دیا جائے ـــــ ایسی بات نہیں ـــــ میری مشین ان ریز کو اس طرح کنٹرول کر سکے گی کہ وہ پوری دنیا میں کسی مخصوص ٹارگٹ پر فائر کی جا سکتی ہیں ـــــ صرف اس ٹارگٹ کو اس مشین پر ایڈجسٹ کرنا ہوگا ـــــ ریسیور اور فائرنگ دونوں کام یہی مشین کرے گی" ـــــ ڈاکٹر لارنس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر لارنس! ـــــ دنیا کی کوئی بھی ریز ہوں وہ طول بلد یا عرض بلد پر سفر کرتی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ریز دو قسم کی ہو سکتی ہیں۔ لانگ سائیکل یا شارٹ سائیکل ـــــ اگر آپ کی ریز لانگ سائیکل ہوں گی تو وہ شارٹ سائیکل پر موجود ٹارگٹ کو ہٹ نہیں کر سکیں گی ـــــ اسی طرح اگر وہ شارٹ سائیکل ہوئیں تو لانگ سائیکل پر موجود ٹارگٹ کو ہٹ نہ کر سکیں گی ـــــ جب کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ دنیا کے کسی بھی ٹارگٹ کو ہٹ کر سکتے ہیں" ـــــ کرنل ڈوجان نے کہا۔



"ضرور ـــــ آپ کے سوالات نے میری طبیعت واقعی خوش کر دی ہے اب میں مزید وضاحت کر دوں ـــــ یہ ریز پوری دنیا کے بالائی بنفشی سطح پر بیک وقت پھیل جائیں گی ـــــ طول بلد اور عرض بلد دنیا کے پیمانے ہیں خلا کے نہیں ہیں۔ البتہ جو ہمارا ٹارگٹ ہوگا۔ ہماری مشین عین اس ٹارگٹ کے اوپر بالائی بنفشی سطح پر ایک کریک پیدا کرے گی یوں سمجھیے کہ ایک سوراخ ـــــ اور وہ تباہ کن ریز جو اس سوراخ کے اوپر موجود ہوں گی اس سوراخ سے گذر کر سیدھی اس ٹارگٹ پر پڑیں گی ـــــ اور جیسے ہی وہ ریز اس سوراخ سے گذریں گی مخصوص کیمیائی عمل کے تحت وہ سوراخ بھی ہمیشہ کے لئے بند ہو جائے گا اس طرح صرف وہ ٹارگٹ تباہ ہو جائے گا اور باقی ریز ضائع ہو جائیں گی" ـــــ ڈاکٹر لارنس نے جواب دیا۔

"اوہ تو یہ بات ہے ـــــ اگر آپ چند مزید سوالات کی اجازت دیں تو میں عرض کروں کہ بالائی بنفشی سطح پر موجود کریک تو وہاں چھوٹا ہوگا لیکن ظاہر ہے زمین کی گردش اور پھر ٹارگٹ تک فاصلے کی وجہ سے وہ وسیع علاقے میں بھی پھیل سکتا ہے ـــــ اس طرح اس کریک سے گذرنے والی ریز ایک لیبارٹری جو زیادہ سے زیادہ دو یا تین ایکڑوں پر مشتمل ہو گی تباہ کرنے کے ساتھ ساتھ شاید دس بارہ پورے ملکوں کو ہی تباہ کر دے" ـــــ کرنل ڈوجان نے کہا۔

"نہیں! ـــــ ایسا نہیں ہوگا ـــــ یہ سوالات ہم نے حل کر لئے ہیں اور یہی میرے فارمولے کا اصل راز ہے ـــــ آپ دو ایکڑوں کی بات کر رہے ہیں ـــــ میں دو مربع فٹ کو تباہ کر سکتا ہوں اور اس

دو مربع فٹ کے ارد گرد کا علاقہ قطعی طور پر محفوظ رہ سکتا ہے۔ البتہ اسے اگر پھیلایا جائے تو واقعی پورا ملک تباہ ہو سکتا ہے ——— لیکن ایسا کوئی بھی حکومت کرنا نہیں چاہے گی کیونکہ اس سے عالمی توازن درہم برہم ہو سکتا ہے" ——— ڈاکٹر لارنس نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"کرنل ڈومبان! ——— ہمیں سائنسی بکھیڑوں میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے ——— یہ کام ڈاکٹر لارنس کا ہے اور حکومت کا ہے کہ وہ کیا سوچتی ہے اور کیا کرتی ہے ——— ہمارا کام یہ ہے کہ موجودہ ٹارگٹ ہٹ ہو جانے تک دنیا بھر کے سیکرٹ ایجنٹوں کو اس کی بھنک نہ پڑ سکے ——— اس لئے ڈاکٹر لارنس! ——— آپ یہ بتائیں کہ آپ کی یہ لیبارٹری جس میں بیٹھ کر آپ ٹارگٹ ہٹ کریں گے کتنے رقبے پر پھیلی ہوئی ہے ——— اور آپ نے اس کے لئے کونسی لیبارٹری منتخب کی ہے تاکہ ہم اس کی حفاظت کی سپر پروف پلاننگ کر سکیں" ——— کرنل ہارڈ نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"یہ مشین ——— ایک خفیہ لیبارٹری میں تیار ہو رہی ہے اور اس لیبارٹری سے صرف اسرائیل کے چند گنے چنے افراد ہی واقف ہیں البتہ میں آپ کی سہولت کے لئے یہ بتا دوں کہ یہ مشین ایک بڑے ٹرالر پر لادی جا سکتی ہے ——— اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ تل ابیب کے مرکز میں واقع وسیع و عریض عمارت ریڈ اسکوائر میں اس مشین کو نصب کیا جائے اور پھر اسی ریڈ اسکوائر سے پاکیشیا کا ٹارگٹ ہٹ کیا جائے ——— ابھی اس مشین میں ٹارگٹ فٹنگ کے لئے ایک ہفتے کا کام باقی ہے۔ ایک ہفتے بعد یہ مشین ریڈ اسکوائر لائی جائے گی۔ اس کے بعد دو ایک روز مزید تنصیب کے سلسلے میں گذر جائیں گے اور پھر ٹارگٹ ہٹ ہونے کے لئے تیار ہو گا ——— پھر جیسے ہی صدر مملکت حکم دیں گے۔ میں اس مشین کا ایک بٹن پریس کروں گا اور دوسرے لمحے پاکیشیا کی وہ اہم ترین ایٹمی لیبارٹری مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہو گی" ——— ڈاکٹر لارنس نے جواب دیا۔

"ریڈ اسکوائر تو انتہائی گنجان آبادی میں واقع ہے ——— کیا اس کے لئے کوئی علیحدہ جگہ ایڈجسٹ نہیں ہو سکتی" ——— کرنل ہارڈ نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اس عمارت کا انتخاب صدر مملکت نے خود کیا ہے ——— میرا خیال ہے کہ وہ شاید وزیر اعظم کے ساتھ خود اس موقع پر موجود رہنا چاہتے ہیں ——— اور شاید اسی نقطہ نظر سے بھی اس عمارت کو منتخب کیا گیا ہے کہ یہاں دشمن کے ایجنٹ آسانی سے کوئی وار نہ کر سکیں گے کیونکہ بہرحال یہ غیر سائنسی عمارت ہے ——— کسی کو شک نہیں ہو سکتا کہ اس عمارت میں کوئی سائنسی منصوبہ بھی مکمل کیا جا سکتا ہے۔ البتہ اگر آپ کو کوئی اعتراض ہو تو مجھے بہرحال کوئی اعتراض نہیں۔ کسی بھی عمارت کو آپ منتخب کر سکتے ہیں" ——— ڈاکٹر لارنس نے جواب دیا۔

"ایک منٹ ——— میں صدر مملکت سے بات کرتا ہوں" ——— کرنل ہارڈ نے کہا اور اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا وائرلیس فون جیسا آلہ نکالا۔ اس پر موجود نمبر ڈائل کئے اور پھر ایک بٹن دبا کر اس نے اسے کان سے لگا لیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com



"ہیلو — ہیلو — میں کرنل ہارڈ چیف آف ریڈ ایریا بول رہا ہوں" — کرنل ہارڈ نے بار بار یہی فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس — پی۔ اے ٹو پریذیڈنٹ اٹینڈنگ یو" — چند لمحوں بعد ایک مدھم سی آواز اس آلے سے نکل کر ہال میں گونجی۔

"پریذیڈنٹ صاحب سے بات کرائیں — میں ٹاپ سیکرٹ میٹنگ ہال سے بول رہا ہوں" — کرنل ہارڈ نے کہا۔

"یس سر! — ہولڈ آن کیجئے" — دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد صدر مملکت کی بھاری آواز سنائی دی۔

"یس کرنل ہارڈ" — پریذیڈنٹ کے لہجے میں قدرے حیرت تھی۔

"سر! — ڈاکٹر لارنس کے ساتھ ہماری تفصیلی میٹنگ ہو گئی ہے — جو منصوبہ انہوں نے بتایا ہے اس کے مطابق —" کرنل ہارڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہنا شروع کیا۔

"کرنل ہارڈ! — اس منصوبے کا کوڈ نام ریڈ ٹارگٹ رکھا گیا ہے آپ منصوبے کی بجائے ریڈ ٹارگٹ کا لفظ استعمال کریں" — صدر مملکت نے کرنل ہارڈ کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"یس سر! — ریڈ ٹارگٹ کے لئے ڈاکٹر لارنس نے بتایا ہے کہ ریڈ اسکوائر عمارت منتخب کی گئی ہے — جبکہ یہ عمارت انتہائی گنجان آبادی میں ہے — سر! — اس کے لئے کوئی اور عمارت مخصوص نہیں کی جا سکتی" — کرنل ہارڈ نے جواب دیا۔

"نہیں! — ریڈ اسکوائر کو جی۔ پی۔ فائیو کے کرنل ڈیوڈ اور ریڈ آرمی کے کرنل فرانک سے طویل مشوروں کے بعد منتخب کیا گیا ہے۔ اس میں



چند پوائنٹس کو سامنے رکھا گیا ہے — پہلا پوائنٹ یہ کہ یہ غیر اہم عمارت ہے جس کا کسی سائنسی تجربے سے کوئی تعلق کبھی نہ رہا ہے دوسرا پوائنٹ یہ کہ باقی کسی بھی عمارت میں مخصوص نقل و حرکت روسیاہی ایکریمین یا فلسطینی ایجنٹوں کی نظروں میں آ سکتی ہے — تیسرا پوائنٹ یہ ہے کہ گنجان آبادی کی وجہ سے اس کی حفاظت زیادہ آسانی سے کی جا سکتی ہے — اور آخری پوائنٹ یہ کہ ریڈ ٹارگٹ جیسا کہ ڈاکٹر لارنس نے آپ کو بتایا ہوگا پاکیشیا کے خلاف ہے اور اگر بفرض محال پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس منصوبے کی بھنک مل جاتی ہے اور وہ اسے سبوتاژ کرنے کے لئے یہاں آتی ہے تو انہیں آسانی سے روکا جا سکتا ہے" — صدر مملکت نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر — لیکن اس کا مطلب ہوا کہ ریڈ اسکوائر کی حفاظت جی۔ پی۔ فائیو اور ریڈ آرمی کے ذمہ ہو گی — پھر ہماری ایجنسیوں کے ذمے کیا فرائض ہوں گے" — کرنل ہارڈ نے کہا۔

"ریڈ اسکوائر پہنچنے سے قبل جہاں یہ ٹارگٹ اب کام کرنے والا ہے وہاں کی حفاظت آپ اور آپ کی ماتحت تین ایجنسیوں کی ذمہ داری ہو گی — ڈاکٹر لارنس کو اس جگہ کا نقشہ دے کر آپ کے پاس بھیجا گیا ہے — اس نقشے کے مطابق آپ نے اس جگہ کی حفاظت کرنی ہے۔ اس جگہ سے جی۔ پی۔ فائیو اور ریڈ آرمی کا کوئی تعلق نہ ہو گا۔ آپ کی ایجنسیاں چونکہ مخصوص دفاعی سائنسی فیلڈ میں کام کرتی ہیں اس لئے آپ نے اسے خاص طور پر ایکریمین اور روسیاہی ایجنٹوں کی نظروں سے محفوظ رکھنا ہے — کیونکہ یہ فارمولا دنیا کے ہر ملک کے

لئے اہم ہو سکتا ہے۔ اس فارمولے اور مشین کے ساتھ ساتھ آپ نے ڈاکٹر لارنس کی بھی حفاظت کرنی ہے۔ اس کے بعد جب یہ مشین ریڈ اسکوائر میں منتقل ہو جائے گی تو ریڈ اسکوائر کی اندرونی حفاظت کی ذمہ داری آپ کی ایجنسی ریڈ ایریہ کے ذمہ ہو گی ـــــ ٹارگٹ مکمل ہو جانے کے بعد ڈاکٹر لارنس واپس اسی جگہ پہنچ جائیں گے اور اس کے بعد ہمارے دوسرے سائنسدان اس فارمولے پر ان کے ساتھ مل کر کام کریں گے۔ اس دوران بھی اس سارے فارمولے کی حفاظت آپ کی ذمہ داری ہو گی ـــــ میرے خیال میں اب آپ ساری بات سمجھ گئے ہوں گے" ـــــ صدر مملکت نے کہا۔

"یس سر! ـــ ویسے اگر پہلے ہمیں ان باتوں سے آگاہ کر دیا جاتا تو شاید اس میٹنگ کی ضرورت ہی پیش نہ آتی" ـــــ کرنل ہارڈ نے کہا۔

"کرنل ہارڈ! ـــ یہ فارمولا ـــ منصوبہ ـــ سب کچھ سپیشل ٹاپ سیکرٹ قرار دیا گیا ہے اس لئے ہر ایجنسی کو صرف اس وقت اس سے آگاہ کیا جا سکتا ہے جب اس کی ضرورت ہو" ـــــ صدر مملکت نے انتہائی ناخوشگوار لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر ـــ سوری سر ـــ میں سمجھ گیا سر" ـــ کرنل ہارڈ نے جلدی سے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے ـــ گڈ بائی" ـــــ صدر مملکت نے جواب دیا اور کرنل ہارڈ نے بٹن دبا کر آلہ واپس جیب میں رکھ لیا۔

"ڈاکٹر لارنس! ـــ اب ہم سب ساری پلاننگ اچھی طرح سمجھ گئے ہیں آپ وہ نقشہ ہمیں دیں تاکہ ہم آپ کی اور آپ کی مشینری کی مکمل حفاظت کی پلاننگ کر سکیں" ـــــ کرنل ہارڈ نے مسکراتے ہوئے ڈاکٹر لارنس سے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ ویسے مجھے ان حفاظتی انتظامات سے کوئی دلچسپی نہیں۔ اس لئے کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ جب تک آپ ڈسکس کریں میرے لئے کچھ دیر آرام کرنے کا بندوبست ہو جائے" ـــــ ڈاکٹر لارنس نے جیب سے ایک چابی نکال کر کلائی میں بندھی ہوئی چین کا تالا کھولتے ہوئے کہا۔

"یس سر ـ ضرور سر" ـــ کرنل ہارڈ نے کہا اور ڈاکٹر لارنس نے کلائی سے چین اتار کر بیگ اور چابی کرنل ہارڈ کی طرف بڑھا دی۔

"اس چابی سے یہ بیگ کھلے گا اور وہ لفافہ اس کے اندر ہے۔ میں نے بہرحال اسے نہیں دیکھا ـــ مجھے تو یہاں آنے کے لئے بکتر بند جیپ میں بیٹھتے ہوئے یہ بیگ دیا گیا تھا" ـــــ ڈاکٹر لارنس نے کہا۔

"اوکے ـــ آئیے! میں آپ کو ریسٹ روم تک پہنچا آؤں" ـــــ کرنل ہارڈ نے بریف کیس میز پر ہی چھوڑتے ہوئے کہا۔ البتہ اس نے چابی اپنی جیب میں ڈال لی تھی۔ اور ڈاکٹر لارنس سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ باقی چیفس بھی احتراماً اٹھ کھڑے ہوئے اور ڈاکٹر لارنس سلام کرنے کے انداز میں سر ہلاتا کرنل ہارڈ کے پیچھے چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com


انتہائی متمول ترین افراد کی مخصوص رہائشی ذیشان کالونی کی فراخ اور خوبصورت سڑک پر عمران کی نئی سرخ رنگ کی سپورٹس کار تیزی سے آگے بڑھی جا رہی تھی۔ سر سلطان سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ اسٹیئرنگ عمران کے ہاتھوں میں تھا اور فلیٹ سے چلنے کے بعد عمران نے جس رفتار سے سپورٹس کار کو سڑکوں پر دوڑایا تھا اس کی وجہ سے سر سلطان نے نہ صرف مسلسل آنکھیں بند رکھی تھیں بلکہ شاید وہ دل ہی دل میں کلمے کا ورد بھی کرتے رہے تھے۔ کیونکہ اس قدر تیز رفتاری ان کے بوڑھے اعصاب کبھی برداشت ہی نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن ظاہر ہے وہ عمران کو منع بھی نہ کر سکتے تھے۔ کار میں موجود ڈیک پر عمران نے اونچی آواز میں کوئی انتہائی پرہنگم۔ پُرشور انگلش میوزک بھی لگا دیا تھا جس کی وجہ سے سر سلطان کو مسلسل یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ چڑیلوں کے جلو میں ہوا میں تیرتے جا رہے ہوں۔ ذیشان کالونی میں داخل ہونے کے بعد عمران نے کار کی رفتار تو کم کر دی تھی لیکن میوزک کا شور اسی طرح تھا۔

"اب خدا کے لئے اس چڑیلوں اور بدروحوں کے شور کو بھی بند کر دو" ۔۔۔ سر سلطان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ جدید خلائی دور کا میوزک ہے جناب! ۔۔۔ آج کے نوجوانوں کا پسندیدہ ترین میوزک ۔۔۔ اور آپ اسے چڑیلوں اور بدروحوں کا شور کہہ کر اس کی توہین کر رہے ہیں ۔۔۔ آپ کا مطلب ہے کہ اب میں سہگل کی آواز میں غزل لگا کر بے بی لوسکی کے حضور میں حاضر دوں تاکہ وہ فوراً مجھے ریجیکٹ کر دے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ اچھا تو اس لئے تم نوجوان بن رہے ہو ۔۔۔ بہرحال اس سے تمہارے ارادے کا پتہ چل گیا کہ تم اس رشتے پر رضامند ہو ۔۔۔ چلو اس خوشی میں اس بے ہنگم شور کو بھی میں برداشت کر لوں گا" ۔۔۔ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تو کوشش کر رہا ہوں کہ ڈیڈی خودکشی نہ کریں ۔۔۔ ان کا سایہ ہماری کوٹھی میں چلتا پھرتا رہے ۔۔۔ لیکن آگے جو قسمت میں ہوگا ظاہر ہے وہی ہوگا" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

تھوڑی دیر بعد عمران نے ایک وسیع و عریض محل نما کوٹھی کے شاندار پھاٹک کے سامنے کار روک دی۔ اس کے چوڑے ستون پر سیاہ رنگ کی چوڑی نیم پلیٹ موجود تھی جس پر پیتل کے موٹے موٹے حروف میں نواب مشرف مرزا کے الفاظ دور سے ہی چمکتے نظر آ رہے تھے۔

Admin @ www.hibuddiez.com



کار کے رکتے ہی سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک لمبا تڑنگا غیر ملکی نوجوان باہر نکل آیا۔ اس کے جسم پر خاکی رنگ کی نئی یونیفارم تھی اور کاندھے پر برین گن لٹک رہی تھی۔ وہ بڑے غور سے عمران اور سر سلطان کو رہا تھا۔

عمران نے ہاتھ بڑھا کر میوزک آہستہ کر دیا۔

"یس سر" ـــــ نوجوان نے سر سلطان کے قریب آکر قدرے مودبانہ لہجے میں کہا۔ لیکن لہجہ خالصتاً غیر ملکی تھا۔

"نواب صاحب کو یہ کارڈ دے دیں اور ساتھ ہی کہہ دیں کہ سر رحمان کے صاحبزادے علی عمران بھی آئے ہیں" ـــــ سر سلطان نے ہاتھ میں پکڑا ہوا کارڈ اس نوجوان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ نوجوان نے کارڈ لے کر دیکھا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ! سیکرٹری وزارت خارجہ ـــ یس سر" ـــــ نوجوان کے لہجے میں ہلکی سی بوکھلاہٹ ابھر آئی تھی۔ وہ جلدی سے مڑ کر سائیڈ پھاٹک میں غائب ہو گیا۔

چند لمحوں بعد وہ عظیم الشان پھاٹک خود بخود کھلتا گیا۔ عمران کار اندر لے گیا۔ اور وسیع و عریض لان کے اختتام پر انتہائی وسیع پورچ میں جا کر اس نے اپنی سپورٹس کار روک دی۔ وہاں ایک نئی کیڈلاک اور ایک جاگوار کار پہلے سے موجود تھیں جو بالکل نئے ماڈل کی تھیں۔ ان کے ساتھ عمران کی سپورٹس کار بالکل ہی چھوٹی سی محسوس ہونے لگی تھی۔

پورچ میں پہنچ کر عمران اور سر سلطان جیسے ہی کار سے باہر نکلے گہرے کشمشی رنگ کا سوٹ پہنے ایک نوجوان تیزی سے ان کی طرف بڑھ



"تشریف لائیے سر ـــــ نواب صاحب ابھی آپ سے ملاقات فرمائیں گے" ـــــ نوجوان نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"جائیے جناب! ـــ وہ آپ کا اینگر گروپ ہیں" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے سر سلطان سے کہا۔

"اوہ نہیں آؤ" ـــــ سر سلطان نے ہنس کر عمران کا بازو پکڑتے ہوئے کہا۔ سوٹ پہنے ہوئے نوجوان البتہ بڑی حیرت بھری نظروں سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔

"سوٹ پہنیے ـــ جنریشن گیپ کا مسئلہ کھڑا ہو سکتا ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آؤ تو سہی" ـــــ سر سلطان نے کہا اور پھر اس نوجوان کے پیچھے چلتے ہوئے وہ ایک راہداری سے گذر کر ایک بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گئے۔

یہ کمرہ واقعی کسی قدیم جاگیردار کا ڈرائنگ روم لگتا تھا گو فرنیچر سب کا سب قیمتی اور نیا تھا لیکن اس کی سجاوٹ کے انداز اور فرنیچر کی ساخت قدیم ہی تھی۔

"دیکھا یہ جنریشن گیپ ـــــ مجھے تو یوں لگ رہا ہے جیسے میں الف لیلیٰ کے زمانے کے محل میں آگیا ہوں" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

چند لمحوں بعد ایک سائیڈ پر موجود ریشمی پردہ ہلا اور ایک سرخ و سفید رنگ اور لمبے قد کا بوڑھا اندر داخل ہوا۔ اس آدمی کے سر، بھنوؤں اور مونچھوں کے بال برف کی طرح سفید تھے جو اس کے انتہائی

Admin @ www.hibuddiez.com


سرخ و سفید چہرے پر بے حد بھلے لگ رہے تھے۔ آنکھوں پر انتہائی قیمتی اور نفیس فریم کا چشمہ تھا۔ جسم پر ہلکے نیلے رنگ کا دھاری دار تھری پیس سوٹ تھا۔ پیروں میں گرگابی لیدر کے نرم اور قیمتی بوٹ تھے۔ وہ واقعی مردانہ وجاہت اور وقار کا مجسمہ تھا۔ ظاہر ہے یہی نواب مشرف مرزا ہو سکتے تھے۔ اس لئے سر سلطان انہیں دیکھتے ہی کھڑے ہو گئے۔ البتہ عمران بڑے اطمینان سے بیٹھا ہونٹوں سے ہلکی ہلکی سیٹی بجاتا رہا۔ اس کا پیر بھی سیٹی کے ساتھ ساتھ ردھم میں چل رہا تھا۔

"ہمیں نواب مشرف مرزا کہتے ہیں ــــ آپ سر سلطان ہیں۔ آپ سے مل کر ہمیں بے حد مسرت ہوئی ہے ــــ سر رحمان نے آپ کا غائبانہ تعارف کرایا تھا ــــ ہمیں بے حد مسرت ہوئی کہ آپ نے چل کر آنے کی تکلیف کی ہے اور ہمیں عزت بخشی ہے" ــــ نواب مشرف مرزا نے بڑے باوقار لہجے میں کہا اور مصافحے کے لئے سر سلطان کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

"مجھے بھی آپ جیسی شاندار شخصیت سے مل کر دلی مسرت ہوئی ہے ــــ آپ میرے تصورات سے زیادہ شاندار اور وجیہہ شخصیت کے مالک ہیں" ــــ سر سلطان کے لہجے میں بھی بے پناہ خلوص تھا۔

"تعریفی کلمات کے لئے ہم آپ کے بے حد مشکور ہیں ــــ تشریف رکھیے" ــــ نواب مشرف مرزا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر عمران کی طرف متوجہ ہو گئے۔ جو بڑے لاتعلقانہ انداز میں بیٹھا مسلسل سیٹی بجائے چلا جا رہا تھا۔

"یہ آپ کے صاحبزادے ہیں شاید" ــــ نواب مشرف مرزا نے کہا۔



"جی نہیں ــ یہ علی عمران ہیں ــــ سر رحمان کے اکلوتے صاحبزادے" سر سلطان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"گڈ مارننگ جناب! ــــ آپ نے یہ سوٹ کس درزی سے سلوایا ہے ــــ بے چارہ شاید بہت بوڑھا ہو گیا ہو گا اس لئے کوٹ کے دائیں کالر میں ایک جگہ سلائی کا دھاگا ٹیڑھا ہو گیا ہے ــــ سنا ہے یہ بوڑھے آخری لمحوں تک کیوں کام کرتے رہتے ہیں ــــ خواہ مخواہ اچھے بھلے سوٹ کا ستیاناس کر دیتے ہیں" ــــ عمران نے بیٹھے ہی بیٹھے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو آپ ہیں علی عمران ــــ گڈ! بے بی سے آپ کا جوڑا بالکل ٹھیک رہے گا ــــ اس کی طبیعت بالکل آپ جیسی ہے ــــ غیر مہذب۔ نکتہ چیں" ــــ نواب مشرف مرزا نے بجائے برا منانے کے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔ اور عمران نے بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا جبکہ سر سلطان بے اختیار مسکرا دیئے۔

"بے بی سے جوڑ ــــ اوہ! کیا قدیم لفظ استعمال کر رہے ہیں آپ نواب صاحب! ــــ شاید آپ موجودہ دور کے اخلاق سے واقف نہیں ہیں ــــ موجودہ دور میں اسے فرینڈ شپ کہتے ہیں" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بالکل ٹھیک ــــ اب مجھے پوری طرح اطمینان ہو گیا ہے کہ یہ رشتہ سو فیصد کامیاب رہے گا ــــ گڈ سر سلطان! ــــ یوں سمجھیے کہ میرے کاندھوں سے ایک بڑا بوجھ اتر گیا ہے" ــــ نواب مشرف مرزا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com


اسی لمحے پردہ ایک بار پھر ہلا اور دوسرے لمحے جیسے کمرے میں بجلی چمکتی ہے اس طرح بجلی سی چمک گئی۔ ایک کشیدہ قامت، متناسب جسم کی مالک اور انتہائی سرخ وسفید رنگت کی مالک خوبصورت لڑکی اندر داخل ہوئی۔ البتہ اس کے جسم پر انتہائی چست قسم کا نیم عریاں لباس تھا۔ ایسا لباس کہ سر سلطان کو بے اختیار آنکھیں جھکانی پڑیں۔ یہ لباس سرخ رنگ کا تھا اور اس پر سنہری رنگ کی ٹیڑھی پٹیاں نمایاں تھیں۔ چہرے پر مختلف رنگوں کے دائرے اس طرح بنے ہوئے تھے جیسے وہ افریقہ سے رہتی آئی ہو۔ کاندھوں تک لٹکتے ہوئے سنہرے بالوں کے ساتھ عجیب غریب قسم کے سپرنگ جگہ جگہ سے بندھے نہ صرف لٹک رہے تھے بلکہ تیزی سے لرز بھی رہے تھے۔

"ہائے" --- آنے والی نے اندر آتے ہی اونچی آواز میں کہا۔

"ہائے ہائے" --- عمران نے فوراً ہی اٹھ کر سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے رکوع کے بل جھکتے ہوئے کہا۔

"اوہ! --- ہارٹ اٹیک کیس --- ڈاکٹر --- ایمرجنسی --- پلیز ڈیڈی یہ کلاؤن کہیں ڈیڈ باڈی میں نہ بدل جائے" --- لڑکی نے بڑی طرح چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی آگے بڑھ کر اس نے عمران کو اس طرح دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا جیسے وہ اسے گرنے سے بچانا چاہتی ہو۔

"یہ کلاؤن نہیں ہے بے بی! --- سر رحمان کا بیٹا علی عمران ہے" نواب مشرف مرزا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ھائے" --- لڑکی جو ظاہر ہے نواب مشرف مرزا کی اکلوتی بیٹی توقیر جہاں المعروف بے بی ٹوسکی تھی ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹ گئی۔ اس کی آنکھیں تیزی سے جھپکتی جا رہی تھیں۔

"یہ ہے --- عالی آم ران --- اوہ ڈیڈی! --- آپ شاید جوکر کے موڈ میں ہیں --- یہ تو کلاؤن ہے --- ایک دم کلاؤن" لڑکی کے لہجے میں واقعی بے پناہ حیرت تھی۔

"مس اٹے اٹے! --- تمہارا منسٹر کہاں ہے" --- عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں پوچھا۔

"منسٹر --- مینگ سٹرائپ" --- لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"مینگ رائٹ --- بٹ سٹرائپ از ناٹ منسٹر --- منسٹر از منسٹر --- سر سلطان! --- منسٹر کی جمع انگریزی کیا ہو سکتی ہے" --- عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چھوڑو منسٹر کو --- بے بی! تم چاہو تو اس کو اپنے کمرے میں لے جا سکتی ہو" --- نواب مشرف مرزا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس --- کم آن مسٹر کلاؤن --- عالی آم ران" --- لڑکی نے جھپٹ کر تیزی سے عمران کا بازو پکڑا اور پھر اسے گھسیٹتے ہوئے اس پردے کی طرف بڑھ گئی۔

"ارے ارے --- ابھی سے --- ارے ابھی وہ نکاح --- وہ شادی --- ارے ارے" --- عمران واقعی چوکڑی بھول گیا تھا وہ نجانے کیا سوچ کر آیا تھا۔ لیکن بے بی ٹوسکی اس کی سوچ سے بھی کہیں آگے تھی۔

"اوہ نو نکاح --- نو میرج --- یہ سب کسٹمز ہیں --- اولڈ کسٹمز ---

Admin @ www.hibuddiez.com

کم آن ــــ کم آن کلاؤن کم آن "ــــ لڑکی اُسے اسی طرح کھینچ پردے کے پیچھے دروازے سے نکال کر ایک راہداری میں بھگا لے گئی۔ اور عمران کو پیچھے سر سلطان کی طنزیہ ہنسی کی آوازیں سنائی دیں تو اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اور پھر راہداری کے آخر میں موجود ایک دروازے میں داخل ہو کر ہی اس نے عمران کا بازو چھوڑا۔ یہ کمرہ واقعی یورپ کی کسی نوجوان لڑکی کا کمرہ لگتا تھا۔ کمرے کی دیواروں پر تقریباً عریاں فوٹو تھے جن میں کھلاڑی بھی تھے ــــ میوزک گروپ کے افراد کے فوٹو بھی ــــ اور اسی طرح دوسرے فیشن کی دنیا کے افراد کے فوٹو ــــ ایک طرف جدید قسم کا ڈیک موجود تھا ــــ اور ایک عجیب و غریب ساخت کا بیڈ ــــ غرضیکہ ہر چیز بالکل ہی انوکھی اور منفرد تھی۔

"ہلے کلاؤن! ــــ یو آر کنگ چارمنگ ــــ کم آن ڈانس ودمی" ــــ بے بی ٹوسکی نے عمران کا بازو چھوڑتے ہی کہا اور جھپٹ کر ڈیک کا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے کمرہ صحیح معنوں میں چڑیلوں اور بدروحوں کے شور سے گونجنے لگا۔ اس کے مقابلے میں عمران نے کار میں جو کیسٹ لگایا تھا وہ واقعی سہگل کی غزل لگ رہی تھی۔

اور دوسرے لمحے بے بی عمران پر اس طرح جھپٹی جیسے عقاب کسی چڑیا پر جھپٹتا ہے اور پھر اس نے عمران کو دونوں بازوؤں میں جکڑ کر نہ صرف اپنے جسم کے ساتھ لگا لیا بلکہ اس خوفناک انداز میں اچھلنے لگی جیسے اُسے مرگی کا دورہ پڑ گیا ہو۔ دوسرے لمحے عمران کی آنکھیں بند ہو گئیں اور جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ اس نے شائد اس خوفناک اور جدید بلا کے مقابلے میں بے ہوش ہو جانا ہی غنیمت سمجھا تھا۔ لیکن بے بی ٹوسکی نے ذرا برابر بھی عمران کی حالت کو محسوس نہ کیا۔ وہ اسی طرح اُسے اپنے جسم سے چمٹائے مسلسل اچھلتی کودتی رہی۔ لیکن جلد ہی اس کا جوش ختم ہو گیا۔ اور اس نے زور سے دھکا دے کر عمران کو بیڈ پر اچھال دیا۔ عمران واقعی اس طرح بیڈ پر گرا جیسے اُسے ہوش نہ ہو۔

"ہائے ــــ ویری چارمنگ بوائے ــــ بٹ یہ اولڈ ڈریس ــــ لیواٹ ــــ لیواٹ" ــــ بے بی ٹوسکی نے چیخ کر کہا اور دوسرے لمحے اس نے عمران کی آنکھوں پر موجود عینک اچکی اور اُسے ایک طرف اچھال کر اس نے اس کی ٹائی کھولنی شروع کر دی۔ عمران خاموش پڑا ہوا تھا۔ آج تک بنانے کی لڑکیوں کو انگلیوں پر نچانے والا عمران واقعی پہلی بار اس بے بی ٹوسکی کے مقابلے میں شکست تسلیم کر چکا تھا۔

ٹائی ایک طرف اچھال کر بے بی نے اس کی قمیض پتلون سے باہر کھینچی اور پھر اس کے بٹن کھول کر عمران کو بٹھا کر کوٹ اور قمیض اتاری اور ان دونوں کو ایک طرف پھینک دیا۔

"اوہ! ــــ تھرڈ کلاس ڈریس ــــ سو اولڈ ڈریس" ــــ بے بی نے عمران کے جسم پر بنیان دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے سرر کی تیز آواز سے عمران کی بنیان پھٹتی چلی گئی۔ اب معاملہ واقعی عمران کی برداشت سے باہر ہوتا جا رہا تھا۔ یہ بے بی تو واقعی کوئی خوفناک بلا ثابت ہو رہی تھی۔

"اوہ ــــ ڈن ہینیٹ سو اولڈ ڈریس" ــــ بے بی کی ایک بار پھر چیخ سنائی دی اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ عمران کی پتلون کی بیلٹ

Admin @ www.hibuddiez.com



پر پڑا تو عمران اس طرح اچھلا جیسے کوئی سپرنگ اچھلتا ہے۔ کیونکہ اب اُسے یقین ہو گیا تھا کہ اس بلا نے اس کی پتلون بھی اتار دینی ہے عمران اچھل کر ایک طرف جا کھڑا ہوا۔ اب سوائے پتلون کے اس کے جسم پر اور کچھ نہ تھا۔

"ھلے ھلے ـــــ یو آر ویری ایڈوانس گرل ـــــ بٹ ناٹ ہم کم آن ڈانس ود می ـــــ کاکروچ ڈانس" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اب اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ موڈ میں آ گیا ہے۔

"ھلے ـــ کاکروچ ڈانس ـــ وٹ از دس" ـــــ بے بی نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"کاکروچ ڈانس تم نہیں جانتی ـــــ اوہ پور اے گرل ـــ یو ڈونٹ نو کاکروچ ڈانس ـــــ کم آن ـــ میں تمہیں سکھاؤں" ـــ عمران نے اس طرح منہ بناتے ہوئے کہا جیسے اُسے بے بی کے کاکروچ ڈانس نہ جاننے پر شدید مایوسی ہوئی ہو۔

"ویری گڈ ـــ گڈ آئیڈیا کاکروچ ڈانس ـــ ویری چارمنگ نیم" بے بی نے انتہائی مسرت سے کندھے سکوڑتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اس نئے نام سے وہ واقعی لطف اندوز ہو رہی ہے۔

عمران تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے کمرہ بے بی کی زوردار چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران نے اچھل کر اُسے لات جما دی تھی۔ اور بے بی کسی گیند کی طرح اُڑتی ہوئی دیوار سے جا ٹکرائی تھی۔ اچانک لگنے والی ضرب نے اُسے چیخنے پر مجبور کر دیا تھا۔

وہ چیختی ہوئی دیوار سے ٹکرا کر جیسے ہی پلٹی عمران نے اس کے جسم کو زوردار تھپکی دی اور بے بی کا جسم فضا میں کسی لٹو کی طرح گھوما اور دوسرے لمحے وہ سر کے بل فرش پر آنے لگی تھی کہ عمران نے ایک بار پھر اچھل کر لات جما دی اور بے بی کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور وہ گھومتی ہوئی دوسری دیوار سے جا ٹکرائی۔

"اِٹ از کاکروچ ڈانس" ـــــ عمران نے چیختے ہوئے کہا اور پھر جیسے ہی بے بی دیوار سے ٹکرا کر نیچے گری۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور ایک بار پھر بے بی بُری طرح ہاتھ پیر پٹختی ہوئی چھت کی طرف بلند ہوئی اور پھر تیزی سے نیچے آنے لگی تھی کہ عمران نے ہاتھ کی تھپکی دی اور اس بار بے بی کے حلق سے ایسی چیخ نکلی جیسے اس کے جسم سے رُوح باہر نکل رہی ہو۔ اور وہ اڑتی ہوئی کھلے دروازے سے باہر راہداری میں ایک زوردار دھماکے سے جا گری۔

"اِٹ از اے فرسٹ سٹیپ آف کاکروچ ڈانس ـــــ ناؤ کم آن فار سیکنڈ سٹیپ" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جان بوجھ کر آہستہ سے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"اوہ نو ـــ اوہ ـــ نو" ـــــ بے بی بُری طرح دہشت زدہ ہو کر چیخی اور دوسرے لمحے وہ اُٹھ کر اس طرح بھاگتی گئی جیسے اس کے پیروں میں مشین فٹ ہو گئی ہو۔

"لاحول ولا قوۃ ـــ اب تو ڈیڈی کو واقعی خودکشی کر لینی چاہیئے" عمران نے اس کے بھاگتے ہی منہ بنا کر کہا۔ اور پھر اس نے ایک طرف پڑی ہوئی اپنی قمیض اٹھا کر پہننی شروع کر دی۔ قمیض پہن کر اس نے کوٹ اٹھایا اور ابھی وہ پہن ہی رہا تھا کہ دور سے دوڑتے

ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی۔ عمران اسی اطمینان سے کوٹ پہنتا رہا۔
"کیا کیا ہے تم نے نانسنس بے بی کے ساتھ ـــ وہ بیہوش ہو گئی ہے اس کے جسم پر ضربات کے نشانات ہیں" ـــ نواب مشرف مرزا کی غصے سے کڑکتی ہوئی آواز سنائی دی۔ ان کے پیچھے دو مسلح غیر ملکی نوجوان تھے جن کی آنکھوں میں بھی شدید نفرت کے آثار نمایاں تھے۔

"ارے ـــ آپ نے بے بی کی پرورش کس قدیم ماحول میں کی ہے ـــ اسے تو کاکروچ ڈانس ہی نہیں آتا تھا ـــ ابھی تو میں نے اسے کاکروچ ڈانس کا پہلا سٹیپ سکھایا ہے" ـــ عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا بک رہے ہو ـــ کیسا کاکروچ ڈانس" ـــ نواب مشرف مرزا چیخ پڑے۔

"آپ کو کیا معلوم اولڈ مین ـــ یہ جوانوں کا ڈانس ہے ـــ آج کے جدید خلائی دور کا ڈانس ـــ کہاں ہے بے بی! ـــ آج میں اسے پورا کاکروچ ڈانس سکھا کر ہی جاؤں گا ـــ سچ سچ ـــ اس قدر ماڈرن ازم کے دعوے ـــ اور کاکروچ ڈانس آتا ہی نہیں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے بے بی کے کاکروچ ڈانس نہ جاننے کی وجہ سے شدید ترین مایوسی ہو رہی ہو۔

"آؤ میرے ساتھ ـــ میں پوچھتا ہوں بے بی سے ـــ اگر واقعی تم نے اسے ضربات پہنچائی ہیں تو پھر تم زندہ یہاں سے واپس نہیں جا سکو گے ـــ اور اگر واقعی یہ کوئی ڈانس ہے تو کم از کم بے بی اس سے نہ واقف ہو گی" ـــ نواب مشرف مرزا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑ گئے۔ وہ مسلح نوجوان تیزی سے ایک سائیڈ پر ہٹ گئے اور عمران کے آگے بڑھتے ہی وہ اس کے پیچھے اس طرح چلنے لگے جیسے عمران کو گرفتار کر کے لے جا رہے ہوں۔

چند لمحوں بعد وہ ڈرائنگ روم میں پہنچ گئے جہاں ایک صوفے پر بے بی آنکھیں بند کیے کراہ رہی تھی۔ اور ایک ڈاکٹر اس پر جھکا اسے انجکشن لگا رہا تھا۔ سر سلطان ہونٹ چباتے ہوئے ادھر ادھر ٹہل رہے تھے

"کیا ہوا تھا ـــ؟" سر سلطان نے عمران اور مشرف مرزا کے اندر داخل ہوتے ہی چونک کر ان دونوں کو دیکھا۔ تو عمران نے ہلکے سے مسکراتے ہوئے انہیں آنکھ مار دی۔

"سر سلطان! ـــ آپ تو کہہ رہے تھے کہ بے بی بڑی بہت ماڈرن لڑکی ہے ـــ مگر اسے تو کاکروچ ڈانس ہی نہیں آتا ـــ میں نے اسے سکھانے کی کوشش کی تو یہ چیختی ہوئی بھاگ گئی ـــ اور یہ اولڈ مین آج مجھ پر رعب ڈال رہا ہے جیسے میں اس کا ملازم ہوں" ـــ عمران نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ" ـــ نواب مشرف مرزا نے مڑ کر عمران کو ڈانٹتے ہوئے کہا اور تیزی سے بے بی کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا ہوا تھا اسے ڈاکٹر" ـــ؟ نواب مشرف مرزا نے غراتے ہوئے انداز میں ڈاکٹر سے پوچھا۔

عمران بڑے اطمینان سے اس طرح لاتعلق ہو کر صوفے پر بیٹھ گیا جیسے اس سارے واقعہ سے اس کا ذرا برابر بھی تعلق نہ ہو۔ البتہ اس کے چہرے پر ابھی تک مایوسی کے آثار نمایاں تھے۔

Admin @ www.hibuddiez.com


"بے بی بظاہر تو بالکل ٹھیک ہے ___ ضربات کے باہر کھال پر تو نشانات ہیں ___ لیکن کھال سے اندر کوئی ضرب نہیں پہنچی۔ بے بی کا ذہن البتہ دہشت زدہ ہے ___ ویسے بے بی بالکل خطرے سے باہر ہیں" ___ ڈاکٹر نے حیرت بھرے لہجے میں مڑ کر کہا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ___ کھال پر نیل پڑے ہوئے ہیں اور اندر کوئی ضرب نہیں ہے ___ یہ کیسے ممکن ہے" ___ نواب مشرف مرزا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نواب صاحب! ___ میں خود حیران ہوں ___ پوری میڈیکل پریکٹس میں ایسا کیس میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا کہ باہر سے اس قدر شدید ضربیں لگائی جائیں اور اندر اس کا ذرا برابر بھی اثر نہ ہو ___ لیکن بہرحال ہے ایسا ___ اور اس حقیقت کو اگر میں نے خود چیک نہ کیا ہوتا تو کبھی یقین نہ کرتا" ___ ڈاکٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیکن بے بی بول کیوں نہیں رہی ___ کراہ کیوں رہی ہے" ___ نواب مشرف مرزا نے کہا۔

"صرف دہشت کی وجہ سے ___ صرف اس ذہنی تصور کی وجہ سے کہ انہیں ضربات آئی ہیں ___ ویسے یہ ہر لحاظ سے نارمل ہیں ___ میں نے انہیں اعصابی سکون کا انجکشن لگا دیا ہے ___ یہ چند منٹ بعد بالکل نارمل ہو جائیں گی" ___ ڈاکٹر نے کہا اور اپنا بیگ اٹھا کر وہ تیزی سے واپس مڑا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔

"یہ کیسے ممکن ہے سر سلطان! ___ کیا آپ ڈاکٹر کی بات پر یقین کریں گے ___؟" نواب مشرف مرزا نے سر سلطان کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔



"کیوں ممکن نہیں ہے ___ یہی تو کاکروچ ڈانس کا حسن ہے۔ جس قدر نیلے رنگ کے دھبے جلد پر زیادہ ابھرتے آئیں گے اس قدر ڈانس میں مہارت بڑھتی جائے گی ___ آپ کو پہلا سٹیپ سکھاؤں" ___ عمران نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"بے بی نارمل ہو جائے اس کے بعد میں تم سے بات کرتا ہوں ___ تم فی الحال بیٹھ جاؤ" ___ نواب مشرف مرزا نے بڑے تلخ لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور عمران ایک بار پھر اس طرح بیٹھ گیا جیسے اس کا کسی بات سے کوئی تعلق ہی نہ ہو۔

"ڈیڈی ___ ڈیڈی ___ پلیز ہیلپ می ___ ہیلپ می" ___ یکلخت بے بی ٹوسکی ایک جھٹکے سے اٹھی اور اس نے بری طرح چیخنا شروع کر دیا اس کا خوبصورت چہرہ خوف کی شدت سے بری طرح مسخ ہو چکا تھا۔

"اوہ بے بی! ___ ڈونٹ وری ___ آل از نارمل ___ ڈاکٹر نے کہا ہے کہ تم نارمل ہو" ___ نواب مشرف مرزا نے جلدی سے اٹھ کر اس کے عریاں کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

"ابھی تو کاکروچ ڈانس کا پہلا سٹیپ بھی مکمل نہیں ہوا بے بی ٹوسکی! کم آن فار سیکنڈ سٹیپ ___ کم آن یو پور ایڈوانس گرل" ___ اچانک عمران نے صوفے سے اٹھ کر بے بی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اوہ نو ___ نو ___ یو بروٹل مین ___ تم ظالم ___ قاتل ___ وحشی اوہ نو ___ پلیز ڈیڈی" ___ بے بی نے عمران کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا وہ واقعی عمران سے بری طرح خوفزدہ

 Admin @ www.hibuddiez.com

ہوگئی تھی۔

"تم واپس بیٹھ جاؤ ــــ ورنہ میں گولی مار دوں گا" ــــ نواب شرارتی انداز میں ایک بار پھر سر سلطان کو آنکھ مار دی۔

مشرف مرزا نے چیختے ہوئے کہا۔ "او کے ــــ میں خود بات کرتا ہوں ــــ بے بی! تم جاؤ اپنے

"بٹ وہ کاکروچ ڈانس" ــــ عمران نے اس طرح کہا جیسے کاکروچ رے میں" ــــ نواب مشرف مرزا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اور

ڈانس کے بغیر زندگی مکمل ہونے کا تصور ہی نہیں ہو سکتا۔ بے بی سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور پھر تیر کی طرح دوسری طرف پردے کے

پیچھے غائب ہو گئی۔

"لعنت بھیجو اس کاکروچ ڈانس پر" ــــ نواب مشرف مرزا نے

غراتے ہوئے کہا۔ نواب مشرف مرزا نے پاس پڑا ہوا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے

شروع کر دیئے۔ جبکہ عمران اٹھ کر ڈرائینگ روم میں اس طرح ٹہلنے لگا

"مگر آپ بے بی سے پوچھ لیں ــــ بغیر کاکروچ ڈانس کے یہ ہمارا جیسے اس ساری بات سے وہ بری طرح اکتا گیا ہو۔ ڈرائینگ روم میں

ترائیڈ والس کہلا بھی نہیں سکتی ــــ صرف نیم عریاں کپڑے پہننے، بالوں جگہ جگہ گروپ فوٹو لگے ہوئے تھے مختلف ممالک میں اپنے ملنے والوں

میں سپرنگ لہرانے ــــ اور مردوں کو اپنے جسم سے چمٹا کر ڈانس کرنے دوستوں کے ساتھ نواب کے فوٹو۔ اور عمران ان تصویروں کو دیکھتا ہوا

سے ترائیڈ والسمنٹ مکمل نہیں ہو سکتی ــــ کاکروچ ڈانس لازمی ہے آگے بڑھ گیا۔

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ "ہیلو ــــ کون بول رہا ہے" ــــ دوسری طرف سے رسیور

"ڈیڈی! ــــ فار گاڈ سیک ــــ پلیز اسے گٹ آؤٹ کہہ دیں ــــ اٹھتے ہی نواب مشرف مرزا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

میں اس سے فرینڈ شپ بریک کرتی ہوں" ــــ بے بی نے چیخ کر کہا۔ "جی میں ملازم بول رہا ہوں سر رحمان کا جناب" ــــ ان کے لہجے

"تم بریک کرتی ہو تو مجھے کیا ضرورت ہے اسے جوڑنے کی ــــ میں غراہٹ سن کر دوسری طرف سے سر رحمان کے بوڑھے ملازم کی کانپتی

تو پہلے ہی تمہاری حالت دیکھ کر پاگل ہو گیا تھا ــــ ٹھیک سے نکلتی ہوئی آواز سنائی دی۔ کمرے میں مکمل خاموشی ہونے کی وجہ سے رسیور

بریکیج ــــ سر سلطان! ــــ پلیز آپ سر رحمان کو بتا دیں کہ بے بی نے سے نکلنے والی ہلکی آواز آسانی سے سنائی دے رہی تھی۔

فرینڈ شپ بریک کر دی ہے" ــــ نواب مشرف مرزا نے سر سلطان "سر رحمان سے بات کراؤ فوراً ــــ میں نواب مشرف مرزا بول رہا

سے مخاطب ہو کر کہا۔ ہوں" ــــ نواب مشرف مرزا نے تیز لہجے میں کہا۔

"آپ خود فون پر بات کر لیں ــــ وہ اس معاملے میں بے حد کچے "بہتر جناب" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد ہی

ہیں" ــــ سر سلطان نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس نے بڑے سر رحمان کی آواز سنائی دی۔

Admin @ www.hibuddiez.com 



"یس — رحمان بول رہا ہوں نواب صاحب! — خیریت سے بھی زیادہ ایڈوانس ہے — جے بی اس قدر ایڈوانس لڑکے کے
اس وقت فون کیا ہے" — سر رحمان کی دھیمی مگر باوقار آواز سنائی دی۔ گذارہ نہیں کر سکتی۔ اس نے یہ رشتہ بریک کر دیا ہے — اس
لئے آئی ایم سوری سر رحمان! — اسے اب ہمیشہ کے لئے ختم سمجھو اور

"سر رحمان! — آئی ایم سوری! — میں نے آپ کے بارے میں پاکیشیا میں جے بی کا رشتہ بھی نہیں کروں گا — میں تو سمجھا
کے ساتھ جے بی کا جو میرج کا پروگرام بنایا تھا وہ کینسل کر دیا ہے" — تھا کہ صرف یورپ کے لڑکے ایڈوانس ہیں — یہاں کے احمق اور گنوار
جے بی نے اسے خود بریک کر دیا ہے" — نواب مشرف مرزا — رہوں گے اس لئے جے بی سے دب کر رہیں گے — اب مجھے کیا
تلخ لہجے میں کہا۔ — معلوم تھا کہ یہاں اس قدر ایڈوانس لڑکے رہتے ہیں" — نواب

"یہ کیسے ہو سکتا ہے نواب صاحب! — مردوں کی زبان آئی" — مشرف مرزا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

کیسے بدل سکتی ہے" — سر رحمان کے لہجے میں غصہ عود کر آیا تھا۔ "عمران تمہارے پاس آیا ہے — اب کہاں ہے" — سر رحمان

"مردوں عورتوں کی زبان احمقوں کی باتیں ہیں — جب بے بی نے" — نے ایک لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

یہ رشتہ بریک کر دیا ہے تو بس بریک کر دیا ہے — تمہارے بیٹے — "وہ اس وقت یہاں موجود ہے" — نواب مشرف مرزا نے
جے بی کو دہشت زدہ کر دیا ہے" — نواب مشرف مرزا نے بھی عمران کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا جو مسلسل دیوار پر موجود ایک گروپ
ڈاٹو کو تکے جا رہا تھا۔
تلخ لہجے میں کہا۔

"دہشت زدہ کر دیا ہے — کیا مطلب! — کیا وہ کوئی جن" — "اس سے میری بات کراؤ" — سر رحمان نے کہا۔
"ادھر آؤ — اپنے ڈیڈی سے بات کرو" — نواب مشرف مرزا
ہے" — سر رحمان کو اب اصل بات کا کہاں علم تھا اس لئے ان — نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا مڑا اور جلدی سے
کی حیرت بجا تھی۔
آکر اس نے رسیور لے لیا۔

"جن بھوت نہیں ہے — کلاؤن ہے — مسخرہ ہے" — "ہائے ہائے ڈیڈی" — عمران نے خالصتاً امریکی لہجے میں کہا۔
پہلے جے بی نے اُسے پسند کیا لیکن پھر اس نے جے بی کو کاکروچ ڈالنا — "کیا بکواس ہے — تم اکیلے وہاں کیوں گئے تھے — اور تم نے
سکھانا شروع کر دیا — جے بی کے جسم کو ایسی حیرت انگیز ضربات پہنچائیں — کیا حرکت کی ہے کہ جے بی تم سے دہشت زدہ ہو گئی ہے" — ؟
کہ باہر تو نیل پڑ گئے۔ لیکن اندر کچھ نہ ہوا — مگر جے بی ذہنی طور پر اس — سر رحمان نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔
سے دہشت زدہ ہو گئی ہے — تمہارا بیٹا یہاں پاکیشیا میں رہ کر ان

Admin @ www.hibuddiez.com


"ابھی تو میں نے صرف دو بار ہائے کی ہے اور آپ گھبرا گئے — ورنہ آپ جس ایڈوانس لڑکی سے میرا رشتہ طے کر رہے تھے اس کے بعد تو ہر فقرے میں کم از کم آپ کو ایک سو بار ہائے ہائے سننا پڑتا — بہرحال میں اکیلا یہاں نہیں آیا، سر سلطان بھی میرے ساتھ آئے تھے اور میں نے کوئی حرکت نہیں کی ہے۔ صرف بے بی کو مزید ایڈوانس بنانے کی کوشش کی ہے — اُسے ایڈوانس کاکروچ ڈانس سکھانے کی کوشش کی ہے۔ مگر یہ لڑکی بیچاری تو بڑی بیک ورڈ ٹائپ ہے۔ کاکروچ ڈانس کے پہلے سٹیپ پر ہی سر چیز بریک کر بیٹھی ہے۔ کاکروچ ڈانس مکمل ہو جاتا تو پھر شاید اس کی ساری ہڈیاں ویلڈ کرانی پڑتیں اور کھال کی دوبارہ سلائی کرنی پڑتی — بہرحال آپ سر سلطان سے پوچھ لیں — مجھے آپ کا کیا ہوا رشتہ بے حد پسند آیا تھا — البتہ آخر میں آپ کی مونچھ تو نیچی نہ کرا سکتا تھا" — عمران کی زبان چل پڑی تو ظاہر ہے آسانی سے کہاں رُکنے والی تھی وہ ایک ہی سانس میں مسلسل بولتا چلا گیا۔

"میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں — تم نے اس غریب لڑکی کے ساتھ نجانے کیا چکر چلایا ہے کہ وہ بیچاری دہشت زدہ ہو گئی ہے — بہرحال تم نے ایک اچھا اور خاندانی رشتہ ضائع کر دیا ہے" سر رحمان نے جواب دیا۔

"غریب لڑکی! — اوہ! سر سلطان نے تو بتایا تھا کہ نواب مشرف مرزا جاگیردار ہیں — اوہ ڈیڈی! — میرے پاس تو زیادہ رقم نہیں ہے۔ دو چار روپے پڑے ہوں گے جیب میں — چلو یہی بہت ہیں۔ میں ان کی امداد کر دوں گا — باقی چیک دے دوں گا" — عمران نے نواب مشرف مرزا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس کا سرخ و سفید چہرہ غصے کی شدت سے پھڑکنے لگا تھا۔

"شٹ اپ نانسنس! — فوراً واپس آجاؤ" — دوسری طرف سے سر رحمان نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے بڑے اطمینان سے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"سر سلطان پلیز — میں آپ کی وجہ سے خاموش ہوں۔ ورنہ اس لڑکے کی لاش یہاں سے باہر جاتی — اس نے ہماری توہین کی ہے — آپ اسے لے کر فوراً یہاں سے چلے جائیں" — نواب مشرف مرزا نے ایک جھٹکے سے اُٹھتے ہوئے پیر پٹخ کر کہا۔

"چلو عمران! — تمہارے ساتھ آنے کی وجہ سے میری بھی بڑی عزت ہوئی ہے — اصل حماقت مجھ سے ہوئی کہ میں تمہیں جاننے کے باوجود تمہارے ساتھ آ گیا" — سر سلطان نے بھی ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"نواب مشرف مرزا صاحب! — آپ کا اسرائیل سے کیا تعلق ہے؟" اچانک عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور سر سلطان بھی عمران کی بات سن کر اس بُری طرح چونک پڑے جیسے ان کے پیر میں اچانک بچھو نے کاٹ لیا ہو۔

"کیا مطلب! — تم کیوں پوچھ رہے ہو" — نواب مشرف مرزا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"آپ بتائیے تو سہی" — عمران نے خشک لہجے میں پوچھا۔

"بے بی اسرائیل کی یونیورسٹی میں پڑھتی رہی ہے ——— میرے اس کے حکام سے بڑے اچھے تعلقات ہیں۔ مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو ——— تمہارا مطلب" ——— نواب مشرف مرزا نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"کرنل ڈیوڈ آپ کا کب سے واقف بنا ہے" ——— ؟ عمران نے دوسرا سوال کیا۔

"کئی سالوں سے وہ میرا دوست ہے ——— وہ اسرائیل کا بہت طاقتور آدمی ہے ——— تم اسے کیسے جانتے ہو ——— اور تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ میرا دوست ہے" ——— ؟ نواب مشرف مرزا اب تک حیرت کا مسلسل اظہار کر رہے تھے۔

"وہ ایک فوٹو میں آپ کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے ——— ایک بار میں اسرائیل یونیورسٹی میں داخلے کے لئے گیا تھا تو مجھے اس کی تنظیم جی۔ پی۔ فائیو نے پکڑ لیا تھا۔ لیکن کرنل ڈیوڈ نے مجھے چھوڑ دیا ——— وہ بہت اچھا آدمی ہے" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا ——— میں حیران تھا کہ تم اچانک یہ ساری باتیں کیوں کرنے لگے ہو ——— وہ واقعی بہت اچھا آدمی ہے" ——— نواب مشرف مرزا نے جواب دیا۔ اب وہ نارمل ہو چکے تھے۔

"اس کو معلوم ہے کہ آپ ڈیڈی کے دوست ہیں اور یہاں پاکیشیا میں آئے ہیں" ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

"نہیں ——— میں تو اچانک آ گیا تھا ——— البتہ کل میری اس کے نائب سے بات ہوئی تھی ——— میں نے اسے بتا دیا ہے کہ میں نے بے بی کا رشتہ کر دیا ہے۔ ڈیوڈ کو خوشخبری دے دے ——— اس کے نائب نے بتایا ہے کہ آجکل وہ ایک اہم ترین مشن میں مصروف ہے اس سے فارغ ہونے کے بعد ہی بات ہو سکتی ہے ——— البتہ بے بی یہاں آتے ہوئے اس سے ملی تھی" ——— نواب مشرف مرزا نے اپنی سفید مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اس کے نائب کو بتا دیا تھا کہ رشتہ کس سے ہوا ہے ——— میرا مطلب ہے کہ میرا نام، ڈیڈی کا نام" ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

"ارے نہیں ——— نائب کو کیا بتانا تھا ——— خود اس سے بات ہوتی تو دوسری بات تھی ——— ویسے میں نے اسے صرف اتنا بتایا تھا کہ یہاں ایک جاگیردار خاندان میں رشتہ ہوا ہے" ——— نواب مشرف مرزا نے جواب دیا۔

"اب آپ اسے بتائیں گے کہ رشتہ ختم ہو گیا ہے" ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

"ظاہر ہے ——— وہ میرا بہت گہرا دوست ہے ——— بے بی سے بڑا پیار کرتا ہے ——— لیکن آخر تم اس میں اس قدر دلچسپی کیوں لے رہے ہو" ——— ؟ نواب مشرف مرزا نے جواب دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا، اچانک پاس پڑا ہوا ٹیلیفون گنگنا اٹھا اور نواب مشرف مرزا نے جلدی سے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ——— نواب مشرف مرزا نے سخت لہجے میں کہا۔

"اسرائیل سے کرنل ڈیوڈ کا فون ہے جناب! ——— وہ آپ سے فوری بات کرنا چاہتے ہیں" ——— دوسری طرف سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

Admin @ www.hibuddiez.com



"اوہ اچھا — بات کراؤ" — نواب مشرف مرزا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا وہ عمران کی طرف ایسے دیکھ رہے تھے جیسے کہہ رہے ہوں دیکھا اس کا انتہائی طاقتور آدمی انہیں کس طرح خود فون کر رہا ہے۔

"آپ پلیز انہیں میرے نام کے متعلق کچھ نہ بتائیں" — عمران نے یکلخت رسیور پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"ہیلو — ہیلو مرزا — ہیلو — میں ڈیوڈ بول رہا ہوں" — دوسری طرف سے کرنل ڈیوڈ کی آواز سنائی دی اور عمران نے ہاتھ ہٹا لیا۔ اور اب وہ صوفے پر بیٹھنے کی بجائے ان کے قریب کھڑا ہو گیا تھا۔

"یس ڈیئر ڈیوڈ! — مرزا بول رہا ہوں" — نواب مشرف مرزا نے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"مرزا — میں نے پاکیشیا کے لئے تمہارے ذمہ جو کام لگایا تھا وہ خود بخود یہاں ہو گیا ہے۔ اس لئے اب تم تکلیف نہ کرنا — اور سنو! تم کب واپس آ رہے ہو — ایک ہفتے کے اندر آ جاؤ" — دوسری طرف سے کرنل ڈیوڈ کی تیز آواز سنائی دی۔

"کام — کونسا کام" — نواب مشرف مرزا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جے بی ٹوسکی نے تمہیں بتایا نہیں — میں نے اُسے تمہارے لئے ایک لیٹر دیا تھا — موسٹ امپارٹنٹ" — کرنل ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ! — جے بی کو کیوں دیا — وہ تو سخت لاپرواہ لڑکی ہے — کیا کام تھا" — نواب مشرف مرزا نے کہا۔

"چھوڑو اس لیٹر کو — اسے کر فوراً جلا دینا — اور ہاں! میرے اسسٹنٹ نے مجھے بتایا ہے کہ تم نے جے بی کا رشتہ وہاں کسی جاگیردار خاندان میں کر دیا ہے — تم نے اس سے بات کی تو مجھے تمہارے یہاں کا فون نمبر ملا — اور اسی سے مجھے پتہ چلا کہ تم نے ایکریمین سٹلائٹ کے ذریعے اسرائیل سے بات کی ہے۔ اس لئے مجھے پتہ چل گیا کہ اس ذریعے سے براہ راست پاکیشیا بات ہو سکتی ہے — ورنہ میں تو یہی سمجھتا تھا کہ براہ راست بات نہیں ہو سکتی — بہرحال ایک ہفتے کے اندر آ جاؤ۔ یہ ضروری ہے" — ڈیوڈ نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"ایک ہفتے میں — لیکن ابھی تو میرا یہاں طویل عرصے تک ٹھہرنے کا پروگرام بن گیا تھا۔ مگر اب شاید میں جلد ہی آ جاؤں۔ کیونکہ جے بی نے رشتہ بریک کر دیا ہے — وہ لڑکا بے حد ایڈوانس ہے — بہرحال تم کو واپسی میں ایک ہفتے سے زیادہ لگے گا۔ لیکن تم کیوں ایک ہفتے کی بات کر رہے ہو بار بار" — نواب مشرف مرزا نے کہا۔

"یہ بات بتائی نہیں جا سکتی — ایک سرکاری راز ہے — بہرحال ٹھیک ہے — میں نے اس لیٹر کے لئے بات کی تھی۔ تم اس لیٹر کو فوراً لے کر پھاڑ دینا — اور سنو! — وہاں پاکیشیا میں کسی کو نہ بتانا کہ تم اسرائیل کے دوست ہو — یا میرے دوست ہو — وہاں اسرائیل اور خاص طور پر میرے بہت سے دشمن ہیں — ایسا نہ ہو کہ میری وجہ سے تمہیں یا جے بی کو نقصان پہنچ جائے — اچھا گڈ بائی — میں بے حد مصروف ہوں۔ پھر فارغ ہو کر فون کروں گا" — دوسری طرف سے تیز تیز لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ نواب مشرف مرزا نے ایک طویل

Admin @ www.hibuddiez.com 

سانس لیتے ہوئے ریسیور رکھ دیا۔

"ڈلوڈو کے یہاں دشمن کون ہو سکتے ہیں" ـــــ نواب مشرف مرزا کے لہجے میں حیرت تھی۔

"آپ بے بی سے وہ لیٹر لے لیں" ـــــ عمران نے خشک لہجے میں کہا

"میں لے لونگا ـــ تم کون ہوتے ہو مشورہ دینے والے مجھے" ـــــ نواب مشرف مرزا یکلخت غصے سے اکھڑ گئے۔

"بلاؤ بے بی کو ـــ اور منگواؤ اس سے لیٹر۔ ابھی میرے سامنے" ـــ اچانک عمران کا چہرہ بدل گیا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ غراہٹ تھی۔

"کک ـــ کک ـــ کیا مطلب ـــ تم مجھ پر غراتے ہو" ـــــ نواب مشرف مرزا ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

لیکن دوسرے لمحے عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور نواب مشرف مرزا چیختے ہوئے اچھل کر صوفے پر گرے۔ اور اس بری طرح پھڑکنے لگے جیسے شہ رگ سے خون پوری طرح نکلنے سے پہلے ذبح کی ہوئی مرغی پھڑکتی ہے۔ چند لمحے پھڑکنے کے بعد وہ ساکت ہو گئے۔

"یہ کیا کیا تم نے ـــــ؟" سر سلطان نے خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"آپ خاموش رہیں ـــ یہ معاملہ انتہائی مشکوک ہے" ـــــ عمران نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا اور جلدی سے ریسیور اٹھا لیا۔

"یس سر" ـــ ریسیور اٹھاتے ہی دوسری طرف سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ نواب مشرف مرزا نے اپنی کوٹھی میں ہی چھوٹی سی ذاتی ایکس چینج نصب کرائی ہوئی ہے تاکہ اسے نمبر ڈائل نہ کرنے پڑیں

"بے بی سے بات کراؤ" ـــــ عمران کے حلق سے نواب مشرف مرزا



کی آواز بلند ہوئی۔

"یس سر" ـــ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد بے بی کی آواز سنائی دی۔

"ہائے ڈیڈی"۔

"بے بی ـــ تمہارے انکل ڈلوڈو کا فون آیا ہے ـــ وہ کہہ رہا ہے کہ اس نے تمہیں کوئی موسٹ امپارٹنٹ لیٹر دیا تھا" ـــــ عمران بالکل نواب مشرف مرزا کے لہجے میں بول رہا تھا۔

"اوہ ڈیڈی! ـــ آئی ایم ویری سوری ـــ یس ڈیڈی! انہوں نے دیا تھا ـــ آئی فارگیٹ اٹ کمپلیٹلی۔ اٹ از ان مائی بیگ" ـــ بے بی کی چونکی ہوئی آواز سنائی دی۔

"وہ لیٹر لے کر فوراً یہاں میرے پاس آجاؤ ـــ فوراً" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ ڈیڈی ـــ میں میوزک سن رہی ہوں ـــ میں سرونٹ کے ہاتھ بھیج دیتی ہوں" ـــ بے بی نے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ نو بے بی! ـــ اٹ از موسٹ امپارٹنٹ ـــ پلیز آجاؤ فوراً۔ آئی ایم ویٹنگ فار یو" ـــ عمران نے جواب دیا۔

"وہ ـــ وہ کلاؤن تو موجود نہیں ہے ـــ گٹ آؤٹ ہو گیا وہ۔ رئیلی ڈیڈی! ـــ وہ بے حد بزدل ہے ـــ آئی ڈس لائک ہم" ـــ بے بی نے کہا۔

"وہ چلا گیا ہے ـــ جلدی آؤ۔ فوراً ـــ پلیز اٹ از ویری سیریس میٹر" ـــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com



"او کے ڈیڈی" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ اس دروازے کا خیال رکھیں ——— میں ادھر کھڑا ہوتا ہوں۔ باہر مسلح آدمی موجود ہیں۔ انہیں کسی بات کی خبر نہیں ہونی چاہیئے" ——— عمران نے سر سلطان سے کہا اور جلدی سے ریشمی پردے والے دروازے کی سائیڈ میں کھڑا ہو گیا۔

"تم جہاں بھی جاتے ہو ——— کوئی نہ کوئی چکر چلا دیتے ہو" ——— سر سلطان نے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی سائیڈ میں کھڑے ہو گئے

اسی لمحے عمران کی سائیڈ والا ریشمی پردہ ہلا اور ریبی اندر داخل ہوئی سامنے صوفے پر بیہوش پڑے ہوئے نواب مشرف مرزا کو دیکھتے ہی چیخنے کے لئے اس کا منہ مخصوص زاویے پر آنے ہی لگا تھا کہ عمران عقاب کی طرح اس پر جھپٹا اور اس نے ایک ہاتھ اس کے منہ پر رکھ کر دوسرا بازو اس کی گردن کے گرد ڈال کر مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو ریبی کا کٹی طرح پھڑکتا ہوا جسم یکلخت ڈھیلا پڑ گیا۔ وہ بیہوش ہو چکی تھی۔ عمران نے جلدی سے اس کے جسم کو سائیڈ صوفے پر دھکیل دیا اور پھر اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گرنے والے ایک لفافے کو قالین سے اٹھا لیا۔ یہ عام سا لفافہ تھا جیسے کوئی عام آدمی کسی عام سے لفافے میں کسی آدمی کو کوئی رقعہ ڈال کر دیتا ہے مگر اس کے کونے پر موسٹ امپارٹنٹ کے الفاظ لکھے ہوئے تھے اور لفافہ بند تھا۔

عمران نے بجلی کی سی تیزی سے لفافے کو سائیڈ سے پھاڑا اور انگلیوں کی مدد سے اندر موجود کاغذ باہر نکال لیا۔ لفافہ وہیں قالین پر پھینک کر اس نے کاغذ پڑھنا شروع کر دیا۔ کاغذ پر صرف چند سطریں ہاتھ سے انگریزی



میں لکھی ہوئی تھیں جن کا مطلب یہ تھا کہ وہاں پہنچ کر کسی طرح وہاں کے ایٹمی ریسرچ مرکز کے اندر کسی اہم سائنسدان کے بارے میں تفصیلات جمع کر لینا ——— ہو سکتا ہے اس کی ضرورت پڑ جائے۔ ریڈ کارڈ مل سکتا ہے ——— بس یہی الفاظ تھے۔ نہ ہی مشرف مرزا کا نام تھا اور نہ پاکیشیا کا اور نہ کرنل ڈیوڈ کا۔

عمران نے کاغذ جیب میں ڈال لیا۔

"کیا ہے اس میں" ——— ؟ سر سلطان نے تجسس بھرے لہجے میں پوچھا۔

"آپ دروازے کا خیال رکھیں ——— میں ایک اہم کال کرنا چاہتا ہوں" عمران نے ان کی بات کا جواب دینے کی بجائے خشک لہجے میں کہا۔ اور پھر اس نے دوبارہ رسیور اٹھا لیا۔

"یس سر" ——— دوسری طرف سے آپریٹر کی آواز فوراً سنائی دی۔

"اسرائیل کرنل ڈیوڈ سے رابطہ قائم کرو ——— طریقہ تمہیں معلوم ہے" عمران نے نواب مشرف مرزا کے لہجے میں کہا۔

"یس سر ——— کوشش کرتا ہوں" ——— آپریٹر نے جواب دیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اس کی فراخ پیشانی پر سوچ کی کئی لکیریں نمودار ہو گئی تھیں

چند لمحوں بعد ٹیلیفون گنگنا اٹھا اور عمران نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"بات کیجیئے سر" ——— آپریٹر نے کہا۔

"ہیلو مرزا ——— کیا بات ہے" ——— ؟ کرنل ڈیوڈ کی آواز رسیور پر سنائی دی۔

"ڈیوڈ ——— میں نے لیٹر پڑھ لیا ہے اور اسے جلا بھی دیا ہے۔ لیکن سمجھ میں کچھ نہیں آیا" ——— عمران نے نواب مشرف مرزا کے لہجے میں کہا۔

"میں نے احتیاطاً تمہارے لئے ایک کام تجویز کیا تھا ——— صدر مملکت

Admin @ www.hibuddiez.com



سے میں نے تمہارے لئے ریڈ کارڈ کی سفارش کی تھی۔ وہ ہچکچا رہے تھے اس لئے میں نے سوچا کہ شاید اس کام کی وجہ سے ان کی ہچکچاہٹ دور ہو جائے لیکن اب حالات ایسے ہو گئے ہیں کہ اس کام کی ضرورت نہیں رہی۔ بہرحال تم بے فکر رہو۔ ریڈ کارڈ میری ذمہ داری رہی ——— ایک ہفتے بعد صدر صاحب یقیناً اتنے خوش ہوں گے کہ میں ان سے دستخط کرا لوں گا" ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"یہ تم آخر بار بار ایک ہفتے کی بات کیوں کر رہے ہو" ——— عمران نے کہا۔

"تمہارا اس سے کوئی تعلق نہیں ——— یہ سپیشل ٹاپ سیکرٹ ہے۔ بس یوں سمجھو کہ ایک ہفتے بعد نہ صرف میری بلکہ پورے اسرائیل کی دیرینہ حسرت پوری ہو جائے گی ——— بہرحال اب مجھے فون نہ کرنا ——— اب ایک ہفتے تک میں بے حد مصروف رہوں گا" ——— ڈیوڈ نے گول مول سا جواب دیا اور رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"مجھے معلوم کرنا ہی پڑے گا کہ اس ایک ہفتے میں کیا ہونے والا ہے ویسے اس نواب مشرف مرزا کا مرنا اب ضروری ہو گیا ہے۔ ورنہ یہ ڈیوڈ سے بات کرے گا" ——— عمران نے کوٹ کی ایک خفیہ جیب سے ایک چھوٹا سا پستول نکالتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے یہ غضب نہ کرنا ——— یہ وی آئی پی شخصیت ہیں"

سر سلطان نے جلدی سے چیختے ہوئے کہا۔

"وی آئی پی کی تو مجھے پرواہ نہیں ہوتی ——— بہرحال ٹھیک ہے۔ ابھی یہ اقدام غلط ہے ——— پہلے معلوم تو ہو کہ ایک ہفتے میں اسرائیل میں کیا ہونے والا ہے۔ ہو سکتا ہے میرے خدشات غلط ہوں ——— ویسے



بھی اب ڈیوڈ ایک ہفتے تک اسے نہیں مل سکے گا ——— او کے ——— آیئے اب نکل چلیں" ——— عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اور پستول واپس جیب میں ڈال کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

سر سلطان کا متوحش چہرہ بڑی مشکل سے نارمل ہوا اور پھر وہ بھی سر جھٹکتے ہوئے عمران کے پیچھے چل پڑے۔ راہداری سے گذر کر وہ برآمدے میں پہنچے تو وہاں دو برین گنوں سے مسلح غیر ملکی موجود تھے۔ عمران ان کی طرف توجہ دیئے بغیر اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ جب تک نواب اور اس کی بیٹی کے متعلق انہیں معلوم ہو گا وہ کوٹھی سے باہر پہنچ چکے ہوں گے۔ اس لئے اس نے کسی قسم کی احتیاطی ہدایات انہیں دینے کی ضرورت ہی نہ سمجھی۔

سر سلطان کے کار میں بیٹھتے ہی عمران نے کار سٹارٹ کی اور اسے موڑ کر بیرونی پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے پھاٹک تک پہنچنے سے پہلے ہی نجانے کہاں بیٹھے ہوئے آپریٹر نے میکنزم کے تحت پھاٹک کھول دیا اور عمران کی کار تیزی سے باہر نکلی اور دائیں طرف مڑ گئی۔

"اب بتاؤ کیا چکر چلا دیا ہے تم نے" ——— ؟ سر سلطان نے کہا۔

"مختصر بتا دیتا ہوں ——— وہ بھی اس لئے کہ میرے ذہن میں خدشات کے سائے رینگ رہے ہیں ——— نواب مشرف مرزا کے اسرائیلی حکام سے گہرے تعلقات ہیں ——— خاص طور پر وہاں کی انتہائی طاقتور تنظیم جی۔ پی فائیو کے چیف کرنل ڈیوڈ سے ——— جس سے میرا کئی بار براہِ راست ٹکراؤ ہو چکا ہے وہ ہیکل سلیمانی والا کیس تو آپ کو یاد ہو گا ——— کرنل بالڈون سے مقابلہ ہوا تھا ——— نواب مشرف مرزا ریڈ کارڈ بنوانا چاہتا ہے۔ ریڈ کارڈ جاری ہونے

کا مطلب ہے کہ پوری دنیا میں پھیلے ہوئے یہودی اور تمام یہودی تنظیموں کے
لئے وہ وی آئی پی شخصیت بن جائے گا۔ اس کی جائیداد اور ذات کا تحفظ
ان کا فرض بن جائیگا۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ نواب مشرف مرزا نے بہرحال ان
کے سامنے اور اسرائیل میں اپنے آپ کو مسلمان ظاہر نہ کیا ہوگا ورنہ یہودی کسی مسلمان
کو سرکر بھی ریڈ کارڈ جاری نہیں کر سکتے۔ لیکن میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ نواب
کوئی ایجنٹ ہیں —— میرا خیال ہے کہ ڈیوڈ شاید حفظ ماتقدم کے طور پر انہیں
اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرتا رہتا ہے یا کرنا چاہتا ہوگا —— بہرحال مجھے
اس سے کوئی مطلب نہیں۔ لیکن ڈیوڈ نے خط میں نواب مشرف مرزا کے ذمے
یہ کام لگایا ہے کہ یہاں کے ایٹمی ریسرچ مرکز کے کسی سائنسدان کے بارے میں
تفصیلات جمع کریں۔ لیکن پھر یہ لکھا گیا ہے کہ اس نے پروگرام بدل دیا
اب ایک ہفتے کے اندر اسرائیل کسی ایسے مشن کو مکمل کر رہا ہے جو ہو سکتا
ہے پاکیشیا کے خلاف ہو یا نہ ہو۔ لیکن ڈیوڈ کا یہ فقرہ کہ ایک ہفتے بعد
اسرائیل کا صدر اتنا خوش ہوگا کہ وہ اس سے ریڈ کارڈ پر آسانی سے
دستخط کرا لے گا اور پھر یہ کہ ایک ہفتے بعد ڈیوڈ کی ذاتی اور پورے اسرائیل کی
دیرینہ حسرت پوری ہو جائے گی —— بس انہی فقروں نے میرے ذہن
میں کھٹک پیدا کر دی ہے" —— عمران نے کار چلاتے ہوئے سنجیدہ
لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ نواب مشرف مرزا سے ہمیں ہوشیار رہنا چاہئے۔
سر رحمان کی وجہ سے اس کا تعارف یہاں حکومت کے انتہائی اعلیٰ ترین طبقے
سے ہو گیا ہے —— یہ ناممکن بھی نہیں ہے کہ دراصل یہ یہودی ایجنٹ ہی
ہو" —— سر سلطان نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں کوشش کروں گا کہ نمبر ز سے اس کی نگرانی کراؤں۔ لیکن اگر اس ایک
ہفتے میں واقعی اسرائیل میں کوئی سازش پاکیشیا کے خلاف پروان چڑھ رہی ہے
تو ہو سکتا ہے کہ مجھے فوری طور پر اس سازش کو کچلنے کے لئے اسرائیل جانا پڑے
اگر ایسا ہوا تو پھر آپ خود اس کا خیال رکھیں گے —— ڈیڈی کو کسی طرح
رابطہ کر دیں میرا نام درمیان میں نہ آئے تو وہ خود ہی ساری چیکنگ کر لیں
گے" —— عمران نے جواب دیا اور سر سلطان نے سر ہلا دیا۔

"میں آپ کو کوٹھی پر ڈراپ کر دیتا ہوں" —— عمران نے ایک چوک
پر پہنچ کر کار کو دائیں ہاتھ پر ٹرن کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں! —— آج تعطیل ہے اس لئے میں کوٹھی ہی جاؤں گا —— ویسے
تم کیسے معلوم کرو گے کہ وہاں اسرائیل میں کیا ہو رہا ہے" —— سر سلطان نے
تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ایک آئیڈیا ہے میرے ذہن میں —— کوشش تو بہرحال کرتا ہوں۔
نہ کام بنا تو ہو سکتا ہے میں اکیلا خود وہاں چلا جاؤں —— بہرحال دیکھئے"
عمران نے کہا اور پھر کار میں خاموشی چھا گئی۔

عمران نے سر سلطان کو ان کی کوٹھی کے گیٹ پر ڈراپ کیا اور پھر تیزی
سے کار آگے بڑھاتا ہوا وہ دانش منزل کی طرف بڑھ گیا۔

دروازہ کھلنے کی آواز سنتے ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے کرنل ڈیوڈ نے چونک کر سر اٹھایا۔

"اوہ کرنل فرانک آپ! — آؤ" — کرنل ڈیوڈ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو — میں یہاں سے گذر رہا تھا کہ میں نے سوچا ملتا چلوں"۔ کرنل فرانک نے مسکراتے ہوئے کہا اور میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"بہت شکریہ — کیا چلے گا" — ؟ کرنل ڈیوڈ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"تکلف رہنے دو — کسی چیز کی خواہش نہیں ہے — اب تو صرف ایک ہی خواہش ہے — دیکھو کب پوری ہوتی ہے" — کرنل فرانک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ریڈ آرمی کا چیف ہو اور اس کی خواہش پوری نہ ہو — مجھے تو بتاؤ — کوئی لونڈیا پسند آگئی ہے تو یقین کرو کہ رات کو تمہارے قدموں میں پڑی ہوگی" — کرنل ڈیوڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے لونڈیا کو گولی مارو — تم کہاں بات لے گئے ہو — میں تو ریڈ ٹارگٹ مشن کی بات کر رہا تھا" — کرنل فرانک نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ اچھا — لیکن تمہاری کیا خواہش ہوگی — مجھ سے پوچھو — میرے لئے ایک ایک لمحہ کاٹنا مشکل ہو رہا ہے — میرا تو دل چاہتا ہے کہ صرف پاکیشیا کا ایک مرکز ہی تباہ نہ ہو — پورا پاکیشیا ہی تباہ ہو جائے لیکن یہ سیاسی لوگ نجانے کیوں ڈرتے رہتے ہیں — میرا بس چلے تو پاکیشیا کے ایک ایک آدمی کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک کر دوں" — کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ویسے ایک بات ہے — کاش! اس عمران کو پتہ چل جائے کہ یہ تباہی ہماری طرف سے ہوئی ہے — وہ لازماً پاگلوں کی طرح انتقام لینے یہاں دوڑا آئے گا اور میں اس کے جسم کا ایک ایک ریشہ اپنے ہاتھوں سے توڑنا چاہتا ہوں" — کرنل فرانک نے کہا۔

"ہو سکتا ہے اسے پتہ چل جائے — یہ تو بعد کی بات ہے۔ بس یہ دعا کرو کہ ریڈ ٹارگٹ مشن مکمل ہونے سے پہلے اسے پتہ نہ چلے — ورنہ وہ شیطان کی روح نجانے کیا کر ڈالے" — کرنل ڈیوڈ نے بے اختیار جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

"کیا بات کر رہے ہو — اس مشن کا سوائے چند آدمیوں کے اور کسی

کو بھی علم نہیں ہے ـــــ اور مشن مکمل ہونے میں باقی دن ہی کیا رہ گئے ہیں ـــ اس کی بات چھوڑو ـــ ویسے کرنل ڈیوڈ! ـــ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم دونوں کوئی مشن بنا کر پاکیشیا جائیں اور وہاں جا کر عمران کا عبرتناک حشر کریں" ـــ کرنل فرانک نے کہا۔

"یہی تو مسئلہ ہے ـــ ہماری تنظیموں کی ساخت ہی ایسی ہے کہ ہم اسرائیل سے باہر جا ہی نہیں سکتے ـــ بہرحال میں نے تو اسرائیل میں داخلے کے تمام مراکز کی احتیاطاً نگرانی شروع کرا دی ہے ـــ تم میرا مذاق نہ اڑاؤ تو میں دل کی بات تمہیں بتاؤں کہ میرے دل میں ہر وقت یہی خطرہ رہتا ہے کہ کسی بھی وقت عمران اپنی ٹیم کے ساتھ اچانک یہاں ٹپک پڑے گا ـــ اس ریڈ ٹارگٹ مشن سے پہلے" ـــ کرنل ڈیوڈ نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہارے تو اعصاب پر عمران سوار ہو گیا ہے ـــ کسی اور کو نہ بتانا ورنہ ہو سکتا ہے کہ ریٹائر کر دیئے جاؤ ـــ ویسے تمہارا وہم دور کرنے کے لئے بتا دوں کہ صدر مملکت کو پہنچنے والی ایک رپورٹ میری نظروں سے گذری ہے ـــ یہ رپورٹ ہماری فارن سیکرٹ سروس کے ایشیائی سیل کی طرف سے تھی ـــ اس رپورٹ کے مطابق پاکیشیا میں عمران تفریح کرتا پھر رہا ہے۔ اس رپورٹ میں خاص طور پر عمران کی مصروفیات کی تفصیلات درج تھیں" ـــ کرنل فرانک نے کہا۔

"اوہ! ـــ اس کا مطلب ہے جو خدشہ میرے دل میں ہے ـــ وہ صدر مملکت کے دل میں بھی ہے ـــ اسی لئے انہوں نے خاص طور پر عمران کی مصروفیات چیک کرائی ہوں گی ـــ ورنہ وہ اب اتنا اہم آدمی


Admin @ www.hibuddiez.com

نہیں ہے کہ اس کی مصروفیات کی تفصیلات صدر صاحب کو پیش کی جائیں" کرنل ڈیوڈ نے چونک کر جواب دیا۔

"ہو سکتا ہے ایسا ہی ہو" ـــ کرنل فرانک نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ کرنل ڈیوڈ کوئی بات کرتا، میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس" ـــ کرنل ڈیوڈ نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس سے آپ کے لئے کال ہے جناب" ـــ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اوکے ـــ بات کراؤ" ـــ کرنل ڈیوڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہیلو ـــ سپیشل سیکرٹری سپیکنگ" ـــ چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"یس ـــ کرنل ڈیوڈ آف جی۔ پی فائیو سپیکنگ" ـــ کرنل ڈیوڈ نے لہجے کو اور زیادہ باوقار بناتے ہوئے کہا۔

"کرنل ڈیوڈ! ـــ پریذیڈنٹ ہاؤس کے سپیشل سیل کو اطلاع ملی ہے کہ آپ نے پاکیشیا کال کی ہے ـــ تھرو ایکرمین سٹلائٹ" ـــ دوسری طرف سے بولنے والے نے قدرے کرخت لہجے میں کہا اور کرنل ڈیوڈ اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ یس! ـــ میرے پرسنل فرینڈ نواب مشرف مرزا پاکیشیا گئے ہوئے ہیں ـــ میں نے ان سے بات کی تھی اور انہوں نے بھی مجھ سے دوبارہ بات کی ہے ـــ لیکن یہ روٹین کال تھی" ـــ کرنل ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

آپ نے کال میں کسی موسٹ امپارٹنٹ لیٹر کی بات کی تھی جسے آپ نے فوری طور پر جلانے کے لئے کہا ہے ۔۔۔ کیا آپ اس لیٹر کی وضاحت کریں گے ۔۔۔ اٹ از مور سیریس میٹر ناؤ اے ڈیئر" ۔۔۔ سپیشل سیکرٹری کے لہجے میں آہستہ آہستہ کرختگی بڑھتی جا رہی تھی۔

"آپ کا لہجہ توہین آمیز ہے مسٹر سیکرٹری! ۔۔۔ کیا آپ مجھ پر غداری کا الزام لگانا چاہتے ہیں ۔۔۔ مجھ پر ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ پر" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ یکلخت غصے سے پھٹ پڑا۔

"یہ آپ کے ذہن میں غداری کی بات کیوں آئی ہے ۔۔۔ او کے۔ مجھے صدر مملکت کو فوری رپورٹ کرنی پڑ گئی ہے ۔۔۔ آپ اس فون پر موجود رہیں" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"نانسنس ۔۔۔ پاگل ہو گیا ہے" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے رسیور کریڈل پر پٹختے ہوئے کہا۔ لیکن اس کے چہرے پر پسینے کے قطرے نمودار ہو گئے تھے۔

"کیا چکر ہے کرنل ڈیوڈ! ۔۔۔ معاملہ سیریس لگتا ہے" ۔۔۔ کرنل فرانک نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"خاک سیریس لگتا ہے ۔۔۔ تم بھی تو جانتے ہو نواب مشرف مرزا کو۔ صدر صاحب بھی جانتے ہیں ۔۔۔ کینیڈین مشن الیون تھرٹی کے سلسلے میں ہم نے اس سے خاص کام بھی لیا تھا ۔۔۔ یہ سپیشل سیکرٹری خوامخواہ مجھ سے جلتا ہے ۔۔۔ اس نے ایک نجی معاملے کو اہمیت دے دی ہے" کرنل ڈیوڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور کرنل فرانک نے بھی سر ہلا دیا۔

"او کے ۔۔۔ میں چلتا ہوں ۔۔۔ گڈ بائی" ۔۔۔ کرنل فرانک اٹھ کھڑا ہوا


Admin @ www.hibuddiez.

"اچھا ۔ ملاقات کا شکریہ" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا اور کرنل فرانک تیز تیز قدم اٹھاتا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

"اس کا چہرہ بتا رہا ہے کہ یہ بھی حاسد ہے ۔۔۔ ہونہہ" ۔۔۔ کرنل فرانک کے جاتے ہی کرنل ڈیوڈ نے ہنکارا بھرتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور کرنل ڈیوڈ نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے جان بوجھ کر لہجے کو باوقار بناتے ہوئے کہا۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس سے کال ہے جناب آپ کے لئے" ۔۔۔ دوسری طرف سے اس کے ہیڈ کوارٹر ایکس چینج آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ بات کراؤ" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے جھٹکے دار لہجے میں جواب دیا۔

"ہیلو ۔۔۔ میں سپیشل سیکرٹری آف پریذیڈنٹ بول رہا ہوں" ۔۔۔ اسی سیکرٹری کی آواز دوبارہ رسیور پر سنائی دی۔

"یس فرمائیے! ۔۔۔ اب کیا فرمانا چاہتے ہیں آپ" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے گہرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"پریذیڈنٹ صاحب سے بات کیجئے" ۔۔۔ دوسری طرف سے خشک لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو" ۔۔۔ دوسرے لمحے اسرائیل کے صدر مملکت کی انتہائی باوقار آواز سنائی دی۔

"یس سر! ۔۔۔ میں کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں سر" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ کا لہجہ صدر کی آواز سنتے ہی بھیک مانگنے والوں جیسا ہو گیا تھا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"یہ کال کا کیا مسئلہ ہے کرنل! —— سپیشل سیکرٹری نے ابھی مجھے را
دی ہے —— آجکل کے حالات آپ جانتے ہیں —— ہم اپنے سا
سے بھی چوکنا ہیں" —— صدر صاحب نے نرم لہجے میں کہا۔

"سر! —— آپ نواب مشرف مرزا سے واقف ہیں —— کینیڈا
الیون تھرٹی مشن میں ہم نے ان سے خاص کام بھی لیا تھا۔ جن کے ریڈ
کے بارے میں میں نے آپ سے درخواست کی تھی" —— کرنل ڈیوڈ نے

"اوہ ہاں! —— ٹھیک ہے۔ لیکن ان کا پاکیشیا سے کیا تعلق ہے"۔
صدر نے چونک کر پوچھا۔

"سر —— وہ بین الاقوامی شخصیت ہیں —— مجھے بھی اب معلوم ہوا ہے
ان کی پاکیشیا میں بھی جاگیر ہے —— وہ آجکل اپنی اکلوتی بیٹی کے رشتے
کے لئے پاکیشیا گئے ہوئے ہیں سر —— یہ دو ہفتے پہلے کی بات ہے سر
جب ریڈ ٹارگٹ سے متعلق ابھی کوئی بات سامنے نہ آئی تھی —— لیکن سر
آپ کو یاد ہوگا کہ دو ہفتے پہلے خصوصی میٹنگ میں فارن سیل کی ایک
رپورٹ میں پاکیشیا کے ایٹمی ریسرچ سنٹر کی تباہی کی بات ڈسکس ہوئی تھی
تو جناب! —— میں نے سوچا کہ اگر اس سلسلے میں نواب مشرف مرزا کو استعمال
کیا جائے تو بہتر ہوگا —— نواب ایک روز پہلے پاکیشیا جا چکا تھا چنانچہ
میں نے اس کی بیٹی کو ایک عام سا خط دیا جس میں میں نے صرف اتنا لکھا
تھا کہ ایٹمی ریسرچ سنٹر کے کسی اہم سائنسدان کے بارے میں تفصیلات
اگر وہ جمع کرے تو ریڈ کارڈ والا کام ہو سکتا ہے —— میرا خیال تھا کہ
وہ ضرور ایسا کرے گا —— اس طرح اس سائنسدان کے روپ میں ہمارا
کوئی آدمی اس اہم مرکز کے اندر داخل ہو کر اسے تباہ کر سکتا ہے۔ لیکن



پھر جیسے ہی ریڈ ٹارگٹ کا مشن سامنے آیا میں نے ایکریمین سٹلائٹ کے
ذریعے پاکیشیا کال کی کہ اب وہ یہ کام نہ کرے تب پتہ چلا کہ اس کی بیٹی نے
اسے خط ہی نہیں دیا۔ چنانچہ میں نے اسے ہدایت کی کہ وہ اس سے خط لیکر
اسے جلا دے۔ ریڈ کارڈ بن جائے گا۔ بس سر اتنی سی بات ہے۔ ویسے
میں نے اس خط میں نہ اپنا نام لکھا تھا نہ نواب مشرف مرزا کا اور نہ پاکیشیا کا لفظ
لکھا تھا —— پھر جناب! اس کی کال بھی آ گئی کہ اس نے خط جلا دیا ہے۔
یہ ہے جناب ساری بات —— جناب! میں ہیکل سلیمانی کی قسم کھا کر کہتا
ہوں کہ میں نے ایک لفظ بھی جھوٹ نہیں بولا" —— کرنل ڈیوڈ نے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ! —— آپکا سابقہ ریکارڈ بے داغ ہے کرنل ڈیوڈ! —— اس
لئے میں آپ کی بات پر یقین کر رہا ہوں لیکن آپ کو اس قسم کا کام کرنا
نہیں چاہئے۔ اور اب جبکہ یہ بات سامنے آ گئی ہے کہ نواب مشرف مرزا کا
تعلق پاکیشیا سے ہے تو اب نہ صرف یہ کہ اسے ریڈ کارڈ تو بہرحال جاری
ہو ہی نہیں سکتا۔ لیکن اب مجھے اس کی نگرانی کی بھی ہدایات دینی پڑیں گی
ویسے موجودہ حالات میں آپ کا یہ قدم ہمارے ریڈ ٹارگٹ منصوبے کے خلاف
بھی جا سکتا ہے۔ اب مجھے نئے سرے سے فارن سیل کو ہدایات دینا ہوں گی
کہ وہ پاکیشیا میں نواب مشرف مرزا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے درمیان کسی
رابطے کے ہونے یا نہ ہونے کی فوری رپورٹ کرے۔ بہرحال آپ آئندہ
محتاط رہیں اور ساتھ یہ بھی کہ اب احتیاطاً آپ اسرائیل میں داخل ہونے
والوں کی کڑی نگرانی شروع کرا دیں۔ میں اس منصوبے کی تکمیل تک یہاں
کسی مشکوک آدمی کا سایہ بھی برداشت نہیں کرنا چاہتا" —— صدر مملکت

کے لہجے میں ہلکی سی تلخی تھی۔

"وہ جناب میں نے جی۔ پی فائیو کو پہلے ہی الرٹ کر دیا ہے اب انہیں سخت آرڈر دے دیتا ہوں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے جلدی سے جواب دیا۔

"اوکے!۔۔۔ میں ریڈ آرمی کو بھی آرڈر دے دیتا ہوں۔ وہ بھی اپنے طور پر نگرانی شروع کرا دیں"۔۔۔۔ صدر مملکت نے کہا اور پھر رابطہ ختم ہو گیا کرنل ڈیوڈ نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا اور جیب سے رومال نکال کر چہرے پر پسینے کے قطرے پونچھنے لگا۔

"خوامخواہ اس نواب کو کال کر بیٹھا۔۔۔۔ یہ تو مصیبت کھڑی ہو گئی تھی بہرحال بلا ٹلی"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے انتہائی سخت نگرانی کے احکامات جاری کرنے شروع کر دیئے۔ ہدایات دے کر اس نے رسیور رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"صدر صاحب تو مجھ سے بھی زیادہ عمران سے خائف ہیں۔۔۔۔ کاش یہ نواب ان دنوں پاکیشیا نہ جاتا۔۔۔۔ اگر کہیں اس کا کوئی رابطہ اس شیطان عمران سے نکل آیا تو پھر میرا کورٹ مارشل یقینی ہو جائے گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے مسلسل بڑبڑا رہا تھا۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا کرسی پر بیٹھا ہوا بلیک زیرو احتراماً کھڑا ہو گیا۔

"آج بڑے دنوں بعد دانش منزل کیسے یاد آ گئی عمران صاحب"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یار اب کیا کیا جائے۔۔۔۔ ساری دانش بلکہ اس کی منزل پر تمہارا اکلوتا قبضہ ہے۔۔۔۔ اس لئے جب دانش سے کھوپڑی خالی ہو جاتی ہے تو مجبوراً تمہاری خدمت میں حاضری دینی پڑتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میرا تو خیال ہے کہ جب آپ یہاں آتے ہیں تو دانش ساتھ آتی ہے۔ ورنہ آپ کی عدم موجودگی میں تو یہ بیچاری خالی منزل ہی رہ جاتی ہے۔۔۔۔ ویسے آج آپ بڑے مخصوص لباس میں ہیں۔۔۔۔ کوئی خاص پروگرام ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

خاص پروگرام سے بڑی مشکل سے یہ لباس بچا کر لایا ہوں ——— ورنہ آج شاید ننگا ہی سڑکوں پر دوڑنا پڑتا" ——— عمران نے کہا تو بلیک زیرو زور سے ہنس پڑا۔

"کیا ہوا ——— کیا کوئی خاص بات ہو گئی تھی" ——— بلیک زیرو نے پوری طرح دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔

"ڈیڈی کو خودکشی سے بچانے کے لئے ایک محترمہ بے بی ٹوسکی سے واسطہ پڑ گیا تھا ——— خدا کی پناہ ——— اس بے بی نے تو مجھے نٹنی کا ناچ نچا دیا۔ پھر مجھے مجبوراً اُسے کاکروچ ڈانس سکھانا پڑا۔ تب ڈیڈی خودکشی سے بچ سکے" ——— عمران نے گول مول سا جواب دیا۔

"بے بی ٹوسکی ——— کاکروچ ڈانس ——— اور سر رحمان کی خودکشی ——— میں سمجھا نہیں" ——— بلیک زیرو کے لہجے میں حیرت تھی۔

"سمجھ جاتے تو دانش منزل پر قبضہ کر کے کیوں بیٹھے رہتے ——— پھر تفصیل بتاؤں گا۔ فی الحال تم میری ریڈ ڈائری لے آؤ اور ذرا تگڑی قسم کی بلیک کافی بھی بنا لانا ——— لیکن بلیک کافی ہو، بلیک زیرو نہ ہو" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ریڈ ڈائری ——— لیکن وہ تو شاید اسرائیل سے متعلق ہے" ——— بلیک زیرو ریڈ ڈائری کا نام سن کر باقی سب کچھ بھول گیا تھا۔

"شاید نہیں ——— حقیقت میں ایسی ہی ہے ——— میں سوچ رہا ہوں کہ یہاں پڑے پڑے سب بور ہو رہے ہیں ——— کیوں نہ ایک ہفتہ تعطیلات منا آئیں اسرائیل میں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کچھ چھپا رہے ہیں" ——— بلیک زیرو سنجیدہ ہو گیا۔


Admin @ www.nbuddiez.com

"پہلے ڈائری تو لے آؤ ——— میرے خیال میں یہاں عورت جراثیم کش دوا کا مجھے خصوصی چھڑکاؤ کرانا پڑے گا ——— نجانے یہاں اکیلے رہتے ہوئے تم میں عورتوں والے جراثیم کیوں سرایت کر جاتے ہیں" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بغیر کوئی جواب دیئے اٹھ کر ملحقہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ریڈ ڈائری کی طلبی کی وجہ سے اس کے دماغ میں خاصے تگڑے قسم کے کیڑے کلبلانے لگے تھے۔

تھوڑی دیر بعد اس نے ایک پتلی سی سرخ جلد والی ڈائری لا کر عمران کے سامنے رکھ دی۔

"آپ اسے دیکھیں ——— میں کافی بنا لاتا ہوں" ——— بلیک زیرو نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا۔

عمران نے صرف سر ہلانے پر اکتفا کیا اور پھر ڈائری کھول کر اس کے صفحے پلٹنے لگا۔ ڈائری میں کچھ نام اور ان کے سامنے ٹیلیفون نمبر اور پتے درج تھے۔ کہیں کہیں طویل عبارتیں بھی تھیں۔ عمران خاموش بیٹھا صفحے پلٹتا رہا۔ اس کی نظریں کہیں چند لمحوں کے لئے رک جاتیں پھر وہ صفحے پلٹنا شروع کر دیتا۔

"یہ لیجئے" ——— اسی لمحے بلیک زیرو کی آواز دوبارہ سنائی دی۔ اس نے بلیک کافی کا کپ عمران کے سامنے رکھ دیا تھا۔

"ارے اتنی جلدی ——— کمال ہے۔ اسے دانش منزل کی بجائے دانش ہوٹل کہنا چاہیئے ——— بہرحال شکریہ" ——— عمران نے چونک کر مسکراتے ہوئے کہا پھر کپ اٹھا کر اس کی چسکیاں لینی شروع کر دیں۔ لیکن اس کی نظریں مسلسل ڈائری کے صفحات پر جمی ہوئی تھیں۔

Admin @ www.hibuddiez.com



بلیک زیرو اب اپنی کرسی پر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

کافی دیر تک ورق گردانی کے بعد عمران نے ایک طویل سانس لے کر ڈائری بند کر کے ایک طرف رکھ دی اور پھر کپ اٹھا کر مسلسل چسکیاں لینے لگا۔

"کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا ——— میرے خیال میں اب وقت آ گیا ہے کہ دانش کہیں سے کرایہ پر حاصل کی جائے" ——— عمران نے کپ ایک طرف رکھتے ہوئے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"آپ اگر مناسب سمجھیں تو مجھے کچھ بتا دیں ——— شاید میری کند عقل کام آ جائے" ——— بلیک زیرو نے بڑے سنجیدہ مگر طنزیہ لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"واقعی اب عورت بجزتم کش پر سے ضروری ہو گیا ہے ——— میرے خیال میں اب صرف ایک آنچ کی کسر رہ گئی ہے تمہارے عورت بننے میں۔ وہی روٹھنے والا انداز ——— وہی طنزیہ باتیں" ——— عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نہ چاہنے کے باوجود بھی بے اختیار ہنسنے پر مجبور ہو گیا۔

"آخر آپ مجھ سے ہر بات کیوں چھپاتے ہیں" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"چھپانے کی کوئی بات نہیں طاہر ——— بہرحال تم سن لو" ——— عمران نے کہا اور پھر اس نے نواب مشرف مرزا کے گھر جانے سے لیکر واپس آنے تک کے تمام واقعات مختصر طور پر بتا دیئے اور ساتھ ہی اپنے خدشات بھی۔



"اوہ ——— اب میں سمجھ گیا ——— آپ چاہتے ہیں کہ معلوم کیا جائے کہ وہ کرنل ڈیوڈ ایک ہفتے میں کونسے مشن پر کام کر رہا ہے" ——— بلیک زیرو نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"شکر ہے تم سمجھ گئے ——— اب بھی نہ سمجھتے تو میں کیا بگاڑ لیتا تمہارا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ براہ راست کرنل ڈیوڈ سے کیوں نہیں پوچھ لیتے نواب مشرف مرزا کے لہجے میں بات کر کے" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ دانش منزل کا مکین نہیں ہے اس لئے اس کی کھوپڑی میں بہرحال دانش کے کچھ نہ کچھ خلیات موجود ہیں ——— تمہارا مطلب ہے جیسے وہ سپیشل ٹاپ سیکرٹ کہہ رہا ہے وہ فون پر اس کی تفصیل بتا دے گا ——— بہت خوب" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے واقعی شرمندگی سے سر جھکا لیا۔ اُسے خود احساس ہو گیا تھا کہ اس کی تجویز خاصی احمقانہ ہے۔

چند لمحے آپریشن روم میں خاموشی طاری رہی۔ پھر اچانک بلیک زیرو چونک پڑا۔

"عمران صاحب ——— ایک بار آپ نے بتایا تھا کہ ایکریمیا کے محکمہ دفاع میں آپ کا کلاس فیلو جوناتھن اسرائیلی محکمہ دفاع میں ڈیپوٹیشن پر گیا ہوا ہے ——— اگر وہ وہاں ہے تو کیا وہ نہیں بتا سکے گا" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے وہ مارا ——— اب ہوئی ناں بات ——— جوناتھن والی بات تو میرے ذہن میں ہی نہیں آئی تھی ——— وہ واقعی وہیں ہے اس سے معلوم کیا جا سکتا ہے" ——— عمران نے چونکتے ہوئے کہا اور پھر اس نے

Admin @ www.hibuddiez.com



جلدی سے ٹیلیفون اپنی طرف کھسکایا اور رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"کیا آپ براہ راست اسرائیل فون کر رہے ہیں" ـــ بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"نہیں ـــ ایکریمیا اس کی بیوی کو فون کر رہا ہوں ـــ وہ محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً انتہائی اعلیٰ درجے کا زن مرید ہے۔ اس لئے اس کی بیوی کو اس کی مصروفیات کی رتی رتی بھر خبر رہتی ہے ـــ اور اگر نہ بھی ہو تو اس سے اس کا فون نمبر تو معلوم ہو جاتے گا" ـــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ہیلو ـــ مسز جوناتھن سے بات کرائیے" ـــ عمران نے رابطہ قائم ہوتے ہی کہا۔

"میں مسز جوناتھن ہی بات کر رہی ہوں ـــ کون صاحب بول رہے ہیں" ـــ؟ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز ابھری۔

"ارے بھابھی جولین! ـــ آپ ابھی تک مسز جوناتھن ہی ہیں ـــ کمال ہے۔ آپ کو تو مستقل مزاجی اور صبر و تحمل کا عالمی ایوارڈ ملنا چاہیئے" عمران نے بڑے شوخ لہجے میں کہا۔

"اوہ! ـــ کہیں تم عمران تو نہیں ہو" ـــ دوسری طرف سے بولنے والی نے چونک کر پوچھا۔

"اچھا ـــ یعنی ابھی تک یادداشت بھی قائم ہے ـــ کمال ہے ـــ عجب ہے ـــ خوامخواہ مدر ٹریسا کو عالمی ایوارڈ دے دیا گیا" ـــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔



"اوہ شیطان تم ـــ تم کہاں غائب ہو گئے تھے ـــ تم نے تو پچھلی بار وعدہ کیا تھا کہ مل کر جاؤ گے۔ پھر تم خاموشی سے واپس چلے گئے" ـــ اس بار دوسری طرف سے بولنے والی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ بھابھی دراصل آپ سے ملنے کے بعد کس کافر کا دل چاہتا ہے واپس جانے کو ـــ یہ تو وہ بد ذوق جوناتھن ہے جو آپ کو چھوڑ کر اطمینان سے تل ابیب میں پڑا ہے" ـــ عمران نے جواب دیا اور جولین اس بری طرح کھل کھلا کر ہنسی کہ آپریشن روم اس کی مترنم ہنسی سے گونج اٹھا۔

"وہ نوکری کر رہا ہے ـــ تمہاری طرح شہزادہ نہیں ہے کہ اسے ہر چیز مفت ملتی رہے" ـــ جولین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہونہہ نوکری ـــ مجھے معلوم ہے وہ کیسی نوکری کر رہا ہے ـــ میں اس کی رگ رگ سے واقف ہوں ـــ بس خوش قسمت ہے کہ اسے آپ جیسی سیدھی سادی اور بھولی بھالی بیوی مل گئی ہے" ـــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو ـــ مجھے سب معلوم ہے ـــ ویسے پچھلے تین دنوں سے اس نے فون نہیں کیا ـــ تین دن پہلے کہہ رہا تھا کہ وہ اب ایک ہفتے کے لئے انتہائی مصروف رہے گا" ـــ جولین نے جواب دیا لیکن عمران نے اس کے لہجے میں تشویش کا چھپا ہوا عنصر محسوس کر لیا تھا اور اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

"اور آپ نے آنکھیں بند کر کے اس کی بات پر یقین کر لیا ـــ واہ! اسے کہتے ہیں عقلمندی ـــ یعنی جانتے بوجھتے بھی کچھ نہ جاننا" ـــ عمران

Admin @ www.hibuddiez.com



نے بات کو گھماتے ہوئے کہا۔

"دیکھو عمران! ـــ تم کم از کم مجھے چکر نہیں دے سکتے ـــ تم جانتے تو ہو میری عادت کو ـــ جب تک میں اس کی بات کی پوری تصدیق دوسرے ذرائع سے نہ کر لوں، میں اعتبار نہیں کرتی ـــ اس لئے تم ان باتوں کو چھوڑو ـــ یہ بتاؤ کہ آج فون کیسے کیا" ـــ جولین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مجھے اطلاع ملی تھی کہ جوناتھن آجکل تل ابیب کی ایک ویٹرس کے ساتھ چھٹیاں منا رہا ہے ـــ میں نے سوچا کہ شاید بھابھی جولین نے اس سے فراغت حاصل کر لی ہو تو میں امیدواروں میں نام درج کرا دوں" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آخر تمہیں بکواس کرنے کے لئے میں ہی ملی ہوں ـــ تمہارے اپنے ملک میں کوئی لڑکی نہیں ہے" ـــ جولین نے غصیلے لہجے میں کہا لیکن صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ اس کا غصہ مصنوعی ہے۔

"میرے ملک میں لڑکیاں تو بہت ہیں۔ لیکن بھابھی جولین ایک بھی نہیں ہے ـــ اب بتایئے میں کیا کروں" ـــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بھابھی بھی کہتے ہو ـــ اور بری نظریں بھی رکھتے ہو۔ پورے شیطان ہو" ـــ جولین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بری نظریں ـــ کمال ہے۔ میری نظریں بری کیسے ہو سکتی ہیں ـــ میں نے تو آنکھوں پر نیکی کے کنٹکٹ لینز لگوا رکھے ہیں ـــ ویسے جب تک آپ مسز جوناتھن ہیں تو یقیناً بھابھی ہیں لیکن پھر ـــ" عمران نے جان بوجھ کر فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔

"منہ دھو رکھو ـــ میں ہمیشہ مسز جوناتھن ہی رہوں گی۔ اور ہاں! یہ ویٹرس والی بات تمہیں کس نے بتائی ہے" ـــ جولین نے کہا۔

"چھوڑیں! ـــ جب آپ کو اعتبار ہے تو میں کیوں آپ کے اعتماد کو ٹھیس پہنچاؤں" ـــ عمران نے بھی برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دیکھو عمران! ـــ تم میری عادت جانتے ہو ـــ میں ابھی جہاز پر بیٹھ کر تل ابیب پہنچ جاؤں گی ـــ اور اگر تمہاری بات غلط نکلی تو پھر جانتے ہو کیا ہوگا ـــ میں وہاں سے سیدھی پاکیشیا آؤں گی اور جتنا میرا کرایہ خرچ ہوگا، اتنے جوتے ماروں گی" ـــ جولین نے کہا۔

"اب آپ اتنی بھی تعلیم یافتہ نہیں ہیں ـــ کیا ہوا جو آپ کے پاس انجینئرنگ کی ماسٹر ڈگری ہے ـــ لیکن اتنی گنتی آپ کو یاد ہی نہیں رہ سکتی ـــ ویسے بھابھی! ـــ آپ نے جو تصدیق کرائی تھی تو کیا پتہ چلا تھا کہ اس ایک ہفتے میں جوناتھن کی کیا مصروفیات ہیں" ـــ؟ عمران بات کرتے کرتے اپنے اصل مطلب پر آ گیا۔

"مجھے اس کے ایک ساتھی نے بتایا تھا کہ آجکل وہ ولسٹن کارمن کے ایک سائنسدان ڈاکٹر لارنس کے ساتھ ایک خفیہ پراجیکٹ پر کام کر رہا ہے۔ ایک ہفتے کا ایسا کام ہے جس دوران اسے ایک مخصوص عمارت سے باہر نہیں آنے دیا جائے گا ـــ نہ کسی سے مل سکے گا اور نہ کسی کو کوئی فون کر سکے گا ـــ صرف وہ ہی نہیں۔ اس پراجیکٹ پر کام کرنے والا ہر آدمی ـــ یہ پراجیکٹ صدر اسرائیل کی خصوصی ہدایات پر مکمل کیا جا رہا ہے ـــ ارے ہاں عمران! ـــ اب مجھے یاد آیا کہ اس نے بتایا تھا کہ یہ

پراجیکٹ پاکیشیا کے خلاف ہے ـــ کوئی ریز ہیں جن سے پاکیشیا
کوئی اہم مرکز تباہ کیا جائے گا ـــ اس وقت تو مجھے خیال نہ آیا تھا
مجھے یاد آگیا ہے کہ تم بھی تو پاکیشیا میں رہتے ہو" ـــ جولین نے
کرتے کرتے چونک کر کہا۔

"اس نے پاکیشیا نہیں، کوئی اور ملک کہا ہو گا ـــ کیونکہ پاکیشیا تو انتہائی
پسماندہ ملک ہے ـــ اس میں تو کوئی ایسا اہم مرکز نہیں جسے اسرائیل
جیسا دور دراز کا ملک تباہ کرنے کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کرے
آپ بھول رہی ہیں" ـــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں ! ـــ مجھے اچھی طرح یاد ہے اس نے پاکیشیا کا ہی نام لیا تھا
بہرحال تم اس چکر کو چھوڑو ـــ یہ تو ملکوں کی آپس کی باتیں ہیں ـــ
مجھے سچ سچ بتاؤ کہ کیا تمہاری اطلاع درست ہے" ـــ ؟ جولین
نے کہا۔

"ارے بھابی ! ـــ میں تو آپ سے مذاق کر رہا تھا ورنہ بیچارے جوزف
میں اتنا دم خم کہاں کہ وہ کسی ویٹریس کو آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ سکے"
عمران نے فوراً ہی جواب دیا۔

"اوہ ! ـــ آئندہ ایسا مذاق نہ کیا کرو۔ ورنہ میں ابھی سارے کام چھوڑ کر
تل ابیب پہنچ جاتی ـــ اچھا اب بتاؤ کہ کیسے فون کیا تھا" ـــ جولین
نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بس میں بیٹھا اپنے دوستوں کا البم دیکھ رہا تھا کہ جوناتھن اور آپ
کی تصویریں سامنے آگئیں ـــ میں نے سوچا کہ شاید جوناتھن تل ابیب
سے واپس آگیا ہو۔ اس لئے چلو گپ شپ ہی کر لیں" ـــ عمران نے
بات گول کرتے ہوئے کہا۔

"بس ایک ہفتے کے اس پراجیکٹ کے بعد وہ واپس آجائے گا" ـــ
جولین نے جواب دیا۔

"ویسے یہ پراجیکٹ مکمل کہاں ہو رہا ہے ـــ کسی لیبارٹری میں ہو رہا
ہو گا" ـــ عمران نے کہا۔

"یہ تو مجھے نہیں معلوم ـــ ظاہر ہے ایسا ہی ہو گا ـــ تم اپنی سناؤ۔
تم نے شادی کی ہے یا ابھی تک کنوارے ہی پھر رہے ہو" ـــ ؟ جولین
نے کہا۔

"فی الحال تو امید پر زندہ ہوں ـــ دیکھیں بھابی جولین کب خالی جولین
کہلاتی ہیں ـــ اچھا خدا حافظ" ـــ عمران نے کہا اور پھر جلدی سے رسیور
رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب ! ـــ واقعی آپ کے خدشات
درست ثابت ہوئے ہیں ـــ یہ پراجیکٹ پاکیشیا کے خلاف ہے۔
لیکن وہ کونسا مرکز تباہ کرنا چاہتے ہوں گے ـــ اور کس طرح کریں گے"۔
بلیک زیرو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر لارنس کا نام سامنے آنے کے بعد اتنا تو میں دعوے کے ساتھ
کہہ سکتا ہوں کہ اس پراجیکٹ کا تعلق یقیناً خلائی سائنس سے ہو گا۔ کیونکہ
ولیسٹرن کارمن کا ڈاکٹر لارنس خلائی دفاعی سائنس میں اتھارٹی کی حیثیت
رکھتا ہے۔ نسلاً یہودی ہے اس لئے اس نے یقیناً کوئی ایسی اہم ایجاد
کی ہے کہ اسرائیل نے اسے طلب کر لیا ہو گا ـــ اب مجھے ولیسٹرن کارمن
فون کرنا پڑے گا تاکہ جولین کی بات کی تصدیق ہو سکے" ـــ عمران نے

Admin @ www.hibuddiez.com



پراجیکٹ پاکیشیا کے خلاف ہے ـــــــ کوئی ریز ہیں جن سے پاکیشیا کوئی اہم مرکز تباہ کیا جائے گا ـــــــ اس وقت تو مجھے خیال نہ آیا تھا مجھے یاد آگیا ہے کہ تم بھی تو پاکیشیا میں رہتے ہو" ـــــــ جولین نے کرتے کرتے چونک کر کہا۔

"اس نے پاکیشیا نہیں، کوئی اور ملک کہا ہوگا ـــــــ کیونکہ پاکیشیا تو انتہا پسماندہ ملک ہے ـــــــ اس میں تو کوئی ایسا اہم مرکز نہیں جسے اس جیسا دور دراز کا ملک تباہ کرنے کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کرے آپ بھول رہی ہیں" ـــــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں! ـــ مجھے اچھی طرح یاد ہے اس نے پاکیشیا کا ہی نام لیا تو بہرحال تم اس چکر کو چھوڑو ـــــــ یہ تو ملکوں کی آپس کی باتیں ہیں ـــ مجھے سچ سچ بتاؤ کہ کیا تمہاری اطلاع درست ہے" ـــــــ ؟ جولین نے کہا۔

"ارے بھابھی ب ـــ میں تو آپ سے مذاق کر رہا تھا ورنہ بیچارہ جوزف میں اتنا دم خم کہاں کہ وہ کسی ویٹرس کو آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ سکے" ـــــــ عمران نے فوراً ہی جواب دیا۔

"اوہ! ـــ آئندہ ایسا مذاق نہ کیا کرو۔ ورنہ میں ابھی سارے کام چھوڑ تل ابیب پہنچ جاتی ـــــــ اچھا اب بتاؤ کیسے فون کیا تھا" ـــــــ جولین نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بس میں بیٹھا اپنے دوستوں کا البم دیکھ رہا تھا کہ جوزا فین اور آپ کی تصویریں سامنے آگئیں ـــــــ میں نے سوچا کہ شاید جوزا فین تل ابیب سے واپس آگیا ہو۔ اس لئے چلو گپ شپ ہی کر لیں" ـــــــ عمران نے بات گول کرتے ہوئے کہا۔



"بس ایک ہفتے کے اس پراجیکٹ کے بعد وہ واپس آجائے گا" ـــــــ جولین نے جواب دیا۔

"ویسے یہ پراجیکٹ مکمل کہاں ہو رہا ہے ـــــــ کسی لیبارٹری میں ہو رہا ہوگا" ـــــــ عمران نے کہا۔

"یہ تو مجھے نہیں معلوم ـــــــ ظاہر ہے ایسا ہی ہوگا ـــــــ تم اپنی سناؤ۔ تم نے شادی کی ہے یا ابھی تک کنوارے ہی پھر رہے ہو" ـــــــ ؟ جولین نے کہا۔

"فی الحال تو اُمید پر زندہ ہوں ـــــــ دیکھیں بھابھی جولین کب خالی جولین کہلاتی ہیں ـــــــ اچھا خدا حافظ" ـــــــ عمران نے کہا اور پھر جلدی سے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب! ـــــــ واقعی آپ کے خدشات درست ثابت ہوتے ہیں ـــــــ یہ پراجیکٹ پاکیشیا کے خلاف ہے۔ لیکن وہ کونسا مرکز تباہ کرنا چاہتے ہوں گے ـــــــ اور کس طرح کریں گے"۔ بلیک زیرو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر لارنس کا نام سامنے آنے کے بعد اتنا تو میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اس پراجیکٹ کا تعلق یقیناً خلائی سائنس سے ہوگا۔ کیونکہ ولیسٹرن کارمن کا ڈاکٹر لارنس خلائی دفاعی سائنس میں اتھارٹی کی حیثیت رکھتا ہے۔ نسلاً یہودی ہے اس لئے اس نے یقیناً کوئی ایسی اہم ایجاد کی ہے کہ اسرائیل نے اُسے طلب کر لیا ہوگا ـــــــ اب مجھے ولیسٹرن کارمن فون کرنا پڑے گا تاکہ جولین کی بات کی تصدیق ہو سکے" ـــــــ عمران نے

انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"کرنل ہاورڈ سے بات کرائیں ——— میں پاکیشیا سے چیف آف سیکرٹ سروس ایکسٹو بول رہا ہوں" ——— عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر ——— ہولڈ آن کریں" ——— دوسری طرف سے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں جواب دیا گیا۔

"ہیلو ——— کرنل ہاورڈ سپیکنگ" ——— چند لمحوں بعد رسیور پر ایک اور بھاری آواز سنائی دی۔ یہ ولیسٹرن کارمن سیکرٹ سروس کا چیف تھا۔

"ایکسٹو چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس سپیکنگ کرنل ہاورڈ ——— آپ کے ملک میں خلائی دفاعی سائنس پر ایک سائنسدان کام کر رہے ہیں ڈاکٹر لارنس ——— کیا ان سے ملاقات ہو سکتی ہے ——— میں نے ایک اہم سائنسی فارمولے پر ان سے کچھ گفتگو کرنی ہے" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر ایکسٹو ! ——— ویری سوری ! ——— ڈاکٹر لارنس تو گزشتہ ڈیڑھ سال سے غائب ہیں ——— ڈیڑھ سال قبل وہ لیبارٹری سے اپنی شہری رہائش گاہ جا رہے تھے کہ راستے میں غائب ہو گئے ——— اور پھر ہماری ہزار کوششوں کے باوجود آج تک ان کا پتہ نہیں چل سکا ——— ایک اور سائنسدان ہیں وہ بھی ڈاکٹر لارنس کے ہم پلہ ہیں ڈاکٹر ریگزاک ——— اگر آپ ان سے رابطہ قائم کرنا چاہیں تو میں بات کرا دوں ——— ویسے مسٹر ایکسٹو ! آپ سیکرٹ سروس کے چیف ہیں ——— پھر یہ سائنسی فارمولے سے آپ کی دلچسپی" ——— کرنل ہاورڈ کے لہجے میں حیرت تھی۔

"یہ میرا ذاتی شغل ہے کرنل ہاورڈ ! ——— او کے۔ تھینک یو" ——— عمران نے جواب دیا اور رسیور رکھ دیا۔

"ڈاکٹر لارنس اسرائیل میں کام کر رہا ہے ——— ایکریمیا کی رہنے والی ایک عام عورت کو اس کا پتہ ہے ——— اور ولیسٹرن کارمن سیکرٹ سروس کا چیف کہہ رہا ہے کہ وہ گمشدہ ہے ——— یہ کیا مطلب ہوا ——— ؟" بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جولین عام عورت ہے اس لئے اسے پتہ بھی چل گیا ——— بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جن کا پتہ عام لوگوں کو ہوتا ہے ——— لیکن خاص لوگ اس سے واقف نہیں ہو سکتے ——— یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ گمشدگی کا باقاعدہ ڈرامہ رچایا گیا ہو ——— بہرحال اب یہ بات طے ہے کہ اسرائیل ڈاکٹر لارنس کی مدد سے کوئی ایسا پراجیکٹ مکمل کر رہا ہے ——— جو ایک ہفتے میں مکمل ہو جائے گا ——— اور اس کا مقصد کسی قسم کی ریز سے پاکیشیا کا کوئی اہم مرکز تباہ کرنا ہے ——— اور جہاں تک نواب مشرف مرزا کو کرنل ڈیوڈ کے بھیجے ہوئے خط سے پتہ چلتا ہے۔ یہ اہم مرکز یقیناً پاکیشیا کا ایٹمی ریسرچ مرکز ہے جو ہمیشہ اسرائیل اور کافرستان کی نظروں میں کھٹکتا رہتا ہے" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کی۔

"تو پھر اب آپ کا کیا پروگرام ہے" ——— ؟ بلیک زیرو نے ہونٹ

کاٹتے ہوئے پوچھا۔
"پروگرام ظاہر ہے ـــــ اس پراجیکٹ کو مکمل ہونے سے پہلے خ
پڑے گا ـــ چاہے کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے ـــــ مجھے ایک ہ
ٹیم لے کر اسرائیل جانا ہوگا" ـــــ عمران نے دانت پیستے ہوئے کہا۔
"لیکن ایک ہفتہ تو بہت کم مدت ہے ـــــ اسرائیل میں دا
کی منصوبہ بندی میں ہی ایک ہفتہ گذر جائے گا" ـــــ بلیک زی
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ہاں! ـــ اگر منصوبہ بندی کی جائے تو ـــ لیکن اب ہمارے
منصوبہ بندی کا وقت نہیں ہے اس لئے کوئی منصوبہ بندی نہیں کی جا
بس ڈائریکٹ ایکشن ـــــ اور پھر ہم نہیں یا پراجیکٹ نہیں" ـــ
نے فیصلہ کن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ جوش
تمتما رہا تھا۔
"ٹھیک ہے ـــ اس صورت حال میں یہ صحیح فیصلہ ہے ـــ لیکن
عمران صاحب! ـــ اس مشن پر میں خود بھی کام کروں گا۔ یہ میرا بھی
ہے ـــ اور اگر آپ نے اسے تسلیم نہ کیا تو پھر میں خودکشی کر لوں گا"
بلیک زیرو نے باقاعدہ بچوں جیسی ضد کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔
"مارے گئے ـــ بڑی مشکل سے ڈیڈی کو خودکشی سے بچایا تھا
اب تم خودکشی پر تل گئے ہو ـــ یار بلیک زیرو! ـــ کہیں ہمارے
ملک میں خودکشی کا مرض وبائی صورت تو اختیار نہیں کر گیا" ـــ عمران
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"آپ اب میری بات کو مذاق میں نہ اڑائیں ـــ میں سنجیدہ ہوں"



بلیک زیرو واقعی بے حد سنجیدہ تھا۔
"تو یہاں کون رہے گا ـــ ہوسکتا ہے ہمیں وہاں کتنا وقت لگ
جائے ـــ اور وہاں نجانے کیا حالات پیش آئیں" ـــ عمران نے
سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"یہ سوچنا آپ کا کام ہے ـــ آپ ایکسٹو ہیں ـــ بہرحال میں اس
مشن میں ضرور حصہ لوں گا ـــ اور خالی خولی حصہ نہیں بلکہ بھرپور انداز میں"
بلیک زیرو واقعی ضد پر اتر آیا تھا۔
"اوکے ـــ تم واقعی فارغ بیٹھے بیٹھے بور ہو چکے ہو ـــ ٹھیک ہے
جولیا پیچھے رہے گی اور اس کی مدد کے لئے نعمانی۔ صدیقی۔ چوہان اور
خاور کو ہم چھوڑ جائیں گے ـــ یہ لوگ پیچھے کسی بھی مسئلے کو سنبھال سکتے
ہیں ـــ اور تم ایکریمیا میں ایکسٹو کے فارن ایجنٹ کے روپ میں ہمارے
ساتھ اس مشن میں شامل ہو گے ـــ تم ہم سے پہلے ایکریمیا پہنچ جاؤ گے
ہم تمہیں وہاں سے ساتھ لے لیں گے" ـــ عمران نے رضامند ہوتے
ہوئے کہا۔
"اوہ عمران صاحب! ـــ آپ واقعی گریٹ ہیں۔ آپ بے فکر رہیں
میں فارن ایجنٹ پامر کے روپ میں کوشش کروں گا کہ آپ کے اعتماد پر
پورا اتروں" ـــ بلیک زیرو نے فرط مسرت سے کانپتے ہوئے لہجے
میں کہا۔
"اوکے ـــ اب سنو! ـــ صفدر۔ کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں کو فوری طور
پر تیار ہونے کا حکم دے دو ـــ ٹائیگر۔ جوزف اور جوانا بھی ہمارے
ساتھ جائیں گے میں اس دوران ضروری انتظامات کر لوں گا۔ ہم کل صبح کی فلائٹ

Admin @ www.hibuddiez.com



سے پہلے ایکریمیا جائیں گے اور پھر وہاں سے سیدھے تل ابیب — براہ راست اور سیدھا کام — جو ہوگا دیکھا جائے گا — تم آج رات ایکریمیا چلے جانا" — عمران نے کہا۔

"لیکن تل ابیب جاکر ہم نے کیا کرنا ہوگا" — بلیک زیرو نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

"یہاں سے گندے انڈے خرید کر لے جائیں گے — سنا ہے وہاں گندے انڈے اچھے بھاؤ بک جاتے ہیں۔ سیکرٹ سروس کو بڑا منافع ہوگا" — عمران نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

بلیک زیرو نے شرمندگی سے ایک بار پھر سر جھکا لیا۔ وہ اب دل ہی دل میں اپنے آپ کو کوس رہا تھا کہ آخر وہ کیوں اس طرح کی احمقانہ باتیں شروع کر دیتا ہے۔ بہرحال چند لمحوں بعد اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور جولیا کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔



"تو آپ مسز جوناتھن ہیں — اور آپ کا کہنا ہے کہ آپ کا شوہر ایکریمیا سے یہاں محکمہ دفاع میں ڈیپوٹیشن پر آیا ہوا ہے اور آپ اس سے ملنے آئی ہیں" — کرنل ڈیوڈ نے سامنے کرسی پر بیٹھی ہوئی ایک بھرے بھرے جسم والی خوبصورت ایکریمین عورت کو غور سے دیکھتے ہوئے چبا چبا کر بات کرنے والے لہجے میں کہا۔ اُسے تھوڑی دیر پہلے اطلاع ملی تھی کہ ایکریمیا سے آنے والی ایک عورت کو مشکوک سمجھ کر روک لیا گیا ہے اور اس نے یہ بیان دیا ہے۔ اس پر اس نے اس عورت کو جی۔ پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر پہنچانے کا حکم دیا تھا۔ وہ آجکل بے حد محتاط ہو گیا تھا۔ کیونکہ صدر مملکت نے نگرانی کے انتہائی سخت ترین آرڈر دے رکھے تھے۔ اور اس عورت کے ہیڈ کوارٹر پہنچنے کی اطلاع ملتے ہی وہ اپنے دفتر سے اٹھ کر اس خاص کمرے میں آگیا تھا جہاں اس عورت کو پہنچایا گیا تھا۔

"میں نے جو کچھ کہا ہے درست کہا ہے" — اگر آپ کو یقین نہیں

آرہا تو آپ تصدیق کرا سکتے ہیں ـــــ لیکن میں پہلے بھی اسرائیل آتی رہی ہوں ـــــ آج سے پہلے تو میرے ساتھ ایسا سلوک نہیں کیا گیا" ـــــ عورت نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔

"پہلے آپ یقیناً پروگرام بنا کر آتی ہوں گی ـــــ لیکن اب آپ اچانک آگئی ہیں اس لئے آپ کو مشکوک سمجھا گیا ہے" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے ساتھ کھڑے نائب سے ایک کاغذ لے کر اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــ تو یہ بات ہے ـــ لیکن جب کوئی عورت اپنے شوہر کی چوری پکڑنے آتی ہے تو اُسے اچانک ہی آنا پڑتا ہے" ـــــ عورت نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"چوری پکڑنے کے لئے ـــــ کیا مطلب" ـــــ ؟ کرنل ڈیوڈ چوری کا لفظ سنتے ہی بُری طرح اچھل پڑا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ میرا شوہر یہاں کسی ویٹرس سے عشق لڑا رہا ہے ـــ میں اُسے چیک کرنے آئی ہوں" ـــــ عورت نے ہونٹ ـــــ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا اچھا ـــ لیکن کس نے اطلاع دی تھی آپ کو" ـــــ ؟ کرنل ڈیوڈ اب بات منہ سے لینے لگ گیا تھا۔

"کالے چور نے دی ہو ـــ آپ سے مطلب ـــ میری بات سُن لیں۔ میں ایکریمیا کی معزز شہری ہوں ـــ کوئی سمگلر وغیرہ نہیں ہوں ـــ اس لئے آپ میرے ساتھ تمیز سے بات کریں" ـــــ عورت نے غصے سے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"آپ جیسی عورت کے خاوند کو یقیناً کسی ویٹرس سے عشق کرنا ہی پڑتا ہوگا ـــــ جب آپ مجھے اتنا غصہ دکھا رہی ہیں تو اس غریب سے آپ کا سلوک کیسا ہوتا ہوگا" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے غصے کی بجائے ہنستے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ ! ـــ آپ کو معزز عورتوں سے بات کرنے کی بھی تمیز نہیں ہے" ـــــ عورت نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بُری طرح چیختی ہوئی کرسی سمیت نیچے فرش پر جا پڑی۔ کرنل ڈیوڈ کا زوردار تھپڑ اس کے منہ پر پڑا تھا۔

"ڈیم فول ـــــ بکواس کرتی ہے ـــــ جانتی نہیں کہ میرا نام کرنل ڈیوڈ ہے ـــــ میں چاہوں تو تمہیں یہیں زندہ دفن کر دوں" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے غصے سے بھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ہے ـــــ اب تم دیکھنا کہ میں تمہارا کیا حشر کرتی ہوں ـــــ تم نے مجھے گالیاں دی ہیں ـــ مجھے گھٹیا عورت سمجھ رکھا ہے تم نے ـــــ اب تم نتیجہ بھگتنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ میرا شوہر اسرائیل کے صدر کے خاص پراجیکٹ پر کام کر رہا ہے اور میں اسرائیل کے صدر سے ابھی بات کرتی ہوں کہ میرا شوہر تو اسرائیل کے لئے کام کر رہا ہے اور اس کی بیوی کو گالیاں دی جاتی ہیں ـــــ تھپڑ مارے جاتے ہیں" ـــــ عورت نے فرش سے اٹھتے ہوئے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"اسرائیل کے صدر کا خاص پراجیکٹ ـــــ کیا مطلب ! ـــــ کیا کہنا چاہتی ہو تم" ـــــ ؟ کرنل ڈیوڈ اس عورت کی بات سُن کر بری طرح چونک پڑا۔

Admin @ www.hibuddiez.com



"اب جو کچھ میں کہوں گی صدر سے کہوں گی —— تم میری صد
بات کراؤ" —— عورت نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

اسی لمحے پاس پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل ڈ
نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" —— کرنل ڈیوڈ نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"راجر بول رہا ہوں جناب! —— اس عورت مسز جوناتھن کے شو
جوناتھن کے بارے میں انکوائری کرائی گئی ہے —— یہ عورت درس
کہہ رہی ہے —— اس کا شوہر جوناتھن ایک سائنسدان ہے ا
ایکریمیا سے ڈیپوٹیشن پر اسرائیل آیا ہوا ہے —— اور جناب! آجکل
کسی اہم ترین پراجیکٹ پر کام کر رہا ہے جس کی وجہ سے کوئی اس سے
نہ مل سکتا ہے —— اور نہ فون پر بات ہو سکتی ہے —— محکمہ دفا
کے حکام نے کہا ہے کہ اس عورت کو سمجھا بجھا کر عزت سے واپس بھجوا دیا
دوسری طرف سے تیز تیز لہجے میں جواب دیا گیا۔

"ٹھیک ہے" —— کرنل ڈیوڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ عورت
جولین بھی خاموش کھڑی تھی۔ اس کے گال پر کرنل ڈیوڈ کی انگلیوں ک
نشانات اُبھر آئے تھے۔

"تمہاری انکوائری مکمل ہو گئی ہے —— تم صحیح عورت ہو۔ اس ل
تم واپس جا سکتی ہو —— لیکن پہلے تم مجھے یہ بتاؤ گی کہ تمہیں کیسے معلو
ہوا کہ تمہارا شوہر اسرائیل کے کسی خاص پراجیکٹ پر کام کر رہا ہے"
کرنل ڈیوڈ نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا ساتھ ہی اس نے اسسٹ
کو کرسی سیدھی کرنے کا اشارہ بھی کر دیا۔



"مجھے تین دن پہلے میرے شوہر نے خود فون پر بتایا تھا" —— جولین
نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"پھر تم کیوں اُسے چیک کرنے اچانک آ گئیں —— کیا تمہیں اپنے
شوہر پر اعتبار نہیں ہے" —— ؟ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"شوہر بہرحال مرد ہوتے ہیں —— اور مردوں پر اعتبار کرنا دنیا کی
سب سے بڑی حماقت سمجھی جاتی ہے" —— جولین نے ہونٹ کاٹتے
ہوئے جواب دیا۔ گو اسسٹنٹ کے کرسی سیدھی کرنے پر کرنل ڈیوڈ نے
اسے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا لیکن وہ کرسی پر نہ بیٹھی تھی ویسے
ہی کھڑی رہی تھی۔

"نجانے تم عورتوں کے دماغ میں کس نے یہ وہم بٹھا دیا ہے ——
بہرحال مجھے بتاؤ کہ تمہیں کس نے اطلاع دی تھی کہ وہ یہاں وٹیرس سے
عشق کر رہا ہے" —— ؟ کرنل ڈیوڈ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"کہا تو ہے کہ کالے چور نے بتایا تھا" —— جولین نے ایک بار پھر
غصیلے لہجے میں کہا۔

"احمق عورت! —— آخری بار کہہ رہا ہوں کہ میرے سوالوں کے ٹھیک
ٹھیک جواب دو —— ورنہ میں تمہاری ایک ایک ہڈی علیحدہ کر دونگا۔
میرا نام کرنل ڈیوڈ ہے اور میں جی۔ پی فائیو کا چیف ہوں —— اسرائیل
کا صدر بھی مجھ سے ڈرتا ہے —— سمجھی" —— کرنل ڈیوڈ ایک بار پھر
غصے سے بلبلا اٹھا۔

"میرے ایک دوست نے بتایا تھا" —— جولین نے ہونٹ کاٹتے
ہوئے کہا اس نے جوناتھن سے اس جی۔ پی۔ فائیو کے ظلم کے کئی قصے سن

Admin @ www.hibuddiez.com



رکھے تھے اس لئے اس نے سوچا کہ اس سے اُلجھا نہ ہی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔

"کون دوست ـــــ تفصیل بتاؤ۔ اور سنو! ـــــ غلط بیانی کرکے تم اپنے آپ کو پھنسواؤگی ـــــ تم جو کچھ کہو گی ہم اس کی باقاعدہ تصدیق کریں گے ـــــ یہ ہمارا طریقہ کار ہے" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن آخر تم اتنی انکوائری کیوں کر رہے ہو ـــــ میں کوئی مجرم تو نہیں ہوں ـــــ ایک معزز عورت ہوں" ـــــ جولین نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ سوچنا ہمارا کام ہے کہ ہم کیا کر رہے ہیں ـــــ تم صرف میرے سوالوں کا جواب دو" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میرے دوست کا نام علی عمران ہے اور وہ پاکیشیا میں رہتا ہے۔ وہ وہاں کے ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جنس کا اکلوتا لڑکا ہے ـــــ اس کا فلیٹ کنگ روڈ پر ہے ـــــ اور کچھ پوچھنا ہے ـــــ کرلو تصدیق"۔ جولین نے تیز تیز لہجے میں کہا۔ لیکن بات ختم کرتے ہی وہ بُری طرح چونک پڑی۔ کیونکہ کرنل ڈیوڈ کی آنکھیں اس کے کانوں تک پھیل چکی تھیں اور اس کے چہرے پر ایسے آثار تھے جیسے وہ ابھی بیہوش ہو کر گر پڑے گا۔

"کک ـــ کک ـــ کیا کہہ رہی ہو تم" ـــــ ؟ کرنل ڈیوڈ نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"لیکن ابھی تو تم بڑے رعب سے بات کر رہے تھے ـــــ پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے ـــــ کیا تم علی عمران کو جانتے ہو" ـــــ جولین کے لہجے



میں بے پناہ حیرت تھی۔

"اچھی طرح جانتا ہوں ـــــ وہ تمہارا کیسے دوست بن گیا ہے ـــــ؟" کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"وہ میرے شوہر جوناتھن کا کلاس فیلو ہے ـــــ ان دونوں نے اکٹھے ہی آکسفورڈ یونیورسٹی سے سائنس میں ڈی۔ ایس۔ سی کیا ہے ـــــ وہ جب بھی ایکریمیا آتا ہے ہم سے ضرور ملتا ہے ـــــ لیکن تم اسے کیسے جانتے ہو ـــــ اور پھر تم اس کا نام سنتے ہی خوفزدہ ہو گئے تھے کیا وہ کوئی دہشت پسند ہے ـــــ وہ تو ایک سیدھا سادا اور مسخری باتیں کرنے والا نوجوان ہے" ـــــ جولین کے لہجے میں واقعی شدید حیرت تھی۔ وہ واقعی عمران کے اصل روپ سے واقف نہ تھی۔ وہ تو اسے ایک ایسا لاڈلا نوجوان سمجھتی تھی جو باپ کی دولت پر شہزادوں کی طرح عیش کرتا پھرتا تھا لیکن یہاں جی۔ پی فائیو کے چیف کرنل ڈیوڈ کے چہرے پر علی عمران کا نام سنتے ہی جو تاثرات پیدا ہوئے تھے اس نے اسے واقعی چکرا دیا تھا۔

"وہ جو کچھ بھی ہے ـــــ وہ ہم جانتے ہیں ـــــ آپ اب پلیز پوری تفصیل سے بتائیں کہ آپ کی اس سے کیا بات ہوئی ـــــ کب بات ہوئی ـــــ اور اس نے آپ سے کیا کہا ـــــ اور آپ نے اس سے کیا کہا ـــــ ایک ایک لفظ سوچ سمجھ کر بتائیے ـــــ علی عمران کا نام درمیان میں آجانے کے بعد اب معاملہ بے حد سنگین ہو گیا ہے" ـــــ کرنل ڈیوڈ کا لہجہ بے حد سخت تھا۔ لیکن ساتھ ہی وہ تم سے آپ پر آ گیا تھا۔

"معاملہ سنگین ہو گیا ہے ـــــ آخر آپ کیوں پہیلیاں بجھوا رہے ہیں۔"

Admin @ www.hibuddiez.com



کیسا معاملہ —— اور اس معاملے سے میرا کیا تعلق" —— ؟ جولین
زیادہ اُلجھ گئی۔ اب وہ چونکہ کھڑے کھڑے تھک گئی تھی اور
اس کی جان آسانی سے چھوڑتا نظر نہ آ رہا تھا اس لئے مجبوراً وہ واپس
کرسی پر بیٹھ گئی۔

"مسز جوناتھن! —— آپ کا شوہر واقعی ہمارے ملک کے
ایک اہم ترین پراجیکٹ پر کام کر رہا ہے۔ اس لئے اب آپ ہمارے
لئے معزز و محترم بن گئی ہیں —— لیکن یہ پراجیکٹ انتہائی اہم
کے ساتھ ساتھ انتہائی خفیہ بھی ہے —— اور پاکیشیا کے علی عمران
نے ہمیں دھمکی دی ہوئی ہے کہ وہ اس پراجیکٹ کو تباہ کر دے گا
آپ اسے نہیں جانتیں —— وہ ایک مشہور سیکرٹ ایجنٹ ہے
اسرائیل کے ساتھ اس کی دشمنی ذاتی حدود تک پہنچ گئی ہے اس
اب جب کہ علی عمران کا نام سامنے آ گیا ہے اور اس لئے آپ نے
غلط بیانی کی ہے —— تو ہمارا اس کے اصل مقصد تک پہنچنا انتہائی
ضروری ہے —— یہ تفصیل میں نے اس لئے بتا دی ہے تاکہ آپ
ہمارے ساتھ بھرپور تعاون کرتے ہوئے پوری تفصیلات بتا دیں
ویسے میں اپنے تلخ رویے کے لئے آپ سے معذرت خواہ ہوں" ——
ڈیوڈ کا لہجہ یکسر بدل گیا تھا۔

"وہ مشہور سیکرٹ ایجنٹ ہے —— وہ احمق سا نوجوان
بہرحال ہو گا مجھے کیا —— میں آپ کو تفصیل بتا دیتی ہوں"
جولین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے عمران سے
ہونے والی تمام تفصیلات بتا دیں۔ کرنل ڈیوڈ کرید کرید کر پوچھتا
یاد کر کے ایک ایک لفظ بتاتی رہی۔

"تو آپ کو اس عمران کی بات پر یقین نہ آیا تھا کہ اس نے مذاق کیا ہے۔
اور آپ تحقیقات کے لئے خود چلی آئیں" —— کرنل ڈیوڈ نے ساری
تفصیلات پوچھ لینے کے بعد کہا۔

"اس نے فون کرنے کا کوئی واضح مقصد نہ بتایا تھا۔ بس اس بات پر
میں کھٹک گئی اور مجھے شک پڑ گیا کہ ہو سکتا ہے اُسے صحیح اطلاع ملی ہو۔
اور اس نے پہلے تو ہمدردی کے طور پر مجھے بتایا ہو۔ لیکن پھر اُسے ٹال گیا
ہو۔ اس لئے میں سارے کام چھوڑ کر یہاں آ گئی" —— جولین نے
جواب دیا۔

"تو آپ نے عمران کو بتا دیا کہ یہ پراجیکٹ پاکیشیا کے خلاف ہے اور
ہرگز یہ تباہ کیا جائے گا —— اور ڈاکٹر لارنس اس پراجیکٹ پر کام
کر رہا ہے —— آپ نے اسرائیل پر نادانستگی میں بے حد ظلم کیا ہے۔
بہرحال اس میں آپ کا تصور نہ تھا —— اور ہم کبھی سوچ بھی نہ سکتے تھے کہ
جس پراجیکٹ کو اس قدر خفیہ رکھا جا رہا ہے اس کی اہم باتوں سے آپ
جیسی عام عورت واقف ہے —— مجھے اب صدر صاحب سے براہِ راست
بات کرنی پڑے گی" —— کرنل ڈیوڈ نے کہا اور پھر ٹیلیفون کا رسیور
اٹھا لیا۔

"یس سر" —— دوسری طرف سے آپریٹر نے پوچھا۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس کال ملاؤ —— صدر صاحب سے میں براہِ راست
بات کرنا چاہتا ہوں —— موسٹ ایمرجنسی بات ہے" —— کرنل ڈیوڈ
نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب مجھے کیا معلوم تھا کہ عمران ایسا آدمی ہے" ——— جولین نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ اب وہ اس وقت کو کوس رہی تھی جب وہ یہاں آئی تھی لیکن ظاہر ہے اب وہ اس عجیب و غریب چکر میں ملوث ہو گئی تھی اس لئے مجبور تھی۔

چند لمحوں بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل ڈیوڈ نے جلدی سے رسیور اٹھا لیا۔

"چند منٹ بعد پریذیڈنٹ صاحب سے بات کیجئے گا" ——— دوسری طرف سے آپریٹر نے کہا اور کرنل ڈیوڈ نے صرف سر ہلانے پر اکتفا کیا اور رسیور اٹھائے خاموش بیٹھا رہا۔

"ہیلو ——— پی۔ اے ٹو پریذیڈنٹ" ——— چند لمحوں بعد صدر کے پی۔ اے کی آواز رسیور پر ابھری۔

"یس ——— میں کرنل ڈیوڈ اٹینڈ کر رہا ہوں" ——— کرنل ڈیوڈ نے باوقار سے لہجے میں کہا۔

"پریذیڈنٹ صاحب سے بات کیجئے" ——— پی۔ اے نے کہا اور دوسرے لمحے صدر مملکت کی آواز رسیور پر ابھری۔

"کیا بات ہے کرنل ڈیوڈ! ——— کیوں براہ راست کال کی ہے" ——— صدر کے لہجے میں ہلکی سی ناخوشگواری تھی۔

"سر ——— ریڈ مارگٹ کے سلسلے میں ایک اہم ترین انکشاف ہوا ہے" ——— کرنل ڈیوڈ نے جلدی سے مودبانہ لہجے میں کہا اور پھر مسٹر جونا تھن کی آمد سے لے کر اب تک اس کے ساتھ ہونے والی تمام گفتگو اس نے تفصیل سے دہرا دی۔ سوائے تھپڑ مارنے اور گالیاں دینے والی بات کے کیونکہ



یہ وہ یہ بات صدر کو کیسے بتا سکتا تھا۔

"اوہ ——— ویری بیڈ ——— اس کا مطلب ہے کہ اس عمران کو اس پراجیکٹ کے بارے میں تفصیل کا علم ہو گیا ہے ——— ویری بیڈ نیوز" ——— صدر نے انتہائی ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"سر ——— آپ بے فکر رہیں ——— عمران اس بار اگر آیا بھی تو اس کی لاش بھی واپس نہ جا سکے گی" ——— کرنل ڈیوڈ نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہر بار تم لوگ یہی فقرے کہتے رہتے ہو ——— اور ہر بار وہ اسرائیل کو بے پناہ نقصان پہنچا کر کامیاب لوٹ جاتا ہے ——— اب مجھے تم لوگوں پر قطعاً اعتبار نہیں رہا" ——— صدر مملکت نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ بات کرتے ہوئے ہونٹ چبا رہے ہوں۔

"جناب ——— اب تک اتفاقاً وہ کامیاب ہوتا رہا ہے ——— ورنہ ایسی کوئی بات نہیں جناب! ——— کہ وہ ہر بار کامیاب ہو جاتے" ——— کرنل ڈیوڈ نے فوراً ہی ان کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— اب اور ہو بھی کیا سکتا ہے ——— دو ہی صورتیں ہیں ——— ایک تو یہ کہ اس پراجیکٹ کو ختم کر دیا جائے جو اب ناممکن ہے کیونکہ اس پراجیکٹ پر اسرائیل بے پناہ رقم بھی خرچ کر چکا ہے اور کام بھی کر چکا ہے ——— اس لئے اب ہم اس موقع پر جب پراجیکٹ مکمل ہونے میں صرف چند روز باقی رہ گئے ہیں صرف اس خوف سے کہ عمران کو اس پراجیکٹ کا علم ہو گیا ہے، پیچھے نہیں ہٹ سکتے ——— اس لئے دوسری صورت یہی رہ گئی ہے کہ اگر عمران اس پراجیکٹ کو ختم کرنے

Admin @ www.hibuddiez.com


کے لئے آئے تو اس کا خاتمہ ہر صورت میں کر دیا جائے" ـــــ صدر مملکت کا لہجہ الجھا ہوا تھا۔

"یس سر ـــ آپ بے فکر رہیں سر ـــــ اس بار ہم اپنی جان کی بازی لگا کر اس کا خاتمہ کر دیں گے ـــــ آپ بالکل بے فکر رہیں سر" کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"بالکل ٹھیک ـــــ اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر اس بار عمران کامیاب ہو گیا تو آپ واقعی جان کی بازی ہار جائیں گے ـــ آپ کو اور کرنل فرانک دونوں کو گولی مار دی جائے گی ـــــ اور سُن لو کہ یہ میرا حتمی فیصلہ ہے ـــــ اس فیصلے میں کوئی تبدیلی یا نظر ثانی نہیں ہو گی ـــ پہلے میں نے سوچا تھا کہ تم دونوں کو ہٹا کر اسرائیل کی دوسری خفیہ تنظیموں کو تمہاری جگہ آگے لایا جائے ـــــ لیکن پھر میں نے یہ سوچ کر ارادہ بدل دیا ہے کہ ان کی نسبت تم دونوں عمران سے زیادہ واقف ہو ـــ وہ نئے ہوں گے ـــــ اس لئے ہو سکتا ہے وہ عمران کے حربوں کو نہ سمجھ سکیں ـــــ چنانچہ ریڈ اسکوائر کی حفاظت جی پی فائیو اور ریڈ آرمی کی ذمہ داری ہو گی ـــــ تم دونوں جو چاہو انتظام کرو۔ اس سے مجھے کوئی غرض نہیں ـــــ میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ ریڈ ٹارگٹ مکمل ہونے میں کوئی رکاوٹ نہ پڑے ـــ ویسے تم دونوں کے لئے یہی بہتر ہو گا کہ تم ریڈ اسکوائر میں مشن کو پہنچنے سے پہلے اس عمران کو پکڑ لو ـــــ" صدر مملکت نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"بہتر سر ـــ اگر عمران نے اسرائیل میں داخل ہونے کی کوشش کی



تو وہ لازماً پکڑا جائے گا سر ـــــ آپ بے فکر رہیں سر" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"جہاں تک میں عمران کی فطرت کو سمجھا ہوں ـــــ وہ لازماً اس پراجیکٹ کو تباہ کرنے آئے گا ـــــ اور چونکہ اب اس کے پاس وقت کم ہو گا بلکہ نہ ہونے کے برابر ہو گا۔ اس لئے وہ اس بار یقیناً ڈائریکٹ ایکشن کرنے کی کوشش کرے گا ـــــ ایسی صورت میں اس کا پکڑا جانا زیادہ آسان ہو گا۔ اس لئے اس بار اسے واپس نہیں جانا چاہئے۔ ورنہ دوسری صورت میں میں اپنے فیصلے پر عملدرآمد کرانے پر مجبور ہوں گا۔" صدر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"او کے ـــــ اور کوئی بات" ـــــ صدر مملکت نے خشک لہجے میں کہا۔

"جناب! ـــــ یہ مسز جوناتھن کے بارے میں کیا حکم ہے" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یہ عام عورت ہے ـــــ اب یہ اتفاق تھا کہ اس کے تعلقات عمران سے تھے ـــــ اور پھر اس کا شوہر بھی ہمارے لئے کام کر رہا ہے۔ اس لئے تم اسے جہاز پر سوار کرا کر واپس بھجوا دو" ـــــ صدر مملکت نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور کرنل ڈیوڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"تم نے سن لیا مسز جوناتھن! ـــــ تمہاری ذرا سی حماقت نے کیا گل کھلائے ہیں ـــ صدر مملکت نے تم پر مہربانی کی ہے کہ تمہیں زندہ واپس

Admin @ www.hibuddiez.com


بھیجنے کے احکامات دے دیئے ہیں —— لیکن ایک بات بتا دوں
ایکریمیا میں بھی ہماری خفیہ آنکھیں مسلسل تمہاری نگرانی کرتی رہیں گی
اگر تم نے وہاں اپنے سائے سے بھی اب اس پراجیکٹ یا ہمارے درمیان ہو
والی گفتگو کا ذکر کیا تو تمہارے جسم میں دوسرے لمحے سینکڑوں سوراخ ہو جا
گے" —— کرنل ڈیوڈ نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"میں سمجھتی ہوں —— آپ بے فکر رہیں۔ میں محتاط رہوں گی"۔
جولین نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ ویسے وہ اب دل ہی دل میں ڈر
رہی تھی کہ جسے وہ عام سا مسخرہ سمجھتی تھی وہ تو اس قدر اہم شخصیت ہے
اسرائیل جیسے ملک کا صدر بھی اس سے خوفزدہ ہے۔ لیکن اس نے اپنے
خیالات کا اظہار نہ کیا۔

"محترمہ کو ساتھ لے جاؤ اور اپنے سامنے ایکریمیا جانے والے جہاز
سوار کرا دو —— اس وقت تک تم نے وہیں رہنا ہے جب تک جہاز
پرواز نہ کر جائے" —— کرنل ڈیوڈ نے اپنے نائب سے مخاطب ہو کر
کہا اور پھر خود اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے سے باہر نکل گیا۔



قبرص کے دارالحکومت نکوشیا کے شاندار فائیو سٹار ہوٹل کے ایک
کمرے میں اس وقت عمران اور اس کے سارے ساتھی موجود تھے وہ سب
جزیرے کے مقامی باشندوں کے میک اپ میں تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں
سمیت پاکیشیا سے سمگلروں کی خفیہ لانچوں کے ذریعے پہلے کافرستان گیا۔
اور پھر وہاں سے وہ نئے میک اپ میں بین الاقوامی پرواز کے ذریعے
ترکیہ پہنچے اور ایک بار پھر وہاں سے انہوں نے میک اپ تبدیل کئے
اور قبرص کے مقامی باشندوں کے میک اپ میں ایک پرواز کے ذریعے
جزیرہ قبرص کے دارالحکومت نکوشیا پہنچ گئے۔ پہلے عمران کا پروگرام
پاکیشیا سے براہ راست ایکریمیا پہنچنے کا تھا اور پھر وہ ایکریمیا سے اسرائیل
جانا چاہتا تھا لیکن بعدازاں اس نے پروگرام بدل دیا۔ بلیک زیرو کو اس نے
کافرستان پہلے بھجوا دیا تھا اس لئے کافرستان پہنچنے کے بعد بلیک زیرو ان کے
ساتھ آملا تھا اور عمران نے اپنے ساتھیوں سے اس کا تعارف یہ کہہ کر
کرایا تھا کہ اس کا نام راشد ڈار ہے اور وہ کافرستان میں پاکیشیا سیکرٹ سروس

کا مقامی ایجنٹ ہے۔ چنانچہ بلیک زیرو اب راشد ڈار کے میک اپ میں ان کے ہمراہ تھا۔ اس سے پہلے بلیک زیرو جب بھی ٹیم میں شامل ہوتا تو وہ اپنے آپ کو ہمیشہ لئے دیئے رکھتا تھا لیکن اس بار اس نے اپنی پالیسی بدل دی تھی اور اب وہ ٹیم کے تمام ممبروں کے ساتھ پوری طرح گھل مل گیا تھا اور اس کے شوخ اور دلچسپ فقروں نے سب ساتھیوں کو ذہنی طور پر اس کے قریب کر دیا تھا۔ بلیک زیرو نے اپنے آپ کو ایک شوخ طبیعت اور کھلنڈرے نوجوان کے طور پر متعارف کرایا تھا۔ اس نے ساتھیوں کو بتایا تھا کہ وہ کافرستان کی ملٹری انٹیلی جنس میں ڈلیک ورک کرتا رہا ہے۔ لیکن چونکہ اس کے زیادہ تر رشتہ دار پاکیشیا میں رہتے ہیں اس لئے ذہنی طور پر وہ کافرستان کی نسبت پاکیشیا کو اچھا سمجھتا تھا اور پھر اس نے پاکیشیا کی ملٹری انٹیلی جنس کو کافرستان کا ایک اہم راز سپلائی کر دیا جس کے بارے میں کافرستان کے حکام کو شک پڑ گیا تھا۔ انہوں نے انکوائری کی لیکن وہ کوئی ثبوت حاصل نہ کر سکے اس لئے میرا کورٹ مارشل تو نہ ہوا۔ البتہ انہوں نے مجھے سروس سے ڈس مس کر دیا چونکہ میں صرف ڈلیک ورک کرتا تھا اس لئے انہوں نے میری نگرانی بھی نہ کی اور پھر میں آوارہ گردی کرتے ہوئے مسٹر ناٹران سے ٹکرا گیا اور مسٹر ناٹران کے ساتھ کام کرنے لگا اور اس کے بعد ایک کیس میں عمران کے ساتھ بھی میں نے کام کیا تھا اور عمران صاحب کو میرا کام پسند آ گیا تھا اس لئے اس مشن میں عمران صاحب نے مجھے ساتھ شامل کر لیا ہے۔ اس طرح اس نے ایک کہانی بنا کر سب کو مطمئن کر دیا تھا ویسے وہ سب ایکسٹو کے انتظامات کے دل ہی میں قائل ہو گئے کیونکہ پاکیشیا سے روانہ ہونے سے لے کر اس فائیو سٹار ہوٹل تک وہ مسلسل سفر کرتے رہے تھے اور ہر جگہ ان کے کاغذات پہلے سے تیار تھے۔

عمران کے ساتھ بلیک زیرو کے علاوہ ٹیم میں سے صرف کیپٹن شکیل، صفدر اور تنویر شامل تھے۔ جبکہ ٹائیگر، جوزف اور جوانا کو بھی عمران اپنے ساتھ لایا تھا۔ جوزف اور جوانا پر بھی عمران نے میک اپ کیا تھا۔ وہ دونوں بھی اس وقت تبتی باشندوں کے میک اپ میں تھے البتہ ان کے ڈیل ڈول بہرحال اسی طرح تھے کیونکہ رنگ اور ناک نقشہ تو بدلا جا سکتا تھا ڈیل ڈول نہ بدلا جا سکتا تھا۔

عمران یہاں پہنچنے کے بعد کافی دیر تک غائب رہا تھا اور ابھی تھوڑی دیر پہلے واپس آیا تھا اور واپس آنے کے بعد بھی وہ مسلسل مختلف لوگوں کو ٹیلی فون کرنے میں مصروف رہا تھا اس لئے باقی ساتھی خاموش بیٹھے رہے تھے۔

"ہاں تو مہربانو! ۔۔۔ قدردانو! ۔۔۔ آپ سب نے اب تک کل کتنی مکھیاں ماری ہیں خاموش بیٹھے بیٹھے" ۔۔۔ عمران نے رسیور رکھتے ہی ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"عمران صاحب! ۔۔۔ ہم تو مکھیاں مارتے رہے اور آپ مکھیاں نگلتے رہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ مسئلہ تو غلط ہو گیا ۔۔۔ مری ہوئی مکھیاں نہیں نگلی جاتیں۔ زندہ مکھیاں نگلی جاتی ہیں ۔۔۔ اس لئے آپ سب حلق میں انگلیاں ڈالیں اور جتنی مری ہوئی مکھیاں نگلی ہیں سب باہر نکال دیجئے ۔۔۔ میں ابھی ہوٹل انتظامیہ کو آرڈر دے دیتا ہوں۔ وہ آپ کو زندہ مکھیاں سپلائی

کردیں گے تاکہ آپ اپنا شغل جاری رکھ سکیں" ——— عمران نے ز
جواب دیتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو اس کے اس خوبصورت جواب پر
جھینپنے پر مجبور ہو گیا۔

"عمران صاحب! ——— آپ نے ابھی تک کوئی پروگرام نہیں بتایا۔ یہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ اس بار ہمیں قبرصی باشندوں کے روپ میں تل ابیب میں داخل ہونا ہو گا ——— لیکن وہاں پہنچ کر ہم نے کیا کرنا ہے" ——— صفدر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تل ابیب کے ایئر پورٹ پر اترتے ہی ہم مشین گنیں بغلوں سے نکالیں گے اور پھر انہیں مسلسل چلاتے ہوئے سیدھے پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچیں گے ——— وہاں پریذیڈنٹ کو گولی مار کر اسی طرح واپس ایئر پورٹ اور وہاں سے یہاں آ کر اطمینان سے مکھی ڈش کھائیں گے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ مذاق چھوڑیں۔ سیدھی بات کریں ——— ایکسٹو نے اس مشن کے متعلق جس قدر ہمیں بریف کیا ہے اس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے پاس انتہائی کم وقت ہو گا ——— لیکن ہم نے اس کم وقت میں کرنا کیا ہے ——— آخر کوئی لائحہ عمل تو آپ کے ذہن میں بھی ہو گا" ——— صفدر نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پہلے کبھی اس نے بتایا ہے کچھ ——— جو اب بتائے گا ——— خوامخواہ اپنا دماغ کھپا رہے ہو" ——— تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں ——— میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ یہ مشن انتہائی اہم اور خطرناک ہے۔ اس لئے ہمیں اس بارے میں پوری تفصیلات کا علم ہونا چاہیے"

صفدر نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات درست ہے صفدر! ——— مشن واقعی انتہائی اہم اور خطرناک ہے ——— ہم یہاں تک پہنچ تو گئے ہیں۔ یہ نیا راستہ میں نے اس لئے منتخب کیا ہے کہ قبرص اور اسرائیل کے تعلقات بے حد دوستانہ ہیں۔ اس لئے قبرصی باشندوں کے لئے اسرائیلی حکام اور عوام کے دلوں میں خاصا نرم گوشہ موجود ہے اور کوئی لمبا راستہ اختیار کرنے کے لئے میرے پاس وقت بھی نہیں ہے ——— دوسری بات یہ کہ اس بار اس مشن کا براہ راست تعلق پاکیشیا سے ہے۔ اس لئے میں اس مشن میں فلسطینی تنظیموں کو شامل نہیں کرنا چاہتا ——— ویسے بھی جی۔ پی فائیو اور ریڈ آرمی دونوں نے فلسطینیوں پر کڑی نگرانی کا انتظام کر رکھا ہو گا ——— لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ ابھی تک یہ پتہ نہیں چل رہا کہ یہ پراجیکٹ کہاں مکمل ہو رہا ہے ——— جب تک اس جگہ کا حتمی پتہ نہ چل جاتے ہمارا تل ابیب جانا فضول ہو گا" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ تو درست ہے ——— لیکن اس بات کا کیسے پتہ چلے گا" ——— ؟ صفدر نے جواب دیا۔

"مجھے پتہ چلا ہے کہ اسرائیل کے پریذیڈنٹ ہاؤس میں ایک قبرصی ملازم ہے وہ وہاں جائنٹ سیکرٹری ہے ——— اور جائنٹ سیکرٹری ایسا عہدہ ہوتا ہے جو اہم ترین ملکی رازوں سے باخبر ہوتا ہے ——— میں اس آدمی کے مکمل کوائف حاصل کرنا چاہتا ہوں تاکہ اس کے ذریعے اس پراجیکٹ کے اصل سپاٹ تک پہنچا جا سکے" ——— عمران نے جواب دیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com



"ایسا نہ ہو کہ ان کو الف کا پتہ کرنے میں دیر ہو جائے اور ادھر وہ لوگ پراجیکٹ ہی مکمل کر لیں" ـــــ کیپٹن شکیل نے بات کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں ـــــ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے تک اس بات کا حتمی پتہ چل جائے گا ـــــ اور اگر پتہ نہ چلا، تب بھی شام کی فلائٹس سے میں نے تل ابیب کے لئے سیٹیں بک کرا دی ہیں۔ ہم بہرحال شام کو تل ابیب روانہ ہو جائیں گے۔ اس کے بعد جو ہوگا دیکھا جائے گا" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب! ـــــ ہمیں وہاں اسلحے کی ضرورت تو پڑے گی لیکن ظاہر ہے ہم ساتھ کوئی اسلحہ نہیں لے جا سکتے۔ اس کے لئے کیا پلاننگ کی گئی ہے" ـــــ ؟ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"یہاں سے دو چار حسین عورتیں ساتھ لے جائیں گے ـــــ میرے خیال میں اتنا اسلحہ ہی کافی رہے گا۔ کشتوں کے پشتے لگ جائیں گے" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور بلیک زیرو کے ساتھ ساتھ باقی سب ممبرز بھی ہنس پڑے۔

"ماسٹر! ـــــ اسلحے والا مسئلہ میں حل کر سکتا ہوں ـــــ جب میں ماسٹر کلرز میں تھا تو میں اکثر تل ابیب آتا جاتا رہتا تھا۔ وہاں میرا ایک نجی دوست ہے جو ویسے تو پکا یہودی ہے لیکن اگر اسے بھاری رقم ادا کر دی جائے تو وہ نہ صرف ہمارے لئے محفوظ پناہ گاہ کا بندوبست کر سکتا ہے ـــــ بلکہ کاریں اور ضروری اسلحہ بھی مہیا کر سکتا ہے" ـــــ جوانا نے کہا۔

"لیکن اگر اس نے ساتھ ہی مخبری بھی کر دی تب" ـــــ ؟ عمران نے



مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ـــــ میں اس کی فطرت سے اچھی طرح واقف ہوں ـــــ وہ مر تو سکتا ہے لیکن یہ کام نہیں کر سکتا" ـــــ جوانا نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"اوکے ـــــ اگر ایسی بات ہے تب تو تم نے واقعی میرا ایک بڑا مسئلہ حل کر دیا ہے ـــــ ورنہ مجھے ان انتظامات کے لئے مزید کتنے پاپڑ بیلنے پڑتے ـــــ لیکن اس کا مطلب ہے کہ تمہیں اب اصل شکل میں ساتھ لے جانا پڑے گا۔ ورنہ وہ یہودی لامحالہ بدک جائے گا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر! ـــــ ایکریمیا میں کالے لوگوں کی خاصی اکثریت ہے۔ اس لئے میں اور جوزف اگر اصل شکل میں بھی وہاں جائیں تو کسی نے شک نہیں کرنا ـــــ اسرائیل میں بھی ایکریمیا سے کالے لوگ آتے جاتے رہتے ہیں یہ وہاں کے لئے معمول کی بات ہے ـــــ اور پھر ہم دونوں آپ کے ساتھ پہلے کبھی اسرائیل نہیں گئے اس لئے ہماری وجہ سے آپ پہچانے بھی نہیں جا سکتے" ـــــ جوانا نے جواب دیا۔

"لیکن ایسا نہ ہو کہ تمہارا قبرستانی میک اپ اترنے کے ساتھ ساتھ تمہاری عقل میں آجانے والی روشنی بھی ساتھ ہی غائب ہو جائے" ـــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور جوانا کے ساتھ ساتھ باقی سب ممبران بھی ہنس پڑے۔

"ماسٹر! ـــــ میری عقل سے آپ بے فکر رہیں ـــــ اتنی عقل مجھ میں ہے کہ میں آپ کا ساتھ دے سکتا ہوں" ـــــ جوانا نے ہنستے

Admin @ www.hibuddiez.com

ہوتے کہا۔
اوکے ——— پھر مجھے تمہارے لئے کاغذات بنوانا پڑیں گے
ٹھیک ہے آؤ ——— تم دونوں کا میک اپ صاف کر دوں ———
اب تم دونوں اپنی اصل شکلوں میں ہی ساتھ جاؤ گے" ——— عمران نے
کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور جوانا بھی مسکراتا ہوا کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا



تل ابیب کے شمال مشرق میں واقع ایک بازار نوادرات کی دکانوں کے لئے بے حد مشہور تھا۔ یہاں کی دکانوں پر واقعی ایسی نادر چیزیں مل جاتی تھیں جنہیں صحیح معنوں میں نوادرات کہا جا سکتا تھا اس بازار کا نام البرٹ سٹریٹ تھا۔ اور البرٹ سٹریٹ میں سب سے بڑی دکان شاٹیک ہاؤس تھی جو ہر وقت نوادرات کے شوقین لوگوں سے بھری رہتی تھی شاٹیک ہاؤس کا مالک شاپور تھا جس کا شمار نہ صرف تل ابیب کے امیر ترین افراد میں ہوتا تھا بلکہ شاپور کے تعلقات اسرائیل کے اعلیٰ ترین حکام سے بھی بے حد خوشگوار تھے وہ اسرائیل کے ساتھ ساتھ ایکریمیا کی شہریت بھی رکھتا تھا۔ اس لئے ایکریمیا میں اس کا آنا جانا رہتا تھا۔ اس کا نوادرات کا بزنس بے حد کامیاب تھا اس نے پوری دنیا میں اپنے ایجنٹ چھوڑ رکھے تھے جو وہاں سے نوادرات کوڑیوں کے مول خرید کر اسے بھیجتے رہتے اور وہ ایکریمیا اور اسرائیل میں انہیں سونے

Admin @ www.hibuddiez.com



سے بھی زیادہ مہنگے داموں فروخت کرتا رہتا تھا۔ ایکریمیا کی معروف ترین اٹیلنٹن سٹریٹ میں بھی اس کا نوادرات کا بہت بڑا سٹور تھا لیکن وہاں کا سارا انتظام اس کے بیٹے کے سپرد تھا۔ شاپور مستقل طور پر اسرائیل میں ہی رہتا تھا البتہ انتظامی معاملات کے سلسلے میں اسے اکثر ایکریمیا کے سٹور میں بھی جانا پڑتا تھا۔

اس وقت شاپور سٹور کے پیچھے بنے ہوئے اپنے انتہائی شاندار اور آرام دہ دفتر میں بیٹھا ایک قدیم اور خوبصورت صراحی کو سامنے رکھے غور سے دیکھ رہا تھا۔ وہ بھاری جسم کا مالک تھا اور اس کی توند بھی خاصی باہر کو نکلی ہوئی تھی لیکن اس کے جسم کی نسبت، اس کا چہرہ بالکل کسی بچے کی طرح چھوٹا تھا۔ اس کے چہرے پر بچوں جیسی معصومیت ہر وقت طاری رہتی تھی، لیکن اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں کسی کوبرے سانپ جیسی چمک تھی اور یہی چمک بتاتی تھی کہ وہ کاروباری معاملات میں بے حد ہوشیار اور عیار واقع ہوا ہے۔ یہی شاپور تھا جس کا ذکر جوانا نے عمران سے کیا تھا۔

شاپور کی زندگی کا ایک دوسرا رخ بھی تھا جس سے بہت کم لوگ واقف تھے وہ ناجائز اسلحے کا بھی بہت بڑا سمگلر تھا لیکن اس نے اس کاروبار کو اس قدر خفیہ رکھا ہوا تھا کہ بظاہر کوئی بھی اس کی زندگی کے اس رخ سے واقف نہ تھا۔ سب اسے نوادرات کا بہت بڑا بیوپاری ہی سمجھتے تھے۔

شاپور صراحی کو غور سے دیکھ رہا تھا کہ دفتر کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔



"سر! ــــ دو صاحب آپ سے ذاتی طور پر ملنا چاہتے ہیں" ــــ نوجوان نے اندر آتے ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیوں! ــــ کیا کسی نوادر کی قیمت میں کمی کرانا چاہتے ہیں" ــــ شاپور نے چونک کر نوجوان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نو سر ــــ انہوں نے شو روم کا چکر ضرور لگایا ہے لیکن انہوں نے کسی نوادر کو پسند نہیں کیا ــــ اور پھر انہوں نے آپ سے ذاتی طور پر ملنے کی درخواست کی ہے ــــ دونوں ہی حبشی ہیں اور دونوں کا تعلق ایکریمیا سے ہے ــــ ان میں سے ایک کا نام جوانا اور دوسرے کا نام جوزف ہے" ــــ نوجوان نے بڑے مؤدبانہ انداز میں تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جوانا اور جوزف! ــــ ایکریمین حبشی ــــ اچھا بھیج دو اندر" ــ شاپور نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا اور نوجوان سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور شاپور نے چونک کر دیکھا تو بے اختیار کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے ماسٹر کلرز کے جوانا ــــ تو یہ تم ہو ــــ اوہو ــ بڑے عرصے بعد ملاقات ہو رہی ہے ــــ تم تو گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب ہو گئے تھے ــــ سنا تھا کہیں ایشیا میں چلے گئے ہو" ــــ شاپور نے بڑے بے تکلفانہ انداز میں کہا لیکن اس نے مصافحے کے لئے ہاتھ نہ بڑھایا تھا۔

"یہ میرا ساتھی ہے جوزف ــــ اور تم ابھی ویسے کے ویسے پکے یہودی ہو ــــ مصافحے کے لئے ہاتھ نہیں بڑھایا کہ اس طرح کچھ لینے کا

شک پڑتا ہے" ـــ جوانا نے مسکراتے ہوئے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

" ارے یہ بات نہیں جوانا! ـــ دراصل تم سے جب بھی میں نے مصافحہ کیا ـــ بعد میں کم از کم ایک مہینہ مجھے انگلیوں پر پلاسٹر چڑھائے رکھنا پڑتا ہے" شاپور نے ہنستے ہوئے کہا اور جوانا ہنس پڑا۔

" ویسے تم نے اپنی جوڑی ڈھونڈ ہی لی ہے ـــ مسٹر جوزف بھی تمہاری ہی طرح کا پہاڑ دیو ہیں" ـــ شاپور نے جوانا کے ساتھ کھڑے ہوئے جوزف کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" مسٹر شاپور! ـــ آپ کی بے تکلفی جوانا سے ہو گی مجھ سے نہیں ـــ اس لئے مجھ پر فقرہ کسنے والے بعد میں باقی بچ جانے والے دانت گنتے رہتے ہیں ـــ چونکہ یہ پہلی ملاقات ہے اس لئے اسے لاسٹ وارننگ سمجھیں" ـــ جوزف نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

" اوہ ویری سوری مسٹر جوزف! ـــ واقعی مجھے ایسا فقرہ نہیں کہنا چاہئے تھا ـــ دراصل مسٹر جوانا سے میری بڑی بے تکلفی ہے۔ اس لئے انہیں آپ کا ساتھی سمجھتے ہوئے میں نے ایسا کہہ دیا۔ ویری سوری" شاپور نے فوراً ہی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" چھوڑو جوزف! ـــ دماغ ٹھنڈا رکھا کرو ـــ ہر جگہ جھگڑا اچھا نہیں لگتا" ـــ جوانا واقعی کوئی مدبر لگ رہا تھا۔

" تشریف رکھیے ـــ فرمائیے! کیا پینا پسند کریں گے ـــ ویسے یہاں سادہ پانی بہت ٹھنڈا ملتا ہے" ـــ شاپور نے کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنی مخصوص یہودی طبیعت کے مطابق کہا اور جوانا تو کھل کھلا کر ہنس پڑا البتہ اس بار جوزف بھی مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔


Admin @ www.hibuddiez.com

" جس کام کے لئے میں آیا ہوں اس کے بعد تم ہمیں تل ابیب کا سب سے قیمتی مشروب پلانا فخر سمجھو گے" ـــ جوانا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ جوزف بھی خاموشی سے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ ان دونوں کے جسموں پر انتہائی قیمتی اور شاندار کپڑے کے تھری پیس سوٹ تھے اور ان سوٹوں میں ان کی شخصیت کچھ اور زیادہ بارعب نظر آتی تھی۔

" اچھا! ـــ کیا کام ہے جلدی بتاؤ ـــ تم نے تو میرے خون کی رفتار تیز کر دی ہے" ـــ شاپور نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

" کوئی مداخلت تو نہ ہو گی ـــ یا پیکیج" ـــ ؟ جوانا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" یہ بات ہے ـــ ایک منٹ" ـــ شاپور نے جلدی سے کہا اور کرسی سے اٹھ کر اپنے عقب میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا اس نے الماری کے پٹ کھولے اور اندر ہاتھ ڈال کر کوئی بٹن دبایا تو تیز سرسر کی آوازوں کے ساتھ ہی کمرے کے دونوں دروازوں، اور روشندانوں اور ایک کھڑکی پر فولادی چادریں گر گئیں۔

" اب یہ کمرہ ہر لحاظ سے محفوظ ہے ـــ کھل کر بات کرو" ـــ شاپور نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

" او کے ـــ بڑا سودا ہے ـــ یوں تو اور بھی یہاں سپلائر بے شمار ہیں ـــ لیکن میں نے سوچا کہ شاپور دوست ہے اس سے بات نہ کی تو بعد میں ناراض ہو جائے گا" ـــ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا اور جیب سے ایک کاغذ نکال کر شاپور کی طرف بڑھا دیا۔

شاپور نے مسرت بھرے انداز میں کاغذ اس کے ہاتھ سے جھپٹا اور

پھر اس کی نظریں تیزی سے اس پر پھسلنے لگیں۔

"یہ کیا ہے ـــــ کیا یہاں مستقل اڈہ جمانا ہے جو تہہ خانوں اور خفیہ راستوں والی کوٹھی ـــــ تین آٹھ سلنڈر نئی کاریں لینا چاہتے ہو۔ اور یہ میک اپ کا اس قدر جدید سامان ـــــ اور یہ اسلحہ ـــــ ارے خدا کی پناہ ـــــ اس قدر جدید ترین اسلحہ ـــــ اور یہ ٹرانسمیٹر بھی انتہائی جدید قسم کے ہیں" ـــــ شاپور کے چہرے پر بے پناہ حیرت امڈ آئی۔

"میں تو درمیانی آدمی ہوں۔ دونوں طرف سے کمیشن لینے والا ـــــ تم بات کرو سپلائی کر سکتے ہو ـــــ یا کسی اور سے بات کر لوں" ـــــ اس بار جوانا نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"سپلائی تو ہو سکتی ہے ـــــ لیکن اس میں کافی دن لگیں گے۔ ایکریمیا سے مال منگوانا پڑے گا ـــــ لیکن اس پر خرچہ کافی لگ جائے گا" ـــــ شاپور نے اپنی مخصوص طبیعت کے مطابق خالصتاً کاروباری انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو کاغذ واپس دو اور سادہ پانی پلواؤ ـــــ ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے ـــــ صرف دو گھنٹوں کے اندر سب کچھ چاہئے ـــــ ادائیگی نقد ہوگی ـــــ مگر تم تو کئی دنوں کی بات کر رہے ہو واپس دو کاغذ" ـــــ جوانا نے خشک لہجے میں کہا۔

"ارے ارے چھری تلے دم لو ـــــ اب اس قدر بھی کیا جلدی ہے۔ دو گھنٹے تو اس طرح کہہ رہے ہو جیسے تم نے ہفتہ پہلے آرڈر دے رکھا ہو اب میں سب کچھ تیار کر کے تو رکھ نہ سکتا تھا ـــــ جتنی بھی جلدی کیوں نہ کی جائے ـــــ بہرحال دو دن تو لگ ہی جائیں گے لیکن خرچہ ڈبل ہو جائے گا" ـــــ شاپور نے جلدی جلدی جواب دیتے ہوئے کہا لیکن کاغذ اس نے اپنے ہاتھ میں ہی رکھا تھا۔

"دیکھو شاپور! ـــــ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے ـــــ یہاں ایسی پارٹیاں ہیں جو یہ سب کچھ ایک گھنٹے میں مہیا کر سکتی ہیں۔ میں تو تمہیں دو گھنٹے دے رہا ہوں ـــــ آخری بات کرو ـــــ دو گھنٹوں کے اندر اندر سب کچھ مہیا کر سکتے ہو تو ٹھیک ہے ـــــ رقم بتاؤ ـــــ ورنہ تمہاری ہماری بات چیت ختم" ـــــ جوانا کا لہجہ انتہائی سخت تھا۔

"یار ایک تو تم جب بھی آتے ہو ـــــ ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو کر آتے ہو ـــــ بہرحال اب تم میرے پاس آ ہی گئے ہو تو ٹھیک ہے ـــــ دو گھنٹے میں سب کچھ مہیا ہو جائے گا لیکن رقم ـــــ ایک منٹ ـــــ مجھے حساب کرنے دو" ـــــ شاپور نے کہا اور جلدی سے میز پر رکھا ہوا کیلکولیٹر اٹھا کر اس پر حساب کرنے میں مصروف ہو گیا۔

جوانا نے معنی خیز نظروں سے جوزف کی طرف دیکھا اور جوزف سر ہلاتے ہوئے مسکرا دیا۔

شاپور کافی دیر تک حساب کتاب میں مصروف رہا اور پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کیلکولیٹر واپس میز پر رکھ دیا۔

"یہ کوٹھی تم کتنے عرصے تک رکھنا چاہتے ہو" ـــــ؟ شاپور نے جوانا سے پوچھا۔

"عرصہ طے نہیں ہے ـــــ ویسے زیادہ سے زیادہ ایک مہینہ ـــــ اس سے زیادہ نہیں" ـــــ جوانا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ ہو جائے گی سپلائی ـــــ پچاس لاکھ ڈالر خرچ

آئیں گے" ـــــ شاپور نے جواب دیا۔

"پچاس لاکھ ڈالر ـــ اور اس سامان کے لئے ـــ میرا خیال ہے یا تمہاری کھوپڑی خراب ہے یا پھر یہ کیلکولیٹر ـــ ڈربی کو جانتے ہو اس نے صرف پانچ لاکھ ڈالر طلب کئے ہیں ـــ اور تم پچاس لاکھ ڈالر مانگ رہے ہو جیسے میں تم سے پورے اسرائیل کو کرائے پر حاصل کر رہا ہوں" ـــ جوانا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ڈربی نے پانچ لاکھ ڈالر مانگے ہیں ـــ اس بڈھے کھوسٹ کی عقل ماری گئی ہے" ـــ شاپور نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔ جوانا نے جان بوجھ کر ایک اور سپلائر کا نام لے دیا تھا۔

"ہوتا رہے خراب ـــ ہمیں کیا ـــ کاغذ واپس کرو اور سادہ پانی پلاؤ" جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا چلو چالیس لاکھ ڈالر دے دینا ـــ سنو! جو دس لاکھ ڈالر منافع ہونا تھا وہ میں چھوڑ رہا ہوں ـــ آخر تم میرے دوست ہو جوانا" ـــ شاپور نے کہا

"میری پارٹی نے مجھے صرف پانچ لاکھ ڈالر تک کا اختیار دیا ہے۔ اگر تم پانچ لاکھ ڈالر میں سودا کر سکتے ہو تو ہاں یا ناں میں جواب دو ـــ میرا بیس فیصد کمیشن بھی تمہیں اسی پانچ لاکھ ڈالر میں سے ہی دینا ہوگا ـــ بولو ہاں یا ناں" ـــ جوانا کا لہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا۔

"پانچ لاکھ ڈالر میں تمہارا بیس فیصد کمیشن بھی شامل ہے ـــ میرا خیال ہے کہ اب مجھے یہ دھندہ چھوڑ کر خودکشی کر لینی چاہئے ـــ یہ لو کاغذ اور جاؤ اس بوڑھے ڈربی کے پاس ـــ آئی ایم سوری" ـــ شاپور نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا اور کاغذ واپس جوانا کے ہاتھ میں دے دیا۔

"اوکے ـــ چونکہ اب تم سادہ پانی بھی نہ پلاؤ گے اس لئے یہ فولادی دیواریں ہٹاؤ اور رقم اس ڈربی کو کمانے دو ـــ تمہاری قسمت شاید لمبی نیند سو چکی ہے ـــ گڈ بائی" ـــ جوانا نے کاغذ کو واپس جیب میں رکھتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

شاپور کاغذ جوانا کو دے کر اسے دیکھ رہا تھا چند لمحے مزید غور سے اسے دیکھتا رہا۔

"ارے ارے ـــ تم میں یہی بڑی خرابی ہے۔ بڑی جلدی ناراض ہو جاتے ہو ـــ اچھا چلو تم جیتے ـــ چلو پانچ لاکھ ڈالر دے دینا ـــ اب تو خوش ہو ـــ اب تو میں نے مجبوراً مفت میں سب کچھ دے دیا ہے ـــ لیکن تم اپنی پارٹی سے لے لینا" ـــ شاپور نے آخر کار ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔

"تم زیادہ کاروباری نہ بنا کرو میرے سامنے ـــ میرے دماغ میں خرابی نہیں واقع ہوئی کہ میں اپنا کمیشن چھوڑ دوں۔ پھر مجھے کیا ضرورت ہے تم سے مغز ماری کرنے کی" ـــ جوانا نے بری طرح منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا چلو دو فیصد کمیشن بھی لے لینا ـــ نکالو کاغذ" ـــ شاپور نے کہا۔

"دو فیصد نہیں بیس فیصد ـــ بولو! ـــ دوں کاغذ یا جاؤں" ـــ جوانا اپنی بات پر اڑا ہوا تھا۔

"یار! ـــ اب ساری باتیں تم ہی اپنی منواتے رہو گے ـــ چلو پانچ فیصد لے لینا ـــ بس اب تو خوش ہو جاؤ" ـــ شاپور نے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com


آخری بات کر رہا ہوں ـــــ پندرہ فیصد کمیشن لونگا۔ اس سے ایک نمبر
بھی کم نہیں ـــــ جوزف میرا بزنس پارٹنر ہے۔ یہ نمبر ایک کنجوس آدمی ہے
اس نے تو پورا دس فیصد لینا ہے ـــــ مجھے تو پانچ فیصد پر ہی گزارا
کرنا پڑے گا ـــــ صرف تمہاری دوستی کی خاطر پانچ فیصد کا نقصان اٹھا
رہا ہوں" ـــــ جوانا نے کہا۔
اب تک میں اپنے آپ کو یہودی سمجھتا تھا لیکن میرے خیال میں تم اصل
یہودی ہو ـــــ اچھا دو کاغذ ـــــ منظور ہے مجھے ـــــ نکالو رقم"۔
شاپور نے کہا اور جوانا مسکرا دیا۔ اس نے کاغذ جیب سے نکالا اور شاپور کی
طرف بڑھا دیا۔
جوزف! ـــــ شاپور کو چار لاکھ پچیس ہزار ڈالر دے دو ـــــ پچھتر ہزار
ڈالر کمیشن بنا پندرہ فیصد کے حساب سے" ـــــ جوانا نے جوزف سے
مخاطب ہو کر کہا اور جوزف نے سر ہلاتے ہوئے جیب میں ہاتھ ڈالا اور
بڑی مالیت کے نوٹوں کی چار گڈیاں نکال کر میز پر رکھ دیں اور پھر پانچویں
گڈی سے اس نے کمیشن کے نوٹ نکال کر واپس جیب میں رکھے اور
باقی نوٹ بھی شاپور کے سامنے میز پر رکھ دیئے۔
گڈ ـــــ تم میں یہی خوبی ہے کہ سودا نقد کرتے ہو۔ اس لئے ہم کم منافع
پر بھی راضی ہو جاتے ہیں۔ ـــــ او کے! ـــــ دو گھنٹے بعد مجھے فون کر لینا
میں تمہیں کوٹھی نمبر اور کالونی بتا دوں گا ـــــ باقی تمہارا مطلوبہ سامان اسی
کوٹھی میں موجود ہو گا" ـــــ شاپور نے جلدی سے نوٹ سمیٹتے ہوئے کہا۔
دیکھو شاپور! ـــــ مال بالکل اے کلاس اور ڈیمانڈ کے عین مطابق ہونا
چاہئے ـــــ کسی چیز میں ذرا برابر بھی کمی ہوئی تو ڈبل رقم حلق میں ہاتھ ڈال



کر نکلواؤں گا ـــــ میرا نام جوانا ہے" ـــــ جوانا نے کرسی سے اٹھتے
ہوئے کہا۔
ارے تم فکر نہ کرو ـــــ شاپور غلط کام نہیں کرتا اور یہی شاپور اور دوسروں
میں فرق ہے ـــــ اور ہاں! ـــــ یہ کاریں کس کے نام خریدی جائیں گی۔
اور کوٹھی کس کے نام پر کرائے پر لی جائے گی اور اس میں ٹیلیفون کس
کے نام سے لگے گا" ـــــ شاپور نے اٹھ کر عقبی الماری کی طرف مڑتے
ہوئے کہا۔
میرے نام سے ـــــ جوانا سن آف آرتھر کنگسن روڈ نارتھ پول ایکریمیا"۔
جوانا نے جواب دیا اور شاپور نے سر ہلا دیا۔ اس نے الماری کے پٹ
کھول کر بٹن دبا دیئے اور فولادی چادریں واپس چھت میں غائب ہو گئیں۔
او کے ـــــ تمام کاغذات بھی کوٹھی میں موجود ہوں گے" ـــــ
شاپور نے واپس کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
اتنے بڑے سودے کے باوجود تم نے اب سادہ پانی بھی نہیں
پوچھا" ـــــ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
وہ دراصل تم نے دو گھنٹوں کی شرط جو لگا دی ـــــ آخر انتظامات
بھی تو کرنے ہیں" ـــــ شاپور نے جلدی جلدی کہا اور جوانا مسکرا دیا۔
اور پھر واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ جوزف بھی اٹھا اور اس کے پیچھے
چلتا ہوا کمرے سے باہر آ گیا۔ مختصر سی راہداری سے گزر کر وہ دونوں
شوروم میں آئے۔
اب یہاں سے کچھ خرید بھی لیں ـــــ ورنہ خواہ مخواہ کسی کو شک پڑ
جائے گا" ـــــ جوانا نے کہا اور ایک سٹال کی طرف بڑھ گیا جہاں قدیم

زمانے کا اسلحہ موجود تھا۔ اس نے ایک ہنٹر منتخب کیا جس پر خاردار تار لپٹی ہوئی تھی۔

"اس ہنٹر کی کیا تاریخ ہے مسٹر" ——— جوانا نے مسکراتے ہوئے کاؤنٹر مین سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہنٹر کی ——— جناب ایک منٹ" ——— کاؤنٹر مین نے کہا اور جلدی سے دراز سے ایک بک نکال کر اس کے صفحے پلٹنے لگا۔

"جناب! ——— یہ ہنٹر قدیم رومن بادشاہ جوگسٹاؤ کا خاص ہنٹر ہے۔ وہ اپنے غلاموں کو ہر روز اس ہنٹر سے مارا کرتا تھا ——— اور روزانہ اس ہنٹر سے مرنے والوں کی تعداد کسی صورت بھی دس انسانوں سے کم نہ ہوا کرتی تھی اور جوگسٹاؤ بیس سال حکومت کرتا رہا ——— اس لحاظ سے اس تاریخی ہنٹر سے لاکھوں آدمیوں کی کھالیں اتاری گئی ہیں ——— بے حد تاریخی ہنٹر ہے جناب" ——— کاؤنٹر مین نے خالصتاً کاروباری انداز میں کہا۔

"بہت خوب! ——— تم شائد ریت کے بوروں کو رومن باشندے کہہ رہے ہو۔ ورنہ اس ہنٹر کو تو خون اور انسانی کھال کے ٹکڑوں سے لتھڑا ہوا ہونا چاہیئے ——— جب کہ یہ اس طرح صاف ستھرا اور چمک رہا ہے جیسے ابھی فیکٹری سے تیار ہو کر آیا ہو ——— کتنے ہنٹر اس کتاب کی مدد سے بیچ چکے ہو" ——— جوانا نے ہنستے ہوئے کہا اور کاؤنٹر مین نے دانت نکال دیئے۔

"جناب! ——— یہ بادشاہ کا ہنٹر تھا اور بادشاہ کا ہنٹر گندا کیسے رہ سکتا ہے ——— اس کی باقاعدہ صفائی پر ایک سو آدمی مقرر تھے" ——— کاؤنٹر مین بھی پرانا گھاگ تھا اور جوانا ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"میں تمہیں بتاؤں کہ یہ ہنٹر کس فیکٹری کا بنا ہوا ہے ——— ایکریمیا کے ویسٹ وڈ ایونیو میں تھری سٹار فیکٹری یہ ہنٹر ڈیکوریشن کے لئے بنائی ہے ——— میں خود اس فیکٹری میں کام کرتا رہا ہوں اور ہو سکتا ہے کہ یہ ہنٹر میرے ہاتھوں ہی بنا ہو" ——— جوانا نے ایک بار پھر ہنستے ہوئے کہا اور کاؤنٹر مین کا چہرہ تاریک پڑ گیا۔

"جناب! ——— اب کیا عرض کروں ——— یہ نیا ہنٹر نہیں ہے نوادرات میں شامل ہے ——— بہرحال آپ کوئی اور چیز دیکھ لیں" ——— کاؤنٹر مین نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"کتنے پیسے ہیں اس ہنٹر کے۔ اود ——— اصل قیمت۔ نوادرات سے ہٹ کر" ——— جوانا نے کہا۔

"جناب! ——— یہ نوادرات میں شامل ہے ——— اس کی قیمت دس ہزار ڈالر ہے" ——— کاؤنٹر مین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"واہ! ——— خوب الو بناتے ہو تم ان بوڑھے کروڑپتیوں کو ——— پچاس ڈالر کا ہنٹر دس ہزار ڈالر ——— آؤ جوزف! ——— کسی اور دکان سے یہ بیس ڈالر میں بھی مل جائے گا" ——— جوانا نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ویسے ایک بات ہے جوانا ——— اگر تم کاروبار کرو تو یقیناً ارب پتی بن جاؤ ——— جس طرح تم نے اس یہودی سے بزنس ٹاک کی ہے۔ میں تو تمہاری صلاحیتوں پر حیران رہ گیا ہوں ——— میں تو چپ کر کے اسے پچاس لاکھ ڈالر دے دیتا ——— اور کیا واقعی تم ہنٹر بنانے والی فیکٹری میں کام کرتے رہے ہو" ——— ؟ شوروم سے باہر آتے ہی جوزف

Admin @ www.hibuddiez.com


نے تعریف اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم پرنس آف ڈھمپ کے سیکرٹری ہو۔ اس لئے دولت تمہارے لئے کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ جبکہ جوانا نے اپنی زندگی میں بڑے کٹھن دن دیکھے ہیں ——— بچپن اور نوجوانی میں انہی یہودیوں کی ملازمت کی ہے میں نے۔ اس لئے میں ان کی رگ رگ سے واقف ہوں ——— میں نے کبھی کسی ہنزر بنانے والی فیکٹری میں کام نہیں کیا۔ وہ تو میں نے اصل بات اگلوانے کے لئے ایک فرضی نام لے دیا تھا ——— یہ یہودی اسی لئے پوری دنیا پر چھائے ہوئے ہیں کہ یہ فطری طور پر دوسروں کو بیوقوف بنانے میں انتہائی مہارت رکھتے ہیں" ——— جوانا نے بازار میں چلتے ہوئے جوزف کو سمجھاتے ہوئے کہا

"اب کیا کرنا ہے ——— ایسے آوارہ گردی کرتے رہے تو کہیں کوئی مشکوک ہی نہ سمجھ لے" ——— جوزف نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہم ایکریمین ہیں اور ریڈ انڈین ہیں۔ ہمیں کس نے مشکوک سمجھنا ہے۔ تم نے دیکھا نہیں کہ ایئرپورٹ پر کس قدر سخت چیکنگ تھی۔ لیکن ہمارے کاغذات سرسری طور پر چیک کئے گئے ——— گورے لوگوں کے کاغذات تو کیا ان کے چہروں کو واشر کے ذریعے چیک کیا جا رہا تھا ——— بس کسی ہوٹل میں بیٹھ کر کھاتے پیتے ہیں اور دو گھنٹے بعد جب مٹکا نامل جائے گا تو فون کر کے پرنس کو اطلاع کر دیں گے" ——— جوانا نے کہا اور پھر ایک بڑے سے ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"اگر تمہیں معلوم تھا کہ سب سامان پانچ لاکھ ڈالر میں مل جائے گا تو جوتے کھانے میں چار گھنٹے لگانے کا کیا فائدہ ——— خوامخواہ دس لاکھ ڈالر جیتنے کے لئے اتنا وقت لگانا پڑا ——— ادھر باس ایک ایک لمحہ انتظار



میں گذار رہا ہوگا" ——— جوزف نے بھی اس کے پیچھے گیٹ کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"میں لے تو اپنے اندازے سے پانچ لاکھ ڈالر رکھے تھے اور کام میرے اندازے کے مطابق ہی بن گیا ——— یہ بھی تو ہو سکتا تھا کہ زیادہ رقم پر بات بنتی ——— ان یہودیوں کا کوئی سر پیر نہیں ہوتا۔ اور پھر فالتو رقم کام ہی آئے گی۔ ابھی تو ہمارے پاس پانچ لاکھ پچھتر ہزار ڈالر ہیں۔ میرا خیال ہے کہ پرنس کو اطلاع کرنے کے بعد ان کے یہاں پہنچنے تک میں دس بارہ لاکھ ڈالر اور جیت لوں" ——— جوانا نے ہوٹل میں داخل ہو کر ایک خالی میز پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"جس طرح تم آسانی سے شارپنگ کر لیتے ہو۔ اس صورت میں تمہیں تو کسی اور کام کی ضرورت ہی نہ تھی ——— خوامخواہ پیشہ ور قاتل بنے پھرتے رہے" ——— جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ڈیئر جوزف! ——— یہ تو صرف مجبوری کی وجہ سے مجھے ایسا کرنا پڑ رہا ہے ورنہ جو مزہ آدمیوں کی گردنیں توڑنے میں آتا ہے وہ تاش کے پتے لگانے میں کہاں" ——— جوانا نے چٹخارہ لیتے ہوئے کہا اور جوزف مسکرا دیا۔

اسی لمحے ویٹر ان کے قریب آیا تو جوانا نے اس کے ہاتھ سے مینو لیکر بہت بڑی مقدار میں کھانے کا آرڈر دے دیا اور ویٹر تیزی سے واپس مڑ گیا۔ اس کی آنکھوں میں چمک تھی۔ اتنے بڑے آرڈر کے بعد اسے موٹی ٹپ ملنے کی امید پیدا ہو گئی تھی۔

 Admin @ www.hibuddiez.com 

کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک دونوں تل ابیب کے انتہائی شاندار اور وسیع وعریض ایئرپورٹ کے ایک کمرے میں بیٹھے شراب نوشی میں مصروف تھے۔

"اس بار شاید یہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں آنے کی ہمت ہی نہ کریں ـــــ اب باقی دن ہی کتنے رہ گئے ہیں کام مکمل ہونے میں"۔ کرنل فرانک نے شراب کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو اس طرح وہم پڑتا ہے کہ جیسے ہم یہاں بیٹھے شراب ہی پیتے رہیں گے ـــــ اور عمران اور اس کے ساتھی شہر میں دندناتے پھر رہے ہوں گے ـــــ یقین کرو، میرا دل چاہتا ہے کہ ایئرپورٹ تو ایک طرف ـــــ ساری سرحدوں پر موجود چیکنگ چوکیوں پر خود موجود رہوں۔ نجانے یہ شیطان یہاں آنے کے لئے کونسا راستہ اختیار کریں" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہارے تو اعصاب پر یہ عمران سوار ہو گیا ہے ـــــ ایسی کوئی بات نہیں ـــــ اس بار ہم نے اس قدر سخت چیکنگ کر رکھی ہے کہ چڑیا بھی اندر نہیں آسکتی ـــــ اور باقی صرف دوروز رہ گئے ہیں دوروز بعد تو صدر مملکت کے حکم سے کوئی فلسطینی، عربی اور ایشیائی سوائے ایئرپورٹ کے راستے سے تل ابیب میں داخل نہ ہو سکے گا ـــــ اور ایئرپورٹ پر پہنچنے والے ایک ایک آدمی کی مکمل اور مسلسل نگرانی ہو گی۔ پھر کہاں سے آسکیں گے یہ لوگ" ـــــ کرنل فرانک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ضروری نہیں کرنل فرانک! ـــــ کہ وہ عمران یا اس کے ساتھی کسی ایشیائی، عربی یا فلسطینیوں کے میک اپ میں آئیں ـــــ میک اپ کے معاملے میں اس کی شہرت بے حد اچھی ہے ـــــ ہو سکتا ہے کہ وہ کسی یورپی یا ایکریمین میک اپ میں آئیں" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونے کو تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان کے پاس سلیمانی ٹوپی آجائے اور وہ کسی کو نظر آئے بغیر آجائیں ـــــ لیکن کچھ نہیں ہو سکتا۔ ہمارے آدمی ہر اجنبی کو چاہے وہ کسی بھی ملک کا شہری ہو، نگرانی کر رہے ہیں۔ اس لئے تم فکر نہ کرو ـــــ اس بار اگر وہ آتے تو کسی صورت بھی بچ کر نہ جاسکیں گے" ـــــ کرنل فرانک نے جام کا آخری گھونٹ حلق میں اتارتے ہوئے کہا۔

"سر! ـــــ قبرص سے آنے والی پرواز اترنے والی ہے" ـــــ اسی لمحے ایک نوجوان نے اندر داخل ہو کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

Admin @ www.[?]nibuddiez.com



اسے کیا چیک کرنا ہے ——— بہرحال آؤ فرانک ! —— شاید کوئی خوبصورت قبرصی حسینہ نظر آجائے" ——— کرنل ڈیوڈ نے ہنستے ہوئے کہا اور فرانک بھی مسکراتا ہوا اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ ڈیوڈ کی عیاش طبیعت سے اچھی طرح واقف تھا۔

وہ دونوں امیگریشن کاؤنٹر کے قریب آکر کھڑے ہو گئے۔ ایئرپورٹ پر جگہ جگہ جی۔ پی فائیو اور ریڈ آرمی کے منجھے ہوئے ایجنٹ پھیلے ہوئے تھے۔

تھوڑی دیر بعد پرواز کے مسافر کاؤنٹر کی طرف بڑھنے لگے ان میں بوڑھی عورتوں کی تعداد زیادہ تھی اور انہیں دیکھ کر کرنل ڈیوڈ کے ہونٹ بھنچ گئے۔ قبرصی نوجوانوں کی تعداد بھی کافی تھی لیکن اتفاق تھا کہ ان مسافروں میں نوجوان حسینہ ایک بھی نہ تھی۔

امیگریشن کاؤنٹر کے سامنے مسافروں کی ایک طویل قطار لگ گئی تھی اور کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک دونوں کی تیز نظریں اس قطار میں موجود ایک ایک چہرے کو ٹٹول رہی تھیں لیکن سب عام سے قبرصی چہرے تھے۔

اچانک ایک قبرصی نوجوان جس نے سستا سا نیلے رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا جو جگہ جگہ سے مسلا ہوا تھا۔ اس کے بال پریشان تھے۔ اور آنکھیں قدرے پھٹی پھٹی سی تھیں قطار میں سے نکل کر ان دونوں کی طرف بڑھنے لگا۔ قطار میں موجود افراد کے ساتھ ساتھ کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک دونوں بھی چونک پڑے۔

"آپ کرنل ڈیوڈ ہیں جناب" ——— نوجوان نے کرنل ڈیوڈ کے قریب آکر بانس کی طرح پھٹی ہوئی آواز میں کہا۔

"اوہ ! —— کون ہو تم —— اور کیسے جانتے ہو مجھے" —— کرنل ڈیوڈ



نے غور سے اس نوجوان کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ج —— ج —— جناب ! ——— میں نے تو آپ سے ملنا تھا —— اب یہ میری خوش قسمتی ہے جناب ! —— کہ آپ سے یہیں ملاقات ہو گئی اور میرا ٹیکسی کا کرایہ بچ گیا ——— میرے پاس آپ کی خالہ کیتھرائن کا خط ہے جناب" ——— نوجوان نے جلدی جلدی کہا اور پھر جیب سے ایک مڑا تڑا سا لفافہ نکال کر بڑے ادب سے کرنل ڈیوڈ کی طرف بڑھا دیا۔

"خالہ کیتھرائن کا —— وہ قبرص میں کیسے پہنچ گئیں —— وہ تو آسٹریا میں رہتی ہیں" ——— کرنل ڈیوڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور نوجوان کے ہاتھ سے لفافہ لے لیا۔

"وہ جناب ! —— قبرص آئی تھیں میری ماں سے ملنے کے لئے ——— میری ماں ان کی ملازم رہ چکی ہیں جناب ——— اور میری ماں کافی عرصے سے بیمار تھیں اور میں بے کار تھا۔ اس لئے ہمارے حالات بے حد خراب تھے ——— آپ کی خالہ بے حد فیاض واقع ہوئی ہیں جناب —— میں نے انہیں آسٹریا میں فون کر کے ان سے امداد کی درخواست کی تو وہ خود ہی ہمارے گھر آگئیں ——— انہوں نے ہمیں ماں کے علاج کے لئے رقم دی اور جناب ! —— میری نوکری کی سفارش کے لئے یہ رقعہ انہوں نے آپ کے نام دیا ہے —— میں اسی لئے یہاں حاضر ہوا ہوں" ——— نوجوان نے بے حد منت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ ! —— خالہ کیتھرائن واقعی ایسی ہیں ——— حاتم طائی کی بیٹی ہیں"۔ کرنل ڈیوڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور رقعہ جیب میں رکھ لیا۔

"تم کتنا پڑھے ہوئے ہو" ——— کرنل ڈیوڈ نے ایک بار پھر نوجوان

کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"جناب! ــــ میں نے اکاؤنٹنگ میں ڈپلومہ لیا ہوا ہے ــــ یہ کاغذات بیگ میں ہیں۔ میں لے آتا ہوں جناب! ــــ ادھر قطار میں پڑا ہوا ہے میرا بیگ سر" ــــ نوجوان نے کہا اور پھر تیزی سے قطار کی طرف مڑنے لگا۔

"رک جاؤ ــــ تم کرنل ڈیوڈ کے پاس کھڑے ہو ــــ اور خالہ کیتھرائن کے مجھ پر بڑے احسانات ہیں" ــــ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور پھر اس نے ایک ایجنٹ کو بیگ لانے کا اشارہ کیا۔ ایجنٹ بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور پرانا سا بیگ اٹھا کر اس نے کرنل ڈیوڈ کی طرف بڑھایا۔ لیکن نوجوان نے اسے لیا اور کھولنے کی کوشش کرنے لگا۔

"رہنے دو ــــ کیا نام ہے تمہارا" ــــ کرنل ڈیوڈ نے بڑے شاہانہ انداز میں کہا۔

"گلبرٹ جناب ــــ گلبرٹ آٹاسی جناب پورا نام ہے" ــــ نوجوان نے جلدی سے جواب دیا۔

"اوکے کرنل فرانک! ــــ میں اب چلتا ہوں ــــ آؤ گلبرٹ میرے ساتھ" ــــ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور مڑ کر بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ نوجوان سر جھکائے اور ہاتھ میں بیگ اٹھائے اس کے پیچھے چل پڑا۔ جبکہ کرنل فرانک دوسری طرف بڑھ گیا۔

"جیپ میں بیٹھو" ــــ کرنل ڈیوڈ نے گلبرٹ سے کہا اور گلبرٹ جلدی سے جیپ کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"ڈرائیور ــــ ہوٹل توماچی چلو" ــــ کرنل ڈیوڈ نے فرنٹ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے جیپ آگے بڑھا دی۔

"دیکھو! ــــ ہوٹل توماچی کا مالک میرا احسان مند ہے ــــ میں تمہیں اس کے حوالے کر دیتا ہوں۔ وہ اپنے ہوٹل میں تمہارے لئے کوئی جگہ نکال لے گا اور تنخواہ بھی معقول دے گا ــــ لیکن نوکری دل لگا کر کرنا ــــ اگر مجھے تمہارے کام کے بارے میں کوئی شکایت ملی تو گولی مار کر ہلاک کر دوں گا" ــــ ڈیوڈ نے مڑ کر سخت لہجے میں گلبرٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب! ــــ آپ کا بیحد شکریہ! ــــ میں کبھی کام میں کوتاہی نہیں کروں گا" ــــ گلبرٹ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور کرنل ڈیوڈ مسکرا کر رہ گیا۔

جیپ مختلف سڑکوں پر دوڑتی ہوئی ایک درمیانے درجے کے ہوٹل کے گیٹ پر رک گئی۔

"ڈرائیور! ــــ جاکر توماچی کو بلا لاؤ" ــــ کرنل ڈیوڈ نے سخت لہجے میں کہا اور ڈرائیور سر ہلاتا ہوا نیچے اترا اور تیزی سے ہوٹل کے اندر غائب ہو گیا۔

"تم بھی نیچے اتر کر کھڑے ہو جاؤ" ــــ کرنل ڈیوڈ نے سخت لہجے میں کہا اور نوجوان گلبرٹ بیگ اٹھائے جلدی سے جیپ سے نیچے اترا اور کھڑا ہو گیا۔

چند لمحوں بعد ڈرائیور کے ساتھ ایک لمبے قد اور چھریرے جسم کا ادھیڑ عمر آدمی باہر نکلا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی اور گھبراہٹ کے آثار نمایاں تھے۔ ایسے لگتا تھا جیسے وہ کرنل ڈیوڈ کی بجائے عزرائیل کی خدمت

Admin @ www.nibuddiez.com


میں حاضری دے رہا ہو۔

"جج ــ جج ــ جناب! ــ حکم جناب" ــ آنے والے نے جو ہوٹل کا مالک توماچی تھا انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"توماچی! ــ یہ نوجوان میری خالہ کا رقعہ لے کر آیا ہے ــ تمیز سے بات کرو اور کہتا ہے کہ اکاؤنٹنگ میں ڈپلومہ رکھتا ہے ــ میں اسے تمہارے حوالے کرتا ہوں ــ اس کے لئے کوئی معقول جاب پیدا کرو۔ لیکن اگر یہ کام میں کوتاہی کرے تو مجھے اطلاع دینا۔ میں اسے کھڑے کھڑے گولی مار دوں گا" ــ کرنل ڈیوڈ نے جیپ میں بیٹھے بیٹھے بڑے نخوت بھرے تحکمانہ انداز میں کہا۔

"جج ــ جج ــ جی بہت بہتر جناب! ــ حکم کی تعمیل ہو گی جناب توماچی تو آپ کا خادم ہے جناب" ــ توماچی نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"چلو ڈرائیور" ــ کرنل ڈیوڈ نے بڑے لاتعلقانہ انداز میں ڈرائیور سے کہا اور ڈرائیور اچھل کر سیٹ پر بیٹھا اور دوسرے لمحے جیپ ایک جھٹکے سے آگے بڑھ گئی۔

"آؤ مسٹر ــ کیا نام ہے تمہارا" ــ کرنل ڈیوڈ کے جاتے ہی توماچی کا لہجہ یکسر بدل گیا۔

"میرا نام گلبرٹ ہے جناب" ــ نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میرے ساتھ آؤ" ــ توماچی نے کہا اور مڑ کر دوبارہ ہوٹل میں داخل ہو گیا نوجوان اس کے پیچھے چلتا ہوا ہوٹل میں داخل ہو گیا۔ ہوٹل گھٹیا درجے کا تھا۔ وہاں منشیات اور شراب پورے دھڑلے سے استعمال ہو رہی تھی۔ ایک راہداری سے گذر کر توماچی گلبرٹ کو لے کر ایک دفتر نما کمرے میں آ گیا۔

"بیٹھو" ــ توماچی نے میز کے پیچھے رکھی ہوئی گدو منے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے میز پر موجود گھنٹی پر زور سے ہاتھ مارا۔ چند لمحوں بعد ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"البرٹ کو بلاؤ" ــ توماچی نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس" ــ نوجوان نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"جناب! ــ میرے کاغذات دیکھیں گے" ــ نوجوان نے دوبارہ ... کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"رہنے دو ــ کرنل ڈیوڈ اسرائیل کی سب سے بڑی ڈگری ہے۔ ... کے بعد کسی کاغذ کی ضرورت نہیں رہتی" ــ توماچی نے مسکراتے ہوئے کہا اور نوجوان بھی مسکرا کر خاموش ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد ایک موٹے پیٹ اور چھوٹے قد کا عجیب بے ڈھنگا ... اندر داخل ہوا۔

"یس باس" ــ آنے والے نے جگالی کرتی ہوئی بھینس کی طرح منہ ہلاتے ہوئے پوچھا۔

"البرٹ! ــ کرنل ڈیوڈ نے اس نوجوان کی نوکری کی سفارش کی ہے ــ تم اسے ساتھ لے جاؤ۔ ایک کمرہ رہنے کو دے دو اور کسی بھی ... لگا دو" ــ توماچی نے آنے والے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کتنی تنخواہ دینا ہو گی جناب" ــ موٹے البرٹ نے منہ بناتے ہوئے پوچھا۔

"مجبوری ہے ــ معقول ہی دینا ہو گی ــ ورنہ کرنل ڈیوڈ کو جانتے ہو۔ ایک لمحے میں ہوٹل کا سارا بزنس ٹھپ ــ اور ہم سب ساری عمر

جیلوں میں پڑے سڑتے رہیں گے" ——— توماچی نے البرٹ سے بھی زیادہ بُرا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"او کے ——— آؤ مسٹر" ——— البرٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور گلبرٹ کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔

"اچھا جناب! ——— بہت بہت شکریہ جناب" ——— نوجوان نے مسکراتے ہوئے توماچی کو سلام کیا اور البرٹ کے پیچھے چلتا ہوا دفتر سے باہر آگیا۔

"دیکھو! ——— ہمارے پاس جاب تو نہیں ہے۔ لیکن ہم کرنل صاحب کو انکار نہیں کر سکتے ——— میں منیجر ہوں اس ہوٹل کا ——— اس لئے تمہاری کوئی ڈیوٹی وغیرہ نہیں ہے ——— جو جی چاہے کرتے پھرو۔ تنخواہ تمہیں مل جائے گی اور رہائش کے لئے کمرہ بھی ——— کھانا ملازموں کے ساتھ کھا لیا کرنا" ——— البرٹ نے اس طرح کہا جیسے وہ یہ سب کچھ بادل نخواستہ کہہ رہا ہو۔ اور گلبرٹ مسکرا دیا۔

البرٹ نے کاؤنٹر پر پہنچ کر ایک ویٹر کو بلایا اور اُسے گلبرٹ کے متعلق ہدایات دینے لگا ویٹر مڑ کر حیرت سے نوجوان کو دیکھنے لگا۔

"جاؤ اسے لے جاؤ" ——— البرٹ نے کہا اور ویٹر گلبرٹ کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتا ہوا ایک کونے میں موجود سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا گلبرٹ اس کے پیچھے تھا۔ سیڑھیاں چڑھ کر وہ دوسری منزل پر پہنچا جہاں مختلف کمروں کے دروازے تھے۔ ویٹر نے ایک کمرے کا دروازہ کھولا۔

"یہ تمہارا کمرہ ہے ——— جاؤ عیش کرو" ——— ویٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور گلبرٹ مسکراتا ہوا کمرے کے اندر چلا گیا۔ اس نے دروازہ بند کر دیا اور پھر تیزی سے وہ ملحقہ باتھ روم میں چلا گیا۔ اس نے شاور کھولا اور بیگ کی زپ کھول کر اس میں موجود ایک پیکڈ سوٹ باہر نکال لیا۔ پھر اس نے اس بیگ کے نچلے حصے کو توڑ کر علیحدہ کیا اور اندر سے مختلف ٹائپ کے چھوٹے چھوٹے آلات نکال کر باہر فرش پر رکھنے لگا۔ ان کی تعداد آٹھ کے قریب تھی۔ وہ کاغذوں میں لپٹے ہوئے تھے۔ اور ایک سائیڈ سے اس نے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر بھی نکال لیا۔ اور پھر اپنا لباس اتار کر اس نے پیکڈ سوٹ کھولا اور اُسے پہننے لگا۔

تھوڑی دیر بعد وہ بالکل مختلف سوٹ میں ملبوس ہو چکا تھا اس کے بعد اس نے بیگ میں سے نکلے ہوئے ایک چھوٹے سے ڈبے کو اٹھایا اور اسے کھول دیا۔ اس میں دو چھوٹی چھوٹی شیشیاں موجود تھیں اس نے ایک شیشی کا ڈھکن کھولا اور اوپری شیشی اس نے اپنی ہتھیلی پر انڈیل لی یہ سبز رنگ کا محلول تھا۔ اس نے یہ محلول اپنے بالوں پر ملنا شروع کر دیا۔ جیسے جیسے وہ محلول بالوں میں ملتا جا رہا تھا بالوں کا ہلکا سنہرا رنگ تبدیل ہوتا جا رہا تھا اور چند لمحوں بعد اس کے بال گہرے سیاہ رنگ کے ہو گئے اور ان میں ہلکے ہلکے کرل بھی نمودار ہو گئے تھے۔

نوجوان نے دوسری شیشی کھولی اور اُسے ہتھیلی پر پلٹ کر اس نے اس میں موجود نیلے رنگ کا محلول اپنے ہاتھوں۔ کلائیوں، چہرے اور گردن پر اچھی طرح مل لیا۔ چہرے کا رنگ تبدیل ہونے لگا اور تھوڑی دیر بعد اس کے چہرے، گردن، ہاتھوں اور کلائیوں کا رنگ تپے ہوئے تانبے جیسا ہو گیا اس نے ناک کے اندر انگلی ڈال کر دو سپرنگ نکال لئے جس سے ناک کی ساخت بدل گئی۔ اور پھر اس نے اپنا منہ کھولا اور نچلے دانتوں کے اوپر

Admin @ www.hibuddiez.com

چڑھے ہوئے مصنوعی دانتوں کا خول کھینچ کر باہر نکال لیا۔ اس طرح اس کے جبڑے کی ساخت بھی یکسر بدل گئی اس نے یہ سارا سامان واپس بیگ میں ڈال دیا اور پھر اپنا اتارا ہوا سوٹ بھی بیگ میں رکھ لیا۔ اور بیگ سے نکلے ہوئے تمام آلات اس نے فرش سے اٹھا کر اپنے کوٹ کی اندرونی جیبوں میں رکھ لئے۔ اس کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر پر ایک فریکوئنسی سیٹ کی اور بٹن دبا دیا۔ ٹرانسمیٹر اس نے شاور کے بالکل قریب کر لیا تھا تاکہ پانی کا شور آواز پر حاوی رہے۔ ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ چند لمحوں بعد ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنی بند ہو گئیں اور ٹرانسمیٹر پر سبز رنگ کا بلب جل اٹھا

"ہیلو لانگ مین۔ اوور" ـــــ نوجوان نے بھرے ہوتے لہجے میں کہا

"یس ـــ لانگ مین ہُلائی کلینر ـــ اوور" ـــــ دوسری طرف سے ایک نامانوس سی آواز ابھری

"ہوٹل تو ماچی سے مغرب کی طرف بازار میں ایک کیفے ہے کیفے پوشاک وہاں آجاؤ ـــــ اوور اینڈ آل" ـــــ نوجوان نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے شاور بند کیا اور آئینے پر ایک نظر ڈالتا ہوا وہ جھکا اور اس نے بیگ اٹھایا اور کمرے میں آکر اس نے ایک وارڈروب کھول کر اس کے نچلے خانے میں بیگ رکھ کر اس نے الماری کے پٹ بند کئے اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا اور باہر جھانکا۔ راہداری خالی پڑی تھی وہ تیزی سے باہر نکلا۔ اس نے دروازہ بند کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا سیڑھیاں اترتا ہوا ہال میں آگیا۔ پہلے وہ قریب کی ایک خالی میز پر بیٹھ گیا۔ لیکن دوسرے لمحے جیبوں کو ٹٹولتا ہوا اس طرح اٹھا جیسے اسے جیبیں خالی ہونے پر حیرت ہو رہی ہو۔ اور پھر وہ سر جھکاتے تیز تیز قدم اٹھاتا



بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے انداز میں مایوسی تھی۔ وہ اس طرح ظاہر کر رہا تھا جیسے وہ کچھ پینے کے لئے یہاں آیا ہو۔ لیکن رقم لانی بھول گیا ہو۔

ہوٹل سے باہر آکر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا مغربی طرف چل پڑا۔ چند لمحوں بعد وہ کیفے پوشاک تک پہنچ گیا۔ کیفے پوشاک کے باہر ایک بک سٹال تھا۔ نوجوان نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک مڑا تڑا سا نوٹ نکالا اور بک سٹال سے ایک اخبار خرید لیا۔ اور پھر اسے ایک طرف کھڑا ہو کر یوں کھول کر دیکھنے لگا۔ جیسے اسے کسی خاص خبر کی تلاش ہو۔ ابھی وہ صفحے ہی پلٹ رہا تھا کہ ایک حبشی نوجوان ایک سائیڈ سے اس کی طرف بڑھا۔

"میرے پیچھے دائیں ہاتھ پر گلی میں آجاؤ" ـــــ حبشی نے قریب سے گزرتے ہوتے انتہائی آہستہ سی آواز میں کہا۔ اور اسی طرح آگے بڑھتا گیا۔ چند لمحے مسلسل اخبار کو الٹنے پلٹنے کے بعد نوجوان نے مایوسی سے اسے واپس بند کر کے تہہ کیا اور برے برے منہ بناتا آگے بڑھنے لگا۔ وہ حبشی دائیں طرف کو جانے والی گلی میں بڑے اطمینان سے چلتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا۔ اس نے ایک بار بھی مڑ کر نہ دیکھا تھا۔ نوجوان بھی ہاتھ میں اخبار پکڑے اس کے پیچھے لاتعلقی کے سے انداز میں چلتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ گلی کا اختتام ایک اور سڑک پر ہوا۔ حبشی دائیں طرف گھوم کر نوجوان کی نظروں سے غائب ہو چکا تھا۔

نوجوان نے اپنی رفتار آہستہ کر لی اور پھر اسی طرح آہستہ آہستہ چلتا ہوا جب وہ گلی کے سرے پر پہنچا تو سفید رنگ کی ایک بڑی کار جس کے شیشے کلرڈ تھے رینگتی ہوئی گلی کے سامنے پہنچی اور اس کے فرنٹ سائیڈ کا دروازہ

Admin @ www.hibuddiez.com



کھل گیا۔ نوجوان نے اِدھر اُدھر دیکھا اور دوسرے لمحے بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر وہ کار کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھا۔ اور کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھ گئی جھٹکا لگنے سے دروازہ خودبخود بند ہو گیا۔

"اور سناؤ جوانا! ــــ کیسا جا رہا ہے مشن" ــــ نوجوان نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ یہ عمران تھا۔

"سب ٹھیک ہے ماسٹر ــــ بس آپ کا انتظار تھا ــــ کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی" ــــ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں ــــ پریشانی مونث ہوتی ہے اور مونث اپنی قسمت میں کہاں یہ تو اب کرنل ڈیوڈ کی قسمت میں رہ گئی ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کرنل ڈیوڈ ــــ کیا وہ آپ سے ٹکرا چکا ہے" ــــ؟ جوانا نے حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔

"اس بیچارے نے کیا ٹکرانا تھا ــــ میں ایئرپورٹ پر اس سے ٹکرا گیا ــــ اور پھر کرنل ڈیوڈ اپنی خالہ کیتھرائن کے رقعے کی لاج رکھتے ہوئے مجھے خود یہاں ہوٹل توماچی میں چھوڑ گیا ــــ لیکن شاید اب تک وہ واپس بھی پہنچ گیا ہو" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو آپ نے انتہائی حیرت انگیز بات بتائی ہے ــــ کرنل ڈیوڈ آپ کو کیسے یہاں چھوڑ گیا ــــ اور واپس پہنچنے والی کیا بات ہوئی" جوانا کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"سیانے کہتے ہیں کہ تیروں سے بچنے کے لئے سب سے محفوظ جگہ وہی ہوتی ہے جہاں تیر نشانے پر پھینکے جا رہے ہوں۔ کیونکہ سب کا نشانہ تو



اب جوانا جیسا نہیں ہو سکتا ــــ لہٰذا تیر باقی ہر جگہ پہنچ سکتے ہیں سوائے اس جگہ کے، جہاں انہیں پھینکا جانا مقصود ہو ــــ میرے پاس کچھ ایسے آلات تھے جنہیں میں ہر قیمت پر لے آنا چاہتا تھا۔ قبرص میں اتنی سخت چیکنگ نہ تھی اس لئے وہاں سے تو اطمینان سے نکل آئے۔ لیکن مجھے معلوم تھا کہ یہاں تل ابیب میں انتہائی سخت ترین چیکنگ ہو رہی ہے اس لئے میں نے چھوٹا سا ڈرامہ کھیلا ــــ مجھے معلوم تھا کہ کرنل ڈیوڈ کی خالہ کیتھرائن کاسٹریا میں رہتی ہے جو بے اولاد ہے اور کرنل ڈیوڈ اس کے مرنے کے بعد اس کی وسیع و عریض جائیداد پر نظریں جمائے ہوئے ہے۔ چنانچہ میں نے اس کی خالہ کی طرف سے سفارشی رقعہ تیار کیا۔ مجھے معلوم تھا کہ کرنل ڈیوڈ اپنی خالہ کیتھرائن کو کسی طرح بھی ناراض کرنے کا خطرہ مول نہیں لے سکتا۔ اس لئے میں مطمئن تھا ــــ میرا پروگرام تھا کہ ایئرپورٹ پہنچ کر میں کرنل ڈیوڈ کو فون کروں گا اور پھر خالہ کیتھرائن کا نام سنتے ہی وہ دوڑتا ہوا ایئرپورٹ پہنچ جائے گا ــــ لیکن اتفاق ہے کہ وہ مجھے ایئرپورٹ پر ہی نظر آ گیا۔ اس کے ساتھ ریڈ آرمی کا کرنل فرانک بھی تھا۔ چنانچہ میں خود ہی اس تک پہنچ گیا اور اس کے بعد کیسی چیکنگ ــــ بس میں اس کی جیپ میں سوار ہوٹل توماچی پہنچ گیا۔ یہاں لباس اور میک اپ بدل کر تمہیں کال کر کے بلایا اور اب تمہارے ساتھ ہوں" ــــ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ کمال ہے ــــ آپ کا ذہن بھی کمال کا ہے ماسٹر ــــ آپ نے چیکنگ سے بچنے کے لئے خود کرنل ڈیوڈ کو ہی استعمال کر ڈالا۔ اسے تو احساس بھی نہ ہو گا کہ وہ کسے اپنے ساتھ لے کر آیا ہے" ــــ جوانا نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"یہ بات نہیں ——— میں کرنل ڈیوڈ کی فطرت سے واقف ہوں۔ اس لئے ہیڈکوارٹر پہنچتے ہی سب سے پہلے اپنی خالہ کیتھرائن کو فون کیا ہوگا کہ خالہ کیتھرائن کے رقعے کو کتنی عزت دی گئی ہے۔ لیکن ظاہر ہے خالہ کیتھرائن بیچاری کو کسی رقعے کا علم تک نہ ہوگا ——— بس اس کے بعد کرنل ڈیوڈ کا دماغ لٹو کی طرح گھوم گیا ہوگا اور وہ پاگل کتے کی طرح گلبرٹ کو پکڑنے کے لئے ہوٹل تو اچھی پہنچے گا ——— لیکن وہاں گلبرٹ کا بیگ پڑا ہوا ملے گا۔ گلبرٹ تو لانگ مین کی خوبصورت کار میں بیٹھا سفر سے لطف اندوز ہو رہا ہے" ——— عمران نے جواب دیا اور جوانا کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"اُسے شک تو ضرور پڑے گا کہ گلبرٹ کے روپ میں کوئی ایسا آدمی اب آیا ہے جو اس کا دشمن ہے" ——— جوانا نے چند لمحوں بعد کہا۔

"ہاں لیکن اُسے یہ تو تصور ہی نہ ہوگا کہ گلبرٹ کے میک اپ میں میں ناچیز ہو سکتا ہوں ——— میری آمد کا تو اُسے تصور تک نہ ہوگا۔ وہ نجانے کیا کیا سوچتا رہے گا ——— سوچتا رہے ——— سوچنے سے دماغ میں روشنی پیدا ہوتی ہے اور کرنل ڈیوڈ کے دماغ کو سب سے زیادہ روشنی کی ہی ضرورت ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا نے سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد کار ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوئی اور پھر ایک متوسط درجے کی کوٹھی کے گیٹ پر رک گئی۔ جوانا نے دو بار مخصوص انداز میں ہارن دیا تو پھاٹک کھل گیا۔ اور جوانا کار اندر لیتا چلا گیا۔ پھاٹک کھولنے والا جوزف تھا۔

"ویری گڈ ——— بڑی اچھی کوٹھی ماری ہے ——— خوب ٹھاٹ ہوں گے" ——— عمران نے پورچ میں کار رکتے ہی نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"بس وہ یہودی قابو آگیا تھا ——— فل ڈیمانڈ اسی نے مہیا کر دی ہے جو آپ نے لسٹ دی تھی" ——— جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا ——— ویری گڈ نیوز ——— اس کا مطلب ہے کہ باقی ساتھیوں کے پہنچتے ہی ہم اپنا مشن شروع کر سکتے ہیں" ——— عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"یہ جوانا تو یہودیوں کا بھی باپ ہے ——— ایسے سودے بازی کی اس یہودی سے کہ میں تو حیران رہ گیا" ——— اسی لمحے جوزف نے قریب آتے ہوئے کہا۔

"اچھا ——— واہ! پھر تو پاکیشیا چل کر اسے کسی بزنس میں ڈال دیں کم از کم تمہاری چھ بوتلوں کا خرچہ تو بزنس سے نکال ہی لیا کرے گا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

وہ تینوں چلتے ہوئے ایک کمرے میں پہنچ گئے اور عمران نے میز پر رکھا ہوا ٹیلیفون اپنی طرف کھسکایا اور رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ وہ واقعی وقت ضائع کرنے کا عادی نہ تھا۔

Admin @ www.hibuddiez.com



کرنل ڈیوڈ کو ہیڈ کوارٹر پہنچے ہوئے ابھی چند ہی لمحے گزرے تھے کہ سامنے پڑے ٹیلیفون کی گھنٹی بجنے کی آواز سن کر وہ چونک پڑا۔

"ارے میں نے تو خالہ کیتھرائن سے بات کرنا تھی ـــــ یہ کون ٹپک پڑا"۔ کرنل ڈیوڈ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"کرنل فرانک بات کرنا چاہتے ہیں سر" ـــــ دوسری طرف سے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"اوہ! ـــ اب کیا ہو گیا کرنل فرانک کو" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔

"ہیلو کرنل ڈیوڈ! ـــــ میں فرانک بول رہا ہوں" ـــــ چند لمحوں بعد کرنل فرانک کی آواز رسیور پر ابھری۔

"ہاں کرنل! ـــ کیا بات ہے ـــــ ابھی تو ہم علیحدہ ہوئے ہیں۔



کوئی خاص خبر" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"وہ نوجوان جو تمہاری خالہ کا رقعہ لے آیا تھا کہاں ہے؟" ـــــ کرنل فرانک نے پوچھا۔

"گلبرٹ کی بات کر رہے ہو ـــــ کیوں، اس کا خیال تمہیں کیسے آ گیا" ـــــ؟ کرنل ڈیوڈ کرنل فرانک کی بات سن کر بری طرح چونک پڑا۔

"میں وہیں ایئر پورٹ پر ہی تمہیں کہنا چاہتا تھا کہ اس کے کاغذات، بیگ اور چہرے کو چیک ہونے دو ـــــ لیکن تم اسے لے کر فوراً چلے گئے ـــــ میرے ذہن میں نامعلوم سا خدشہ رینگ رہا ہے ـــــ وہ ہے کہاں ـــ؟ اسے اچھی طرح چیک کر لو" ـــــ کرنل فرانک نے کہا۔

"ارے کرنل! ـــ کمال ہے۔ انسان کو اس قدر وہمی بھی نہیں ہونا چاہئے ـــــ میری خالہ کا رقعہ اس کے مخصوص پیڈ پر تھا اور خالہ کا طرز تحریر اور دستخط میں اچھی طرح پہچانتا ہوں ـــــ اس لئے اس کی چیکنگ کی کوئی ضرورت ہی نہ تھی ـــــ خالہ کا بھیجا ہوا آدمی کبھی غلط نہیں ہو سکتا" ـــ کرنل ڈیوڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا اگر تم مطمئن ہو تو ٹھیک ہے ـــــ گڈ بائی" ـــــ کرنل فرانک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رسیور رکھنے کی آواز سنائی دی اور کرنل ڈیوڈ نے بے ساختہ سا قہقہہ مارا اور ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔

"یس سر" ـــــ دوسری طرف سے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"کاسٹریا میں خالہ کیتھرائن کا نمبر ملاؤ ـــــ میں نے ان سے بات کرنی ہے ـــ اگر وہ وہاں نہ ہوں تو ان کے بٹلر سے ان کا موجودہ نمبر معلوم کر کے وہاں کال کر لینا ـــــ خالہ کی عادت ہے کہ وہ جہاں جاتی ہیں وہاں کے

Admin @ www.hibuddiez.com



فون نمبر سے لازماً بٹلر کو آگاہ رکھتی ہیں" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر" ـــــ دوسری طرف سے آپریٹر نے کہا اور کرنل ڈیوڈ نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"کرنل فرانک کہتا تو صحیح ہے لیکن اعصاب اس کے اپنے جواب دے چکے ہیں ـــــ بھلا اب خالہ کیتھرائن کے آدمی پر بھی اُسے شک پڑنے لگ گیا ہے۔ کمال ہے" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی کی پشت سے سر ٹکا دیا۔

چند لمحوں بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل ڈیوڈ چونک کر سیدھا ہوا اور اس نے رسیور اٹھایا۔

"یس" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"سر ـــ کاسٹریا میں اپنی خالہ سے بات کیجیے" ـــــ آپریٹر نے کہا۔

"ارے تو خالہ کاسٹریا پہنچ بھی چکی ہیں ـــــ بڑی چست ہو گئی ہیں خالہ" کرنل ڈیوڈ کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہیلو" ـــــ چند لمحوں بعد اس کی بوڑھی خالہ کی کانپتی ہوئی آواز رسیور پر ابھری۔

"ہیلو خالہ ! ـــــ میں کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں تل ابیب سے۔ آپ کا بھانجا ـــــ آپ خیریت سے تو ہیں؟" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں ! ـــــ ابھی زندہ ہوں اور ابھی میرا مرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے" ـــــ خالہ کی طنزیہ آواز سنائی دی۔

"ارے خالہ ! ـــــ مریں آپ کے دشمن ـــــ میں نے تو اس لئے فون کیا تھا کہ وہ آپ کی آیا کا بیٹا گلبرٹ آپ کا رقعہ لے کر میرے پاس آیا تھا ـــــ میں نے اُسے بہت اچھی جاب دلا دی ہے" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو ـــــ کونسی آیا کا بیٹا گلبرٹ ـــــ میں نے تو کسی کو کوئی رقعہ نہیں دیا۔ اور مجھے رقعہ دینے کی کیا ضرورت ہے ـــــ جتنی تنخواہ تم نے اُسے دلائی ہو گی۔ اس سے زیادہ تو میں خود اُسے دے سکتی ہوں" ـــــ خالہ کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"کک ـــ کک ـــ کیا مطلب ! ـــــ آپ کی آیا قبرص میں نہیں رہتی۔ جو بیمار تھی اور آپ اُسے پوچھنے گئی تھیں ـــــ اور آپ نے اس کے بیٹے گلبرٹ کو نوکری دلانے کے لئے مجھے رقعہ بھیجا تھا ـــــ وہ رقعہ آپ کے پیڈ پر تھا اور آپ کے دستخط تھے ـــــ میں اچھی طرح پہچانتا ہوں" ـــــ کرنل ڈیوڈ کا حلق خشک ہو گیا تھا۔

"تمہارا شاید دماغ خراب ہو گیا ہے ڈیوڈ ـــــ میں تو پچھلے پانچ سالوں سے کاسٹریا سے باہر نہیں گئی ـــــ اور میری کوئی آیا قبرص میں نہیں رہتی۔ اور نہ میں کسی گلبرٹ کو جانتی ہوں" ـــــ خالہ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ ـــ اوہ ـــ فراڈ ہو گیا ـــ اوہ اچھا خالہ گڈ بائی" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی تیز لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ کر وہ اس طرح اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے کرسی کی گدی میں اچانک طاقتور سپرنگ نکل آئے ہوں۔ جنہوں نے اُسے اوپر اچھال دیا ہو۔ اُسے خالہ کی ناراضگی کی پرواہ بھی نہ

رہی تھی ۔ اس کا ذہن سائیں سائیں کر رہا تھا ۔ وہ پاگلوں کے سے انداز میں دوڑتا ہوا باہر اپنی جیپ تک پہنچا ۔ اس نے ڈرائیور کی بھی پرواہ نہ کی اور خود ہی جیپ دوڑاتا ہوا ہوٹل توماچی کی طرف بڑھتا گیا ۔

"میں اس گلبرٹ کو گولی مار دوں گا ——— زندہ دفن کر دونگا اسے ۔ میں اس کی بوٹیاں اڑا دوں گا" ——— کرنل ڈیوڈ ایکسیلیٹر پر دباؤ بڑھانے کے ساتھ ساتھ ہذیانی انداز میں بڑبڑاتا جا رہا تھا ۔

تھوڑی دیر بعد جیپ ہوٹل توماچی کے گیٹ پر پہنچ گئی ۔ کرنل ڈیوڈ نے پوری قوت سے بریک مارے تو ٹائر زوردار چیخیں نکالتے ہوئے سڑک کے سینے پر جم گئے ۔ آنے جانے والے افراد پہلے تو حیرت سے رک کر دیکھتے اور پھر جیپ پر موجود جی ۔ پی فائیو کا مخصوص نشان دیکھ کر کان دباتے تیزی سے آگے بڑھ جاتے ۔

کرنل ڈیوڈ جیپ رکتے ہی اچھل کر نیچے اترا اور پھر دوڑتا ہوا وہ ہوٹل توماچی کے ہال میں داخل ہوا ۔

"کہاں ہے وہ گرگٹ ——— کہاں ہے ——— نکالو اسے باہر" ——— کرنل ڈیوڈ نے اندر پہنچتے ہی حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور کرنل ڈیوڈ کو وردی میں دیکھ کر ہال میں موجود تمام افراد اس بری طرح سہم گئے جیسے چڑیاں کے ڈربے میں بلی کے گھس آنے پر چڑیاں موت کے خوف سے سہم جاتی ہیں ۔ ہال میں موجود شور یکلخت انتہائی گمبھیر سناٹے میں تبدیل ہو گیا اور وہاں صرف کرنل ڈیوڈ کی چیخ دار آواز ہی گونج رہی تھی ۔

"سر ——— سر ——— کونسا گرگٹ سر" ——— ؟ کاؤنٹر کے ساتھ کھڑے موٹے البرٹ نے بوکھلاتے ہوئے انداز میں آگے بڑھتے ہوئے کہا ۔

مگر دوسرے لمحے کرنل ڈیوڈ کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور چٹاخ کی زوردار آواز کے ساتھ ہی البرٹ کے چہرے پر زوردار تھپڑ پڑا ۔

"الو کے پٹھے ——— تخم حرام ——— میں یہاں گرگٹ پوچھنے آیا ہوں ۔ نکالو اسے گرگٹ ——— اوہ ——— وہ ——— وہ کیا نام تھا اس حرامی کا ——— ہاں گلبرٹ ——— ہاں ! ——— گلبرٹ کہاں ہے" ——— کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا ۔ گو اسے خود ہی احساس ہو گیا تھا کہ غلطی اس سے ہوئی ہے اور اس نے گلبرٹ کی بجائے گرگٹ کہا ہے ۔ اور تھپڑ کھایا بے چارے البرٹ نے ۔ لیکن ظاہر ہے کرنل ڈیوڈ ۔ کرنل ڈیوڈ تھا وہ اپنی غلطی کیسے تسلیم کر لیتا ۔

"گگ ——— گگ ——— گلبرٹ ——— وہ کون ہے جناب" ——— البرٹ نے تھپڑ کھانے کے باوجود اس طرح دانت نکالتے ہوئے پوچھا جیسے کرنل ڈیوڈ نے اسے زوردار تھپڑ مارنے کی بجائے شاباش دیتے ہوئے کندھے پر تھپکی دی ہے ۔

"سر ——— سر ——— آپ سر ——— ادھر تشریف لائیے سر ——— حکم سر" ۔ اسی لمحے راہداری سے توماچی دانت نکالتا ہوا آگے بڑھا ۔ وہ شاید اپنے دفتر میں تھا کہ کرنل ڈیوڈ کی دھاڑ سن کر باہر آ گیا تھا ۔

"تشریف لائیے کے بچے ——— الو کی دم ——— وہ گرگٹ ——— اوہ اس کا ستیاناس ——— ایک تو اس نے نام ہی ایسا رکھ لیا ہے ——— گلبرٹ کہاں ہے وہ گلبرٹ ——— جسے میں تمہارے پاس چھوڑ گیا تھا" ——— ؟ کرنل ڈیوڈ نے پہلے جیسے چیختے ہوئے لہجے میں کہا ۔

"اوہ ! ——— اوہ جناب ! ——— وہ نوجوان ——— وہ اوپر اپنے کمرے

"میں ہے جناب" ——— البرٹ نے جلدی سے جواب دیا۔ وہ اب سمجھا تھا کہ کرنل ڈیوڈ کس کے بارے میں پوچھ رہا ہے۔ کیونکہ اس نے اس نوجوان کے نام پر کچھ زیادہ دھیان نہ دیا تھا۔

"اوہ! ——— کہاں ہے کمرہ ——— میرے ساتھ آؤ جلدی" ——— کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی ہولسٹر سے سروس ریوالور بھی نکال لیا۔

"ادھر جناب ——— سیڑھیوں پر جناب" ——— موٹا البرٹ کرنل ڈیوڈ کو اس طرح ریوالور نکالتے دیکھ کر بوکھلا کر سیڑھیوں کی طرف دوڑ پڑا اس کے دوڑنے کا انداز ایسا تھا جیسے مینڈک کا بچہ اچھل رہا ہو۔

کرنل ڈیوڈ دو دو سیڑھیاں پھلانگتا ہوا البرٹ سے پہلے اوپر والی منزل پر پہنچ گیا جب کہ البرٹ ابھی تک سیڑھیاں چڑھ رہا تھا اس نے اب ہانپنا شروع کر دیا تھا۔

"کونسا کمرہ ہے موٹے مینڈک ——— جلدی بتاؤ" ——— کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر کہا۔

"کمرہ ——— کمرہ ——— اوہ! وہ تو ٹریسی کو معلوم ہے ——— ٹریسی ——— ٹریسی" ——— البرٹ نے بوکھلاتے انداز میں کہا اور پھر وہیں سیڑھیوں پر ہی مڑ کر اس نے زور سے ٹریسی ٹریسی پکارنا شروع کر دیا۔

چند لمحوں بعد ہی وہی ویٹر جو گلبرٹ کو کمرے تک چھوڑ گیا تھا۔ دوڑتا ہوا سیڑھیوں کے قریب آیا۔

"سر ——— کمرہ نمبر گیارہ" ——— ٹریسی نے وہیں سے چیخ کر کہا اور اس کی آواز کرنل ڈیوڈ تک پہنچ گئی جو اس طرح ہونٹ بھینچے کھڑا تھا جیسے اگر ایک لمحہ کی بھی دیر ہو گئی تو وہ ابھی البرٹ کے ساتھ سارے ہال میں [illegible]

شخص کو گولیوں سے اڑا دے گا۔

کمرہ نمبر گیارہ سیڑھیوں کے تقریباً سامنے ہی تھا اس لئے ڈیوڈ بھاگتا ہوا دروازے پر پہنچا اور دوسرے لمحے اس نے پوری قوت سے دروازے پر لات ماری اور دروازہ ایک دھماکے سے اندر کی طرف کھلا اور کرنل ڈیوڈ اچھل کر اندر داخل ہوا اور ساتھ ہی وہ لٹو کی سی تیزی سے ایک پاؤں پر گھوم گیا۔

"خبردار! ——— گولی مار دوں گا" ——— گھومنے کے ساتھ ساتھ کرنل ڈیوڈ تیز آواز میں چیخ رہا تھا۔ لیکن کمرہ تو خالی پڑا تھا وہاں گلبرٹ ہوتا تو خبردار ہوتا۔

خالی کمرے کا احساس ہوتے ہی کرنل ڈیوڈ تیزی سے باتھ روم کی طرف بڑھا اور اس کا دروازہ بھی اس نے پہلے کی طرح لات مار کر کھولا اور پھر پہلے کی طرح گھومتے ہوئے انداز میں اندر داخل ہوا۔ لیکن باتھ روم بھی سنسان پڑا تھا۔

"کہاں ہے وہ ——— نکالو اسے ——— ورنہ میں تمہیں زندہ دفن کر دوں گا ——— میں نے اسے تمہارے حوالے کیا تھا" ——— باتھ روم کو خالی دیکھ کر وہ چیختا ہوا باہر کو لپکا۔ لیکن دروازے کے قریب پہنچ کر وہ ایک جھٹکے سے رکا اور پھر تیزی سے گھوم گیا۔ باتھ روم کی ایک سائیڈ پہ اسے ایک کاغذ کا ٹکڑا پڑا نظر آ گیا تھا۔ وہ تیزی سے اس ٹکڑے کی طرف لپکا اور پھر اس نے وہ ٹکڑا اٹھا لیا۔ ٹکڑا ہلکے گلابی رنگ کا تھا اور اس پر کچھ ہندسے لکھے ہوئے تھے۔

"ج ——— ج ——— جناب! ——— اس کا بیگ الماری میں پڑا ہے۔"

جناب! — وہ نیچے تو نہیں آیا — میں تو جناب! تب سے کاؤنٹر کے پاس کھڑا ہوں جناب" — اسی لمحے البرٹ نے انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں باتھ روم کے دروازے کے قریب پہنچ کر کہا۔

"ہوں" — کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں ہنکارا بھرا۔ اس کی تیز نظریں فرش پر جمی ہوئی تھیں جہاں گرد پر عجیب سے نشانات بنے ہوئے تھے۔ ایک طرف دو خالی شیشیاں بھی پڑی تھیں۔ وہ کچھ دیر تک غور سے ان نشانات کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے آگے بڑھ کر وہ خالی شیشیاں اٹھا لیں لیکن ان شیشیوں پر کوئی لیبل موجود نہ تھا۔ اس نے انہیں باری باری سونگھا اور ساتھ ہی اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی۔ اس نے شیشیاں جیب میں ڈالیں اور باتھ روم سے نکل کر کمرے میں آ گیا۔ یہاں توماچی بھی پریشانی کے عالم میں بیمار بکرے کی طرح تھوتھنی لٹکائے کھڑا تھا۔ وہ کرنل ڈیوڈ کی عادت جانتا تھا کہ کرنل ڈیوڈ، گلبرٹ کو غائب پا کر پورے ہوٹل کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے سے بھی نہ ٹلے گا۔

"کہاں ہے وہ بیگ — لے آؤ" — کرنل ڈیوڈ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اب وہ اپنے آپ کو سنبھال چکا تھا بلکہ اس کی پریشانی پر سوچ کی لکیریں بھی نمودار ہو گئی تھیں اور توماچی نے کرنل ڈیوڈ کو اس انداز میں دیکھا تو اس کے چہرے پر قدرے اطمینان کے آثار نمودار ہو گئے۔ ویٹر ٹریسی بھی دروازے کے قریب کھڑا تھا۔ کرنل ڈیوڈ کا حکم سنتے ہی وہ تیر کی طرح بھاگا اور الماری کھول کر اس میں سے وہ پرانا سا بیگ باہر نکال لایا۔ جس کا منہ کھلا ہوا تھا اور اس میں موجود کپڑوں کی جھلک صاف نظر آ رہی تھی۔

"کیا ہے اس میں — باہر نکالو" — کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کرخت لہجے میں کہا تو ٹریسی نے جلدی سے بیگ خالی کرنا شروع کر دیا۔ اس میں وہی سوٹ تھا جو گلبرٹ نے اس وقت پہنا ہوا تھا — جب وہ ایئرپورٹ پر کرنل ڈیوڈ سے ملا تھا۔

"اور تو جناب اس میں کچھ نہیں ہے" — ٹریسی نے بیگ کو الٹ کر فرش پر پٹختے ہوئے کہا۔

"اس لباس کی تلاشی لو" — کرنل ڈیوڈ نے کہا اور ٹریسی نے واقعی بڑے ماہرانہ انداز میں لباس کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ لیکن بھوکے پیٹ کی طرح لباس کی تمام جیبیں خالی تھیں۔

"ہو سکتا ہے — گلبرٹ لباس بدل کر گھومنے پھرنے گیا ہو — اور تھوڑی دیر میں واپس آ جائے" — توماچی نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"وہ اب واپس نہیں آئے گا — وہ فراڈ آدمی تھا — میری خالہ کا جعلی رقعہ بنا کر لایا تھا لیکن اس نے کرنل ڈیوڈ سے فراڈ کرنے کی جرأت کی ہے — اب میں اسے پاتال سے بھی کھینچ نکالوں گا" — کرنل ڈیوڈ نے غراتے ہوئے انداز میں کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے ہال میں پہنچا اور پھر ہوٹل کے گیٹ سے باہر نکل کر تقریباً بھاگتا ہوا اپنی جیپ تک پہنچا اچھل کر جیپ میں بیٹھا اور دوسرے لمحے جیپ ایک جھٹکے سے آگے بڑھ گئی۔ ساتھ ہی اس نے ڈیش بورڈ کے نیچے لگے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا اور ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ کرنل ڈیوڈ ہونٹ بھینچے جیپ آگے بڑھائے لئے جا رہا تھا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"یس سر ــــ جیمزی اٹنڈنگ سر ــــ اوور" ــــ چند لمحوں بعد ہیڈکوارٹر انچارج جیمزی کی آواز سنائی دی۔

"جیمزی! ــــ میں ہیڈکوارٹر آ رہا ہوں ــــ تب تک ایک نمبر نوٹ کر لو۔ اور دیکھو کہ کیا یہ فون نمبر ہے یا کسی اور چیز کا نمبر ہے۔ میرے آنے تک اس کے بارے میں مکمل رپورٹ تیار کرو۔ اوور" ــــ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا اور ایک ہاتھ سٹیئرنگ پر رکھ کر اس نے دوسرے ہاتھ سے جیب سے وہی گلابی رنگ کا کاغذ نکالا اور اس پر درج نمبرز جیمزی کو لکھوانے لگا۔

"یس سر ــــ میں معلوم کرتا ہوں سر۔ اوور" ــــ دوسری طرف سے جیمزی نے کہا اور کرنل ڈیوڈ نے ــــ اوور اینڈ آل ــــ کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

پھر تقریباً پندرہ منٹ تک مختلف سڑکوں پر گھومنے کے بعد کرنل ڈیوڈ ہیڈکوارٹر کی عمارت میں داخل ہو گیا۔ اپنے دفتر میں پہنچتے ہی اس نے سب سے پہلے انٹرکام کا رسیور اٹھایا۔

"جیمزی! ــــ معلوم کیا کہ وہ کس چیز کے نمبرز ہیں" ــــ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر ــــ یہ فون نمبرز ہیں ــــ اور یہ نمبرز نوادرات کے شوروم کے مالک شاپور کے ذاتی آفس کے نمبر ہیں" ــــ جیمزی نے جواب دیا۔

"شاپور کے ذاتی دفتر کے نمبر ــــ لیکن یہ شاپور تو صرف نوادرات کا بیوپاری ہے" ــــ کرنل ڈیوڈ کے لہجے میں حیرت تھی۔

"جناب! ــــ ایک اڑتی اڑتی افواہ یہ بھی ہے کہ وہ ناجائز طور پر اسلحے کا کاروبار بھی کرتا ہے ــــ لیکن جناب! اس کے خلاف چونکہ کبھی کوئی ثبوت نہیں ملا ــــ اور پھر اس کے تعلقات انتہائی اعلیٰ حکام تک ہیں ــــ خاص طور پر وزیر اعظم صاحب سے اس کے تعلقات بے حد گہرے ہیں۔ اس لئے آج تک کسی نے باقاعدہ طور پر اس کے خلاف تحقیقات کی بھی جرأت نہیں کی سر" ــــ جیمزی نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"ناجائز اسلحے کا کاروبار ــــ اوہ! ــــ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے میں اس سے اب اگلواؤں گا" ــــ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی تیز لہجے میں کہا اور انٹرکام کا رسیور کریڈل پر پٹخ کر وہ تیزی سے مڑا اور پھر چند لمحوں بعد اس کی جیپ انتہائی تیز رفتاری سے شاپور کے شوروم کی طرف بڑی جا رہی تھی۔

"یہ ــــ یہ گرگٹ لازماً عمران ہو گا ــــ اس نے شاپور سے ناجائز اسلحہ خریدا ہو گا ــــ یا جا کر خریدے گا ــــ ان شیشیوں کی مخصوص بو بتا رہی ہے کہ ان میں میک اپ میٹریل تھا۔ اور اس قسم کی چالاکی سوائے عمران کے اور کوئی نہیں کر سکتا ــــ کاش! مجھے وہیں ایئرپورٹ پر ذرا سا شبہ پڑ جاتا ــــ اوہ کاش! ــــ اب اگر یہ فوراً پکڑا نہ گیا تو صدر مملکت تو مجھے زندہ دفن کر دیں گے ــــ اور وہ سالا حاسد کرنل فرانک بننے گا ــــ اوہ ــــ اوہ ــــ مجھے ہر صورت میں اسے ڈھونڈنا ہے ہر صورت میں" ــــ کرنل ڈیوڈ جیپ چلانے کے ساتھ ساتھ مسلسل بڑبڑاتے چلا جا رہا تھا۔ اس کے چہرے کے عضلات بری طرح کھنچے ہوئے تھے اور آنکھیں پھیل کر کناروں سے باہر کو نکلی جا رہی تھیں۔

تھوڑی دیر بعد اس کی جیپ شاپور کے شاندار شوروم کے سامنے رک

Admin @ www.hibuddiez.com



گئی اور کرنل ڈیوڈ اچھل کر نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا شو روم میں داخل ہو گیا۔ شو روم اس وقت تقریباً خالی تھا۔ اکا دکا گاہک مختلف کاؤنٹرز پر نظر آ رہے تھے۔

"سس ۔۔۔ سر ۔۔۔ آپ" ۔۔۔ اچانک ایک طرف بیٹھا ہوا مینجر بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کر کرنل ڈیوڈ کی طرف بڑھا۔ کرنل ڈیوڈ جی۔ پی فائیو کا انچارج ہونے کی وجہ سے پورے اسرائیل میں شیطان کی طرح نہ صرف مشہور تھا بلکہ اسرائیل کی تقریباً آدھی سے زیادہ آبادی اس کی شکل سے بھی بخوبی واقف تھی اس لئے اس کے اندر داخل ہوتے ہی مینجر اسے پہچان کر بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کر اس کی طرف دوڑا تھا۔

"وہ تمہارا مالک شاپور کہاں ہے" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یاس سر ۔۔۔ وہ اپنے دفتر میں ہیں ۔۔۔ انہیں بلایا جائے سر" ۔۔۔ مینجر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں ۔۔۔ مجھے وہیں دفتر میں لے چلو" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر مینجر اسے تنگ اور چھوٹی راہداری سے گذار کر شاپور کے دفتر میں لے آیا۔ شاپور اس وقت کسی حساب کتاب میں مصروف تھا۔

"اوہ ! ۔۔۔ اوہ کرنل ڈیوڈ ۔۔۔ آپ اور یہاں میرے دفتر میں ۔۔۔ زہے نصیب" ۔۔۔ شاپور نے کرنل ڈیوڈ کو دیکھ کر استقبال کے لئے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تم جاؤ" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے مینجر سے مخاطب ہو کر انتہائی سخت



لہجے میں کہا اور مینجر جو دروازے میں ہی کھڑا تھا ۔۔۔ یس سر کہتا ہوا تیزی سے مڑ گیا بلکہ جاتے ہوئے وہ دروازہ بھی بند کرتا گیا۔

"تو تم وزیر اعظم صاحب سے تعلقات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ناجائز اسلحے کا کاروبار کر رہے ہو ۔۔۔ لیکن جانتے ہو آجکل ریڈ اتھارٹی ملی ہوئی ہے ۔۔۔ جانتے ہو ریڈ اتھارٹی کسے کہتے ہیں" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے یونیفارم کا کالر اٹھاتے ہوئے کہا جس کے نیچے سرخ رنگ کا ایک بیج لگا ہوا تھا جس میں سرخ رنگ کا کراس تھا۔

"بالکل جانتا ہوں کرنل ڈیوڈ ۔۔۔ اور ریڈ اتھارٹی نہ بھی ہو، تب بھی جی۔ پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ کی اتھارٹی کو کون چیلنج کر سکتا ہے۔ لیکن کرنل ڈیوڈ! کم از کم میرے متعلق آپ کو غلط اطلاع ملی ہے ۔۔۔ میں گذشتہ تیس سالوں سے کاروبار کر رہا ہوں اور آج تک کسی نے میرے خلاف الزام تراشی تو ایک طرف، چھوٹی انگلی بھی نہیں اٹھائی" ۔۔۔ شاپور کے لہجے میں ہلکی سی سختی تھی۔

"سنو! ۔۔۔ جی۔ پی فائیو کی اطلاعات غلط نہیں ہوتیں۔ اس بات کو کان کھول کر سن لو ۔۔۔ اس لئے مزید انکار کیا تو پھر جی۔ پی فائیو کا بلیک روم تمہارے گوشت کے اندر سے بھی تمہاری روح کی نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھے گا ۔۔۔ اور یہ چیخیں وزیر اعظم کے کانوں تک کبھی نہیں پہنچتیں ۔۔۔ اور چیخنے والا بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بلیک روم کی برقی بھٹی میں غائب ہو جاتا ہے ۔۔۔ لیکن میں تمہیں گرفتار کرنے یا تمہارے کاروبار کا راز افشا کرنے کے لئے نہیں آیا۔ میرا اس فیلڈ سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ پولیس اور انٹیلی جنس کا کام ہے میری

Admin @ www.hibuddiez.com


یہاں آمد کا مقصد دوسرا ہے ——— انتہائی اہم ترین ملکی سلامتی کا مجرم جس کے متعلق صدر مملکت بھی خوفزدہ ہیں اور جس کی تلاش میں جی۔ پی فائیو اور ریڈ آرمی دونوں بھاگ رہے ہیں ——— اس کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ اس نے تم سے ملنا ہے اور ظاہر ہے وہ تم سے ناجائز اسلحہ ہی خریدے گا نوادرات تو خریدنے نہ آئے گا ——— بس تم مجھے صرف اتنا بتا دو کہ وہ مجرم کہاں ہے۔ اس کے بعد میں ہر چیز بھول جاؤں گا ——— کرنل ڈیوڈ نے پوری روانی سے بات کرتے ہوئے ایک لحاظ سے پوری تقریر کر ڈالی۔ جب کہ شاپور خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"میں نے آپ کی بات سن لی ہے جناب! ——— اب آپ میری بات بھی سن لیں ——— میرا نام شاپور ہے ——— میں نہ خود مجرم ہوں اور نہ کسی مجرم کو جانتا ہوں ——— اور نہ میرا کسی مجرم سے کبھی کوئی رابطہ رہا ہے ——— رہا آپ کے بلیک روم کا مقصد ——— تو وہاں مجرم کی چیخیں گونج سکتی ہیں، میری نہیں۔ اور اگر آپ نے زبردستی کی تو آپ جی۔ پی فائیو کے چیف کے عہدے سے بھی معزول کرائے جا سکتے ہیں" ——— شاپور کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"اوکے ——— ایسے ہی سہی" ——— کرنل ڈیوڈ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اور تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر آ گیا۔ دفتر سے باہر نکلتے ہی وہ انتہائی تیز رفتاری سے چلتا ہوا شوروم میں پہنچا اور پھر بغیر کسی طرف دیکھے وہ اس طرح اپنی جیپ تک پہنچ گیا جیسے ایک لمحہ بھی اسے دیر ہو گئی تو قیامت آ جائے گی۔ دوسرے لمحے جیپ تیزی سے آگے بڑھ گئی لیکن ذرا سا آگے جا کر اس نے جیپ ایک سائیڈ روڈ پر موڑ کر روک دی اور پھر ڈیش بورڈ کا خانہ کھول کر اس کے اندر ہاتھ ڈال کر ایک بٹن دبا دیا دوسرے لمحے اس کے خانے میں سے ہلکی ہلکی سیٹی کی آواز نکلنے لگی پھر اس طرح کی آواز نکلی جیسے دروازہ کھلا ہو۔

"یس باس" ——— ایک نامانوس سی آواز ابھری۔

"باٹور! ——— ہمارے بلیک بزنس کے متعلق کوئی کاغذ وغیرہ تو یہاں شوروم میں موجود نہیں ہے" ——— ؟ شاپور کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"اوہ! ——— نو باس! ——— اس بارے میں تو ہم ہمیشہ محتاط رہتے ہیں"۔ پہلے بولنے والے باٹور نے جواب دیا۔

"اوکے ——— اور بھی محتاط ہو جاؤ ——— کرنل ڈیوڈ مجھے دھمکی دے گیا ہے وہ ضرور کوئی وار کرے گا ——— میں وزیر اعظم صاحب سے آج شام کلب میں ضرور اس بارے میں بات کروں گا" ——— شاپور کی آواز سنائی دی۔

"بے فکر رہیں باس" ——— باٹور نے کہا اور پھر دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز سنائی دی اور کرنل ڈیوڈ نے مسکراتے ہوئے کھلے خانے میں ہاتھ ڈالا اور بٹن آف کر کے خانہ بند کر دیا۔ اس کی ترکیب کامیاب رہی تھی۔ اس نے میز کے نیچے ایک جدید ڈکٹا فون لگا دیا تھا۔ اور اسے یقین تھا کہ شاپور لازماً اس بارے میں اس کے جانے کے بعد کوئی بات کرے گا اور اب ایک آدمی سامنے آ چکا تھا۔ چنانچہ اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا اور ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ یہ خصوصی ٹرانسمیٹر تھا جس کا براہ راست رابطہ ہیڈ کوارٹر سے مسلسل قائم رہتا تھا۔

"یس سر ——— جیمزی اٹنڈنگ۔ اوور" ——— چند لمحوں بعد جیمزی کی آواز سنائی دی۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں جیمزی! ــــ تمہاری اطلاع درست ہے۔ شاپور بلیک بزنس میں ملوث ہے۔ لیکن اپنے تعلقات کی وجہ سے وہ پہلے پر ہاتھ نہیں رکھنے دیتا ــــ اس کا ایک آدمی سامنے آیا ہے اس کا نام باٹور ہے۔ وہ اس بلیک بزنس کا انچارج ہے ــــ جانتے ہو اس باٹور کو ــــ اوور" ــــ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"جی ہاں! ــــ اچھی طرح جانتا ہوں ــــ ویسے باٹور اس کا پرچیز آفیسر ہے اور اسی حیثیت سے وہ مسلسل ایکریمیا اور دوسرے بڑے ملکوں کے ٹور کرتا رہتا ہے ــــ بڑا خرانٹ اور گھاگ قسم کا آدمی ہے۔ اوور" جیمزی نے جواب دیا۔

"اس باٹور کو میں فوراً اس طرح ہیڈ کوارٹر میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ کسی کو اس کے اغوا کا علم تک نہ ہو سکے۔ اوور" ــــ کرنل ڈیوڈ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے باس! ــــ میں احکامات دے دیتا ہوں۔ اوور" ــــ جیمزی نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور کرنل ڈیوڈ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور جیپ سٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی۔ اب وہ خاصا مطمئن تھا کہ اس نے اصل آدمی ٹریس کر لیا ہے اور اس سے وہ آسانی سے سب کچھ اگلوا لے گا۔ اسے مکمل یقین تھا کہ عمران نے لازماً اس شاپور سے رابطہ قائم کیا ہو گا۔ تبھی اس کی جیب سے اس کے فون نمبر والا کاغذ نکل کر گرا ہے۔

اور پھر جب وہ ہیڈ کوارٹر پہنچا اور وہاں پہنچتے ہی اسے باٹور کی اس سے پہلے یہاں پہنچ جانے کی اطلاع ملی تو وہ اپنی فورس کی چستی اور کارکردگی



پر بے حد خوش ہوا۔ اس کا خیال تھا کہ شاید اسے اغوا کرنے میں دو چار گھنٹے لگ جائیں گے لیکن جی پی فائیو کے ایجنٹوں نے واقعی شاندار کارکردگی دکھائی تھی۔ وہ اطلاع ملتے ہی تیز تیز قدم اٹھاتا بلیک روم کی طرف بڑھ گیا۔ اسے یہی بتایا گیا تھا کہ باٹور کو بلیک روم میں پہنچا دیا گیا ہے۔ جب کرنل ڈیوڈ بلیک روم میں داخل ہوا تو اس نے ایک خاصے طاقتور جسم کے مالک نوجوان کو ایک آہنی کرسی پر لوہے کے راڈز میں مقید بیٹھا دیکھا۔ جیمزی بھی وہیں تھا۔

"یہ پنٹ سپاٹ پر ہی مل گیا تھا باس" ــــ جیمزی نے کرنل ڈیوڈ کو دیکھتے ہی کہا۔

"ہونہہ" ــــ کرنل ڈیوڈ نے ہنکارا بھرا اور پھر باٹور کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی تیز نظریں باٹور پر جمی ہوئی تھیں جو ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ باٹور کے بھاری جبڑے اور چوڑی ٹھوڑی بتا رہی تھی کہ وہ انتہائی مضبوط اعصاب کا مالک ہے۔

"تمہارا نام باٹور ہے اور تم شاپور کے بلیک بزنس کے انچارج ہو ــــ اور میرے جانے کے بعد شاپور نے تمہیں اپنے دفتر میں بلایا ــــ" کرنل ڈیوڈ نے بڑے سرد لہجے میں بات شروع کی اور پھر ڈکٹا فون کے ذریعے ان دونوں کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو کا ایک ایک لفظ اس نے دوہرا دیا۔ باٹور کے چہرے پر کرنل ڈیوڈ کی باتیں سن کر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن وہ خاموش رہا۔ اس نے جواب میں ایک لفظ بھی نہ کہا۔

"دیکھو باٹور! ــــ تم جی۔ پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر میں ہو ــــ اور شاپور کو شاید وزیر اعظم بچا لیتے۔ لیکن تمہیں کوئی نہیں بچا سکتا ــــ کسی کو معلوم ہی نہیں ہو گا کہ تم یہاں لائے گئے ہو۔ اس لئے بس تمہارے متعلق دنیا کو

صرف اتنا ہی معلوم ہوگا کہ تم اچانک صفحہ ہستی سے غائب ہو گئے ہو۔ لیکن تمہارے بلیک بزنس سے مجھے کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ یہ میرا فیلڈ نہیں ہے ـــــ میں تم سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آج یا آج سے پہلے یوں سمجھو ایک ہفتہ کے اندر کس کس پارٹی نے شاپور سے بلیک بزنس کیا ہے خاص طور پر وہ پارٹی بتاؤ جسے تم نے یہاں تل ابیب میں مال سپلائی کیا ہو۔ اگر تم صحیح صحیح بتا دو تو تمہیں پھول تک نہ مارا جائے گا اور جس خاموشی سے تمہیں یہاں لایا گیا ہے اسی طرح تمہیں واپس بھجوا دیا جائے گا اور شاپور سمیت کسی کو قیامت تک یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ تم یہاں آئے اور تم نے کچھ بتایا ـــــ ورنہ دوسری صورت میں یہ بلیک روم کہلاتا ہے۔ یہاں رہ کر بھی سب کچھ سچ سچ بتانے پر مجبور ہو جاتی ہیں ـــــ بتانا تو تمہیں بھی بہرحال پڑے گا ـــــ لیکن دوسری صورت میں تمہارا جسم ٹوٹ پھوٹ کر ملغوبہ بن چکا ہوگا اور پھر آخر میں برقی بھٹی کی راکھ میں تبدیل ہو جائے گا ـــــ بولو کیا چاہتے ہو ـــــ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ ہیکل سلیمانی کی قسم کھا کر کہیں کہ میری بتائی ہوئی باتیں آپ میرے حوالے سے لیک آؤٹ نہ کریں گے اور مجھے صحیح سلامت واپس جانے دیں گے تو میں سچ سچ بتا دوں ـــــ اور یہ بھی اس لئے کہ آپ اسرائیلی حکومت کے آدمی ہیں ـــــ ظاہر ہے اسرائیل کے مفادات کے لئے ہی کام کر رہے ہوں گے۔ آپ کا ذاتی مسئلہ نہ ہوگا ـــــ اور میں اسرائیل کے لئے اپنی جان بھی نچھاور کر سکتا ہوں ـــــ لیکن ساتھ ہی ساتھ میں اپنی سلامتی کی حفاظت بھی چاہتا ہوں" ـــــ باڈر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور کرنل ڈیوڈ کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ اس نے فوراً ہاتھ اٹھا کر ہیکل سلیمانی کی مقدس قسم کھا لی۔

"ٹھیک ہے جناب! ـــــ اب میں بتاتا ہوں۔ پچھلے ایک ہفتے میں ہم نے صرف ایک پارٹی کو مال سپلائی کیا ہے اور یہ پارٹی ہے جوانا سن آف آرتھر۔ ایکریمیا ان کا مستقل وطن ہے ـــــ یہ ایکریمیا کے ریڈ انڈین ہیں اور بس۔ اس کے علاوہ کسی کو مال سپلائی نہیں ہوا" ـــــ باڈر نے جواب دیا اور کرنل ڈیوڈ کے چہرے کے عضلات کھنچ گئے۔ اس کا تو خیال تھا کہ باڈر عمران یا اس جیسے کوئی نام لے گا۔ لیکن وہ کسی ریڈ انڈین جوانا کا نام لے رہا تھا۔

"اچھی طرح سوچ لو ـــــ اس کے علاوہ اور کوئی پارٹی ہو ـــــ یا کسی پارٹی نے ابھی بات ہی کی ہو۔ مال سپلائی نہ ہوا ہو" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"جب بھی کسی پارٹی کی بات چیت شاپور سے ہوتی ہے اس کا ٹیپ مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔ چاہے سودا ہو یا نہ ہو ـــــ ہم اس پارٹی کو ریکارڈ میں رکھتے ہیں اس لئے میں جو کچھ کہہ رہا ہوں درست کہہ رہا ہوں سر ـــــ میں مقدس ہیکل سلیمانی کی قسم کھا کر کہہ رہا ہوں کہ جو کچھ میں نے کہا ہے حرف بحرف درست ہے" ـــــ باڈر نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس پارٹی کو کہاں مال سپلائی کیا تھا ـــــ اور کون کونسا مال" ـــــ؟ کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"انتہائی جدید قسم کا اسلحہ ـــــ جدید قسم کے لانگ اور شارٹ رینج ٹرانسمیٹر دو آٹو سلنڈر نئی گاڑیاں ـــــ اور ایک مہینے کے لئے ایسی کوٹھی جس کے نیچے

Admin @ www.hibuddiez.com

دو خفیہ تہہ خانے ہیں اور اس سے باہر نکلنے کے دو خفیہ راستے ہیں" —— باڈور نے جواب دیا۔ اور کرنل ڈیوڈ یہ تفصیل سن کر بری طرح چونک پڑا۔

"اوہ! —— اوہ! —— کونسی کوٹھی دی ہے —— جلدی کرو پتہ بتاؤ" کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"گارڈن ایسٹ کوٹھی نمبر بیس —— مسٹر جوانا کے ساتھ ایک اور ریڈ انڈین بھی ہیں مسٹر جوزف —— اور یہ دونوں کمیشن ایجنٹ ہیں —— باقی کوئی اور نہیں —— لیکن گاڑیوں کی خریداری —— کوٹھی کا کرایہ نامہ اور وقتی ٹیلیفون کنکشن مسٹر جوانا کے نام پر ہی لگایا گیا ہے۔ ان کا آرڈر بھی یہی تھا —— انہوں نے قیمت بھی نقد ادا کی اور ڈبل رقم —— یہ سارا سودا زیادہ سے زیادہ ڈھائی لاکھ ڈالر کا تھا جب کہ انہوں نے پانچ لاکھ ڈالر نقد ادا کر دیئے اور وہ بھی صرف اپنے دو فیصد کمیشن پر، جبکہ ہم ایسی پارٹیوں کو عام طور پر بیس فیصد کمیشن دے دیتے ہیں —— میرے یہ بتلانے کا مقصد یہ ہے کہ یہ مسٹر جوانا کمیشن ایجنٹ نہیں ہو سکتے۔ ورنہ وہ اس آرڈر کی موجودہ قیمت اور بازار میں چلنے والے کمیشن سے واقف ہوتے —— اور پھر کوئی بھی کمیشن ایجنٹ کبھی بھی اپنے نام سے بکنگ نہیں کراتا —— اور یہ مسٹر جوانا باس شاپور کے پرانے واقف کار ہیں —— یہ ماسٹر کلرز نامی تنظیم کے رکن تھے جو بین الاقوامی پیشہ ور قاتل تھی —— باس شاپور کو تو علم نہیں ہے لیکن چونکہ میرا تعلق شروع سے اسلحے کی زیر زمین دنیا سے رہا ہے اس لئے مجھے معلوم ہے کہ مسٹر جوانا انتہائی خوفناک قاتل رہے ہیں —— اور بعد میں پتہ چلا تھا کہ ماسٹر کلرز تنظیم ختم ہو گئی اور مسٹر جوانا نے کسی ایشیائی ملک



میں جا کر کسی ایشیائی پرنس کی ملازمت اختیار کر لی ہے اس لئے مسٹر جوانا بڑے طویل عرصے کے بعد سامنے آئے ہیں" —— باڈور نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس ایشیائی ملک کا نام معلوم ہے" —— کرنل ڈیوڈ کے چہرے پر مسرت پھلجھڑیوں کی طرح پھوٹ رہی تھی۔

"جی پاکیشیا نام لیا جاتا تھا جہاں تک مجھے یاد ہے" —— باڈور نے کہا اور کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ! —— اوہ باڈور! —— بہت بہت شکریہ! —— تم نے یہ باتیں بتا کر اسرائیل کی زبردست خدمت کی ہے۔ اس لئے تم نے نہ صرف اپنی زندگی بچا لی ہے بلکہ تم انعام کے بھی حقدار ہو گئے ہو —— فی الحال تم واپس جاؤ" —— کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا اور پھر وہ پاس کھڑے جیمز کی طرف مڑا۔

"جیمز —— مسٹر باڈور کو فوراً واپس بھجوا دو —— اور تم میرے دفتر میں آؤ" —— کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا اور پھر مڑ کر وہ بلیک روم سے باہر نکل گیا۔ وہ اس طرح چل رہا تھا جیسے چلنے کی بجائے ہوا میں تیر رہا ہو۔

عمران کے سارے ساتھی مختلف فلائٹس سے ایک ایک کر کے آملہ سے تل ابیب پہنچ چکے تھے چونکہ عمران نے آنے سے پہلے ان کے چہروں پر خصوصی میک اپ کر دیئے تھے اور اس نے ان کے جو کاغذات تیار کرائے تھے وہ بالکل اصلی تھے صرف اصل آدمیوں کی جگہ ان کے میک اپ میں ان کے ساتھی تھے۔ اس لئے چیکنگ کے باوجود وہ بڑی آسانی سے تل ابیب میں داخل ہو گئے اور پھر عمران کی ہدایات کے مطابق مختلف جگہوں سے انہوں نے کال کی تو جوانا انہیں جا کر لے آیا۔

آخری فلائٹ سے تنویر پہنچا تھا اور تنویر کو بھی یہاں پہنچے ہوئے تین گھنٹے گذر چکے تھے لیکن عمران ابھی تک اُسے نظر نہ آیا تھا۔

"آخر یہ عمران کہاں غائب ہو گیا ہے" ——— تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ سب کوٹھی کے لانگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے۔

"غائب نہیں ——— بلکہ حاضر غائب ——— تم مجھے سالم غائب کر کے اپنا

Admin @ www.hibuddiez.com



سلوپ بنانا چاہتے ہو" ——— اسی لمحے دروازے سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی اور سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"شیطان کا نام لو ——— اور شیطان اسی لمحے حاضر" ——— تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور باقی ساتھی اس کے اس ریمارک پر بے اختیار ہنس پڑے۔

"شیطان کا نام لینے والوں کو کیا کہتے ہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ایک بار پھر لانگ روم قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"آپ کہاں غائب تھے ——— جوانا بتا رہا تھا کہ آپ کئی گھنٹوں سے کہیں گئے ہوئے تھے" ——— بلیک زیرو نے جو راشد ڈار کے میک اپ میں تھا شوخ لہجے میں پوچھا۔

"راشد ڈار صاحب! ——— یہاں تل ابیب میں قطار ——— اوہ سوری! ڈار کا بڑا رواج ہے ——— بس ایک باتھ روم کے چکر میں پھنس گیا ——— چار گھنٹے گذر گئے ڈار میں کھڑے کھڑے" ——— عمران نے کہا اور بلیک زیرو اپنے نام کی درگت بنتے دیکھ کر قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"اچھا دوستو! ——— قہقہوں کا جتنا سٹاک بھی تمہارے پاس ہو وہ زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے میں ختم کر لو ——— کیونکہ اس کے بعد ہمارا اصل مشن شروع ہونے والا ہے اور اس کے بعد مشین گنوں اور موت کے قہقہوں کا سین شروع ہو جائے گا" ——— عمران نے اچانک سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کا فقرہ سن کر سب یوں تن کر بیٹھ گئے جیسے واقعی انہوں نے زندگی میں کبھی قہقہہ نہ لگایا ہو۔

"کیا مطلب! ——— تفصیل بتائیے" ——— صفدر نے کہا۔

"تفصیل یہ ہے کہ میں نے یہاں آکر کئی گھنٹوں کی مسلسل بھاگ دوڑ کے بعد یہ معلوم کر لیا ہے کہ پاکیشیا کے خلاف استعمال کئے جانے والا پراجیکٹ تل ابیب سے شمال مغرب میں واقع پہاڑیوں کے نیچے ایک انتہائی خفیہ لیبارٹری میں تیار کیا جا رہا ہے ——— اور اس خفیہ لیبارٹری کے گرد انتہائی سخت ترین حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں ——— اسرائیل کی تین خفیہ تنظیمیں اس لیبارٹری کی حفاظت پر مامور ہیں اور اب ہم نے اس لیبارٹری کو تباہ کرنا ہے" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن کیسے ——— کیا ہم بس اسلحہ اٹھا کر ان پہاڑیوں میں پہنچ جائیں اور وہاں جا کر فائرنگ شروع کر دیں" ——— تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہمارے پاس طویل منصوبہ بندی کا ہرگز وقت نہیں ہے ——— یہ پراجیکٹ بس یوں سمجھو کہ زیادہ سے زیادہ دو روز میں مکمل ہونے والا ہے اور پھر پاکیشیا کا اہم ترین ایٹمی ریسرچ مرکز مہیں بیٹھے بیٹھے مخصوص ریز سے تباہ کر دیا جائے گا ——— اس لئے ہم نے فوری اقدامات کرنے ہیں۔ اس کے لئے میں نے اپنے ذہن میں ایک پلاننگ تیار کی ہے ——— ہم تین پارٹیوں میں تقسیم ہو کر اس لیبارٹری پر تین مختلف اطراف سے حملہ کریں گے ——— تینوں پارٹیوں کا مقصد لیبارٹری تباہ کرنا ہے جس طرح بھی ہو۔ چاہے ہم میں سے ایک بھی زندہ بچ کر واپس اس کوٹھی تک نہ پہنچ سکے ——— بہرحال لیبارٹری تباہ ہونی چاہئے ——— میں نقشہ لے آیا ہوں اسے سب لوگ اچھی طرح دیکھ لیں اور سمجھ لیں" ——— عمران کا لہجہ خلاف معمول بے حد سنجیدہ تھا۔

"عمران صاحب! ——— تین کی بجائے اگر دو پارٹیاں بنا لی جائیں تو زیادہ بہتر ہے ——— تین پارٹیاں بنانے سے ہماری قوت کمزور پڑ جائے گی" صفدر نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— دو ہی سہی ——— یہ دیکھو نقشہ" ——— عمران نے جیب سے ایک نقشہ نکال کر درمیانی میز پر پھیلاتے ہوئے کہا۔

"یہ ہے وہ سپاٹ - جہاں یہ لیبارٹری موجود ہے ——— یہ دو سڑکیں تل ابیب سے اس سپاٹ کو جاتی ہیں ——— ہم آسانی کے لئے اس کا نام ریڈ سپاٹ رکھ لیتے ہیں ——— یہ سڑک شمال مغرب سے ہوتی ہوئی اس ریڈ سپاٹ تک پہنچ کر ختم ہو جاتی ہے ——— جبکہ یہ دوسری سڑک جنوب مشرق سے ہوتی ہوئی اس ریڈ سپاٹ کے انتہائی مشرقی حصے میں پہنچتی ہے ——— ایک پارٹی ایک سڑک سے جائے گی جب کہ دوسری پارٹی دوسری سڑک سے ——— اب ان کے حفاظتی انتظامات کی تفصیل بھی سن لو جو صرف بیرونی حد تک محدود ہے ——— دونوں سڑکوں کے اختتام پر مسلح فوجیوں کی چوکیاں ہیں جو انتہائی جدید ترین اسلحے سے لیس ہیں اور کم از کم وہاں بیس بیس فوجیوں کی نفری مستقل تعینات رہتی ہیں ریڈ سپاٹ کے اندر بھی مسلح فوجی جیپوں میں گھومتے رہتے ہیں - دونوں چوکیوں پر ٹاور بھی بنے ہوئے ہیں جن پر لانگ رینج مارٹر گنیں اور میزائل گنیں نصب ہیں ——— اب رہ گئی یہ بات کہ اندر لیبارٹری میں کیسے انتظامات ہیں تو ان سے ہمیں کوئی سروکار نہیں ہے ——— میں نے جوانا کی معرفت جو اسلحہ لیا ہے اس میں ڈی الیون بم بھی ہیں۔ یہ ڈی الیون بم انتہائی وسیع علاقے میں تباہی پھیلاتے ہیں اور ان کی تباہی اوپر کی بجائے نیچے کی طرف ہوتی ہے ——— مطلب یہ ہے کہ جہاں یہ بم فائر



Admin @ www.hibuddiez.com

Admin @ www.hibuddiez.com



ہوں گے وہاں یہ تباہی پھیلاتے ہوئے کم از کم ایک ہزار فٹ تک چلے جائیں گے ـــــ اور لیبارٹری بھی زیادہ سے زیادہ اسی قدر گہرائی میں ہو گی ـــــ لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ اس وسیع و عریض علاقے میں وہ سپاٹ تلاش کرنا ہے جہاں نیچے وہ لیبارٹری ہے ـــــ اگر میرے پاس وقت ہوتا تو میں یقیناً باقاعدہ منصوبہ بندی کر کے اسے تلاش کر لیتا اور نہ صرف تلاش کر لیتا بلکہ اس لیبارٹری کے اندر بھی پہنچ جاتا۔ لیکن سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ وقت نہیں ہے ـــــ اس لئے میں نے سوچا ہے کہ بس اندھا دھند اقدام کئے جائیں بعد میں دیکھا جائے گا کہ کیا نتیجہ نکلتا ہے ـــــ ہمارے پاس چھ ڈی الیون بم ہیں۔ تین ایک پارٹی لے لے اور تین دوسری پارٹی ـــــ ہر پارٹی اس چوکی کو تباہ کر کے اندر داخل ہو اور پھر جہاں مناسب سمجھے ڈی الیون بم فائر کر دے ـــــ اس کے بعد واپسی" ـــــ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب! ـــــ میرے خیال میں اس اندھا دھند اقدام کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ کیونکہ انہوں نے یقیناً اس لیبارٹری کو بم پروف انداز میں بنایا ہوا ہو گا ـــــ اس لئے ڈی الیون بم بھی اس لیبارٹری کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ اُلٹا ہم لوگ بھی ٹارگٹ میں آجائیں گے۔ اور اسرائیل کی تمام قوتیں ہمارے خلاف مرتکز ہو جائیں گی ـــــ اس لئے میرے ذہن میں ایک اور تجویز آئی ہے ـــــ ہم ان فوجیوں کو اغوا کر کے ان کے میک اپ میں وہاں رہیں اور پھر اس لیبارٹری کا کوئی راستہ ٹریس کر کے اندر جا کر اسے تباہ کریں ـــــ ابھی دو روز تو ہمارے پاس ہیں۔ ان دو دنوں میں یہ کارروائی آسانی سے مکمل کی جا سکتی



ہے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"راشد ڈار صاحب! ـــــ یہ دو روز بھی میرا اندازہ ہیں۔ کوئی حتمی بات نہیں ہے ـــــ ہو سکتا ہے کہ دو روز کی بجائے صرف چند گھنٹے ـــــ یا چند لمحے باقی رہ گئے ہوں ـــــ اگر ہمارے ملک کا ایٹمی ریسرچ مرکز تباہ ہو گیا تو پھر چاہے ہم پورے اسرائیل کو اڑا دیں ہمیں کوئی فائدہ نہ ملے گا ـــــ ڈی الیون بم عام حالات میں بھی خاصے طاقتور ہوتے ہیں ـــــ لیکن میں نے ان میں معمولی سی تبدیلی بھی کر دی ہے ـــــ اب اگر وہ صحیح سپاٹ پر فائر ہو گئے تو پھر لیبارٹری لازماً تباہ ہو جائے گی ـــــ اور ہمارے پاس کسی قسم کی منصوبہ بندی کا قطعاً کوئی وقت نہیں ہے اس لئے ہم اس اندھے اقدام پر مجبور ہیں۔ اس کے سوا اور کوئی راستہ نہیں ہے" ـــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب! ـــــ اگر یہ صورت حال ہے تو پھر اندھا اقدام ہی سہی ـــــ ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کا حکم" ـــــ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں ایک بات کروں ـــــ؟" تنویر جو اب تک خاموش بیٹھا تھا بول پڑا۔

"ہاں بولو ـــــ کھل کر بتاؤ ـــــ لیکن وقت ضائع ہونے کا خیال رکھنا" ـ عمران نے کہا

"ہم دو پارٹیاں ضرور بنائیں ـــــ لیکن علیحدہ علیحدہ اطراف سے جانے کی بجائے ایک ہی طرف سے جائیں ـــــ ہمارے پاس چھ ڈی الیون

ہیں ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ چھ آدمیوں کے پاس یہ بم ہو سکتے ہیں۔ اور ہماری تعداد آٹھ ہے ۔۔۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ دو آدمی بغیر بموں کے ہوں گے ۔۔۔ یہ دو آدمی ایک چوکی کو تباہ کریں۔ اس کے بعد یہ چھ آدمی اس لمبی پٹی پر پھیل جائیں ۔۔۔ پہلے ایک آدمی ٹی۔ ایلون بم کا فائر کرے ۔۔۔ لازماً فائر کے جواب میں جس جگہ یہ لیبارٹری ہو گی وہاں سے کوئی جواب ضرور ملے گا ۔۔۔ چنانچہ وہ جگہ جہاں سے جواب ملے جس بم بردار کے قریب ہو۔ وہ اس پر بم فائر کر دے اس طرح ہم اندھا دھند اقدام سے بھی بچ جائیں گے اور لیبارٹری بھی یقیناً تباہ ہو جائے گی" ۔۔۔ تنویر نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی تنویر کی بات کا جواب دیتا، کیپٹن شکیل بول پڑا۔

"ایک تجویز میرے ذہن میں بھی آئی ہے ۔۔۔ ہم یہیں سے سب لوگ فوجی وردیوں میں ملبوس ہو کر کوئی فوجی جیپ اڑا کر وہاں پہنچیں اور پھر وہاں کسی بھی آدمی سے لیبارٹری کا ٹارگٹ معلوم کر کے اس پر چڑھ دوڑیں ۔۔۔ یہ زیادہ بہتر رہے گا" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے اپنی تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن شکیل کی تجویز زیادہ اچھی ہے ۔۔۔ میں اپنی تجویز واپس لیتا ہوں اور کیپٹن شکیل کی تجویز کی تائید کرتا ہوں" ۔۔۔ تنویر نے اپنی عادت کے خلاف فوراً جواب دیا اور عمران مسکرا دیا۔

"او۔ کے ۔۔۔ اگر یہ تجویز تنویر کو پسند آ گئی ہے تو پھر یہی ٹھیک ہے ۔۔۔ فوجی وردیاں پہلے ہی میں نے منگوا لی تھیں کہ شاید کام آ جائیں۔



اور ہیں بھی ہم سب کے سائز کے مطابق۔ اس لئے وردیوں کا کوئی مسئلہ نہیں ہے ۔۔۔ رہ گئی فوجی جیپ ۔۔۔ تو یہاں سے ہم کاروں میں جائیں گے۔ آگے جہاں بھی کوئی جیپ ملی، اُسے حاصل کر لیا جائے گا۔ نہیں تو کاریں بھی ٹھیک ہیں ۔۔۔ میں جنرل گراہم کا میک اپ کر لوں گا ۔۔۔ جنرل گراہم اسرائیلی فوج کا سیکنڈ کمانڈر انچیف ہے اور مجھے یقین ہے کہ جنرل گراہم کو دیکھ کر سب شش و پنج میں پڑ جائیں گے اور ہمارا کام آسانی سے ہو جائے گا" ۔۔۔ عمران نے کہا اور سب نے سر ہلا دیئے۔

"آؤ پھر جلدی کرو ۔۔۔ تیاری شروع کرو۔ ہمیں جلد از جلد یہاں سے روانہ ہو جانا چاہیئے" ۔۔۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور وہ سب بھی اس کے ساتھ ہی اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان سب کے چہروں پر ناقابلِ شکست جذبے کے تاثرات طاری تھے جیسے انہوں نے فیصلہ کر لیا ہو کہ وہ ہر صورت میں اس اندھے مشن کو کامیاب بنائیں گے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک دونوں کے چہروں پر مسرت کا آبشار بہہ رہا تھا۔ دونوں ایک ہی جیپ میں سوار ایک ویران سی سڑک سے ہٹ کر کچھ فاصلے پر موجود درختوں کے ایک جھنڈ میں موجود تھے۔ جیپ کے ڈیش بورڈ کا خانہ کھلا ہوا تھا اور ڈیش بورڈ کے اس خلا میں ایک سکرین روشن نظر آ رہی تھی اور ان دونوں کی نظریں اس سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ سکرین پر دو کاریں خاصی تیز رفتاری سے ایک طرف اڑی چلی جا رہی تھیں۔ دونوں کاروں میں فوجی سوار تھے۔

"یہ جنرل گراہم کے میک اپ میں عمران خود ہے" ___ کرنل ڈیوڈ نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"اچھا ___ ویسے اگر تم ایل۔ آر ڈکٹا فون کے ذریعے ان کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو ریکارڈ نہ کر لیتے تو میں کبھی بھی یقین نہ کرتا کہ یہ جنرل گراہم نہیں ہے ___ وہی حلیہ ___ وہی انداز ___ لیکن ایک بات ہے



کرنل ڈیوڈ! ___ جب تمہیں ان کی رہائش گاہ کا علم ہو گیا تھا تو تم اپنی فطرت کے مطابق ان پر چڑھ کیوں نہ دوڑے ___ تم نے خلاف فطرت اتنا صبر کیسے کیا کہ صرف ایل۔ آر ڈکٹا فون کے ذریعے ان کی گفتگو سنتے رہے"۔ کرنل فرانک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دراصل یہ صدر صاحب کی ہدایت پر میں نے ایسا کیا ہے۔ جیسے ہی مجھے ان کی رہائش گاہ کا علم ہوا ___ میں نے صدر مملکت سے بات کی کیونکہ صدر مملکت کا اس بارے میں سخت حکم ہے کہ جیسے ہی عمران یا اس کے ساتھیوں کا علم ہو۔ ان سے پوچھے بغیر ان پر ریڈ نہ کیا جائے۔ چنانچہ میں نے جب ان کو ساری تفصیلات بتائیں تو انہوں نے اس کوٹھی پر فوری ریڈ کرنے کی بجائے ان کی سائنسی طور پر نگرانی کا حکم دیا۔ ان کا خیال تھا کہ اگر ریڈ ناکام ہو گیا تو پھر یہ لوگ اس طرح غائب ہو جائیں گے کہ بعد میں ان کی تلاش مشکل ہو جائے گی ___ چنانچہ سپیشل ایل۔ آر ڈکٹا فون استعمال کیا گیا ___ ایک مخصوص ہیلی کاپٹر کو چھ ہزار فٹ کی بلندی پر اس کوٹھی کے عین اوپر روکا گیا ___ اور پھر اس ہیلی کاپٹر میں نصب سپیشل ایل۔ آر ڈکٹا فون اور ویڈیو ٹاپ کے ذریعے اندرونی تصویریں بھی حاصل کی گئیں اور گفتگو بھی سنی گئی ___ ان تصویروں کی مدد سے پتہ چلا کہ عمران کے ساتھ دو حبشی اور چھ ایشیائی ساتھی ہیں ___ گفتگو سے یہ انکشاف ہوا کہ عمران نے ریڈ ٹارگٹ کی مخصوص لیبارٹری کا محل وقوع تلاش کر لیا ہے۔ اور اب وہ اس جگہ ریڈ کر کے ڈی۔ الیون بموں کی مدد سے اس لیبارٹری کو تباہ کرنا چاہتے ہیں ___ اس ہیلی کاپٹر سے نشر ہونے والی تصویریں اور آواز کو ایک سنٹر میں صدر مملکت خود مانیٹر کر رہے تھے ___ جب

Admin @ www.hibuddiez.com

ان لوگوں نے تمام پلاننگ مکمل کر لی تو صدر مملکت نے ان لوگوں کو گرفتار کرنے کا پلان خود تیار کیا ـــ اور اب اس پلان کے تحت ہم یہاں موجود ہیں ـــ کرنل ڈیوڈ نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور کرنل فرانک نے سر ہلا دیا۔

"ویسے یہ تمہارا زبردست کارنامہ ہے کرنل ڈیوڈ! ـــ میں نے صدر مملکت کو اتنے خوش پہلے کبھی نہیں دیکھا" ـــ کرنل فرانک نے رشک بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں یاد ہے میں نے ایک بار پہلے بھی عمران کو گرفتار کر لیا تھا لیکن اس نے کرنل بالڈون سے مقابلے کا چکر چلا کر ساری بازی ہی الٹ دی تھی ـــ میں نے تو اب بھی صدر مملکت سے گزارش کی تھی کہ ان سب پر طاقتور میزائل مار کر ہمیشہ کے لئے ان کا خاتمہ کر دیا جائے ـــ لیکن صدر مملکت سیاسی آدمی ہیں۔ وہ ان کی گرفتاری سے سیاسی فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں" ـــ کرنل ڈیوڈ نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اب یہ موڑ کے قریب پہنچنے والے ہیں" ـــ اچانک کرنل فرانک نے کہا اور کرنل ڈیوڈ چونک پڑا۔ سکرین پر دوڑتی ہوئی دونوں کاریں واقعی ایک موڑ کے قریب پہنچ کر آہستہ ہو رہی تھیں اور پھر وہ تیزی سے مڑ گئیں۔ اب ان کا رخ ادھر ہی تھا جدھر یہ دونوں درختوں کے جھنڈ میں چھپے ہوئے تھے۔ کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ بھینچ لئے۔

سکرین پر دوڑنے والی کاروں کی رفتار خاصی تیز تھی اور اب سکرین پر وہ کلوز اپ میں آتی جا رہی تھیں۔ چند لمحوں بعد وہ بڑی ہوئیں اور پھر یکلخت آگے نکل گئیں۔ اب سکرین پر ان کا عقبی حصہ نظر آ رہا تھا۔

"چلو کرنل! ـــ اب ان کے پیچھے جیپ نکال چلو" ـــ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور سٹیرنگ پر بیٹھے ہوئے کرنل فرانک نے جلدی سے جیپ سٹارٹ کی اور پھر درختوں کے جھنڈ سے جیپ نکال کر سڑک کی طرف لے چلا۔ چند لمحوں بعد ان کی جیپ سڑک پر دوڑ رہی تھی۔

کرنل ڈیوڈ نے ڈیش بورڈ کے نیچے کا بٹن آف کیا تو سکرین تاریک ہو گئی اور ڈیش بورڈ کا خانہ بند ہو گیا۔ کرنل فرانک جیپ کو خاصی تیز رفتاری سے دوڑاتے لئے جا رہا تھا اور پھر چند لمحوں بعد دور دوڑتی ہوئی کاریں انہیں اپنی آنکھوں سے نظر آنے لگیں تو کرنل فرانک نے جیپ آہستہ کر لی۔ کاریں خاصی تیز رفتاری سے دوڑ رہی تھیں۔

"اور آہستہ کر لو جیپ ـــ تاکہ چوکی پر پلاننگ کے مطابق یہ لوگ پوری طرح کور کر لئے جائیں ـــ ورنہ ہمیں دیکھتے ہی وہ بدک جائیں گے" ـــ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور فرانک نے سر ہلاتے ہوئے جیپ اور آہستہ کر لی۔ فاصلہ زیادہ ہو جانے کی وجہ سے دور جاتی ہوئی کاریں نظروں سے اوجھل ہو گئیں۔

"کہیں کوئی گڑبڑ نہ ہو جائے" ـــ کرنل فرانک نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"گڑبڑ کیسی ـــ پوری پلاننگ سیٹ ہے ـــ جیسے ہی یہ چوکی پر پہنچیں گے ـــ چوکی پر موجود تمام مسلح سپاہی ان سے اس طرح پیش آئیں گے جیسے وہ واقعی جنرل گراہم اور اس کے ساتھی ہوں۔ بالکل فطری انداز میں ـــ اور اس کے بعد جنرل گراہم لیبارٹری میں جانے کی جب بات کرے گا تو ایک طرف موجود بکتر بند گاڑی لائی جائے گی اور جنرل گراہم کو

Admin @ www.hibuddiez.com



بنایا جائے گا کہ صرف اسی گاڑی میں بیٹھ کر ہی لیبارٹری میں داخلہ ممکن ہو سکتا ہے ـــــ چنانچہ جنرل گراہم اور اس کے ساتھی جب اس گاڑی میں بیٹھیں گے تو ڈرائیور صرف ایک بٹن دبائے گا اور گاڑی میں پہلے سے سیٹ انتہائی زود اثر گیس پھیل جائے گی اس طرح یہ سب طویل عرصے کے لئے بیہوش ہو جائیں گے اور پھر اس بکتر بند گاڑی میں انہیں اسرائیل کے سب سے خوفناک جیل خانے کانڈی جیل میں لے جایا جائے گا ـــــ جہاں خصوصی سیل میں انہیں علیحدہ علیحدہ قید کر دیا جائے گا جہاں سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے ـــــ پھر جب ریڈ ٹارگٹ مکمل ہو جائے گا تو صدر مملکت ان لوگوں کی اسرائیل میں موجودگی کا اعلان کر کے سیاسی فائدے اٹھائیں گے ـــــ اور آخر میں انہیں وہیں خصوصی سیلز میں ہی ختم کر دیا جائے گا اور ان کی لاشوں کی نمائش پورے اسرائیل میں کی جائے گی" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا اور کرنل فرانک نے صرف سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا جیپ اب آہستہ رفتار سے آگے بڑھ رہی تھی۔

"وہ اب تک وہاں پہنچ چکے ہوں گے اس لئے جیپ ایک سائیڈ پر روک دو ـــــ جب تک وہ بیہوش نہ ہو جائیں ہم نے چوکی پر نہیں پہنچنا" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور کرنل فرانک نے جیپ ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔

کرنل ڈیوڈ نے ڈیش بورڈ کے نیچے موجود اسی بٹن کو دوبارہ آن کر دیا تو ڈیش بورڈ کا خانہ کھل گیا اور سکرین روشن ہو گئی۔ کرنل ڈیوڈ نے سائیڈ پر لگی ہوئی ایک ناب کو تیزی سے گھمانا شروع کر دیا۔ ناب کے گھماتے ہی سکرین



پر جھماکے سے ہوتے اور پھر جب اس پر آڑھی ترچھی لکیریں سی دوڑنے لگیں تو کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ ناب سے ہٹا لیا۔ اور خاموش ہو کر بیٹھ گیا۔

چند لمحوں تک اسی طرح آڑھی ترچھی لکیریں سکرین پر دوڑتی رہیں اور پھر ایک جھماکے سے اس پر ایک واضح منظر نظر آنے لگا۔ یہ ایک عجیب ساخت کی بکتر بند گاڑی تھی جس کا عقبی حصہ کھلا ہوا تھا۔ اندر انتہائی شاندار اور آرام دہ کرسیاں اس طرح فٹ تھیں کہ گاڑی کا عقبی حصہ کسی رئیس کے ڈرائینگ روم جیسا لگ رہا تھا۔ اس گاڑی کے دونوں اطراف میں مسلح فوجی انتہائی مؤدبانہ انداز میں اٹن شن کھڑے تھے۔ تین اعلیٰ افسر بھی گاڑی کے کھلے حصے کی سائیڈ پر اسی طرح اٹن شن کھڑے تھے اور کچھ فوجی گاڑی میں سوار ہو رہے تھے۔

"جنرل گراہم اور اس کے ساتھی لیبارٹری میں جا رہے ہیں" کرنل فرانک نے ہنستے ہوئے کہا اور کرنل ڈیوڈ نے صرف سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا۔ اس کی نظریں مسلسل سکرین پر جمی ہوئی تھیں اور چہرے پر شدید پریشانی اور اضطراب نمایاں تھا۔ لیکن جب سب فوجی اندر جا کر کرسیوں پر بیٹھ گئے تو افسروں نے گاڑی کے دروازے بند کئے اور پھر ایک راڈ ان کے درمیان پھنسا کر اسے باقاعدہ دونوں طرف سے لاک کر دیا۔ راڈ جیسے ہی لاک ہوا، کرنل ڈیوڈ کا چہرہ گلاب کی طرح کھل اٹھا۔

"وہ مارا ـــــ اب یہ صحیح معنوں میں پھنس گئے ہیں ـــــ مجھے یہی خطرہ تھا کہ کہیں یہ عمران مشکوک نہ ہو جائے ـــــ لیکن وہ حقیر چوہے کی طرح پکڑا گیا ہے ـــــ جلدی کرو کرنل فرانک ! ـــــ جلدی جیپ آگے بڑھاؤ۔ اب اس گاڑی کو ہم نے کانڈی جیل لے جانا ہے" ـــــ کرنل

Admin @ www.nibuddiez.com



ڈیوڈ نے خوشی سے چیختے ہوئے کہا۔ اور کرنل فرانک نے بھی سر ہلاتے ہوئے جیپ آگے بڑھا دی۔ اور پھر بے تحاشا جیپ چلاتے ہوئے وہ جلد ہی چوکی پر پہنچ گئے۔ وہاں ایک سائیڈ پر وہ بکتر بند گاڑی کھڑی تھی۔

"بیہوش ہو گئے ——— اچھی طرح چیک کر لیا ہے" ——— کرنل ڈیوڈ نے جیپ کے رکنے کا انتظار کئے بغیر نیچے چھلانگ لگاتے ہوئے کہا۔

"یس سر ——— چیک کر لیا گیا ہے ——— سب مکمل طور پر بیہوش ہیں"۔ ایک فوجی افسر نے سیلوٹ مارتے ہوئے کہا۔

"مجھے دکھاؤ کیسے چیک کیا ہے ——— ان میں سے ایک شخص سانس روکنے کا ماہر ہے" ——— کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا اور کرنل فرانک بھی جیپ روک کر نیچے اتر آیا۔

"ادھر آیئے سر" ——— فوجی افسر نے ایک سائیڈ پر بنے ہوئے کیبن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک دونوں ہی تیزی سے اس فوجی افسر کے پیچھے چلتے ہوئے اس کیبن میں پہنچ گئے۔ کیبن میں ایک سائیڈ پر سیڑھیاں نیچے اتر رہی تھیں وہ اس فوجی افسر کے پیچھے چلتے ہوئے سیڑھیاں اتر کر نیچے پہنچے تو وہاں تہہ خانے میں دیوار کے ساتھ دو بڑی بڑی مشینیں نصب تھیں جن میں سے ایک مشین پر چھوٹے بڑے بلب تیزی سے جل بجھ رہے تھے اور ایک سفید کوٹ پہنے ادھیڑ عمر آدمی اسے آپریٹ کر رہا تھا۔ اس نے فوجی افسر کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک کو اپنی طرف آتے دیکھ کر باقاعدہ فوجی انداز میں سیلوٹ مارا۔

"ڈاکٹر روگر ——— کرنل ڈیوڈ تسلی کرنا چاہتے ہیں کہ گاڑی میں بند افراد



واقعی بیہوش ہو چکے ہیں یا نہیں ——— ان کا کہنا ہے کہ ان میں سے ایک شخص سانس روک لینے کا ماہر ہے" ——— فوجی افسر نے اس سفید کوٹ والے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر ——— میں چیک کرا دیتا ہوں سر" ——— ڈاکٹر روگر نے کہا اور مڑ کر اس نے مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔

"سر گاڑی میں آٹھ افراد ہیں اور یہ چھوٹی چھوٹی آٹھ سکرینیں ان میں سے ایک ایک آدمی کی جسمانی حالت بتا رہی ہیں ——— ادھر دیکھئے سب سکرینوں پر یہ شمال سے جنوب کی طرف جانے والی سیدھی لکیریں بتا رہی ہیں کہ یہ آٹھوں افراد واقعی بیہوش ہیں ——— اگر یہ ہوش میں ہوتے تو یہ سکرینیں سیدھی حالت میں نہ ہوتیں بلکہ رک رک کر چلتیں"۔ ڈاکٹر روگر نے سکرینوں کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ان میں سے جنرل گراہم کے میک اپ میں جو آدمی ہے اس کی کونسی سکرین ہے" ——— ؟ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"سر ——— ان آٹھوں میں سے کوئی ایک ہوگی ——— اسے علیحدہ مارک نہیں کیا جا سکتا" ——— ڈاکٹر روگر نے جواب دیا۔

"ہونہہ ——— ٹھیک ہے ——— بہرحال اب مجھے کچھ تسلی ہو گئی ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب آپ یہ گاڑی لے جائیں گے سر" ——— فوجی افسر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں" ——— کرنل ڈیوڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچے اور چند لمحوں بعد وہ جیپ پر سوار ہو کر آگے بڑھ گئے۔

وہ بکتر بند گاڑی ان کے پیچھے پیچھے تھی اور اس بکتر بند گاڑی کے پیچھے مسلح فوجیوں سے بھری دو گاڑیاں ان بیہوش افراد کی حفاظت کے لئے چل رہی تھیں۔

"صدر مملکت کو بھی تو رپورٹ دینا ہو گی" ——— کرنل فرانک نے پوچھا۔ چونکہ اس سارے مشن کا انچارج صدر مملکت نے کرنل ڈیوڈ کو بنایا تھا اور کرنل فرانک کو صرف اس لئے ساتھ بھیج دیا گیا تھا تاکہ کسی بھی مشکل وقت میں وہ دونوں مل کر کام کر سکیں۔ لیکن کرنل فرانک کو مشن کی کسی تفصیل کا علم نہ تھا اس لئے وہ ہر بات کرنل ڈیوڈ سے ہی پوچھتا تھا۔

"فوجی افسروں نے ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی صدر مملکت کو اطلاع کر دی ہو گی۔ ——— اب کانڈی جیل میں جب ان لوگوں کو مخصوص سیلز میں قید کر دیا جائے گا اور ہم ہر طرح مطمئن ہو جائیں گے پھر ہم صدر صاحب کو فائنل رپورٹ دیں گے" ——— کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا اور کرنل فرانک نے سر ہلا دیا۔

"ویسے ایک بات ہے کرنل فرانک! ——— عمران اور اس کے ساتھی گرفتار ہو گئے ہیں ——— لیکن سچ پوچھو تو مجھے ذرا بھی لطف نہیں آیا ——— نہ کوئی بھاگ دوڑ ہوئی ——— نہ گولیاں چلیں۔ ——— نہ کوئی ایکشن وغیرہ۔ ——— یوں لگتا ہے کہ جیسے ہم نے دنیا کے خوفناک ترین سیکرٹ ایجنٹوں کو گرفتار نہ کیا ہو ——— بلکہ عام سے بے ضرر شہریوں کو پکڑ کر اس بکتر بند گاڑی میں ڈال دیا ہو ——— مجھے تو بالکل مزہ نہیں آیا ——— کیا خیال ہے تمہارا" ——— کرنل ڈیوڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا اور کرنل فرانک قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"تمہارے احساسات میں بخوبی سمجھ رہا ہوں کرنل ڈیوڈ! ——— جس طرح عمران کی آمد کے سلسلے میں ہمارے اعصاب پر شدید دباؤ تھا۔ اس کے لئے واقعی لمبی چوڑی بھاگ دوڑ ضروری تھی ——— لیکن اب ان کا اس طرح آسانی سے پکڑ لیا جانا اس لحاظ سے واقعی مایوس کن ہے لیکن صدر مملکت اس نازک ترین موقع پر ایک فیصد بھی رسک نہیں لے سکتے تھے ——— اس لئے انہوں نے ان لوگوں کو سائنسی طور پر ناکارہ کرنے کا حکم دیا اور ہمیں بھاگ دوڑ کرنے کا موقع نہ ملا ——— اور اب دیکھو یہ لوگ لاشوں کی طرح اس بکتر بند گاڑی میں بند دنیا کے خطرناک ترین جیل خانے میں اپنے بقایا سانس پورے کرنے کے لئے جا رہے ہیں" ——— کرنل فرانک نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرنل ڈیوڈ نے سر ہلا دیا۔

"بس ان کی موت میں واقعی صرف چند یوم باقی رہ گئے ہیں ——— تین روز بعد ریڈ ٹارگٹ ریڈ اسکوائر پہنچ جائے گا ——— اور وہاں پہنچنے کے چند گھنٹے بعد اسرائیل کا سب سے بڑا اور دیرینہ مشن ریڈ ٹارگٹ مکمل ہو جائے گا ——— ریڈ ٹارگٹ مکمل ہو جانے کے بعد دنیا کے ان خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹوں کی عبرت ناک موت یقینی ہو جائے گی" ——— کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جس گیس سے ان لوگوں کو بیہوش کیا گیا ہے ——— اس گیس کا اثر کتنے گھنٹے تک رہے گا" ——— ؟ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کرنل فرانک نے پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ کم از کم تین دن تک تو ضرور رہے گا ——— جب

Admin @ www.hibuddiez.com



تک ریڈ مارگٹ مشن مکمل نہ ہو جائے۔ ان کا بیہوش رہنا ہی ہمارے فائدے میں ہے" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور کرنل فرانک نے سر ہلا دیا

ان کی جیپ اور اس کے پیچھے بکتر بند مخصوص گاڑی اور اس کے عقب میں مسلح فوجیوں سے بھری ہوئی جیپیں خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھیں اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد گاڑیاں اسرائیل کی ہولناک ترین جیل ـــــ کانڈی جیل کے گیٹ پر پہنچ کر رک گئیں اور کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک نیچے اتر آئے۔



عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں تو چند لمحوں تک وہ خالی خالی نظروں سے دیکھتا رہا۔ پھر لاشعوری طور پر اس کے دونوں ہاتھ اپنی آنکھوں کو ملنے لگے۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اُسے کچھ نظر نہ آ رہا ہو۔ لیکن پھر آہستہ آہستہ اندھیرے سے اس کی آنکھیں مانوس ہونے لگیں اور اس کے ساتھ ہی اس کا شعور بھی پوری طرح بیدار ہو گیا۔ اس کے ذہن پر وہ منظر فلم کی طرح ابھر آیا جب وہ اپنے ساتھیوں سمیت جنرل گراہم کے میک اپ میں لیبارٹری والے علاقے کی پہلی چوکی پر پہنچا تو وہاں موجود مسلح سپاہی اور افسر اُسے دیکھتے ہی بُری طرح بوکھلا گئے اور وہ سب اس طرح اٹن شن ہو گئے تھے جیسے جنرل گراہم کی بجائے انہیں عزرائیل نظر آ گیا ہو۔

عمران جنرل گراہم کے متعلق اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ انتہائی سخت مزاج اور با اصول آدمی ہے اور پوری اسرائیلی فوج اس سے اس طرح خوفزدہ

Admin @ www.nibuddiez.com



رہتی ہے کہ جیسے واقعی جنرل گراہم ملک الموت کا دوسرا روپ ہو۔ اور پھر عمران نے جب انہیں بتایا کہ وہ لیبارٹری میں ڈاکٹر لارنس کے نام ایک اہم ترین پیغام پہنچانے کے لئے آیا ہے تو فوجی افسروں نے بغیر کسی حیل و حجت کے اسے لیبارٹری میں لے جانے کی حامی بھر لی اور ایک فوجی افسر نے لیبارٹری میں جانے والی مخصوص گاڑی حاضر کرنے کا حکم دیا اور اسی فوجی افسر سے معلوم ہوا کہ لیبارٹری میں یہی گاڑی ہی داخل ہو سکتی ہے تو وہ سمجھ گیا کہ انتہائی حفاظتی اقدامات کی خاطر یہ طریقہ اپنایا گیا ہوگا۔ اسے خوشی اس بات پر تھی کہ بغیر کسی جھگڑے کے انہیں مخصوص اسلحہ سمیت لیبارٹری میں داخل ہونے کا موقع مل رہا ہے۔ چنانچہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت اس ڈرائینگ روم کی طرح سجی ہوئی گاڑی میں سوار ہو گیا۔ لیکن ابھی وہ گاڑی میں بیٹھے ہی تھے اور گاڑی کا عقبی دروازہ بند ہی ہوا تھا کہ یکلخت ان کے ذہنوں پر جیسے سیاہ پردے پڑتے چلے گئے۔ کسی قسم کی بُو وغیرہ بھی محسوس نہ ہوئی تھی اور اب عمران کی آنکھ کھلی تو وہ ایک عجیب و غریب کوٹھڑی میں موجود تھا جو چاروں طرف سے بند تھی اس کی چھت بھی نیچی تھی اتنی نیچی کہ عمران لیٹے لیٹے ہاتھ اٹھا کر چھت کو چھو سکتا تھا۔

کوٹھڑی کا سائز بھی بے حد چھوٹا تھا۔ بس اتنا کہ عمران اُٹھ کر بیٹھ تو سکتا تھا لیکن کھڑا نہ ہو سکتا تھا۔ کوٹھڑی میں گہرا اندھیرا تھا اور ساتھ ہی عجیب سی بُو بھی پھیلی ہوئی تھی۔ کوٹھڑی میں اکیلا عمران تھا۔ اس کے ساتھیوں کا کوئی پتہ نہ تھا۔

"اوہ —— اس کا مطلب ہے کہ ہمیں ٹریپ کیا گیا ہے۔ لیکن انہیں ہمارے



متعلق کیسے اطلاع مل گئی" —— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا وہ اب اٹھ کر بیٹھ چکا تھا۔ اندھیرے کے باوجود وہ کوٹھڑی کی دیواروں کو اب بخوبی دیکھ رہا تھا۔ اس کی تیز نظریں کوٹھڑی کی دیواروں اور چھت کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں لیکن کہیں بھی کوئی رخنہ یا روشندان یا دروازہ نہ تھا۔ ہر طرف ٹھوس دیواریں تھیں۔ لیکن اب عمران اتنا تو جانتا تھا کہ آخر اسے یہاں لایا گیا ہے تو لازماً کہیں نہ کہیں کوئی دروازہ بھی موجود ہوگا اور نامانوس سی بُو مسلسل آ رہی تھی۔ اس کا مطلب ہے کوئی ایسا رخنہ موجود ہے جس سے ہوا اندر آ رہی ہے جس کے ساتھ یہ بُو بھی آ رہی ہے اور دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔ اب وہ اس نامانوس سی بُو کو سمجھ گیا تھا یہ مخصوص بُو ایسی دلدل سے اٹھتی تھی جس میں چونے کے پتھروں کی آمیزش ہو۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ کوٹھڑی کسی دلدل کے کنارے ہے ایسی دلدل جس میں چونے کے پتھر کی آمیزش زیادہ ہے" —— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے زور زور سے سانس لینا شروع کر دیا۔ وہ بُو کا ماخذ معلوم کرنا چاہتا تھا اور پھر وہ فرش پر منہ کے بل لیٹ گیا اور اس نے کہنیوں کے بل آگے رینگنا شروع کر دیا۔ بُو تیز ہوتی جا رہی تھی اور چند لمحوں بعد وہ سامنے والی دیوار کی جڑ تک پہنچ گیا۔ بُو اس دیوار اور فرش کے جوڑ سے نکل رہی تھی اور اب وہاں باریک باریک سوراخ عمران کو بخوبی نظر آ رہے تھے جو پہلے اندھیرے کی وجہ سے اسے نظر نہ آ سکے تھے۔ یہ سوراخ تعداد میں چھ تھے اور انگوٹھے کی چوڑائی جتنے موٹے تھے۔ عمران نے آنکھ ایک سوراخ کے ساتھ

لگا کر دوسری طرف جھانکنے کی کوشش کی لیکن دوسری طرف گھپ اندھیرا تھا۔ کچھ بھی نظر نہ آ رہا تھا۔

عمران واپس مڑا اور پھر اس نے دیواروں کو ہاتھ سے تھپتھپانا شروع کر دیا۔ وہ اس دروازے کو تلاش کرنا چاہتا تھا لیکن ساری دیواروں کو تھپتھپا کر دیکھنے کے باوجود اسے کوئی جگہ ایسی محسوس نہ ہوئی جہاں کسی دروازے کا گمان ہو سکتا۔ پھر اس نے دیواروں کو چھوڑ کر فرش اور اوپر چھت کو تھپتھپایا تو جیسے ہی چھت کے دائیں کونے پر اس کا ہاتھ پڑا وہ چونک پڑا۔ کیونکہ اس جگہ آواز دوسری جگہوں سے مختلف تھی۔ عمران سمجھ گیا کہ اس جگہ کوئی خلا ہو سکتا ہے۔ لیکن اب مسئلہ یہ تھا کہ وہ اسے کھولے کیسے ___؟ اس کے جسم پر وہی جنرل گراہم والی یونیفارم تھی۔ لیکن تمام جیبیں خالی تھیں۔ حتیٰ کہ اس کی کلائی کی گھڑی۔ بوٹ جرابیں سب کچھ اتار لیا گیا تھا۔ اس کے ناخنوں میں موجود بلیڈ البتہ موجود تھے لیکن یہ بلیڈ بہرحال کسی ٹھوس چٹان کو تو نہ کاٹ سکتے تھے۔

"اب یہاں سے نکلا کیسے جائے" ___ عمران نے دیوار کے ساتھ پشت لگا کر سوچتے ہوئے کہا۔ لیکن یہاں سے باہر جانے کی کوئی ترکیب اس کے ذہن میں نہ آ رہی تھی۔

ابھی وہ بیٹھا سوچ ہی رہا تھا کہ اس کے کانوں میں کسی کے کراہنے کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز انہی سوراخوں سے آئی تھی جس سے وہ نامانوس سی بو آ رہی تھی۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے رینگتا ہوا دوبارہ ان سوراخوں کی طرف بڑھ گیا۔

کراہنے کی آواز مسلسل آ رہی تھی۔ عمران چند لمحے یہ آواز سنتا رہا پھر اس نے سوراخ سے منہ لگا کر زور سے کہا۔

"یہ کون کراہ رہا ہے ___ کون کراہ رہا ہے" ___ عمران کی آواز خاصی تیز تھی۔

اس کی آواز سنتے ہی دوسری طرف سے کراہنے کی آواز یکلخت بند ہو گئی۔

"عمران صاحب ___ عمران صاحب! ___ آپ کی آواز کہاں سے آ رہی ہے ___ میں ٹائیگر ہوں" ___ چند لمحوں بعد ایک ہلکی سی کراہتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر تم ___ اٹھ کر بیٹھ جاؤ اور مجھے بتاؤ کہ تم کہاں ہو ___ کس پوزیشن میں ہو" ___ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ ___ اوہ! ___ اب مجھے کچھ نظر آنے لگ گیا ہے ___ یہ تو بڑی تنگ سی کوٹھڑی ہے ___ اوہ یہ کیسی کوٹھڑی ہے ___ نہیں سی۔ تنگ سی ___ بغیر کسی دروازے اور روشندان کے ___ اور یہ تو کیسی ہے" ___ ٹائیگر کی کمزور سی آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ وہ بھی اسی طرح کی کوٹھڑی میں قید ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ ایک دوسرے کے ساتھ جڑی ہوئی یہ کوٹھڑیاں ہیں جن میں یقیناً اس کے دوسرے ساتھی بھی قید ہوں گے۔

"کیا تم کوٹھڑی میں اکیلے ہو ٹائیگر ___؟" عمران نے پوچھا۔

"ہاں عمران صاحب! ___ میں اکیلا ہوں ___ لیکن آپ کی آواز تو میرے قریب سے آ رہی ہے مگر ادھر تو دیوار ہے" ___ اب ٹائیگر کا لہجہ خاصا سنبھلا ہوا تھا۔ وہ شاید نیم بیہوشی کی کیفیت سے نکل

آیا تھا۔

"ہاں! ___ یس دیوار کی دوسری طرف ایسی ہی ایک کوٹھڑی میں موجود ہوں ___ ٹائیگر! ___ سامنے والی دیوار کی جڑ میں دیکھو تمہیں یقیناً چھوٹے چھوٹے سوراخ نظر آجائیں گے ___ جاؤ دیکھو اور مجھے بتاؤ کیا ایسے سوراخ ہیں" ___؟ عمران نے کہا۔

"یس دیکھتا ہوں" ___ ٹائیگر نے کہا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"بالکل ہیں سر ___ لیکن دوسری طرف گہرا اندھیرا ہے" ___ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تمہارے پاس کوئی اسلحہ یا کوئی اور چیز ہے ___ چیک کرو" ___ عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب! ___ صرف لباس ہے جسم پر ___ جوتے اور جرابیں تک غائب ہیں" ___ ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"اوہ! ___ خاصے ہوشیار لوگ ہیں" ___ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب! ___ یہ ان سوراخوں سے بو کیسی آرہی ہے ___ عجیب سی بو ہے" ___ ٹائیگر نے پوچھا اور عمران نے اسے بو کی وجہ بتا دی۔

"اوہ عمران صاحب! ___ اگر یہ کوٹھڑیاں کسی دلدل کے کنارے پر ہیں تو پھر یہاں سے نکلا جا سکتا ہے" ___ اچانک ٹائیگر کی آواز سنائی دی اور عمران اس کی بات سن کر بری طرح چونک پڑا۔

"کیسے ___ کیا آئیڈیا ہے تمہارے ذہن میں" ___؟ عمران نے چونک کر پوچھا۔ کیونکہ خود اس کا ذہن سوچ سوچ کر تھک گیا تھا۔ لیکن یہاں سے نکلنے کی کوئی ترکیب اس کی سمجھ میں نہ آئی تھی جب کہ ٹائیگر کہہ رہا تھا کہ یہاں سے نکلا جا سکتا ہے۔

"عمران صاحب! ___ چونے کے پتھروں والی دلدل کی خاصیت ہوتی ہے کہ اس کے ارد گرد کی زمین پر بھی چونے کی موٹی تہہ جم جاتی ہے اس لئے یقیناً ان کوٹھڑیوں کے فرش کے نیچے چونے کی موٹی تہہ موجود ہو گی ___ اگر ہم اس فرش کو کسی طرح گرم کر دیں تو یقیناً نیچے موجود تہہ چٹخ جائے گی ___ اور اس کے چٹخنے سے لازماً اس کوٹھڑی کا فرش بھی چٹخے گا۔ اس طرح دراڑ پیدا ہو جانی یقینی بات ہے ___ اس دراڑ سے نکلا جا سکتا ہے" ___ ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"لیکن سیمنٹ کے اس ٹھوس فرش کو کیا پھونکوں سے گرم کرو گے"۔ عمران نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"عمران صاحب! ___ میں اپنی قمیض اور اس کے نیچے موجود بنیان اتار کر فرش پر رکھ دیتا ہوں اور پھر ان میں آگ لگا دیتا ہوں تو لازماً فرش گرم ہو جائے گا ___ کیونکہ چونے کی موٹی تہہ کے اوپر بنایا گیا سیمنٹ کا فرش نیچے سے یقیناً گل کر پتلا ہو چکا ہو گا" ___ ٹائیگر نے عمران کا طنز نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"آگ کیسے لگاؤ گے" ___؟ عمران نے پوچھا۔

"اوہ عمران صاحب! ___ فوجی قمیض کھردرے کپڑے کی ہے اور

میں اسے فرش پر زور زور سے رگڑوں گا تو چونے کی کے ذرات جو اس کوٹھڑی کے فرش پر موجود ہوں گے یقیناً اس رگڑ سے جل اٹھیں گی ——— میرا بھی خیال ہے ——— ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران اس طرح اچھل پڑا جیسے اس کے دماغ میں اچانک کوئی کھڑکی سی کھل گئی ہو۔

ویل ڈن ٹائیگر ——— ویل ڈن ——— شاید ہمسایہ ہونے کی وجہ سے میری ریڈی میڈ کھوپڑی تمہاری کھوپڑی میں تبدیل ہو گئی ہے کیا شاندار ترکیب سوچی ہے تم نے ——— میں تو سوچ سوچ کر تھک گیا تھا لیکن یہ نزدیک کا آئیڈیا تو میرے ذہن میں نہ آیا تھا ——— ٹھیک ہے تم بھی کوشش کرو اور میں بھی کرتا ہوں ——— ہم میں سے کوئی تو کامیاب ہو جائے گا" ——— عمران نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے جناب ——— کوشش کر لینے میں کیا حرج ہے" ——— ٹائیگر نے بھی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

عمران نے سر ہلاتے ہوئے جلدی سے اپنی قمیض اتاری اور پھر اس کا گولہ سا بنا کر اس نے ہاتھ پر لپیٹا اور اسے فرش پر انتہائی تیز رفتاری سے رگڑنا شروع کر دیا۔ وہ انتہائی تیز رفتاری سے مسلسل اسے رگڑتا جا رہا تھا لیکن اس طرح قمیض کے تو پرخچے اڑ گئے۔ لیکن اس نے آگ نہ پکڑی۔

اسی لمحے دوسری طرف سے ٹائیگر کی مسرت سے بھرپور آواز سنائی دی اور ساتھ ہی جھلملاتی ہوئی روشنی سوراخوں سے اندر آنے لگی۔

"عمران صاحب ——— میری قمیض جل گئی ہے ——— اب میں بنیان بھی اس پر ڈال رہا ہوں" ——— ٹائیگر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ویل ڈن ٹائیگر" ——— عمران نے ہاتھ کو روکتے ہوئے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ چونکہ چونے کے پتھروں کی آمیزش والی ہوا ٹائیگر کی کوٹھڑی سے اور اس کی کوٹھڑی میں آ رہی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ ذرات ٹائیگر کی کوٹھڑی میں زیادہ ہوں گے اس لئے اس کی قمیض نے رگڑ کھا کر آگ پکڑ لی ہے چند لمحوں بعد یکلخت زور دار کڑاکا ہوا۔

"عمران صاحب" ——— یکلخت ٹائیگر کی چیخ سنائی دی اس کی آواز کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کسی اندھے کنوئیں میں گرتا جا رہا ہو۔ آواز تیزی سے دور ہوتے ہوتے ختم ہو گئی اس کے ساتھ ہی روشنی بھی ختم ہو گئی اور دوبارہ اندھیرا چھا گیا تھا۔

عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ یقیناً ٹائیگر کسی گہرے کنوئیں میں جا گرا تھا جس کا مطلب تھا کہ ان کوٹھڑیوں کے نیچے سخت زمین کی بجائے گہرے کنوئیں موجود ہیں اور جو امید ٹائیگر کی باتوں سے پیدا ہوئی تھی وہ بھی ختم ہو گئی بلکہ ٹائیگر موت کے منہ میں بھی چلا گیا۔ کیونکہ کنوئیں میں یقیناً دلدل کا پانی موجود ہو گا اور چونے کے پتھروں کی آمیزش کی وجہ سے وہ تیزاب بن چکا ہو گا اور ٹائیگر کا جسم تو ایک طرف ہڈیاں تک اس پانی میں گل سڑ جائیں گی۔ عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ ٹائیگر کی موت کا تصور ہی اس کے لئے انتہائی ہولناک تھا لیکن وہ بے بس تھا۔ کسی طرح بھی ٹائیگر کی مدد کو نہ پہنچ سکتا تھا۔

چونے کے پتھروں کی آمیزش والی بو اب انتہائی تیز ہو گئی تھی اور عمران کو یقین تھا کہ اب اگر وہ قمیض کو دوبارہ فرش پر رگڑے تو یقیناً وہ جل اٹھے گی۔ لیکن قمیض پہلے ہی چیتھڑوں میں بدل چکی تھی اس لئے

Admin @ www.hibuddiez.com

اب ظاہر ہے کہ وہ فرش کو اتنا گرم نہ کر سکتا تھا کہ وہ ٹوٹ جائے اور اگر ٹوٹ بھی جاتے تو سوائے موت کے کنوئیں میں گرنے کے اور کچھ نہ ہو سکتا تھا اس لئے وہ ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

ابھی اسے اس طرح بیٹھے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ اچانک ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی وہ دیوار جو ٹائیگر اور اس کی کوٹھڑی کے درمیان موجود تھی، کا کافی سارا حصہ ٹوٹ پھوٹ کر عمران کی کوٹھڑی میں آ گرا اور ابھی عمران حیرت سے اس خلا کو دیکھ رہا تھا کہ اس نے ٹائیگر کو اس خلا میں سے گذر کر اندر آتے دیکھا تو عمران کی آنکھیں کانوں تک نہیں بلکہ حقیقت میں کانوں تک پھیلتی چلی گئیں۔ ٹائیگر نہ صرف صحیح سلامت تھا بلکہ وہ مسکرا رہا تھا۔

" ارے ارے ——— تم مرتے ہی بدروح بن گئے ہو" ——— عمران نے خوف زدہ سے لہجے میں کہا تو ٹائیگر کے قہقہے سے کوٹھڑی گونج اٹھی۔

" بدروح اور میں ——— وہ کیسے " ——— ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔ اس وقت اس کے جسم پر صرف پتلون تھی اور اس کے دونوں ہاتھ پشت کی طرف تھے۔

" دلدل والے کنوئیں میں گر کر باہر آ جانا ——— دیواریں دھماکے سے اڑا دینا ——— یہ بدروح کے کام ہی تو ہو سکتے ہیں ——— نیک روح تو مصلّے بچھا کر تسبیح ہی پڑھ سکتی ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ دیکھئے ! ——— یہ ہے وہ بدروح۔ جس نے دیوار اڑائی" ——— ٹائیگر نے ہنستے ہوئے ہاتھ آگے کیا تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کی میگا گن تھی۔ میگا گن سے ڈسٹرکشن میگا ریز نکلتی تھیں جو پہاڑوں کی چٹانوں کو ریزہ ریزہ کر سکتی تھیں۔



" ارے میگا گن ——— یہ کہاں سے مل گئی" ——— عمران اس کو دیکھ کر واقعی حیرت سے اچھل پڑا۔

" عمران صاحب ! ——— فرش ٹوٹتے ہی میں جب نیچے گرا تو میں یہی سمجھا تھا کہ میں کسی گہرے کنوئیں میں گر رہا ہوں ——— لیکن میں نے گرنے سے پہلے اپنے آپ کو سنبھال لیا اس لئے پیراٹروپنگ کے انداز سے گرنے کی وجہ سے مجھے کوئی چوٹ نہ آئی ——— اور پھر میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ جس جگہ میں گرا تھا وہ ایک بہت بڑا تہہ خانہ تھا۔ زیر زمین اسلحہ خانہ ——— وہاں ویسے تو خاصا اسلحہ ہے لیکن ایک الماری میں مجھے میگا گن نظر آ گئی تو میں نے اسے اٹھا لیا ——— اور پھر ان الماریوں پر چڑھ کر میں دراڑ میں سے نکل کر واپس اپنی کوٹھڑی میں پہنچ گیا اور اس کے بعد ظاہر ہے گن سے دیوار توڑنا مشکل نہ تھا" ——— ٹائیگر نے جواب دیا۔

" اوہ ! ——— لیکن نیچے کی دلدل میں اس قدر جدید اسلحہ خانہ" ——— عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

" جہاں تک میں سمجھا ہوں عمران صاحب ! ——— ان کوٹھڑیوں کے نیچے دلدل نہیں ہے البتہ اسلحہ خانہ ضرور ہے ——— دلدل شاید کہیں قریب ضرور موجود ہے اس کی تیز ہوا کی وجہ سے قمیض نے آگ پکڑ لی۔ لیکن فرش اس لئے ٹوٹ گیا کہ نیچے بارود کی گیس پھیلی ہوئی تھی۔ اس لئے آگ سے گرم ہونے کی وجہ سے بارود کی گیس نے دباؤ ڈالا اور فرش

Admin @ www.hibuddiez.com



ٹوٹ گیا ورنہ ہمارا آئیڈیا یکسر غلط نکلا تھا" ـــ ٹائیگر نے سرہلاتے ہوئے کہا۔

"چلو آؤ پھر ـــ باقی ساتھی بھی یقیناً سائیڈ کو ٹھڑیوں میں ہوں گے" عمران نے سرہلاتے ہوئے کہا اور اٹھ کر دیوار کے ٹوٹے ہوئے حصے میں سے گذر کر ٹائیگر کی کوٹھڑی میں آگیا۔ وہاں واقعی کافی بڑی دراڑ تھی جس میں سے ٹائیگر آسانی سے گزر سکتا تھا۔

"یہ گن مجھے دو ـــ اور تم نیچے جا کر جدید مشین گنیں ـــ بم اور اس طرح کا سامان اٹھا لاؤ ـــ نجانے باہر کیسی پوزیشن ہو اس لیے اسلحہ کام دے گا" ـــ عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر نے میگا گن عمران کے ہاتھ میں دی اور خود دراڑ میں سے رینگ کر نیچے اتر گیا۔ عمران میگا گن لے کر مخالف دیوار کی طرف بڑھا جہاں سوراخوں میں سے ابھی تک وہ تیز اور نامانوس سی بو آرہی تھی۔

"دوسری طرف کون ہے" ـــ عمران نے سوراخ سے منہ لگا کر زور سے کہا۔ دو تین بار پکارنے کے بعد اسے کسی کے کراہنے کی آواز سنائی دی اور عمران نے اور زیادہ اونچی آواز میں پکارنا شروع کر دیا۔

"عم ـــ عمران صاحب! ـــ آپ کی آواز ـــ آپ کی آواز کہاں سے آرہی ہے ـــ یہ تو کوئی قبر ہے ـــ گہری اندھیری قبر" دوسری طرف سے بلیک زیرو کے بڑبڑانے کی آواز سنائی دی۔

"راشد ڈار مرحوم صاحب! ـــ آپ ذرا اپنی لاش کو گھسیٹ کر اس دیوار سے دور لے جائیں ـــ جدید دور کے منکر نکیر آپ کی قبر میں تشریف لانا چاہتے ہیں اور جدید دور کے منکر نکیروں کو قبر توڑ کر آنا



پڑے گا۔ کیونکہ اب قبریں کچی کی بجائے ٹھوس دیواروں سے بنائی جانے لگی ہیں" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــ اوہ عمران صاحب! ـــ آپ کی آواز مجھے دائیں طرف سے آرہی ہے ـــ آپ کہاں ہیں" ـــ ؟ بلیک زیرو جو لاشعوری عالم میں اپنی اصل آواز میں بڑبڑا رہا تھا فوری طور پر سنبھل کر راشد ڈار کے لہجے میں بولنے لگ گیا۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ اب لاشعوری کیفیت سے نکل آیا ہے۔

"بس تم بائیں طرف کھسک جاؤ ـــ جلدی" ـــ عمران نے کہا۔

اسی لمحے ٹائیگر دراڑ میں سے باہر آگیا۔ اس کے ہاتھ میں نائلون کی رسی تھی اور پھر اس نے رسی کھینچنی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد کینوس کا ایک بڑا سا تھیلا دراڑ میں سے باہر آگیا۔ تھیلا پھٹا ہوا تھا اور اس کے اوپر بھی رسیاں بندھی ہوئی تھیں۔

"واہ! ـــ اسے کہتے ہیں عقلمندی ـــ تمہیں تو جنگل میں دھاڑنے کی بجائے کسی یونیورسٹی میں پڑھانا چاہیئے تھا" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب! ـــ آجکل جنگل کی بجائے یونیورسٹیوں میں دھاڑنے کی آوازیں زیادہ سنائی دی جا رہی ہیں" ـــ ٹائیگر نے ترکی بہ ترکی جواب دیا اور ساتھ ہی وہ تھیلے پر بندھی ہوئی رسیاں کھول کر تھیلے میں سے اسلحہ نکالنے لگا۔

"راشد ڈار صاحب! ـــ کیا پوزیشن ہے" ـــ ؟ عمران نے پھر سوراخ کے قریب منہ لے جا کر کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com



"میں بائیں طرف کی دیوار کے پاس ہوں عمران صاحب! ــــ ادھر بھی سوراخ ہیں جن میں سے انتہائی تیز بُو آ رہی ہے" ــــ بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"بُو کی فکر نہ کرو ــــ یہ بُو کم اور بدبُو زیادہ ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور میگاگن کا رُخ دیوار کی جڑ کی طرف کر کے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ گن کے سرے پر ایک شعلہ سا چمکا اور دوسرے لمحے زوردار دھماکے سے دیوار میں خلا پیدا ہو گیا۔

جب گرد و غبار چھٹا تو عمران جھک کر دوسری طرف آ گیا۔ ٹائیگر بھی اسلحہ کھینچتا ہوا اس کے پیچھے آ گیا۔ سب کوٹھڑیاں ایک جیسی تھیں۔ پھر عمران نے دوسری طرف دیوار میں بنے ہوئے سوراخوں سے منہ لگا کر پکارنا شروع کر دیا لیکن بار بار پکارے جانے کے باوجود دوسری طرف سے نہ کوئی کراہ سنائی دی اور نہ کوئی آواز۔ تو عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے میگاگن کا فائر اس دیوار کی جڑ میں کر دیا اور ایک بار پھر زوردار دھماکے سے وہاں خلا پیدا ہو گیا۔ لیکن دیوار کے ٹوٹنے ہوتے پتھروں کے دوسری طرف گرنے کی آواز سنتے ہی عمران بُری طرح چونک پڑا۔

"اوہ! ــــ دوسری طرف کوٹھڑی نہیں ہے بلکہ گہرائی ہے اور میرے خیال میں اسی گہرائی میں وہ چونے والی دلدل موجود ہے" ــــ عمران نے چونک کر کہا تو بلیک زیرو اور ٹائیگر دونوں ہی چونک پڑے۔

"تو پھر باقی ساتھی کہاں ہیں" ــــ؟ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں شاید کہیں اور رکھا گیا ہے ــــ وہ رسی کھول کر مجھے دو" عمران نے مڑ کر کہا اور ٹائیگر نے رسی کا گچھا کھول کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"اور رسی موجود ہے اسلحہ خانے میں" ــــ؟ عمران نے رسی کے لچھے کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں جناب! ــــ ساری تلاشی لینے کے بعد یہی رسی ملی ہے وہاں سے" ــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اسلحہ خانہ ــــ وہ کہاں ہے" ــــ؟ بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"یہ تینوں کوٹھڑیاں شاید اسی اسلحہ خانہ کے اوپر بنی ہوئی ہیں ــــ بہرحال رسی کا یہ سرا تم دونوں نے پکڑنا ہے ــــ میں دوسری طرف سے نیچے اتروں گا ــــ نجانے گہرائی کتنی ہو ــــ بہرحال رسک لئے بغیر چارہ نہیں ہے" ــــ عمران نے رسی کا دوسرا اپنی کمر کے گرد باندھ کر اسے مضبوطی سے گانٹھ دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے" ــــ بلیک زیرو اور ٹائیگر نے اس کے سرے کو مضبوطی سے تھامتے ہوئے کہا اور عمران الٹا لیٹ کر اس خلا میں پیچھے کی طرف کھسکنے لگا۔ پہلے اس کا نچلا جسم اس خلا سے باہر گیا اور پھر اس کے ہاتھوں نے ٹوٹے ہوئے حصے کو پکڑ لیا۔ اب اس کا پورا جسم باہر لٹک چکا تھا۔

"نیچے تو گھپ اندھیرا ہے ــــ رسی قابو میں رکھنا۔ میں ہاتھ چھوڑ رہا ہوں" ــــ عمران کی آواز سنائی دی اور ان دونوں نے رسی کو ہاتھوں

پر بل دے کر مضبوطی سے پکڑ لیا۔

دوسرے لمحے عمران کے ہاتھ غائب ہو گئے اور رسی سر سر کی تیز آواز نکالتی ہوئی خلا سے باہر غائب ہونے لگی۔ چند لمحوں بعد ان دونوں کو زوردار جھٹکا لگا۔ یہ جھٹکا اس قدر زوردار تھا کہ دونوں باوجود پوری مضبوطی سے قدم جمانے کے گھسٹتے ہوئے ٹوٹی ہوئی دیوار سے جا ٹکرائے لیکن دیوار کی وجہ سے وہ بہرحال رک گئے۔ رسی تن چکی تھی اور ان کے ہاتھوں پر زبردست کھچاؤ پڑ رہا تھا۔

"نیچے جھک کر آواز دو عمران صاحب کو" ـــــ ٹائیگر نے بلیک زیرو سے کہا جس نے ٹائیگر سے آگے کی طرف رسی کو تھاما ہوا تھا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا نیچے بیٹھ گیا۔ ٹائیگر اور آگے کی طرف کھسک آیا۔

"عمران صاحب ـــــ عمران صاحب! ـــــ کیا پوزیشن ہے" ـــــ بلیک زیرو نے راشد ڈار کے لہجے میں خلا کے قریب منہ لاتے ہوئے زور سے چیخ کر کہا۔

"ابھی گہرائی موجود ہے ـــــ نجانے کتنی ہے ـــــ بہرحال میں رسی کو کھول رہا ہوں۔ تم اسے کھینچ لینا ـــــ میرے پاس میگا گن ہے میں اس سے کاشن دوں گا آئی کوڈ میں ـــــ یعنی ایک بار شعلہ یا دو بار مسلسل شعلہ" ـــــ نیچے سے عمران کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں کچھ کہتے، یکلخت رسی کا کھچاؤ ان کے ہاتھوں پر ختم ہو گیا۔ اور ان دونوں نے ہونٹ بھینچ لئے۔ کیونکہ عمران کا یہ اندھا اقدام اسے یقینی موت سے بھی ہمکنار کر سکتا تھا۔ رسی کا کھچاؤ ختم ہوتے ہی ان دونوں نے رسی کو واپس کھینچ لیا ـــــ پھر وہ دونوں خلا میں جھکے جھکے نیچے دیکھ رہے تھے تاکہ عمران کی طرف سے کوئی کاشن ملنے پر آئندہ اقدام کے بارے میں سوچ سکیں۔ لیکن جب کافی دیر ہو گئی اور نیچے اندھیرے میں سے کوئی روشنی نہ چمکی تو ان دونوں کے چہروں پر ہلکی سی گھبراہٹ کے آثار نمودار ہو گئے۔ اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا تھا کہ عمران دلدل میں بلندی سے گر کر ختم ہو چکا ہے۔

"اوہ! ـــ اب کیا ہو گا ـــ عمران صاحب نے غلطی کی ہے" ـــــ بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب اگر زندہ ہیں تو پھر انہوں نے کوئی غلطی نہیں کی"۔ ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ لیکن دوسری طرف مسلسل اندھیرا تھا۔ یوں لگتا تھا کہ عمران کو یہ خوفناک اندھیرا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نگل گیا ہو اور پھر انہوں نے کہیں نیچے دھماکے کی ہلکی سی آواز سنی تو وہ دونوں چونک پڑے۔ دھماکے کی آواز گو بہت ہلکی تھی لیکن آواز سے یہی محسوس ہوتا تھا کہ میگا گن کا فائر کسی چٹان پر کیا گیا ہے لیکن روشنی نہ چمکی تھی وہ دونوں خلا پر جھکے ہوئے اندھیرے کو مسلسل تکنے میں مصروف تھے۔

"ہیلو ـــ یہ زمین پر لیٹ کر کوئی چلہ کاٹا جا رہا ہے کیا ـــــ؟" اچانک انہیں عقب سے عمران کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں اس طرح اچھل کر پیچھے مڑے کہ دونوں ہی کے پیر پھسلے اور ان کے نچلے جسم انتہائی تیز رفتاری سے خلا میں غائب ہونے لگے لیکن اسی لمحے عمران نے چیتے کی طرح جھپٹ کر ان دونوں کا ایک ایک ہاتھ پکڑ لیا۔

"ارے ارے ـــ اب اتنا بھی کیا ڈرنا ـــــ مجھے فی الحال انکم ٹیکس کے محکمے میں نوکری نہیں ملی" ـــــ عمران نے دونوں کے ہاتھ پکڑ کر

انہیں واپس کوٹھڑی میں گھسیٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ — اوہ! — عمران صاحب! — آپ کدھر سے آ گئے — ؟" ان دونوں نے بری طرح اچھلتے ہوئے کہا۔ ان کے لہجے میں حیرت کا عنصر بھی شامل تھا۔

"میں نے سوچا کہ میں تو رسی سے لٹک کر گیا تھا۔ مگر تم دونوں کو بغیر رسی کے نیچے لے جاؤں — اب تم کہاں رسیوں سے لٹکنے پھرو گے — لیکن تم میری ترکیب سنے بغیر ہی نیچے جانے لگے تھے" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ دونوں تیزی سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"عمران صاحب! — آپ واپس آئے کیسے — کیا کوئی اور راستہ ڈھونڈ لیا ہے بغیر رسی سے لٹکے نیچے جانے کا — ؟" بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہیں پوچھ لینا تھا — تمہارا پروگرام تو شاید نیچے جا کر پوچھنے کا تھا آؤ میرے ساتھ" — عمران نے مڑتے ہوئے بلیک زیرو اور ٹائیگر دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"یہ اسلحہ —" ٹائیگر نے کہا۔

"اسے بھی لے آؤ ساتھ — کام آئے گا" — عمران نے کہا اور خلا میں سے گذر کر ساتھ والی کوٹھڑی میں غائب ہو گیا۔ وہ دونوں بھی اس کے پیچھے دوسری کوٹھڑی میں آئے۔

"اب نیچے اسلحہ خانے میں آ جاؤ — میں نے ادھر سے راستہ بنا دیا ہے" — عمران نے کہا اور پھر دراڑ میں لٹک کر نیچے غائب ہو گیا۔

"آپ نیچے جائیں — میں رسی سے یہ اسلحہ باندھ لوں" — ٹائیگر نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا نیچے اتر گیا۔

تھوڑی دیر بعد ٹائیگر نے اسلحہ باندھ کر نیچے لٹکایا اور رسی کی مدد سے اسے نیچے لٹکاتا چلا گیا اور پھر چند لمحوں بعد اسلحہ نیچے پکڑ لیا گیا۔

"آ جاؤ ٹائیگر! — جلدی کرو" — نیچے سے عمران کی آواز سنائی دی اور ٹائیگر نے رسی چھوڑ دی اور دراڑ میں لٹک کر وہ بھی نیچے اتر آیا۔

اسلحہ خانہ کی ایک دیوار میں کافی بڑا سا خلا تھا۔ یہ وہ جگہ تھی جہاں خالی دیوار تھی۔

"آپ کو باہر سے کیسے علم ہو گیا کہ یہ خالی دیوار ہے — ؟" ٹائیگر نے نیچے اتر کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ اسلحہ خانے میں اسلحہ کس ترتیب سے رکھا جاتا ہے — تم اس بحث کو چھوڑو اور باہر آؤ — ابھی ہم نے اپنے دوسرے ساتھیوں کو بھی چھڑوانا ہے — نجانے وہ کہاں اور کس حال میں ہیں" — عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر خلا میں غائب ہو گیا۔ بلیک زیرو بھی اس کے پیچھے تھا۔

ٹائیگر نے اسلحے کا بنڈل رسی کی مدد سے پکڑ کر کمر سے باندھا اور پھر عمران اور بلیک زیرو کے پیچھے چلتا ہوا وہ اس خلا سے باہر آ گیا۔ دوسری طرف چٹانیں نیچے جا رہی تھیں لیکن اندھیرے کی وجہ سے کچھ

زیادہ نظر نہ آ رہا تھا۔

"احتیاط سے آنا ___ اگر پھسل گئے تو ایک ہڈی سلامت نہ رہے گی" ___ عمران نے کہا اور پھر دونوں عمران کے پیچھے واقعی احتیاط سے اونچی نیچی چٹانیں پھلانگتے ہوئے نیچے اترنے لگے۔ پھولے کی دلدل کی بو اب بے حد تیز ہو گئی تھی۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کافی گہرائی میں جا کر سطح زمین پر پہنچ گئے۔

"آپ کدھر سے گرے تھے" ___ ؟ بلیک زیرو نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ان چٹانوں کے ساتھ بائیں طرف بہت خوفناک دلدل ہے۔ میں نے لڑکی کی مدد سے اس کے گھیرے کو محسوس کر لیا تھا اس لئے رسی کھول کر میں نے الٹی قلابازی کھائی اور پھر فضا میں ہی جھکولا کھا کر میں ادھر چٹانوں کی طرف آیا۔ لیکن اس کے باوجود میرے پیر دلدل کے کنارے پر پڑے اور میری ٹانگیں دلدل میں غائب ہو گئیں لیکن قدرت نے شاید ابھی مجھ سے کام لینا تھا کہ میرے ہاتھ ایک چٹان کے کنارے پر جم گئے ___ اس طرح میں دلدل میں غوطہ لگانے کے تجربے میں بری طرح ناکام رہا۔ اور پھر بازوؤں کے بل پر دلدل سے باہر نکل آنے میں کامیاب ہو گیا ___ اب تم لوگوں کا اوپر سے آنا ناممکن تھا اس لئے میں نے ادھر چٹانوں پر گشت شروع کی اور پھر اندازے سے میں اسلحہ خانے کی دیوار تک پہنچ گیا اور پھر میگا گن کے فائر نے راستہ کھول دیا" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر اور بلیک زیرو دونوں عمران کے اس انتہائی خوفناک اقدام پر بے اختیار جھرجھری لے کر رہ گئے۔ یہ عمران کا ہی کام تھا کہ وہ فضا میں اپنے جسم کو کنٹرول کر کے دلدل کے کنارے پر آ گرا۔ ورنہ عمران کی جگہ وہ ہوتے تو لازماً دلدل کے وسط میں گرتے اور پھر دنیا کی کوئی طاقت انہیں مرنے سے نہ بچا سکتی تھی۔

"اسلحہ بانٹ لو ___ میں نے دائیں طرف روشنیاں دیکھی ہیں۔ شاید یہ ادھر اس خوفناک جگہ میں داخل ہونے کا کوئی راستہ ہو ___ یہ کوئی محل نما عمارت ہے اور ان کوٹھڑیوں کے اوپر بھی کوئی عمارت ہے" ___ عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اسلحے کا بنڈل نیچے اتارا۔ چھوٹے بڑے بم جس قدر ٹائیگر اور عمران اپنی اپنی پتلون کی جیبوں میں بھر سکتے تھے انہوں نے بھر لئے جب کہ باقی بم وغیرہ بلیک زیرو نے اپنی فوجی یونیفارم کی بڑی بڑی جیبوں میں بھر لئے کیونکہ اس کے جسم پر پورا لباس تھا جب کہ عمران کے اوپر والے جسم پر صرف بنیان تھی اور ٹائیگر کا اوپر والا جسم قطعی عریاں تھا۔ مشین گنیں ہاتھ میں لے کر وہ تینوں عمران کی پیروی میں آگے بڑھنے لگے۔

"یہ ہم لوگ آخر کہاں پہنچ گئے ہیں" ——— صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں اچانک کھل گئی تھیں اور پھر ——— وہ اپنے ساتھ پڑے کیپٹن شکیل، تنویر، جوزف اور جوانا چاروں کو عمران کے معروف طریقے کے مطابق ناک اور منہ بند کر کے ہوش میں لے آنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کی چھت سے روشنی نکل رہی تھی۔ لیکن کمرے کی دیواریں سپاٹ تھیں۔ کسی قسم کا کوئی دروازہ یا روشندان موجود نہ تھا۔ لیکن کمرے میں اس قدر ٹھنڈک تھی کہ انہیں اپنے جسموں میں سردی کی تیز لہریں دوڑتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ شاید اس شدید سردی کی وجہ سے صفدر کو ہوش آ گیا تھا۔ کمرے کا فرش اس طرح محسوس ہو رہا تھا جیسے برف کی سلوں سے بنا ہوا ہو۔

"یہ تو کوئی قید خانہ لگتا ہے ——— لیکن عمران، ٹائیگر اور راشد ڈار

"وہ تینوں موجود نہیں ہیں" ——— تنویر نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ سب اب اُٹھ کر کھڑے ہو چکے تھے ان کے جسموں پر لباس تو موجود تھے لیکن لباس کی تمام جیبیں خالی تھیں۔ کلائیوں سے گھڑیاں بھی غائب تھیں اور پیروں سے بوٹ اور جرابیں وغیرہ بھی اتار لی گئی تھیں اس وجہ سے ان کے پیروں سے سردی کی تیز لہریں ان کے جسموں میں سرایت کر رہی تھیں۔

"انہیں کہیں علیحدہ رکھا گیا ہوگا ——— لیکن یہ سب کچھ ہوا کیسے وہاں چوکی پر تو ایسے کوئی آثار نہ تھے کہ وہ لوگ ہمیں شناخت کر چکے ہیں ——— اس بکتر بند گاڑی میں بیٹھتے ہی نجانے کیا ہوا کہ ذہنوں پر یکلخت تاریک پردے پڑ گئے" ——— صفدر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اب ہمیں یہاں سے فوراً نکلنے کے بارے میں سوچنا چاہیئے ورنہ اس سردی نے تو ہمیں مفلوج کر دینا ہے" ——— کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن نکلیں کہاں سے ——— کوئی راستہ بھی تو ہو" ——— صفدر نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ ان دیواروں کو ٹھونک بجا کر دیکھنا چاہیئے ——— کہیں نہ کہیں کوئی دروازہ ضرور ہوگا ——— ورنہ ہم اندر کیسے آتے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔ اور صفدر نے سر ہلا دیا۔

"کیپٹن صاحب کی بات درست ہے" ——— جوانا نے پہلی بار زبان کھولی اور اس کے بعد وہ چاروں علیحدہ علیحدہ دیواروں کی طرف

Admin @ www.hibuddiez.com



بڑھ گئے۔ لیکن تھوڑی دیر بعد ان سب کے چہرے لٹک گئے کیونکہ دیواریں ہر طرف سے ٹھوس تھیں۔

"فرش کو دیکھا جائے"۔۔۔ صفدر نے کہا اور پھر انہوں نے ننگے پیروں سے فرش کو زور زور سے بجانا شروع کر دیا۔ لیکن فرش بھی دیواروں کی طرح ٹھوس تھا۔

"اب چھت رہ گئی ہے ۔۔۔ اور یقیناً یہ راستہ چھت میں سے ہوگا۔" جوانا نے کہا۔

"میں تمہیں اپنے کاندھوں پر اٹھا لیتا ہوں ۔۔۔ تم اس چھت پر کوشش کرو"۔۔۔ کیپٹن شکیل سے صفدر نے مخاطب ہو کر کہا۔

"ارے نہیں صفدر صاحب! ۔۔۔ میں یہ کام آسانی سے کر سکتا ہوں"۔۔۔ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ نیچے بیٹھ گیا۔ اور کیپٹن شکیل آگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ صفدر جلدی سے اچھل کر جوانا کے کندھوں پر سوار ہوگیا۔

"میرے ذہن میں ایک آئیڈیا آیا ہے"۔۔۔ صفدر نے کہا اور جوانا جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اب صفدر کے ہاتھ آسانی سے چھت تک پہنچ سکتے تھے۔

"جوانا! ۔۔۔ ذرا دائیں طرف چار قدم چلو"۔۔۔ صفدر نے کہا اور جوانا تیزی سے دائیں طرف بڑھ گیا۔

"بس اب رک جاؤ"۔۔۔ صفدر نے کہا اور جوانا رک گیا۔ اب صفدر کے ہاتھ اس جگہ پہنچ گئے تھے جہاں سے وہ روشنی نکل رہی تھی۔ صفدر نے اُسے بغور دیکھا۔



"کیپٹن شکیل! ۔۔۔ اپنی قمیض اتار کر نیچے فرش پر رکھ دو تاکہ جوانا اس پر کھڑا ہو جائے ۔۔۔ میں بجلی کے اس کنکشن سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں اور کپڑے کی وجہ سے شارٹ نہ لگے گی"۔۔۔ صفدر نے کہا اور کیپٹن شکیل نے جلدی سے قمیض اتاری اور اُسے دو تہہ کر کے جوانا کے قدموں کے ساتھ فرش پر رکھ دیا۔ جوانا نے قدم بڑھائے اور اس قمیض کے اوپر پیر رکھ کر کھڑا ہوگیا۔

صفدر نے بازو پیچھے کیا اور دوسرے لمحے اس کا بازو گھومتا ہوا اس روشنی کی طرف بڑھا۔ صفدر نے زور دار مکہ اس روشنی نکلنے والی جگہ پر مارا لیکن کوئی چیز نہ ٹوٹی۔

"خاصا سخت شیشہ ہے"۔۔۔ صفدر نے بازو جھلاتے ہوئے کہا۔ شائد ہاتھ پر چوٹ آگئی تھی۔

"آپ نیچے اتر آئیں ۔۔۔ جوزف کا لیفٹ ہک بڑا زوردار ہے۔" جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں صفدر صاحب! ۔۔۔ یہ آپ کے بس کا نہیں ہے"۔۔۔ جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا نیچے بیٹھ گیا تو صفدر اچھل کر فرش پر آگیا۔ اور جوزف صفدر کی جگہ جوانا کے کاندھوں پر سوار ہوگیا۔ پھر جوزف نے اپنی پوری طاقت سے مکہ مارا تو چھناکے کی تیز آواز کے ساتھ رنگ شیشے کی کرچیاں نیچے فرش پر بکھر گئیں۔ لیکن روشنی مسلسل آرہی تھی۔

"اب تمہارا کام ختم ۔۔۔ نیچے آجاؤ"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"تم کرنا کیا چاہتے ہو"۔۔۔؟ تنویر نے پوچھا۔

Admin @ www.hibuddiez.com



"تم دیکھتے جاؤ" ——— صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر جوزف کے نیچے اترنے پر وہ جوانا کے کاندھوں پر چڑھا۔ جوانا ابھی تک کیپٹن شکیل کی قمیض کے اوپر چڑھا ہوا تھا۔

صفدر نے ہاتھ خالی جگہ میں ڈالا اور پھر اس نے ہاتھ کو اچانک جھٹکا دیا تو صفدر اور جوانا دونوں کے جسموں کو زوردار جھٹکے لگے لیکن خشک قمیض کی وجہ سے انہیں صرف کرنٹ لگا تھا وہ تار سے چمٹنے سے بچ گئے تھے۔

دوسرے لمحے ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی چھت کے دائیں طرف کا حصہ کھلا اور لوہے کی سیڑھی آٹومیٹک انداز میں نیچے اتر کر فرش کے ساتھ ٹک گئی۔

"وہ مارا ——— میرا اندازہ درست تھا کہ دروازہ کھلنے کا نظام یقیناً اس کے ساتھ منسلک ہوگا" ——— صفدر نے خوشی سے چیختے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے جوانا کے نیچے بیٹھنے کا انتظار نہ کیا۔ اور اوپر سے ہی نیچے چھلانگ لگا دی۔

جوانا بھی صفدر کے نیچے اترنے پر کیپٹن شکیل کی قمیض سے ہٹ گیا اور کیپٹن شکیل نے جھک کر قمیض اٹھائی اور اسے جلدی سے پہن لیا۔ اس دوران صفدر سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پیدا ہونے والے خلا میں غائب ہو چکا تھا۔

"آجاؤ ——— جلدی کرو" ——— صفدر نے جھک کر دبے دبے لہجے میں کہا اور پھر جوانا، جوزف، تنویر اور آخر میں کیپٹن شکیل اوپر پہنچ گئے یہ ایک بڑا سا کمرہ تھا جس کا اکلوتا دروازہ بند تھا۔



"باہر کچھ لوگ موجود ہیں۔ اس لئے احتیاط کرنا" ——— صفدر نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور پھر بلی کی طرح قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کو آہستہ سے ہلایا۔ لیکن دوسرے لمحے اس نے ایک طویل سانس لیا۔ دروازہ ٹھوس فولادی چادر سے بنایا گیا تھا اور باہر سے بند تھا۔

"آپ ایک طرف ہٹیں ——— میں اسے دیکھتا ہوں" ——— جوانا نے کہا۔

"نہیں زبردستی نہیں ——— ہمارے پاس اسلحہ نہیں ہے ——— باہر نجانے کتنے لوگ ہوں" ——— صفدر نے آہستہ سے کہا اور پھر اس نے سب کو دروازے کے دائیں بائیں ہٹ کر کھڑے ہونے کے لئے کہا۔

اور جب وہ سب دروازے کے دائیں بائیں کھڑے ہو گئے تو صفدر نے آگے بڑھ کر دروازے پر اس طرح مکہ مارا جیسے کوئی پتھر دروازے سے آ ٹکرایا ہو۔ چھنک کی تیز آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی باہر سے کسی کے دوڑنے کی تیز آواز نکلی۔ اور صفدر جھپٹ کر ایک سائیڈ پر ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ہلکی سی کھڑکھڑاہٹ کی آواز دروازے کی دوسری طرف سے برآمد ہوئی اور پھر دروازہ ایک دھماکے سے کھل گیا۔ دیواروں کے ساتھ چپٹے ہوئے وہ لوگ دروازے کے پٹوں کے پیچھے آ گئے۔

"ارے یہ کیا ——— یہ راستہ کیسے کھل گیا" ——— اسی لمحے کسی کے چیخنے کی آواز سنائی دی اور پھر مشین گن سے مسلح ایک آدمی تیزی سے دروازے سے نکل کر اس کھلے حصے کی طرف دوڑا۔

"کیا ہوا رابرٹ" ——— دوسرے لمحے دروازے پر ایک اور آواز

Admin @ www.hibuddiez.com



سنائی دی۔

"یہ راستہ کھلا ہوا ہے"۔۔۔ رابرٹ نے قریب پہنچ کر نیچے جھک کر دیکھتے ہوئے کہا۔ اور دروازے میں سے بولنے والا بھی اندر آ گیا۔

اسی لمحے جوانا اور صفدر دونوں بجلی کی سی تیزی سے دروازے کے پٹوں کے پیچھے سے نکلے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں آہٹ سن کر تیزی سے مڑتے، جوانا اور صفدر دونوں نے ان کے جسموں کو دونوں ہاتھوں میں جکڑ کر ایک طرف تیزی سے گھسیٹ لیا۔ دوسرے لمحے کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی ان دونوں کی گردنیں ٹوٹ چکی تھیں۔

جوانا اور صفدر دونوں نے واقعی انتہائی مہارت سے کام لیا تھا کہ ان دونوں کے حلق سے معمولی سی آوازیں بھی نہ نکل سکی تھیں اور پھر ان دونوں کے ہاتھوں میں موجود مشین گنیں سنبھال کر ان دونوں کو نیچے دھکیل دیا گیا۔

تنویر، جوزف اور کیپٹن شکیل ابھی تک دروازے کے پٹوں کے پیچھے موجود تھے۔

"آجاؤ اب باہر چلیں۔۔۔ کچھ تو کام ہو گیا"۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور مشین گن لئے وہ دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے سر باہر نکالا اور پھر باہر کو لپک گیا۔

یہ ایک چھوٹی سی راہداری تھی جو ایک طرف سے بند تھی جبکہ دوسری طرف سے گھوم کر آگے بڑھ گئی تھی۔ وہ چاروں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے اس راہداری میں آگے بڑھے۔ راہداری موڑ مڑ کر



جیسے ہی گھومی، آگے فولادی سلاخوں کا ایک دروازہ نظر آیا جس کی دوسری طرف ایک کھلا میدان تھا جس میں دور دور تک بارکیں نظر آ رہی تھیں اور ہر بارک میں اس طرح لوہے کے پنجرے موجود تھے جیسے چڑیا گھر کے جانوروں کی بارکیں ہوتی ہیں۔

"اوہ!۔۔۔ یہ تو کوئی جیل ہے"۔۔۔ صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں!۔۔۔ واقعی یہ جیل ہے۔۔۔ ہمیں خصوصی سیلز میں رکھا گیا تھا یقیناً عمران اور دوسرے ساتھی بھی ہماری طرح کسی اور سیل میں بند ہوں گے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

کھلے میدان میں مسلح سپاہی ہر طرف گشت کرتے پھر رہے تھے۔ وہ چاروں دیواروں کے ساتھ چھپے باہر دیکھ رہے تھے۔ میدان میں چاروں طرف سے تیز روشنیاں کسی اونچی جگہ سے پڑ رہی تھیں۔ جب کہ آسمان سیاہ تھا۔

"میرے خیال میں سائیڈ میں نگرانی کی چوکیاں ہیں جن پر یہ سرچ لائٹس نصب ہیں"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

فولادی سلاخوں والا دروازہ باہر سے بند تھا لیکن اس کا تالا نظر نہ آ رہا تھا۔ وہ یقیناً جیل کے مخصوص سٹائل کے مطابق دیوار کے اندر کہیں لگا ہو گا جہاں تک انسانی ہاتھ کسی طرح بھی نہیں پہنچ سکتا۔

"اب کیا کریں۔۔۔ یہ تو صبح جا کر ڈیوٹی بدلے گی"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"آپ ہٹ جائیں۔۔۔ میں ان سلاخوں پر زور آزمائی کرتا ہوں"۔۔۔

Admin @ www.nibuddiez.com 

جوانا نے حسب عادت کہا۔

"ارے نہیں ـــــ باہر پوری فورس موجود ہے ـــــ کسی نے دیکھ لیا تو قیامت ٹوٹ پڑے گی ـــــ مجھے کوئی اور ترکیب سوچنے دو" ـــــ صفدر نے تیز لہجے میں کہا۔ اور جوانا ہونٹ بھینچ کر رہ گیا۔

"میں نے رابرٹ کی آواز سنی ہے ـــــ میں پچھلے موڑ پر اس طرح کراہتا ہوں کہ وہ لوگ رابرٹ اور اس کے ساتھی کو کسی مشکل میں سمجھ کر دروازہ کھول کر اندر آئیں گے تو ہم انہیں چھاپ لیں گے ـــــ مجھے یقین ہے کہ زیادہ سے زیادہ دو یا تین سپاہی ہی آئیں گے سارے نہ دوڑ پڑیں گے" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا اور سب نے اس کی تجویز سے اتفاق کر لیا۔ چنانچہ وہ سب تیزی سے پیچھے ہٹے اور پھر موڑ کے ساتھ دیواروں کے ساتھ رک کر کھڑے ہو گئے۔ کیپٹن شکیل نے زور زور سے کراہنا شروع کر دیا۔ وہ واقعی رابرٹ کے لہجے میں کراہ رہا تھا۔

"ارے یہ کون کراہ رہا ہے ـــــ مارٹین ! ـــــ ادھر آؤ ـــــ یہ کیسی آواز ہے" ـــــ اچانک دور سے کسی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز اس دروازے کے قریب آتی سنائی دی اور کیپٹن شکیل نے اور زیادہ اونچی آواز میں کراہنا شروع کر دیا وہ جان بوجھ کر بول نہ رہا تھا تاکہ کسی کو شک نہ پڑ سکے

"ارے یہ رابرٹ کی کراہیں لگتی ہیں ـــــ اوہ جلدی کرو مارٹین !۔ تالا کھولو" ـــــ پہلی آواز نے کہا۔

"ہاں !ـــــ کوئی گڑبڑ لگتی ہے براجر" ـــــ دوسری آواز سنائی دی اور پھر تالا کھلنے کے ساتھ ساتھ گیٹ کے کھلنے کی مخصوص آوازیں سنائی دیں۔



ادھر وہ سب چوکنا ہو گئے۔ کیپٹن شکیل نے کراہنا بند نہ کیا وہ کبھی آہستہ اور کبھی تیز آواز میں کراہ رہا تھا جیسے وہ واقعی شدید تکلیف میں ہو۔ اور پھر دو آدمیوں کے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر دونوں آنے والوں کے ساتھ بالکل وہی ہوا جو اس سے پہلے رابرٹ اور اس کے ساتھی کے ساتھ ہو چکا تھا۔ لیکن اس بار یہ کارروائی کیپٹن شکیل اور تنویر نے کی تھی۔

تنویر کے شکار کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی لیکن اسی لمحے تنویر کا ہاتھ گھوما اور اس کی کھڑی ہتھیلی پوری قوت سے اس آدمی کی کھوپڑی کے عین اوپر پڑی اور چٹک کی آواز کے ساتھ ہی اس کی کھوپڑی اس طرح پھٹ گئی جیسے ناریل ٹوٹتا ہے۔

"آؤ اب دروازہ کھلا ہوا ہے" ـــــ صفدر نے کہا اور وہ چاروں مشین گنیں سنبھالے تیزی سے دوبارہ کھلے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"ہمیں پہلے یہ سرچ لائٹس بجھانی ہیں ـــــ یہ چاروں طرف سے آ رہی ہیں ـــــ ایک ایک سمت منتخب کر لو اور باہر نکلتے ہی فائر کھول دو ـــــ اس کے بعد ہم نے انتہائی تیز رفتاری سے اس سامنے والی بیرک کی اوٹ میں پہنچنا ہے" ـــــ صفدر نے کسی سپہ سالار کی طرح اپنے ساتھیوں کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ کم آن" ـــــ ساتھیوں کے سر ہلانے پر صفدر نے تیزی سے کہا اور پھر وہ بجلی کی سی تیزی سے دروازے سے باہر میدان میں آئے۔ ان کے جسموں پر چونکہ فوجی وردیاں تھیں اس لئے شاید پہلی نظر میں کسی نے کوئی خیال نہ کیا۔ لیکن دوسرے لمحے مشین گنوں کی

Admin @ www.hibuddiez.com


تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی ہر طرف یکلخت گھپ اندھیرا سا چھا گیا جیل کا رقبہ کچھ زیادہ بڑا نہ تھا اس لئے مشین گن کی فائرنگ رینج دور والی سمت کی چوکیوں تک بھی آسانی سے مار کر گئی تھی۔ اندھیرا ہوتے ہی ہر طرف تیز سیٹیاں بجنے کی آوازوں کے ساتھ ساتھ بے تحاشا بھاگ دوڑ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"شکیل" — صفدر کی ہلکی سی غراہٹ سنائی دی۔

"ہاں — میں آ گیا ہوں" — شکیل کی آواز اس کے قریب سے ابھری اور اسی لمحے جوزف اور جوانا کے بھاری بھرکم ہیولے بھی ان کے قریب اندھیرے میں ابھرے۔ ساتھ ہی تنویر بھی تھا۔ وہ سب فائرنگ کرتے ہی صفدر کی ہدایت کے مطابق سامنے والی بیرک کی سائیڈ میں پہنچ گئے تھے۔ اسی لمحے تیز سائرنوں کی آواز سے پورا علاقہ گونج اٹھا۔

"ادھر نگران چوکی کی سیڑھیوں میں جلدی آؤ" — صفدر نے کہا اور پھر وہ بیرک کے عقب میں کسی تیز رفتار چیتے کی طرح بھاگتے چلے گئے۔

"جلدی کرو جیکسن — ایمرجنسی لائٹ جلاؤ — جلدی کرو" — انہیں اوپر سے کسی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ وہ نگران چوکی کے نیچے پہنچ چکے تھے۔ صفدر نے اپنے ساتھیوں کو پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور یکے بعد دیگرے وہ پانچوں ہی لوہے کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر جانے لگے۔ چونکہ وہ ننگے پاؤں تھے اس لئے ان کے چڑھنے سے ذرا سی آواز بھی پیدا نہ ہو رہی تھی۔ اوپر غیر معمولی سی بھاگ دوڑ محسوس ہو رہی تھی اور جب صفدر نے سر اوپر کیا تو اسی لمحے مخالف سمت میں ایک ایمرجنسی لائٹ روشن ہو گئی۔ صفدر اچھل کر اوپر چڑھا۔



"ارے کون ہو تم" — اچانک وہاں موجود ایک آدمی نے چیخ کر کہا ہی تھا کہ صفدر نے پلک جھپکنے میں اسے اٹھا کر فصیل کی دوسری طرف اچھال دیا اور اس کی لہراتی ہوئی چیخ نیچے گہرائی میں چلی گئی۔ پھر تنویر، جوزف، جوانا اور کیپٹن شکیل بھی اوپر پہنچ گئے۔

"ہتھیار استعمال مت کرو — انہیں باہر اچھال دو" — صفدر نے کہا اور واقعی ان سب نے اس قدر تیز رفتاری سے کام کیا کہ ایک بڑے جنریٹر پر جھکے ہوئے تین افراد کو سنبھلنے کی بھی مہلت نہ ملی۔ وہ پہلے آدمی کی چیخ سن کر صرف اچھل کر کھڑے ہوئے کہ ان کے جسم فضا میں تیرتے ہوئے فصیل کی دوسری طرف جا گرے اور چیخیں گہرائی میں ڈوبتی چلی گئیں۔ ایک ایمرجنسی لائٹ سے اندھیرے میں معمولی سی کمی ہوئی تھی۔ اس لئے ان کی چوکی ابھی تک اندھیرے میں ہی ڈوبی ہوئی تھی۔ اسی لمحے یکلخت دو اور ایمرجنسی لائٹیں جل اٹھیں اور روشنی کا ایک بار پھر سیلاب سا میدان میں بہنے لگا۔

"جلدی کرو — لٹک کر نیچے فصیل پر پہنچو — ہمیں فصیل پر دوڑتے ہوئے کہیں نیچے اترنا ہو گا — جلدی کرو۔ ورنہ ابھی سب ان طرف دوڑ پڑیں گے" — صفدر نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے نگران چوکی کے کنارے سے ذرا نیچے فصیل پر چھلانگ لگا دی۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی اس چوڑی سی فصیل پر کود گئے۔

اسی لمحے یکلخت کسی طرف سے فائرنگ کی تیز آوازیں ابھریں اور ان پانچوں کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں میں کسی نے گرم

 Admin @ www.nibuddiez.com



سلاخیں اتار دی ہوں اور اس کے ساتھ ہی ان کے پیروں تلے سے فصیل کی چوڑی سطح غائب ہو گئی اور وہ پانچوں ہی منہ کے بل نیچے اندھیرے میں گرتے چلے گئے۔ نیچے جہاں ان کی اندھیری قبریں ان کا انتظار کر رہی تھیں۔

نیچے گرتے ہوئے ان کے ذہنوں میں آخری احساس اپنے پیچھے ہونے والی بے تحاشا فائرنگ اور تیز سائرنوں کا ہی تھا اور اس کے بعد ان کے ذہنوں پر موت کی تاریکیوں نے غلبہ پا لیا اور ان کے جسم مسلسل کسی خوفناک گہرائی کی طرف کسی بندوق کی گولی کی طرح بڑھے جا رہے تھے۔ ایسی گہرائی جہاں شاید زندگی کا عمل دخل نہ تھا۔ موت کی اندھی گہرائی۔ جہاں پہنچنے کے بعد کوئی واپس نہ آ سکتا تھا۔

دروازہ کھلنے کا احساس ہوتے ہی کرنل ڈیوڈ نے لاشعوری طور پر اپنی یونیفارم کو دونوں سائیڈوں سے پکڑ کر جھٹکا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے یونیفارم میں موجود ایک سلوٹ بھی برداشت نہ کر سکتا ہو۔

"آیئے سر"۔۔۔ دروازے سے نکلنے والے ایک باوردی دربان نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کرنل ڈیوڈ سے مخاطب ہو کر کہا اور خود وہ ایک طرف احتراماً کھڑا ہو گیا۔

کرنل ڈیوڈ ہلکا سا کھنکارا اور پھر اس دربان کے پیچھے بند ہو جانے والے دروازے کو کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک کاؤنٹر پر ایک انتہائی خوبصورت اور حسین لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے سامنے مختلف رنگوں کے ٹیلیفونوں اور انٹرکام سیٹ پڑے ہوئے تھے۔

"تشریف لے جائیے کرنل!"۔۔۔ پرائم منسٹر صاحب آپ کے منتظر

Admin @ www.paknibuddiez.com

ہیں" ــــــ لڑکی نے کرنل ڈیوڈ کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ اور کرنل ڈیوڈ سر ہلاتا ہوا سامنے والے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

اسرائیل کے وزیر اعظم رالف ــــ ابھی گذشتہ سال ہی انتخابات کے ذریعے منتخب ہوئے تھے اور وہ جب سے وزیر اعظم منتخب ہوئے تھے وہ زیادہ تر غیر ملکی دوروں پر ہی رہے تھے۔ اس لئے کرنل ڈیوڈ کا ان سے بالمشافہ رابطہ نہ ہو سکا تھا۔ ویسے بھی جی۔ پی فائیو براہ راست صدر مملکت کے تحت تھی اس لئے اس کا رابطہ براہ راست صدر مملکت سے رہتا تھا۔ لیکن ابھی ایک گھنٹہ قبل اُسے اطلاع ملی کہ وزیر اعظم نے اُسے فوری طور پر پرائم منسٹر ہاؤس میں بلایا ہے۔ چنانچہ وہ تیار ہو کر یہاں پہنچ گیا۔ وزیر اعظم سے یہ اس کی پہلی ملاقات تھی۔ اس لئے وہ بار بار اپنی یونیفارم درست کر رہا تھا کیونکہ اس نے وزیر اعظم کے متعلق اس نے یہی سنا تھا کہ وہ انتہائی اصول پسند اور انتہائی سخت گیر آدمی ہیں معمولی سی کوتاہی بھی ان کی نظروں میں قابل معافی نہیں ہوتی گو اسرائیل میں صدر مملکت خاصے با اختیار سمجھے جاتے تھے لیکن بہرحال منتخب وزیر اعظم کے اختیارات کا ان سے مقابلہ نہ ہو سکتا تھا۔

کرنل ڈیوڈ نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جو انتہائی سادہ انداز میں سجا ہوا تھا۔ ایک بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے اونچی نشست کی کرسی پر آدھے سر سے گنجے اور بھاری مونچھوں والے بھاری جسم کے وزیر اعظم بیٹھے اُسے گہری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ ان کی آنکھوں میں اس قدر تیز چمک تھی کہ کرنل ڈیوڈ کی آنکھیں بے اختیار جھک گئیں لیکن پروٹوکول کے مطابق اس نے



بڑے وقار سے وزیر اعظم کو فوجی انداز میں سلیوٹ کیا۔

"آپ کرنل ڈیوڈ ہیں ــــ جی۔ پی۔ فائیو کے چیف" ــــــ وزیر اعظم کی خشک اور بھاری لیکن کھنک دار آواز سے کمرہ گونج اٹھا۔

"یس سر ــــ میں کرنل ڈیوڈ ہوں سر" ــــــ کرنل ڈیوڈ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"ہونہہ! ــــ تشریف رکھیں" ــــــ وزیر اعظم نے خشک لہجے میں کہا اور ساتھ ہی میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کیا اور کرنل ڈیوڈ مؤدبانہ انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میں نے آپ کو ایک خاص مقصد کے تحت بلایا ہے ــــ ابھی کرنل فرانک بھی آ رہے ہیں ــــ پھر ایک ہی بار بات ہو گی" ــــــ وزیر اعظم نے کہا اور کرنل ڈیوڈ نے سر ہلا دیا۔ کرنل فرانک کی آمد کی خبر سن کر اس کے چہرے کے عضلات ذرا سے کھنچ گئے تھے۔ لیکن اس نے زبان نہ کھولی۔ وہ اسی طرح خاموش بیٹھا رہا۔

اسی لمحے میز پر رکھے ہوئے ایک انٹرکام سے بڑی دلکش سی موسیقی پھوٹ پڑی۔

"یس" ــــــ وزیر اعظم نے ہاتھ بڑھا کر اس کا ایک بٹن دباتے ہوئے کہا۔

"سر ــــ کرنل فرانک تشریف لائے ہیں" ــــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بھیج دو ــــ میں منتظر ہوں" ــــــ وزیر اعظم نے کہا اور انٹرکام سے ہاتھ ہٹا لیا۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور کرنل فرانک اندر داخل ہوا۔ اس نے

بھی فوجی انداز میں سیلوٹ کیا اور وزیر اعظم اسی طرح تیز نظروں سے ان کا جائزہ لے رہے تھے۔

"تشریف رکھیئے کرنل فرانک! ــــ آپ ریڈ آرمی کے چیف ہیں"۔ وزیر اعظم نے خشک لہجے میں کہا۔

"یس سر" ــــ کرنل فرانک نے مختصر سا جواب دیا اور کرنل ڈیوڈ کے ساتھ ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے کن انکھیوں سے کرنل ڈیوڈ کی طرف دیکھا اور پھر چہرہ سیدھا کر لیا۔

"آپ میں سے سینئر کون ہیں" ــــ؟ وزیر اعظم نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کرنل ڈیوڈ سینئر ہیں جناب" ــــ کرنل فرانک نے جواب دیا اور وزیر اعظم کے لبوں پر ایک لمحے کے لئے ہلکی سی مسکراہٹ تیری لیکن پھر غائب ہو گئی۔

"میں نے آپ دونوں حضرات کو یہاں اس لئے تکلیف دی ہے کہ یہاں پہنچتے ہی مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خطرناک سیکرٹ ایجنٹوں کو ٹریس کر کے گرفتار کر لیا ہے ــــ میں اس سلسلے میں تفصیلات جاننا چاہتا ہوں" ــــ وزیر اعظم نے بھاری لہجے میں کہا۔

"سر! ــــ اس کی مکمل اور تفصیلی رپورٹ صدر مملکت کو پیش کی جا چکی ہے" ــــ کرنل ڈیوڈ نے بھی خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ میں نے پڑھ لی ہے ــــ لیکن اس میں چند باتیں وضاحت طلب ہیں ــــ ان ایجنٹوں کو فوراً گولی کیوں نہیں ماری گئی۔ جب کہ انہیں انتہائی خطرناک قرار دیا گیا ہے ــــ اور دوسری بات یہ کہ انہیں کانڈی جیل میں کیوں رکھا گیا ہے جب کہ کانڈی جیل سے زیادہ مضبوط جیلیں بھی موجود ہیں" ــــ وزیر اعظم نے کہا۔

"سر! ــــ صدر مملکت کے حکم سے انہیں گولی نہیں ماری گئی۔ ورنہ میں نے تو صدر مملکت کو یہی تجویز پیش کی تھی ــــ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں ــــ ان سے پہلے بھی یہاں کے مقامی عربوں سے مل کر انہوں نے اسرائیل کو انتہائی نقصان پہنچایا ہے ــــ لیکن صدر مملکت ان سے کوئی سیاسی فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں اس لئے انہیں زندہ رکھا گیا ہے ــــ اور جناب! ــــ کانڈی جیل میں بھی انہیں صدر مملکت کے حکم سے ہی رکھا گیا ہے کیونکہ وہاں ایسے خصوصی سیلز موجود ہیں جہاں سے ان لوگوں کا باہر آ جانا ناممکن ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا۔ جب کہ کرنل فرانک خاموش بیٹھا رہا۔

"اس سلسلے میں میری صدر صاحب سے بات ہوئی ہے ــــ صدر مملکت نے انہیں اس لئے زندہ رکھا ہے کہ وہ مجھ سے اس بارے میں مشورہ کرنا چاہتے تھے کہ کیا ان لوگوں کی وجہ سے ہم کوئی سیاسی مفاد اٹھا سکتے ہیں ــــ ان کا خیال تھا کہ شاکر سرات اور اس کی تنظیم کو بلیک میل کیا جا سکے ــــ لیکن میں نے انہیں بتا دیا ہے کہ ہماری حکومت شاکر سرات یا اس کی تنظیم کے ساتھ کسی بھی سطح پر کوئی رابطہ قائم نہیں کرنا چاہتی" ــــ وزیر اعظم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر ــــ ہونا بھی نہیں چاہیئے سر" ــــ کرنل ڈیوڈ کے لہجے

میں ہلکی سی خوشامد کا عنصر موجود تھا۔

"مجھے ان ایجنٹوں اور خاص طور پر علی عمران کے سابقہ کارناموں کے بارے میں بھی تفصیلی رپورٹیں مل چکی ہیں ـــــ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ان لوگوں کو فوراً موت کے گھاٹ اتار دیا جائے ـــــ کسی بھی سانپ کو چاہے کسی بھی مقصد کے لئے زندہ رکھا جائے تو وہ کسی نہ کسی لمحے ضرور کاٹ سکتا ہے ـــــ اس لئے میری حکومت کا نظریہ یہ ہے کہ سانپ کا سر فوری طور پر کچل دینا چاہئے" ـــــ وزیراعظم نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"کرنل فرانک! ـــــ آپ خاموش ہیں" ـــــ وزیراعظم نے کرنل فرانک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر! ـــ آپ درست فرما رہے ہیں ـــ لیکن ہم صدر مملکت کے احکامات کی وجہ سے مجبور تھے سر ـــ اب آپ جیسا حکم کریں" کرنل فرانک نے جواب دیا۔

"گڈ ـــ تو اس کا مطلب ہے کہ یہ فیصلہ ہو گیا کہ انہیں فوری طور پر ہلاک کر دیا جائے ـــــ تو اب آپ بتائیں کہ انہیں کہاں گولی ماری جائے ـــــ میرا خیال ہے کہ ایک عدالت کانڈی جیل میں قائم کی جائے۔ جہاں اس عدالت میں سرسری سی کارروائی کر کے انہیں موت کی سزا کا حکم سنا دیا جائے ـــــ اور پھر وہیں کانڈی جیل میں ہی انہیں گولی مار دی جائے ـــــ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہم کانڈی جیل کو پبلک کے سامنے لانا نہیں چاہتے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ کارروائی اندرل جیل میں ہونی چاہئے" ـــــ وزیراعظم نے کہا۔

"یس سر! ـــ کانڈی جیل کے متعلق واقعی کسی کو معلوم نہیں ـــ لیکن ان کی وجہ سے کانڈی جیل پوری دنیا میں مشہور ہو جائے گی" کرنل ڈیوڈ نے حسب عادت ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا۔

"میں نے آپ دونوں حضرات کو اسی لئے یہاں بلایا ہے کہ ایک تو میں آپ سے خود ملنا چاہتا تھا ـــ اور دوسری بات یہ ہے کہ اب آپ دونوں کی ایجنسیوں کا چارج میں نے خود سنبھال لیا ہے" ـــــ وزیراعظم نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے سر" ـــ کرنل فرانک اور کرنل ڈیوڈ دونوں نے ہی ہکلاتے ہوئے جواب دیا۔

"صدر مملکت اس معاملے میں بے اختیار نہیں ہو گئے ہیں۔ ان کے پاس سپروائزری چارج رہے گا ـــــ اس لئے اگر وہ کوئی حکم دیں گے تو آپ کو اس کی فوری تعمیل کرنا ہو گی ـــــ ویسے عملی طور پر چارج میرے پاس رہے گا اور صدر مملکت کوئی اقدام میرے مشورے کے بغیر نہیں کریں گے ـــــ میرا خیال ہے کہ میں نے تمام صورتحال آپ پر پوری طرح واضح کر دی ہے ـــــ ایک اور بات بھی آپ کو بتا دوں کہ میں کام کے معاملے میں انتہائی سخت گیر ہوں ـــ میں کوتاہی یا ناکامی جیسے الفاظ برداشت نہیں کیا کرتا ـــــ صدر مملکت بہرحال نرم آدمی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے آپ کی کوتاہیاں اور غلطیاں برداشت کر لی ہوں۔ لیکن میں ہرگز ایسا نہیں کروں گا" وزیراعظم کا لہجہ اور زیادہ خشک ہو گیا۔

"ٹھیک ہے سر! ۔۔۔ کوئی کوتاہی نہیں ہوگی" ۔۔۔ دونوں نے جواب دیا۔

"اوکے! ۔۔۔ اب آپ ان قیدیوں کو اپنی نگرانی میں نکال کر سنٹرل جیل لے آنے کی کارروائی مکمل کریں ۔۔۔ میں اس دوران خصوصی عدالت کا انتظام کرتا ہوں ۔۔۔ اب تو رات ہونے والی ہے آپ کل صبح سویرے انہیں وہاں سے نکال لیں ۔۔۔ دو گھنٹے میں انہیں سنٹرل جیل میں موجود ہونا چاہیئے ۔۔۔ وہاں خصوصی عدالت پہلے ہی قائم ہو گی جو دو گھنٹے کے اندر اندر سماعت مکمل کر کے انہیں موت کی سزا سنا دے گی ۔۔۔ اور پھر شام چار بجے میری اور صدر مملکت کی موجودگی میں انہیں فائرنگ اسکواڈ کے حوالے کر دیا جائے گا" ۔ وزیر اعظم نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"یس سر ۔۔۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر" ۔۔۔ ان دونوں نے یک آواز ہو کر جواب دیا۔

"اس مقصد کے لئے کانڈی جیل اور سنٹرل جیل دونوں آپ کے چارج میں دے دی گئی ہیں ۔۔۔ میں ابھی آرڈرز جاری کر دیتا ہوں ۔۔۔ اب آپ جا سکتے ہیں" ۔۔۔ وزیر اعظم نے خشک لہجے میں کہا اور وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوتے۔ انہوں نے فوجی انداز میں سیلوٹ کیا اور پھر واپس مڑ گئے۔

عمران، ٹائیگر اور بلیک زیرو اندھیرے میں مسلسل بھاگتے ہوئے [illegible]کی چٹانیں پار کر کے جیسے ہی جیل کی اصل بیرونی فصیل کے [illegible]ب پہنچے۔ اچانک جیل کے اندر سے تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی [illegible]یں اور اس کے ساتھ ہی اندر موجود روشنی یکلخت غائب ہو گئی۔ [illegible]اس کے ساتھ ہی اندر سے سیٹیوں اور سائرن بجنے کی تیز آوازیں سنائی دیں۔

"اوہ! ۔۔۔ اندر کوئی خاص بات ہو گئی ہے ۔۔۔ جلدی آگے [illegible]ھو" ۔۔۔ عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر وہ اور [illegible]یادہ تیز رفتاری سے دوڑنے لگے۔

"عمران صاحب! ۔۔۔ نگران چوکی کا ہیولا نظر آ رہا ہے" ۔۔۔ [illegible]اچانک بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں! ۔۔۔ فصیل کے ساتھ ساتھ ہو کر آگے بڑھو۔ اس طرح ہم آگے

Admin @ www.hibuddiez.com



بھی بڑھ سکیں گے اور فصیل کی وجہ سے چیک بھی نہ ہو سکیں گے" ــــ عمران نے کہا اور ساتھ ہی وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ فصیل کے قریب پہنچ کر وہ سب یکلخت رُک گئے۔ کیونکہ فصیل کی دیوار سے ملحقہ ایک انتہائی چوڑی اور گہری نہر بہہ رہی تھی۔ جسے کسی صورت کراس نہ کیا جا سکتا تھا۔

"اوہ! ــ بڑا انتظام کر رکھا ہے انہوں نے" ــــ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے دُور سے ہلکی سی روشنی پھیل گئی اور گہرے اندھیرے میں خاصی کمی ہو گئی۔ اور اس کے فوراً بعد ہی روشنی اور زیادہ تیز ہو گئی۔ صرف وہ نگران چوکی اور اس کے ارد گرد کا علاقہ اندھیرے میں تھا۔

عمران اور اس کے ساتھی فصیل سے کافی فاصلے پر نہر کے دوسرے کنارے پر موجود چٹانوں میں رُکے ہوئے یہ تماشہ دیکھ رہے تھے سائرن ابھی تک مسلسل بجے چلا جا رہا تھا کہ اچانک کسی کی چیخ سنائی دی اور پھر ایک انسانی جسم فصیل کے اُوپر سے ہوا میں تیرتا ہوا سیدھا نہر کے کنارے پر موجود پتھروں سے آ ٹکرایا اور اس کے حلق سے آخری روح فرسا چیخ سنائی دی۔ اور ابھی عمران اور اس کے ساتھی اس گرنے والے کے متعلق سوچ ہی رہے تھے کہ یکلخت دو اور چیخیں سنائی دیں اور پھر دو انسانی جسم پہلے کی طرح اچھل کر فصیل کے اوپر سے ہوتے ہوئے نہر کی طرف آتے لیکن وہ اس قدر تیز رفتاری سے اُڑے آ رہے تھے کہ نہر کے پار چٹانوں کے اوپر ایک دھماکے سے آگرے اور ان کے حلق سے آخری چیخیں تک نہ نکل سکیں اور ان کے جسموں کے پرخچے اُڑ گئے

"یہ تو شاید اندر آدمی اچھالنے کا مقابلہ ہو رہا ہے" ــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ یکلخت اندر سے روشنی کا تیز فوارہ پھوٹا اور تیز روشنی نے اندھیرے کو پوری طرح نگل لیا۔ لیکن بہرحال سائرن ابھی تک بجے چلا جا رہا تھا۔

"ارے یہ تو صفدر کی آواز سُنی ہے" ــــ اچانک عمران نے اچھل کر کہا اور دوسرے لمحے انہوں نے واقعی ہلکے اندھیرے کے باوجود نگران چوکی سے چوڑی فصیل پر کودتے ہوئے صفدر کو پہچان لیا اس کے جسم پر وہی فوجی وردی تھی اور ہاتھ میں مشین گن تھی۔ اور صفدر کے ساتھ ہی چار اور افراد بھی فصیل پر کود گئے اور وہ ان چاروں کو بخوبی پہچان گئے تھے۔ یہ کیپٹن شکیل، تنویر، جوزف اور جوانا تھے لیکن ابھی عمران نے انہیں آواز دینے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ یکلخت ان پانچوں کے عقب میں تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی وہ پانچوں اس طرح اچھل کر نہر میں گرنے لگے کہ عمران اور اس کے ساتھی ایک لمحے میں سمجھ گئے کہ وہ ہٹ ہو گئے ہیں۔

"اوہ ــ انہیں باہر نکالو ــــ یہ ہٹ ہو گئے ہیں" ــــ عمران نے یکلخت دوڑ کر نہر میں چھلانگ لگاتے ہوئے کہا اور ٹائیگر اور بلیک زیرو بھی اس کے پیچھے دوڑے اور پھر انہوں نے بھی اس نہر میں چھلانگیں لگا دیں۔ عین اسی لمحے وہ پانچوں بھی نہر کے اندر زوردار چھپاکے سے گرے۔

"انہیں پانی کے اندر کر کے پیچھے چلو ــــ ابھی چوکی پر لوگ آ جائیں گے" ــــ عمران نے چیخ کر کہا اور ساتھ ہی اس نے غوطہ لگایا اور

تیر کی طرح تیرتا ہوا سیدھا جوزف اور جوانا کی طرف بڑھا جو اس وقت تک نہر کی عمیق ترین گہرائی کے قریب پہنچ چکے تھے اس لئے ان دونوں کے بازو ایک ایک ہاتھ سے پکڑے اور پھر پوری رفتار سے پانی کے اندر ہی پیچھے کی طرف انہیں گھسیٹ کر لے جانے لگا۔ تھوڑی دور جا کر فصیل گھوم جاتی تھی اس لئے تھوڑا سا پیچھے لے جا کر عمران انہیں ساتھ لئے اوپر سطح پر آ گیا اور پھر وہ انہیں کنارے کی طرف کھینچنے لگا۔ گو وہ دونوں بے حد بھاری جسموں کے مالک تھے لیکن عمران انہیں اس طرح کھینچ کر لئے جا رہا تھا کہ جیسے ان کے جسموں میں ہڈیوں اور گوشت کی بجائے ہوا بھری ہوئی ہو۔ وہ دونوں ہی بے حس و حرکت تھے۔

چند لمحوں بعد عمران انہیں لئے کنارے کے قریب پہنچ گیا اور پھر اس نے ان کے بازو چھوڑے اور اچھل کر خود کنارے پر چڑھا دوسرے لمحے اس نے جھک کر ان کے ہاتھ دوبارہ پکڑے اور پوری قوت سے انہیں پانی سے نکال کر کنارے کے اوپر موجود پتھروں پر کھینچ لیا۔ ادھر ٹائیگر اور بلیک زیرو، صفدر اور کیپٹن شکیل کو گھسیٹ کر کنارے پر پہنچ گئے اور انہوں نے پہلے باری باری انہیں پتھروں پر اچھالا اور پھر خود باہر نکل کر بلیک زیرو نے تنویر اور صفدر کو جبکہ ٹائیگر نے کیپٹن شکیل کو کاندھے پر لادا۔ اس کے ساتھ ہی وہ بلیک زیرو کو بھی سہارا دیتے ہوئے تھے کیونکہ اس نے ڈبل وزن اٹھایا ہوا تھا، اور تیزی سے اونچی چٹانوں کی طرف دوڑ پڑے۔ عمران نے جوزف کو تو ایک قدرے نیچی چٹان کے پیچھے چھوڑ دیا اور خود جھک کر بھاری بھرکم اور دیوہیکل جوانا کو دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر کندھے پر ڈالا اور تیزی سے اونچی چٹان کی طرف دوڑنے لگا۔ ٹائیگر اور



یک زیرو بھی صفدر اور کیپٹن شکیل کو لئے وہاں پہنچ گئے تھے۔

"ان کے زخم چیک کرو راشد! ——— میں جوزف کو لے آؤں" ——— ان نے جوانا کو نیچے لٹاتے ہوئے بلیک زیرو سے کہا۔ اور پھر جوزف کو اٹھانے کے لئے دوڑ گیا۔

چند لمحوں بعد وہ جوزف کو لئے وہاں پہنچ گیا۔ اسی لمحے فصیل کے ں حصے کی طرف سے جہاں سے یہ لوگ ہٹ ہو کر نہر میں گرے تھے ئرنگ کی آوازیں سنائی دیں۔ وہ جگہ یہاں سے کچھ دور تھی لیکن نیل کے گھوم جانے کی وجہ سے فائرنگ کرنے والے انہیں نظر نہ رہے تھے۔ گولیوں کے شعلے نہر میں غائب ہو رہے تھے۔

ان پانچوں کی پشت میں گولیاں لگی ہیں عمران صاحب ——— اور ﻔﺪﺭ کی حالت خاصی سیریس ہے۔ شاید گولی دل تک نہ پہنچ گئی ہو۔ اِن تو قدرے سیف ہیں ——— لیکن گولیاں نکالنا پڑیں گی" ——— یک زیرو کی آواز سنائی دی جو ان پر جھکا ہوا تھا۔

"تم ان کے زخموں کو مخصوص انداز میں دبا کر گولیاں نکالو ——— صفدر کو میں خود دیکھتا ہوں ——— ٹائیگر! ——— تم جا کر وہ مشین گنیں اٹھا لاؤ۔ جو ہم نے اس طرف چٹانوں کے پیچھے چھوڑی ہیں" ——— عمران نے کہا اور پھر وہ دوڑ کر الٹے پڑے ہوئے صفدر کے پاس پہنچا اور پھر اس پر جھک گیا۔ واقعی صفدر کی پشت پر جس جگہ گولی لگی تھی وہ جگہ خاصی خطرناک بھی ثابت ہو سکتی تھی۔ لیکن عمران نے جب زخم کو دونوں ہاتھوں سے دبا دبا کر دیکھا تو اس کے چہرے پر قدرے اطمینان کے آثار ابھر آئے۔ زخم کی نوعیت بتا رہی تھی کہ گولی بالکل سیدھ میں نہیں

لگ کر دل تک چلی جاتی ــــ بلکہ ٹیڑھی لگی تھی اس لئے وہ پسلیوں کی کی طرف نکل گئی تھی۔

عمران نے جلدی سے صفدر کو پہلو کے بل کیا اور پھر اندازے کے مطابق اس نے اس جگہ کو دبایا جہاں اس کے خیال کے مطابق گولی موجود ہونی چاہیے تھی۔ اور گولی واقعی اندر موجود تھی اس کا مطلب تھا کہ مشین گن کافی فاصلے سے چلائی گئی تھی اس لئے گولی گوشت کے اندر ہی رہ گئی تھی۔ ورنہ اگر نزدیک سے ان پر فائرنگ کی جاتی تو لازماً گولی پسلیاں توڑ کر دوسری طرف سے باہر نکل جاتی۔ اور دوسری طرف بھی سوراخ ہو جاتا۔

عمران نے دونوں انگوٹھے گولی کے اطراف میں رکھے اور پھر اس نے اس طرح گولی کو دبانا شروع کر دیا کہ گولی نے واپس زخم کی طرف حرکت کرنی شروع کر دی۔

ایک بار جیسے ہی گولی نے اپنی جگہ سے حرکت کی عمران کے ہاتھ تیزی سے چلنے لگے اور گولی اپنے ہی بنائے ہوئے زخم میں چلتی ہوئی تیزی سے واپس جانے لگی۔

چند لمحوں بعد عمران کے ہاتھ پشت پر زخم کے کناروں تک پہنچ گئے اور پھر جیسے ہی اس نے دونوں انگوٹھوں پر مخصوص انداز میں دباؤ ڈالا خون میں لتھڑی ہوئی گولی اچھل کر باہر نکل آئی اور عمران نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔ پانی میں گرنے کی وجہ سے زخم میں سے خون نکلنا بند ہو گیا تھا لیکن گولی نکالنے کی وجہ سے عمران نے جو دباؤ ڈالا تھا اس وجہ سے اب خون دوبارہ بہنے لگا تھا۔ ٹائیگر اس دوران مشین گنیں اٹھا کر لے آیا تھا۔

"عمران صاحب! ــــ فصیل پر تو سپاہی ہی سپاہی نظر آ رہے ہیں ــــ لیکن وہ سب نہر کی طرف متوجہ ہیں" ــــ ٹائیگر نے قریب آ کر کہا۔

"تم مشین گن لے کر اس طرف پہرہ دو۔ تاکہ اچانک کوئی ہمارے سروں پر نہ پہنچ جائے" ــــ عمران نے صفدر کی قمیض بٹنوں سے کھینچ کر اسے پٹی کی صورت میں پھاڑتے ہوئے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا واپس چٹان کے کنارے کی طرف رینگ گیا۔

"کیا پوزیشن ہے راشد" ــــ عمران نے صفدر کے زخم پر پٹی باندھتے ہوئے بلیک زیرو سے پوچھا۔

"چاروں کی گولیاں نکال دی ہیں میں نے ــــ زخم زیادہ گہرے نہیں ہیں ــــ یہ ابھی ہوش میں آ جائیں گے" ــــ بلیک زیرو نے جواب دیا۔ وہ ایسے کاموں میں بے حد ماہر تھا کیونکہ عمران نے دانش منزل میں اسے ایسے کاموں کی مکمل ٹریننگ دے رکھی تھی۔

"ان کی بینڈیج کر کے انہیں جلد از جلد ہوش میں لانے کی کوشش کرو ــــ ہم نے فوراً یہاں سے نکلنا ہے" ــــ عمران نے کہا اور پھر صفدر کی بینڈیج کر کے وہ اٹھا اور ٹائیگر کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اب خود سپاہیوں کی پوزیشن چیک کرنا چاہتا تھا۔ ابھی وہ چٹان کے کنارے کے قریب پہنچا ہی تھا کہ ٹائیگر تیزی سے اس کی طرف لپکا۔

"کیا ہوا ــــ؟" عمران نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے دور سے کئی سپاہی ادھر آتے دکھائی دیتے ہیں" ــــ ٹائیگر

نے کہا۔

"اوہ!۔۔۔ کہاں ہیں"۔۔۔ عمران نے جلدی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور پھر اُسے بھی دُور چٹانوں کے پیچھے سے کئی سپاہیوں کی جھلک دکھائی دی۔

"تم راشد کے ساتھ مل کر انہیں ہوش میں لے آؤ۔ اور پھر جدھر سے ہم آئے ہیں اُدھر سے واپس جاؤ۔۔۔ میں ان سپاہیوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہوں۔۔۔ اور پھر میں ان کا خاتمہ کر کے تمہارے ساتھ آملوں گا" عمران نے ٹائیگر سے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ ٹائیگر کوئی جواب دیتا عمران مشین گن اس کے ہاتھ سے لے کر تیزی سے چٹان کے پیچھے سے نکلا اور ایک اور چٹان کے پیچھے سے ہوتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ ٹائیگر پیچھے کی طرف پلٹا تو اس نے جوانا کو اُٹھ کر بیٹھے ہوئے دیکھا۔

"اوہ!۔۔۔ جوانا ہوش میں آگیا۔ ویری گڈ"۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا ہی تھا کہ اچانک وہ بُری طرح اچھل پڑا۔ کیونکہ چٹان کی دوسری طرف سے اچانک چار مشین گنیں ظاہر ہوئیں اور دوسرے لمحے فضا ریٹ ریٹ کی مخصوص آوازوں کے ساتھ ساتھ انسانی چیخوں سے گونج اٹھی۔



"آپ کیا چاہتے ہیں۔۔۔ کیا یہ پراجیکٹ ختم کر دیا جائے"۔۔۔ صدر مملکت کا لہجہ بے حد ناخوشگوار تھا۔

"اوہ سر!۔۔۔ میرا یہ مطلب نہ تھا۔۔۔ میں تو صرف اتنا چاہتا ہوں کہ اس پراجیکٹ کو جلدی میں مکمل نہ کیا جائے۔۔۔ کیونکہ ہماری معمولی سی غلطی یا کوتاہی سے اسرائیل کو سیاسی طور پر بے حد نقصان بھی پہنچ سکتا ہے"۔۔۔ سامنے بیٹھے ہوئے وزیر اعظم نے کہا اس کا لہجہ مؤدبانہ ضرور تھا لیکن ہلکی سی تلخی کا عنصر بھی موجود تھا۔

"کیا آپ نے اس پراجیکٹ کی مکمل فائل دیکھ لی ہے"۔۔۔ صدر مملکت نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے پوچھا۔

"بالکل سر۔۔۔ میں نے پوری فائل کا ایک ایک لفظ غور سے پڑھا ہے"۔۔۔ وزیر اعظم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ کے ذہن میں یہ خیال کیسے آگیا کہ اس پراجیکٹ میں کوئی

Admin @ www.hibuddiez.com


کوتاہی یا غلطی ہو سکتی ہے" ـــــ صدر مملکت نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سر ا ـــ فائل کے مطابق تو اس پراجیکٹ میں ہر زاویے کا خیال رکھا گیا ہے۔ لیکن فائل مرتب کرنے والے ایک زاویے کو نظر انداز کر دیا ہے ـــ اور میں اسی زاویے کی وجہ سے کہہ رہا ہوں کہ ہمیں اس پر مزید غور کر لینا چاہیئے" ـــ وزیر اعظم نے کہا۔

"وہ کونسا زاویہ ہے جناب وزیر اعظم صاحب" ـــ صدر مملکت نے چونک کر قدرے طنزیہ انداز میں پوچھا۔

"آپ نے یہ معلوم کر لیا ہے کہ پاکیشیا کے اس اہم ترین ایٹمی ریسرچ سنٹر کے تحفظ کے لئے کیا کیا اقدامات کئے گئے ہیں ـــ فرض کیجئے کہ خلائی سیارے سے نکل کر اس سنٹر پر پڑنے والی ریز کسی مخصوص حفاظتی نظام کی وجہ سے ناکام ہو جاتی ہیں تو پھر اس کا کیا نتیجہ ہو گا" ـــ وزیر اعظم نے چبا چبا کر الفاظ بولتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــ آپ دور از کار اندیشوں کی بات کر رہے ہیں ـــ ڈاکٹر لارنس کی ان ریز کے مقابلے میں کسی قسم کا بھی حفاظتی نظام نہیں ٹھہر سکتا ڈاکٹر لارنس اس سلسلے میں دو سال تک تجربات کرتے رہے ہیں ـــ آپ اس بارے میں فکر نہ کریں" ـــ صدر مملکت نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ـــ آپ با اختیار ہیں ـــ میں نے تو ایک بات کی تھی ـــ دوسری بات میں آپ کو یہ بتانا چاہتا تھا کہ میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹوں کو کانڈی جیل سے نکال کر سنٹرل جیل میں



لا کر انہیں گولی مار دینے کے مکمل انتظامات کر دیئے ہیں ـــ ان پر باقاعدہ جیل کے اندر ایک خصوصی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا اور جج کے فیصلے کے مطابق انہیں فوری طور پر گولی مار کر ہلاک کر دیا جائے گا ـــ اس طرح ہم دنیا کو بتا سکتے ہیں کہ پاکیشیا کے ان ایجنٹوں پر باقاعدہ مقدمہ چلا کر انہیں سزا دی گئی ہے" ـــ وزیر اعظم نے کہا۔

"اوہ ـــ آپ نے ایسا کیوں کیا ـــ اگر آپ انہیں فوری طور پر ختم ہی کرنا چاہتے تھے تو انہیں وہیں کانڈی جیل میں ہی گولیاں ماری جا سکتی تھیں ـــ یہ انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہیں ـــ ایک بار بھی یہ ہاتھ سے نکل گئے تو پھر ان کا دوبارہ ہاتھ آنا نہ صرف مشکل ہو جائے گا ـــ بلکہ ان لوگوں نے انتقامی طور پر اسرائیل کو انتہائی نقصان پہنچانے سے بھی گریز نہیں کرنا" ـــ صدر مملکت نے بے چین اور مضطرب لہجے میں کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ـــ وہ چاہے کس قدر بھی خطرناک ہوں ـــ جی۔ پی۔ فائیو اور ریڈ آرمی کے مسلح افراد کا مقابلہ تو نہیں کر سکتے۔ کانڈی جیل اسرائیل کی انتہائی خفیہ جیل ہے اس لئے میں اس کا نام دنیا کے سامنے نہ لانا چاہتا تھا ـــ میں نے کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک دونوں کو اپنے آفس میں طلب کر کے اس بارے میں تفصیلی ہدایات دی ہیں"۔ وزیر اعظم نے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ ان کی بات کا صدر مملکت جواب دیتے، اچانک پاس پڑے ہوئے ٹیلیفون سے مترنم موسیقی سی گونج اٹھی اور صدر مملکت نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔ ان کے چہرے پر اس فون کی گھنٹی بجنے پر خاصی حیرت کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

Admin @ www.hibuddiez.com


کیونکہ وہ اس وقت اپنے مخصوص چیمبر میں تھے۔ یہ چیمبر انتہائی اہم ترین ملکی معاملات پر گفتگو کرنے کے لئے مخصوص تھا اس لئے وہ وزیراعظم کو لے کر اس چیمبر میں آئے تھے اور اس چیمبر میں ان کی موجودگی کا مطلب تھا کہ انہیں سوائے انتہائی اہم ترین معاملے کے کسی صورت بھی ڈسٹرب نہ کیا جائے اور یہاں اس چیمبر میں فون آنے کا مطلب یہی ہو سکتا تھا کہ کوئی انتہائی اہم بات ہو گئی ہے۔

"یس" ۔۔۔ صدر مملکت نے باوقار لہجے میں کہا۔

"سر ۔۔۔ کانڈی جیل کے چیف سپرنٹنڈنٹ نے اطلاع دی ہے کہ کانڈی جیل میں جی۔ پی۔ فائیو کی طرف سے بھیجے جانے والے افراد انتہائی پراسرار انداز میں جیل توڑ کر نکل گئے ہیں ۔۔۔ ان میں سے پانچ افراد کو تو جیل کی فصیل پر ہی گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور ان کی لاشیں فصیل سے ملحقہ نہر میں گری ہیں جبکہ تین افراد جنہیں انتہائی خصوصی سیلز میں رکھا گیا تھا وہاں سے غائب ہیں۔ اور ان کی تلاش کے لئے پارٹیاں بھیج دی گئی ہیں" ۔۔۔ دوسری طرف سے بولنے والا صدر مملکت کا سپیشل سیکرٹری تھا۔

"کیا کہا ۔۔۔ تم کیا کہہ رہے ہو ۔۔۔ یہ کیسے ممکن ہے ۔۔۔ انہیں تو گیس کے ذریعے طویل مدت کے لئے بیہوش رکھا گیا تھا" ۔۔۔ صدر مملکت کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"سر ۔۔۔ جو کچھ چیف سپرنٹنڈنٹ نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے وہ میں نے عرض کر دیا ہے ۔۔۔ اگر آپ مزید رپورٹ چاہتے ہیں تو میں چیف سپرنٹنڈنٹ سے کال ملواؤں" ۔۔۔ سپیشل سیکرٹری نے کہا۔



"ہاں ۔۔۔ بات کراؤ" ۔۔۔ صدر مملکت نے کہا اور رسیور واپس رکھ دیا۔

"کیا ہوا ۔۔۔ آپ پریشان لگ رہے ہیں" ۔۔۔ وزیراعظم کے لہجے میں بھی صدر مملکت کی حالت دیکھ کر تشویش کے آثار ابھر آئے تھے۔

"وہ ہوا ہے جس کا مجھے تصور تک نہ تھا ۔۔۔ وہ عمران اور اس کے ساتھی کانڈی جیل سے فرار ہو گئے ہیں ۔۔۔ پانچ آدمیوں کو تو ہلاک کر دیا گیا ہے ۔۔۔ جبکہ خصوصی سیلز کے تینوں افراد غائب ہیں۔ حالانکہ مخصوص گیس کی مدد سے انہیں مسلسل بیہوش رکھا گیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود وہ لوگ نکل گئے ۔۔۔ کاش میں انہیں زندہ رکھنے کی بجائے موقع پر ہی ہلاک کرا دیتا" ۔۔۔ صدر مملکت نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ یہ کیسے ہوا ۔۔۔ کانڈی جیل سے کسی کا فرار ہو جانا تو انتہائی ناممکن ہے ۔۔۔ اور رپورٹ کے مطابق انہیں جن سیلز میں رکھا گیا تھا وہاں سے تو ان کی روحیں بھی نہ نکل سکتی تھیں" ۔۔۔ وزیراعظم بھی پریشان ہو گئے۔

اسی لمحے ٹیلیفون کی مترنم موسیقی ایک بار پھر گونج اٹھی اور صدر مملکت نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ۔۔۔ صدر مملکت نے تلخ لہجے میں کہا۔

"سر ۔۔۔ چیف سپرنٹنڈنٹ کانڈی جیل مسٹر گراہم مارسیل لائن پر ہیں" ۔۔۔ دوسری طرف سے سپیشل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ" ۔۔۔ صدر مملکت نے تلخ لہجے میں کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com



"ہیلو سر ــــ میں گراہم مارسیل بول رہا ہوں سر" ــــ ایک لمحے بعد ایک سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

"مسٹر گراہم ــ یہ کیسی رپورٹ دی ہے آپ نے ــــ کیا اب کانڈی جیل سے بھی لوگ فرار ہونے لگ گئے ہیں" ــــ صدر مملکت کا لہجہ انتہائی کرخت تھا۔

"سر! ــــ ایسا واقعہ پہلی بار سامنے آیا ہے ــــ جس انداز سے سپیشل سیل کے فرشوں اور دیواروں کو توڑا گیا ہے اور پھر سیل کی اس دیوار سے جہاں نیچے انتہائی گہرائی میں خوفناک ترین دلدل ہے ان کا غائب ہو جانا ــ مجھے تو اب تک خود یقین نہیں آ رہا سر ــ ایسا ہونا ممکن ہی نہیں ہے ــــ" چیف سپرنٹنڈنٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ لوگ تو گیس کی وجہ سے بیہوش تھے ــــ پھر وہ کیسے نکل گئے ــــ انہوں نے دیواریں توڑ دیں ــــ فرش توڑ دیئے ــــ کیا آپ واقعی ہوش میں ہیں" ــــ صدر مملکت نے انتہائی غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"سر! ــ وہ واقعی بیہوش تھے ــــ اور ہم نے ان کے بوٹ اور جرابیں تک اتار لی تھیں ــــ لیکن نجانے کس طرح یہ سب کچھ ہو گیا ــ ان ہی سے پانچ افراد بڑے سیل میں تھے ــــ وہاں بھی انہوں نے نجانے کس طرح اس کا آٹومیٹک راستہ کھول لیا ــــ اور پھر وہاں موجود مسلح سپاہیوں کو بھی خاموشی سے قتل کر دیا گیا۔ اس کے بعد انہوں نے باہر کا فولادی گیٹ کھولا ــــ اسلحہ نجانے ان کے ہاتھ کہاں سے لگا۔



انہوں نے حفاظتی چوکیوں کی سرچ لائٹیں ایک ہی وار میں تباہ کر دیں اور پھر وہ ایک نگران چوکی پر چڑھ گئے ــــ اس دوران ایمرجنسی لائٹیں آن کی گئیں تو وہ پانچوں فصیل پر بھاگتے دیکھے گئے۔ جس پر انہیں مشین گن کی گولیوں سے وہیں بھون دیا گیا اور ان کی لاشیں نہر میں جا گریں ــــ اور اب نہر میں ان کی لاشوں کی تلاش کے ساتھ ساتھ ان تین افراد کو بھی تلاش کیا جا رہا ہے ــــ ابھی ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا ہے۔ لیکن جلد ہی صبح کا اجالا پھیل جائے گا ــ ہم نے بڑے وسیع دائرے میں ناکہ بندی کر لی ہے۔ اگر وہ تینوں زندہ بھی ہیں تو کسی صورت بھی بچ کر نہ جا سکیں گے سر" ــــ چیف سپرنٹنڈنٹ نے تفصیلی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان تینوں کو بھی زندہ یا مردہ ہر حالت میں سامنے لاؤ ــــ اور ان پانچوں افراد کی لاشیں بھی ــــ اور سن لو ــ اگر ان میں سے ایک بھی نکل جانے میں کامیاب ہو گیا تو میں کانڈی جیل کے ایک ایک ملازم کو گولیوں سے اڑوا دوں گا ــــ سمجھ گئے" ــــ صدر مملکت نے انتہائی غصیلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر ــــ" چیف سپرنٹنڈنٹ نے جواب دیا اور صدر مملکت نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ صدر مملکت کا چہرہ شدید غصے کی وجہ سے انتہائی سرخ ہو گیا تھا۔

"یہ تو بہت برا ہوا سر ــــ پراجیکٹ مکمل ہونے کے قریب ہے ان حالات میں ان لوگوں کا اس طرح فرار ہو جانا انتہائی خطرناک بھی ہو سکتا ہے ــــ آخر وہ ان خصوصی سیلز میں سے فرار کیسے

Admin @ www.hibuddiez.com



ہو گئے" ___ ؟ وزیر اعظم نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔ ان کے چہرے پر بھی پریشانی کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"ہاں! ___ ان لوگوں سے کچھ بعید نہیں ہے ___ آپ ایسا کریں کہ کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک دونوں کو فوراً الرٹ کر دیں ___ اور جی۔ پی۔ فائیو اور ریڈ آرمی کو پورے تل ابیب میں پھیلا دیں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر یہ لوگ زندہ ہیں تو پھر یہ اس احمق چیف سپرنٹنڈنٹ کے بس کے نہیں ہیں ___ بہرحال کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک کو کہہ دیں کہ میں زیادہ سے زیادہ چار گھنٹوں کے اندر اندر ان لوگوں کی لاشیں دیکھنا چاہتا ہوں ___ ورنہ ان دونوں کے اپنے جسم لاشوں میں تبدیل کر دیئے جائیں گے" ___ صدر مملکت نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر! ___ ایسا ہی ہو گا ___ میں ابھی جا کر ان دونوں کو حکم دے دیتا ہوں" ___ وزیر اعظم نے کہا اور اٹھ کر انہوں نے صدر مملکت کو سلام کیا۔ صدر مملکت نے بھی اٹھ کر ان سے مصافحہ کیا۔ اور وزیر اعظم واپس مڑ گئے۔

"یہ بات نوٹ رکھیں کہ چاہے یہ لوگ پکڑے جائیں ___ یا نہ پکڑے جائیں ___ پروجیکٹ ہر صورت میں مکمل ہو گا ___ اب یہ مسئلہ اسرائیل کی عزت کا بن چکا ہے" ___ صدر مملکت نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"یس سر" ___ وزیر اعظم نے مختصر لفظوں میں جواب دیا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گئے۔



وزیر اعظم کے باہر جاتے ہی صدر مملکت نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیا۔

"کاش! ___ میں انہیں زندہ رکھنے کے چکر میں نہ پڑتا ___ اب یہ وزیر اعظم اس سارے واقعہ کا بوجھ مجھ پر براہ راست ڈالنے کی کوشش کرے گا" ___ صدر مملکت نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں ہاتھوں سے سر تھامے اس طرح مسلسل بڑبڑاتے چلے جا رہے تھے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے کانڈی جیل سے فرار نے ان کے ذہن پر انتہائی برا اثر چھوڑا ہے اور وہ ذہنی عدم توازن کا شکار ہو گئے ہوں۔

Admin @ www.hibuddiez.com



عمران چٹانوں کے پیچھے چھپتا ہوا تیز رفتاری سے آگے بڑھتا جارہا تھا کہ اچانک اُسے اپنے عقب میں مشین گن کی فائرنگ اور انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں تو وہ ایک لمحے کے لئے ٹھٹھکا اور دوسرے لمحے وہ انتہائی تیز رفتاری سے واپس مڑ گیا۔ کیونکہ چیخوں اور فائرنگ کی آوازیں عین اس جگہ سے آئی تھیں جہاں وہ اپنے زخمی اور بے ہوش ساتھیوں کو چھوڑ آیا تھا۔

چند ہی لمحوں میں وہ واپس اس جگہ پہنچا تو اس نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا کیونکہ اس کے ساتھی محفوظ تھے البتہ ٹائیگر اور بلیک زیرو دونوں تنویر، کیپٹن شکیل اور جوزف کو بُری طرح جھنجھوڑنے میں مصروف تھے جب کہ جوانا زخمی ہونے کے باوجود ہاتھ میں مشین گن اٹھائے دوسری طرف کو جھکا ہوا تھا اور چٹان کی دوسری طرف چار سپاہیوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں اور پھر اس کے دیکھتے ہی دیکھتے کیپٹن شکیل تنویر اور جوزف



دونوں ہوش میں آ گئے۔

"کیا ہوا ٹائیگر ۔۔۔؟" عمران نے قریب پہنچتے ہی کہا۔

"اوہ سر ۔۔۔ میں واپس لوٹا تو اچانک یہ چار سپاہی مشین گنیں اٹھائے سر پر پہنچ گئے ۔۔۔ میں اس وقت جھک کر دوسری مشین گن اٹھا رہا تھا۔ چنانچہ ان سے پہلے میں نے فائر کھول دیا۔ ورنہ ہم سب ایک لمحے میں بھون ڈالے جاتے" ۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جلدی کرو ۔۔۔ راشد! تم صفدر کو اٹھا لو ۔۔۔ جلدی یہاں سے نکلو ۔۔۔ ابھی یہ لوگ یہاں پوری قوت سے ٹوٹ پڑیں گے"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں اٹھا لیتا ہوں ماسٹر" ۔۔۔ جوانا نے جلدی سے کہا اور جھک کر بے ہوش صفدر کو اٹھانے لگا۔

"تم زخمی ہو" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ارے نہیں ماسٹر ۔۔۔ یہ ایسا کونسا زخم ہے" ۔۔۔ جوانا نے کہا اور دوسرے لمحے وہ سیدھا ہوا تو صفدر کو اس نے کاندھے پر اٹھا لیا تھا۔

تنویر، جوزف اور کیپٹن شکیل اب پوری طرح ہوش میں آ چکے تھے۔ اور ٹائیگر نے مردہ سپاہیوں سے حاصل کردہ مشین گنیں انہیں پکڑا دیں۔

اسی لمحے عمران کو عقب میں بہت سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔

"جلدی نکل جاؤ ۔۔۔ میں انہیں روکتا ہوں" ۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور تیزی سے ایک چٹان کی اوٹ میں ہو گیا جبکہ اس

Admin @ www.hibuddiez.com



کے ساتھی پیچھے کی طرف چٹانوں کی اوٹ میں بڑھنے لگے۔

عمران کو چٹان کے پیچھے چھپے چند ہی لمحے گزرے تھے کہ یکلخت ایک تیز آواز ابھری۔

"چاروں طرف سے گھیر لو ان چٹانوں کو ——— اور اُڑا دو ——— بم مارو" ——— بولنے والا چیخ کر کہہ رہا تھا کہ عمران نے یکلخت ایک سائیڈ پر مشین گن کا رخ کر کے فائر کھول دیا۔ اور دوسرے لمحے بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے اچھل کر وہ دائیں ہاتھ پر موجود ایک چٹان کے پیچھے ہو گیا۔

اسی لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور وہ جگہ جہاں ایک لمحہ پہلے عمران موجود تھا ریزہ ریزہ ہو کر فضا میں بکھر گئی۔ عمران نے دھماکہ ہوتے ہی ایک زوردار چیخ ماری اور پھر تیزی سے گھوم کر اونچی نیچی چٹانوں کی اوٹ لیتا ہوا وہاں سے دور ہٹتا گیا۔ بم کے پھٹنے سے وہاں پر گرد و غبار کا ایک فوارہ سا پھوٹ گیا تھا۔ اس لئے اردگرد کا علاقہ گرد سے اَٹ گیا۔ عمران کے چیخنے کے بعد وہاں تیز فائرنگ ہونے لگی اور چند لمحوں بعد وہاں انسانوں کے شور و غل کی آوازیں سنائی دینے لگیں شاید اوٹ میں چھپے ہوئے سپاہیوں نے اس سائٹ پر یلغار کر دی تھی۔

عمران اب ان سے کافی فاصلے پر پہنچ گیا تھا وہ سپاہی اب بھی اس کے نشانے پر تھے اور وہ آسانی سے ان میں سے چند کو مار سکتا تھا۔ لیکن اس نے فائرنگ نہ کی بلکہ انتہائی تیز رفتاری سے وہ چٹانوں کی اوٹ لیتا ہوا اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھتا گیا۔ اس نے دیکھ لیا تھا کہ سپاہیوں کی یہ ٹولی اس طرف متوجہ ہے اور لوگ وہاں موجود نہیں



ہیں اور وہ انہیں وہیں الجھا کر ساتھیوں سمیت نکل جانا چاہتا تھا۔

تھوڑی دیر بعد اسے ٹائیگر نے ایک چٹان کے پیچھے سے ہاتھ اٹھا کر اشارہ کیا اور وہ دوڑتا ہوا وہاں پہنچ گیا۔ یہ جگہ ایک سڑک سے کچھ دور تھی اور سڑک کے بعد دور دور تک ہرے بھرے کھیت پھیلے ہوئے تھے۔

"جلدی کرو ——— نکل چلو یہاں سے ——— ابھی یہ لوگ چاروں طرف پھیل جائیں گے ——— کھیتوں کی طرف دوڑو" ——— عمران نے ان کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔ اور وہ سب چٹانوں کے پیچھے سے نکل کر تیزی سے سڑک کی طرف دوڑ پڑے۔

سڑک کے قریب پہنچ کر وہ چٹانوں کی اوٹ سے بھی محروم ہو گئے کیونکہ وہاں کھلا میدان تھا۔ البتہ کانڈی جیل چونکہ وہاں سے کافی فاصلے پر تھی اس لئے وہ لوگ وہاں سے انہیں چیک نہ کر سکتے تھے۔

سڑک ویران پڑی ہوئی تھی۔ انہوں نے تیزی سے دوڑتے ہوئے سڑک کراس کی اور کھیتوں کے درمیان موجود راستے پر دوڑنے لگے۔ ابھی وہ ذرا ہی دور گئے تھے کہ انہیں دور سے ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی۔ انہوں نے دوڑتے دوڑتے مڑ کر دیکھا تو جیل کی طرف سے ایک ہیلی کاپٹر تیزی سے ان کی طرف بڑھا آ رہا تھا۔

"دبک جاؤ ——— کھیتوں میں دبک جاؤ" ——— عمران نے چیخ کر کہا اور وہ سب تیزی سے کھیتوں میں دبک گئے۔ جوانا نے صفدر کو نیچے زمین پر لٹا دیا تھا۔ ہیلی کاپٹر ان کے اوپر سے ہوتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر ایک لمبا چکر کاٹ کر دائیں طرف کی پہاڑیوں کی طرف اڑتا

چلا گیا۔

"یہ ابھی دوبارہ آئے گا۔ اس لئے اس کے آنے سے پہلے ہمیں کوئی جگہ تلاش کر لینی چاہیئے"۔۔۔۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"سر۔۔۔ میں اس درخت پر چڑھ کر دیکھتا ہوں۔۔۔ یہاں کہیں لازماً کوئی فارم ہاؤس ہوگا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا اور اٹھ کر قریب موجود ایک درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ ابھی وہ درخت کے اوپر پہنچا ہی تھا کہ یکلخت وہی ہیلی کاپٹر ایک بار پھر چکر کاٹ کر ان کی طرف بڑھنے لگا۔

"اوہ!۔۔۔ اب یہ راشد چیک ہو جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس کا خیال درست نکلا۔ ہیلی کاپٹر یکلخت اس درخت کے اوپر پہنچ کر رک گیا اور پھر اس میں سے ایک شخص کا باہر کی طرف جھکا ہوا چہرہ نظر آیا۔ اس کی آنکھوں پر دوربین تھی کہ اچانک بلیک زیرو نے ہیلی کاپٹر پر درخت کے اوپر سے ہی فائر کھول دیا اور وہ آدمی جھٹکا کھا کر ہیلی کاپٹر کے اندر غائب ہو گیا۔ گولی نے یقیناً اسے چاٹ لیا تھا کیونکہ جس انداز میں اس نے جھٹکا کھایا تھا وہ انداز بتا رہا تھا کہ وہ ہٹ ہو چکا ہے۔ درخت چونکہ خاصا بلند تھا اس لئے درخت کے اوپر سے ہیلی کاپٹر مشین گن کی رینج میں تھا جب کہ نیچے سے وہ رینج میں نہ آتا تھا۔

ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے آگے بڑھا اور پھر اس کے نیچے لگی ہوئی مشین گن نے بے تحاشا انداز میں آگ اگلنا شروع کر دی۔ لیکن بلیک زیرو نے ہیلی کاپٹر پر فائرنگ کرتے ہی درخت پر سے نیچے چھلانگ لگا دی تھی اور پھر اٹروٹنگ انداز میں زمین پر دوڑتا ہوا کھیت میں گھس گیا اور



اس کے اس فیصلے نے اس کی جان بچا لی۔ ورنہ وہ اگر درخت سے نیچے اترنے کا اس انداز میں فیصلہ کرتا جس انداز میں وہ چڑھا تھا تو پھر اس کا بچ نکلنا محال ہو جاتا۔ کیونکہ درخت کی شاخوں پر گولیاں چاروں طرف سے بارش کی طرح برسی تھیں۔ ہیلی کاپٹر اسی طرح فائرنگ کرتا ہوا کافی آگے نکل گیا تھا۔

"دائیں طرف یہاں سے چند فرلانگ دور ایک فارم ہاؤس ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے چیختے ہوئے کہا۔

"ادھر کی بجائے مخالف سمت میں دوڑو۔۔۔۔ واپس سڑک کی طرف اور پھر لمبا چکر کاٹ کر فارم ہاؤس کی طرف جاؤ"۔۔۔۔ عمران نے چیخ کر کہا اور پھر وہ خود تیزی سے اسی درخت پر چڑھنے لگا جس پر چند لمحے پہلے گولیوں کی بارش ہوئی تھی۔ اس کے ساتھی واپس سڑک کی طرف دوڑنے لگے۔

ہیلی کاپٹر آگے جا کر واپس پلٹا تو اس کے دوڑتے ہوئے ساتھی جلدی سے دبک گئے کیونکہ دوڑتے ہوئے وہ چیک کئے جا سکتے تھے۔ عمران نے ہاتھ اوپر کو اٹھایا اس طرح جیسے وہ کسی کو اشارہ کر رہا ہو۔ وہ دراصل پائلٹ کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتا تھا اور پھر ہیلی کاپٹر تیزی سے درخت کی طرف گھوما اور انتہائی تیز رفتاری سے درخت کی طرف بڑھنے لگا۔ عمران کا مقصد پورا ہو چکا تھا لیکن ابھی وہ درخت سے کچھ دور تھا کہ عمران نے اس پر فائر کھول دیا۔ پائلٹ نے تیزی سے ہیلی کاپٹر کو اوپر اٹھایا لیکن عمران نے شاید پہلے ہی اس کا اندازہ لگا کر فائر کیا تھا کیونکہ ہیلی کاپٹر کے اوپر اٹھنے کے باوجود مشین گن کی گولیاں ٹھیک اس کے پٹرول ٹینک میں

Admin @ www.hibuddiez.com

Admin @ www.hibuddiez.com



گھس گئیں۔ ہیلی کا پٹر ایک جھٹکے سے سیدھا ہو کر آگے بڑھنے لگا ہی تھا کہ یکلخت ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور ہیلی کا پٹر آگ کا شعلہ بن کر نیچے گرنے لگا۔

عمران نے بلیک زیرو کی طرح درخت کے اوپر سے ہی چھلانگ لگا دی۔

"اب ادھر آجاؤ ــــ فارم ہاؤس کی طرف" ــــ عمران نے قدم زمین پر لگتے ہی دوڑ کر آگے بڑھتے ہوئے چیخ کر کہا اور کھیت میں دبکے ہوئے اس کے ساتھی اٹھ کر خاصی تیز رفتاری سے اس کے پیچھے بھاگ پڑے۔

وہ سب کھیتوں کے درمیان دوڑتے ہوئے تھوڑی دیر میں ٹک سے کافی دور پہنچ گئے اور اب انہیں فارم ہاؤس کی عمارت نظر آنے لگ گئی تھی۔ صفدر ابھی تک جوانا کے کندھے پر لدا ہوا تھا لیکن اب وہ ہوش میں آچکا تھا۔ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں لیکن جوانا نے اس کے ہوش میں آجانے کے باوجود اسے نیچے اتارنے سے انکار کر دیا تھا کیونکہ اس طرح صفدر کی حالت زیادہ بگڑ سکتی تھی۔

مسلسل دوڑتے ہوئے وہ تھوڑی دیر بعد فارم ہاؤس کے قریب پہنچ گئے۔ فارم ہاؤس کا لکڑی کا پھاٹک کھلا ہوا تھا اور اندر کھڑی ایک جیپ نظر آرہی تھی۔ عمران نے ہاتھ کے اشارے سے اپنے ساتھیوں کو وہیں رکنے کا اشارہ کیا اور خود مشین گن سنبھالے تیزی سے دوڑتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھا۔ اور وہ پھاٹک کے قریب پہنچ کر یکلخت دیوار کے ساتھ دبک گیا کیونکہ فارم ہاؤس کی اصل عمارت سے ایک نوجوان لڑکی جس کے بال شانوں تک کٹے ہوئے تھے اور اس نے چست پتلون



اور گہرے نیلے رنگ کی ہاف آستین والی شرٹ پہن رکھی تھی باہر نکلی اور تیزی سے ایک طرف کھڑی جیپ کی طرف بڑھنے لگی۔

"خبردار ــــ ہاتھ اٹھا دو۔ ورنہ" ــــ اچانک عمران نے پھاٹک سے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا اور نوجوان لڑکی چیخ مار کر عمران کی طرف مڑی اور دوسرے لمحے اس نے ہاتھ اٹھا دیئے۔

"کک ــــ کون ہو تم ــــ کیا فوجی ہو ــــ لیکن ــــ" لڑکی نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اندر تمہارے علاوہ اور کون ہے" ــــ؟ عمران نے اس کے قریب پہنچ کر انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"میرے ڈیڈی ہیں ــــ وہ معذور ہیں" ــــ لڑکی نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ لیکن اس کے چہرے پر شدید خوف کے آثار نمایاں تھے۔

اسی لمحے عمران کے ساتھی بھی دوڑتے ہوئے اندر داخل ہوئے تو لڑکی کا چہرہ انتہائی خوف کی شدت سے مسخ ہو گیا۔

"ڈرو نہیں ــــ ہم دشمن نہیں دوست ہیں ــــ ہمارے ساتھی زخمی ہیں اور کانڈی جیل کے سپاہی ہمارے پیچھے ہیں ــــ تم عرب ہو یا یہودی" ــــ؟ عمران نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا لیکن لڑکی کی آنکھیں یکلخت بند ہو گئیں اور وہ نیچے گرنے لگی تو عمران نے آگے بڑھ کر اسے سنبھال لیا۔ وہ خوف کی شدت سے بیہوش ہو چکی تھی۔

"کون ہے جانثی ــــ کس سے باتیں کر رہی ہو" ــــ فارم ہاؤس کے اندر سے کسی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"جلدی کرو ــــ اندر جا کر بڈھے کو سنبھالو ــــ دیکھو کوئی تشدد نہ ہو"

Admin @ www.hibuddiez.com

عمران نے لڑکی کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی تیزی سے عمارت کے اندر داخل ہوئے تو اندر سے خوف زدہ چیخ سنائی دی۔ عمران لڑکی کو اٹھائے اندر داخل ہوا تو اس نے ایک ادھیڑ عمر آدمی کو ایک بیڈ پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ وہیل چیئر بیڈ کے ساتھ رکھی ہوئی تھی۔ اور اس آدمی کی ٹانگوں پر کمبل پڑا ہوا تھا اور سخت دہشت زدہ لگ رہا تھا۔

"لک ۔ لک ۔ کیا ہوا چانشی کو" ۔۔۔ بوڑھے نے لڑکی کو عمران کے کاندھے پر لٹکتے دیکھ کر چیختے ہوئے کہا۔

"گھبراؤ نہیں ۔۔۔ صرف خوف سے بیہوش ہو گئی ہے ۔۔۔ تم مجھے عرب لگتے ہو" ۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں ! ۔۔۔ میں عرب ہوں اور یہ میری بیٹی چانشی ہے ۔۔۔ اس کی ماں آسامی تھی جو فوت ہو چکی ہے ۔۔۔ تم کون ہو ۔۔۔ ایشیائی لگتے ہو" ادھیڑ عمر آدمی نے جلدی جلدی کہا۔

"کیپٹن شکیل ! ۔۔۔ تم اوپر چھت پر جاؤ اور نگرانی کرو ۔۔۔ کہیں وہ لوگ اچانک نہ اندر آجائیں" ۔۔۔ عمران نے لڑکی کو قریبی بیڈ پر لٹاتے ہوئے کہا جب کہ جوانا نے صفدر کو اب فرش پر کھڑا کر دیا تھا کیپٹن شکیل تیزی سے دوڑتا ہوا باہر نکل گیا۔

"کون لوگ ۔۔۔ کون یہاں آسکتے ہیں ۔۔۔ ابھی میں نے دور سے فائرنگ اور دھماکے کی آوازیں سنی تھیں ۔۔۔ میں نے چانشی کو بھیجا تھا کہ وہ جا کر معلوم کرے" ۔۔۔ ادھیڑ عمر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا وہ اب خاصی حد تک سنبھل گیا تھا۔



"ہم ایشیائی ہیں مسٹر" ۔۔۔ عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"خیاط ۔۔۔ میرا نام خیاط ہے" ۔۔۔ اس آدمی نے جلدی سے جواب دیا۔

"مسٹر خیاط ! ۔۔۔ اسرائیل پاکیشیا کے خلاف ایک خوفناک مشن مکمل کرنا چاہتا ہے ۔۔۔ اور ہم یہاں اس مشن کے خاتمے کے لئے آئے ہیں ۔ لیکن ہمیں دھوکے سے پکڑ کر کانڈی جیل میں ڈال دیا گیا تھا جہاں سے ہم فرار ہو کر یہاں آئے ہیں ۔۔۔ ہمارے ساتھی زخمی ہیں اور کانڈی جیل کے سپاہی ہمارے پیچھے لگے ہوئے ہیں" ۔۔۔ عمران نے اس سے کھل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے کیپٹن شکیل دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"دس جیپیں اور بے شمار مسلح آدمی کھیتوں میں پھیل چکے ہیں اور وہ یقیناً تھوڑی دیر میں یہاں پہنچ جائیں گے" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے اندر آتے ہی جلدی سے کہا۔

"اوہ ! ۔۔۔ پھر تو ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا چاہئے" ۔۔۔ عمران نے جلدی سے بیڈ پر رکھی ہوئی مشین گن اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو ! ۔۔۔ تم اگر پاکیشیا کے رہنے والے ہو تو پھر میں تمہاری مدد کروں گا ۔۔۔ کیونکہ پاکیشیا کے ایک گروپ نے کئی بار یہاں ہماری خاطر اپنی جانیں لڑا دی ہیں ۔۔۔ اب مجھے نہیں معلوم کہ تم کون لوگ ہو۔ لیکن بہرحال تم پاکیشیا کے ہو تو ہم پر تمہاری مدد فرض ہے" ۔۔۔ خیاط نے جلدی سے کہا۔

"آپ کا تعلق کس تنظیم سے ہے ۔۔۔ کیا شاکر سرات تنظیم سے ہے"۔

Admin @ www.hibuddiez.com



عمران نے جلدی سے پوچھا۔

"اوہ ہاں! ۔۔۔ میں ان کے گروپ کا ایک ادنیٰ رکن تھا لیکن اب ٹانگوں سے معذور ہونے کی وجہ سے بے کار ہو گیا ہوں ۔۔۔ تمہارے ہم وطنوں نے مسجد اقصیٰ کو ہیکل سلیمانی میں بدلنے کا ان یہودیوں کے ناپاک عزم کو انتہائی بہادرانہ انداز میں لڑ کر ناکام کیا تھا ۔۔۔ میں اسی مشن کے دوران زخمی ہوا تھا ۔۔۔ بہرحال میری بیٹی کو ہوش میں لے آؤ ۔۔۔ جلدی کرو" ۔۔۔ ادھیڑ عمر خیاط نے تیز لہجے میں کہا اور عمران کے اشارے پر ٹائیگر نے جلدی سے آگے بڑھ کر لڑکی کے منہ اور ناک پر ہاتھ رکھ دیئے۔

چند لمحوں بعد ہی لڑکی کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی تو ٹائیگر نے ہاتھ ہٹا لئے۔ اور لڑکی چیخ مار کر اٹھ بیٹھی۔

"چانشی! ۔۔۔ یہ ہمارے دوست ہیں ۔۔۔ پاکیشیا سے متعلق ہیں ۔۔۔ تم انہیں فوراً تہہ خانے میں چھوڑ کر آ جاؤ ۔۔۔ ابھی یہودی پولیس یہاں پہنچنے والی ہے" ۔۔۔ خیاط نے اپنی لڑکی سے مخاطب ہو کر تیز لہجے میں کہا۔

"پاکیشیائی ۔۔۔ اوہ! ۔۔۔ وہ عمران جس کی کہانیاں آپ مجھے سناتے رہتے ہیں" ۔۔۔ لڑکی نے آنکھیں پھاڑ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس طرح دیکھنا شروع کر دیا جیسے وہ ان میں سے عمران کو پہچاننے کی کوشش کر رہی ہو۔

"چانشی! ۔۔۔ یہ وقت باتیں کرنے کا نہیں ہے ۔۔۔ وہ کتے ابھی یہاں پہنچنے والے ہیں جلدی کرو" ۔۔۔ خیاط نے ہونٹ کاٹتے



ہوئے کہا۔

"اوہ آئیے" ۔۔۔ چانشی باپ کی بات سنتے ہی اچھل کر بیڈ سے نیچے اتری اور کونے میں موجود ایک دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ عمران نے اشارہ کیا اور وہ سب تیزی سے اس کے پیچھے چل پڑے۔

"تم بھی بھاگ جاؤ جوان! ۔۔۔ ورنہ تمہارے ساتھ وہ ہم دونوں کو بھی گولیوں سے بھون ڈالیں گے" ۔۔۔ خیاط نے تیز لہجے میں کہا۔

"آپ میری فکر نہ کریں ۔۔۔ میں نے یہاں چھپنے کی جگہ منتخب کر لی ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مشین گن ہاتھ میں لئے وہ تیزی سے ایک بڑی سی الماری کی سائیڈ میں موجود خلا میں گھس گیا۔

"اوہ! ۔۔۔ کہیں وہ تلاشی نہ لیں" ۔۔۔ خیاط نے گھبراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں ۔۔۔ اگر وہ تلاشی بھی لیں گے تو یقیناً الماری ہٹا کر نہ دیکھیں گے" ۔۔۔ عمران نے سائیڈ پر دوبارہ نمودار ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ آپ یہاں ہیں ۔۔۔ وہاں آپ کے ساتھی آپ کے بغیر تہہ خانے میں جانے کے لئے تیار نہیں ہیں" ۔۔۔ چانشی نے دوبارہ دروازے پر نمودار ہوتے ہوئے کہا۔

"میرے ساتھ آئیے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور الماری کی سائیڈ سے نکل کر دوڑتا ہوا وہ اس دروازے کی طرف بڑھا۔ چانشی اس کے پیچھے تھی۔ پھر وہ ایک گودام نما کمرے میں پہنچ گئے۔ وہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔

Admin @ www.hibuddiez.com



"آپ سب تہہ خانے میں چلے جائیں ---- میں باہر رہوں گا ---- جلدی کرو چانشی ---- انہیں پہنچا کر واپس آؤ" ---- عمران نے اپنے ساتھیوں سے تیز لہجے میں کہا اور دوڑتا ہوا واپس اُدھیڑ عمر خیاط والے کمرے میں پہنچ گیا۔

چند لمحوں بعد ہی چانشی بھی واپس آگئی۔

اسی لمحے باہر سے بھاری قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔

"چانشی جاؤ ---- خیال رکھنا۔ ہم مر تو سکتے ہیں لیکن ان کے متعلق کچھ نہیں بتا سکتے ---- فطری انداز میں بات کرنا" ---- خیاط نے جلدی سے کہا اور چانشی سر ہلاتی ہوئی باہر کو لپک گئی۔ جبکہ عمران تیزی سے الماری کی سائیڈ میں گھس گیا۔

"جناب! ---- میری ڈیڈی تو معذور ہیں ---- دیکھ لیجئے۔ یہاں آکر کسی نے کیا کرنا ہے" ---- چانشی کی آواز عمران کو سنائی دی اور پھر کئی قدموں کی آوازیں کمرے میں پہنچ گئیں۔

"جاؤ سارے فارم ہاؤس کی مکمل تلاشی لو ---- ایک ایک اینٹ کو چیک کرو" ---- ایک بھاری اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر قدموں کی آوازیں فارم ہاؤس میں پھیل گئیں۔

"ہمیں اطلاع ملی ہے کہ مجرم یہاں آئے ہیں ---- اس لئے اگر آپ اپنی سلامتی چاہتے ہیں تو سچ سچ بتا دیں۔ ورنہ ----" اسی بھاری آواز نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب! ---- میرا نام خیاط ہے ---- اور میں وزیر اعظم رالف صاحب کے سپیشل سیکرٹری کا بھائی ہوں ---- ہم لوگوں کے تو آبا و اجداد



اسرائیل کے وفادار رہے ہیں ---- پھر میں معذور ہوں ---- یہ دیکھیں! میری ٹانگیں بالکل بے کار ہیں ---- یہ میری بیٹی چانشی ہے یونیورسٹی کی طالبہ ہے آجکل چھٹیاں ہیں اس لئے ہم دونوں یہاں آگئے ہیں"۔ خیاط نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"ابھی پتہ چل جاتا ہے" ---- بولنے والے نے کہا۔

"جناب! ---- وہ دشمن کون ہیں ---- کیا کوئی مجرم ہیں" ---- چانشی کی آواز سنائی دی وہ بڑے معصومیت بھرے لہجے میں پوچھ رہی تھی۔

"ہاں! ---- بہت بڑے مجرم ہیں ---- اسرائیل کے دشمن ہیں۔ جی۔ پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ اور ریڈ آرمی کے چیف کرنل فرانک بھی ان کی تلاش کے لئے یہاں آنے والے ہیں ---- اور وہ دونوں انتہائی سخت آدمی ہیں ---- اس لئے اگر آپ کو ان کے متعلق کچھ معلوم ہو تو مجھے بتا دیں ---- ورنہ کرنل ڈیوڈ تو گولی کی زبان سے بات کرتے ہیں" ---- اسی آواز نے کہا۔

"جناب! ---- میں سچ کہہ رہا ہوں ---- آپ بے شک پوری تسلی سے اس فارم ہاؤس کی تلاشی لے لیں ---- اگر وہ لوگ یہاں آتے تو ان کو یقیناً یہیں موجود ہونا چاہیئے تھا" ---- خیاط نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"یہاں کوئی تہہ خانہ تو نہیں ہے" ---- ؟ اسی آواز نے یکدم پوچھا۔

"جی نہیں ---- ہمیں تو معلوم نہیں ہے ---- میں نے گذشتہ سال ہی یہ فارم ہاؤس کرنل البرٹ سے خریدا ہے ---- کرنل البرٹ۔ جو ساتویں ڈویژن میں ہیں ---- ہمیں تو کسی تہہ خانے کا علم نہیں ---- اگر ہوتا تو

Admin @ www.hibuddiez.com



وہ ضرور ہمیں بتاتے" ___ خیاط نے جواب دیا۔

"سر! ___ یہاں کوئی نہیں ہے ___ ہم نے گودام کی ایک ایک اینٹ چیک کر لی ہے" ___ اسی لمحے ایک اور آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے چلو" ___ پہلی آواز نے کہا اور پھر قدموں کی آوازیں تیزی سے باہر کو جاتی محسوس ہوئیں۔

"چانشی! ___ پھاٹک بند کر آؤ ___ کہیں یہ دشمن واقعی اندر نہ گھس آئیں" ___ خیاط نے چانشی سے کہا اور چانشی تیزی سے دوڑتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔

"یہ لوگ پھر اچانک آئیں گے ___ اس لئے آپ ابھی محتاط رہیں"۔ عمران نے سائیڈ سے سر نکالتے ہوئے خیاط سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ اچھا ___ واقعی اس کا تو مجھے خیال نہ رہا تھا" ___ خیاط نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"وہ چلے گئے ہیں ڈیڈی! ___ میں جا کر ___" چانشی نے اندر آ کر مسرت بھرے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"بیٹی! ___ وہ اچانک دوبارہ آئیں گے تاکہ اگر ہم نے انہیں چھپایا ہوا ہے تو وہ باہر آ جائیں ___ اس لئے تم فی الحال اطمینان سے بیٹھ جاؤ"۔ خیاط نے چانشی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ اچھا ڈیڈی" ___ چانشی نے جواب دیا اور پھر وہ ایک سائیڈ پر رکھی کرسی پر بیٹھ گئی۔

اور واقعی ابھی چانشی کو بیٹھے دس منٹ گزرے ہوں گے کہ چار مسلح افراد یکلخت دوڑ کر اندر داخل ہوئے اور چانشی ہلکی سی چیخ مار کر اٹھ



کھڑی ہو گئی۔

"اوہ سر! ___ آپ نے چیک تو کر لیا تھا" ___ خیاط کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے ___ ٹھیک ہے ___ اب ہماری تسلی ہو گئی ہے"۔ وہی آواز جو پہلے سنائی دی تھی دوبارہ سنائی دی اور پھر قدموں کی آواز واپس چلی گئی۔

اب عمران سائیڈ سے باہر آ گیا۔ اس کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔

"بہت بہت شکریہ خیاط صاحب! ___ آپ نے واقعی ہماری مدد کی ہے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ دوبارہ نہ آ جائیں" ___ چانشی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں! ___ اب وہ نہیں آئیں گے ___ انہیں تسلی ہو گئی ہے ___ آپ میرے ساتھیوں کو لے آئیں" ___ عمران نے چانشی سے مخاطب ہو کر کہا اور چانشی تیزی سے اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"آپ اب کہاں جائیں گے ___ باہر تو یہ لوگ پاگل کتوں کی طرح پھیلے ہوئے ہوں گے" ___ خیاط نے کہا۔

"ہم نے بہت سا کام کرنا ہے ___ ہم یہاں بند ہو کر نہیں بیٹھ سکتے" ___ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے چانشی کے ساتھ عمران کے ساتھی بھی پہنچ گئے وہ بری طرح پسینے میں ڈوبے ہوئے تھے۔

"اب کیا پروگرام ہے عمران صاحب" ___ بلیک زیرو نے کہا۔

"کیا کہا عمران! ۔۔۔ تو کیا آپ علی عمران ہیں ۔۔۔ اوہ! ۔۔۔ کیا واقعی آپ علی عمران ہیں" ۔۔۔ خیاط عمران کا نام سن کر اس بری طرح اچھلا کہ اگر اس کی ٹانگیں درست ہوتیں تو شاید وہ پلنگ سے نیچے آ کھڑا ہوتا۔

چانشی بھی چونک کر اس طرح عمران کو دیکھنے لگی جیسے اس کے سامنے انسان کی بجائے دنیا کا آٹھواں عجوبہ کھڑا ہو۔

"جی اس فارم ہاؤس میں آنے تک تو یہی نام تھا ۔۔۔ اب ہو سکتا ہے کہ میرے والدین نے اخبار میں تبدیلی نام کا اشتہار دے دیا ہو۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور چانشی کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"اوہ! ۔۔۔ اوہ! ۔۔۔ میں تو حیران ہو رہی ہوں ۔۔۔ میں نے آپ کے متعلق جو کچھ سنا ہے اس لحاظ سے تو آپ کو کوئی جن بھوت ہونا چاہیے تھا ۔۔۔ لیکن آپ تو بڑے بھولے بھالے سے آدمی ہیں" چانشی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ جس تیز رفتاری سے بیہوش ہوتی ہیں ۔۔۔ اس رفتار سے میں غائب نہیں ہو سکتا ۔۔۔ اس لئے مجبوراً انسان بننا پڑا ہے ۔۔۔ بہرحال اب اجازت دیجئے۔ زندگی رہی تو پھر ملاقات ہو گی۔ آپ کے تعاون پر ہم بے حد مشکور ہیں" ۔۔۔ عمران نے کہا اور اپنے ساتھیوں کو باہر چلنے کا اشارہ کیا۔

"اوہ عمران صاحب! ۔۔۔ رک جائیے! ۔۔۔ آپ کو یہاں سے بچا کر لے جانا میرا فرض ہے ۔۔۔ چانشی! جیپ تیار کرو ۔۔۔ عمران صاحب! ۔۔۔ اس فارم ہاؤس سے ایک خفیہ راستہ بھی جاتا ہے جو یہاں سے کچھ دور سڑک کے قریب ایسے ہی ایک اور فارم ہاؤس میں جا نکلتا ہے ۔۔۔ یہ فارم ہاؤس واقعی کرنل البرٹ کے تھے اور کرنل البرٹ سمگلنگ میں ملوث تھا ۔۔۔ اسی لئے یہ خفیہ راستے بنوائے تھے ۔۔۔ چانشی جیپ لے کر اس فارم ہاؤس تک اکیلی جائے گی۔ ظاہر ہے راستے میں اس کی چیکنگ ہو گی تو وہ صاف ہو گی ۔۔۔ آپ لوگوں کو میں راستہ دکھا دوں گا ۔۔۔ آپ دوسرے فارم ہاؤس میں اس خفیہ راستے سے پہنچ جائیں گے ۔۔۔ اور پھر وہاں سے آپ کو چانشی آسانی سے تل ابیب پہنچا سکتی ہے" ۔۔۔ خیاط نے جلدی جلدی کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ اگر ایسا ہو جائے تو پھر ہم واقعی آسانی سے یہاں سے نکل سکتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"جاؤ چانشی! ۔۔۔ جلدی سے جیپ لے کر جاؤ اور پھر جہاں عمران صاحب کہیں وہیں انہیں پہنچا دو" ۔۔۔ خیاط نے چانشی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"فی الحال آپ ہمیں کہیں بھی اتار دیں ۔۔۔ کوئی نہ کوئی ٹھکانا ہم ڈھونڈ ہی لیں گے ۔۔۔ کیونکہ ہمارا پہلا ٹھکانا تو جی۔ پی۔ فائیو کی نظروں میں آ چکا ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ عمران صاحب! ۔۔۔ اگر ایسی بات ہے تو میرے پاس ایسا ٹھکانا ہے جہاں آپ ہر لحاظ سے محفوظ رہیں گے ۔۔۔ چانشی! عمران صاحب اور ان کے ساتھیوں کو رائٹ ہاؤس میں لے جاؤ۔ چلو شاباش! ۔۔۔ جلدی کرو" ۔۔۔ خیاط نے کہا اور چانشی سر ہلا کر باہر نکل گئی۔

Admin @ www.hibuddiez.com



خیاط نے وہیل چیئر کو بیڈ سے نزدیک کیا اور پھر وہ بیڈ سے اتر کر وہیل چیئر پر بیٹھنے کی کوشش کرنے لگا۔ اس نے ٹانگوں پر پڑا ہوا کمبل ہٹا دیا تھا۔

"کیا ہوا آپ کی ٹانگوں کو ——— ویسے تو دیکھنے میں اچھی بھلی ہیں"۔ عمران نے کمبل ہٹتے ہی چونک کر کہا۔

"نجانے کیا ہوا ہے ——— حرکت ہی نہیں کرتیں ——— دوبار آپریشن بھی کرا چکا ہوں لیکن ———" خیاط نے بھرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ! ——— ایک منٹ" ——— عمران نے کہا اور پھر خیاط کی طرف بڑھ گیا۔

"میں آپ کو سینے کے بل لٹا دیتا ہوں ——— میرا خیال ہے کہ آپ کی ریڑھ کی ہڈی کا چوتھا مہرہ کھسک گیا ہے۔ میں دیکھتا ہوں" ——— عمران نے کہا اور اس نے خیاط کو دونوں ہاتھوں سے تیزی سے بیڈ پر سینے کے بل لٹا دیا اور اس کے ہاتھ تیزی سے اس کی ریڑھ کی ہڈی کے مہروں پر حرکت کرنے لگے۔

"میں نے تو بڑے بڑے ماہر ڈاکٹروں سے چیک کرایا ہے لیکن ———" خیاط نے لیٹے لیٹے کہا۔

"ایک منٹ ——— خاموش لیٹے رہیے" ——— عمران نے کہا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ ایک خاص جگہ پر رک گیا۔ وہ چند لمحے اس جگہ کو ٹٹولتا رہا۔ پھر وہ اچھل کر بیڈ پر چڑھ گیا۔ اس نے اپنا ایک پیر خیاط کی ریڑھ کی ہڈی پر اس جگہ رکھا جہاں پہلے اس کا ہاتھ تھا۔ پیر مخصوص انداز میں رکھا تھا اور پھر ذرا سا اچھل کر اس نے پیر کو مخصوص انداز میں حرکت دی تو کھٹاک



کی آواز کے ساتھ ہی کمرہ خیاط کے لبوں سے نکلنے والی زوردار چیخ سے گونج اٹھا۔

"اوہ! ——— اوہ! میری جان نکل رہی ہے" ——— خیاط نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کراہ کر کہا۔

"ابھی آپ کی روح ——— روح افزا بن جائے گی ——— ڈونٹ وری"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اچھل کر دوبارہ فرش پر آ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھی حیرت سے عمران کی اس کارروائی کو دیکھ رہے تھے۔

عمران نیچے اتر کر دوبارہ آگے بڑھا اور اس نے خیاط کی گردن کے عقبی حصے کو ہاتھوں سے ٹٹولنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے ایک جگہ ہاتھ روکا اور پھر اس جگہ دونوں انگوٹھے اکٹھے رکھ کر اس نے یکلخت انہیں تیزی سے دبا دیا تو خیاط کے حلق سے ایک بار پھر خوفناک چیخ نکلی اور عمران مسکراتا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔

"لیجئے خیاط صاحب! ——— اب آپ ٹھیک ہو چکے ہیں" ——— عمران نے کہا تو خیاط نے جلدی سے پلٹنا چاہا اور دوسرے لمحے اس کے حلق سے انتہائی مسرت بھری چیخ نکلی۔ کیونکہ اس کی ٹانگیں واقعی اس طرح حرکت کرنے لگ گئی تھیں جیسے وہ کبھی معذور ہی نہ رہا ہو۔

"اوہ ——— اوہ ——— یہ کیسے ممکن ہے ——— اوہ! ——— کیا تم جادوگر ہو" ——— خیاط کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"آپ اب اطمینان سے اٹھ کر کھڑے ہو جائیں" ——— عمران نے اسے بازو سے پکڑا اور فرش پر کھڑا کر دیا۔ خیاط ایک بار تو لڑکھڑایا، پھر سنبھل گیا۔ دوسرے لمحے اس نے ڈرتے ڈرتے قدم آگے بڑھایا۔ اس

کا انداز ایسا تھا جیسے بچہ نیا نیا چلنا سیکھ رہا ہو۔ چند قدم چلنے کے بعد وہ نارمل ہو گیا۔ اور پھر وہ تیزی سے مڑا اور عمران کے قدموں میں جھک گیا۔

"عمران صاحب! ـــ آپ نے مجھے نئی زندگی دے دی ہے۔ میں آپ کا یہ احسان قیامت تک نہ بھولوں گا" ـــ خیاط کا لہجہ مسرت اور جوش سے بھرا ہوا تھا۔

"چلو قیامت تک کی گارنٹی تو آپ نے دے دی ـــ بعد میں اگر بھول بھی گئے تو کوئی پرواہ نہیں" ـــ عمران نے اُسے بازوؤں سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا۔ خیاط کی آنکھوں سے مسرت کے آنسو بہہ رہے تھے۔ اور چہرے کے عضلات جوش اور مسرت سے بُری طرح پھڑک رہے تھے۔

"ارے ارے! ـــ آپ رو رہے ہیں ـــ ابھی قیامت تو نہیں آئی ـــ آیئے اب چلیں ـــ ایسا نہ ہو کہ چالشی ہمارے وہاں نہ پہنچنے پر مایوس ہو کر واپس لوٹ آئے" ـــ عمران نے کہا۔

"اوہ! ـــ آیئے آیئے! ـــ اب میں واقعی چل سکتا ہوں ـــ اوہ! ـــ آپ تو مسیحا ہیں ـــ رحمت کے فرشتے ہیں" ـــ خیاط نے مُڑ کر اسی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا جدھر چالشی پہلے انہیں تہہ خانے کی طرف لے گئی تھی۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ انہیں ایک تہہ خانے میں لے گیا۔

تہہ خانے کے فرش کے دائیں کونے میں ایک بڑی سی الماری موجود تھی جس کے دونوں پٹ کھلے ہوئے تھے اور اندر مختلف رنگوں اور قسموں کے لباس لٹکے ہوئے تھے۔ خیاط نے ان میں سے دو شرٹیں اتار کر عمران اور ٹائیگر کو دے دیں۔ کیونکہ ان دونوں کی شرٹیں نہ تھیں۔ شرٹیں ان کے سائز کے مطابق تھیں اس لئے انہیں پوری آگئیں۔

خیاط نے الماری کے اندر ہاتھ بڑھا کر اس کے کسی حصے کو دبایا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اندر موجود خانے پہلے پیچھے ہٹے اور پھر سائیڈ میں غائب ہو گئے۔ اب سامنے ایک سرنگ نظر آ رہی تھی جو صرف اتنی چوڑی تھی کہ اس میں سے صرف ایک آدمی گزر سکتا تھا۔ سرنگ کھلتے ہی ایسی ہوا کا جھونکا آیا کہ جیسے صدیوں سے یہ سرنگ بند پڑی ہو۔ ویسے بھی اندر سیلن موجود تھی۔

"آیئے! ـــ میں آپ کی رہنمائی کرتا ہوں" ـــ خیاط نے آگے بڑھنے کے لئے قدم اٹھاتے ہوئے کہا لیکن عمران نے اس کا بازو پکڑ لیا۔

"آپ یہیں رہیں گے ـــ کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک اس علاقے میں آئے تو وہ آپ کے فارم میں لازمی آئیں گے ـــ چالشی تو سب کے سامنے جیپ پر گئی ہے لیکن انہوں نے چیک کر لیا ہو گا کہ وہ جیپ میں اکیلی ہے ـــ اور اگر آپ اچانک اس کی عدم موجودگی میں غائب پائے گئے تو پھر آپ کا پورا خاندان عتاب میں آجائے گا ـــ جبکہ آپ کی وہیل چیئر بھی وہیں پڑی ہے ـــ ہم اس سرنگ سے جائیں گے ـــ آپ واپس جا کر اپنے بیڈ پر لیٹ جائیں جیسے ہی کسی کی آمد محسوس ہو تو پہلے کی طرح معذور بن جائیں۔ ہم چالشی کو دوبارہ آپ کو لینے کے لئے بھیج دیں گے ـــ آپ

Admin @ www.hibuddiez.com



نے چالشی کے ساتھ جاتے ہوئے بھی معذور بن کر ہی جانا ہے چالشی کو ہم بھی کچھ نہیں بتائیں گے ۔۔۔ اور آپ بھی جب تک یہاں سے نکل کر کسی محفوظ مقام تک نہ پہنچ جائیں کچھ نہ بتائیں بلکہ اسی طرح معذور بننے کی اداکاری کرتے رہیں ۔۔۔ چالشی ابھی ناپختہ ذہن ہے اس لئے جب تک یہاں سے نکل نہ جائیں اُسے کچھ نہ بتائیں۔ عمران نے پوری تفصیل سے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ واقعی آپ درست کہہ رہے ہیں ۔۔۔ مجھے تو اس کا خیال بھی نہ آیا تھا ۔۔۔ ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہوگا ۔۔۔ اس سرنگ کے اختتام پر ایک دیوار آئے گی ۔۔۔ آپ نے اس دیوار کی جڑ میں عین درمیان میں پیر مارنا ہے تو دیوار ہٹ جائے گی اور سیڑھیاں اوپر چڑھ جائیں گے" ۔۔۔ خیاط نے انہیں سرنگ کے دوسرے حصے کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ شکریہ" ۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر سرنگ میں داخل ہو گیا۔ اس کے ساتھیوں نے اس کی پیروی کی اور پھر وہ تیزی سے اس سرنگ میں آگے بڑھتے گئے۔ سرنگ میں ہلکی ہلکی روشنی کا احساس موجود تھا اس لئے انہیں گھپ اندھیرے سے واسطہ نہ پڑا۔ اور وہ آگے بڑھتے رہے البتہ فضا بوجھل اور سیلن زدہ تھی جس کی وجہ سے ان کے اعصاب پر نامعلوم سا دباؤ بہرحال پڑ رہا تھا۔ لیکن موقع ایسا تھا کہ وہ واپس بھی نہ جا سکتے تھے۔ اس لئے وہ تیزی سے آگے بڑھتے رہے۔ سرنگ خاصی طویل تھی اس لئے انہیں تقریباً بیس منٹ تک مسلسل اور تیز چلنا پڑا۔ پھر جا کر سرنگ کا



اختتام سامنے آیا۔

سرنگ کے اختتام پر دیوار تھی لیکن عمران نے جیسے ہی دیوار کی جڑ میں پیر مارا دیوار تیزی سے ایک طرف کھسک گئی اور اوپر جاتی سیڑھیاں دکھائی دینے لگیں۔ عمران اور اس کے ساتھی سیڑھیاں تیزی سے چڑھتے ہوئے اوپر ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ اسی لمحے انہوں نے دور سے جیپ سٹارٹ ہونے کی آواز سنی تو عمران تیزی سے بیرونی حصے کی طرف دوڑ پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ چالشی انتظار کر کے اب واپس جا رہی ہے اور جب وہ دوڑتا ہوا بیرونی حصے میں پہنچا تو واقعی چالشی کی جیپ پھاٹک سے باہر پہنچ چکی تھی۔ لیکن اس سے پہلے کہ عمران اُسے آواز دیتا جیپ رک گئی اور چالشی اچھل کر نیچے اتری اور واپس آنے لگی۔ وہ شاید فارم ہاؤس کا پھاٹک بند کرنا چاہتی تھی لیکن دوسرے لمحے وہ سامنے کھڑے عمران کو دیکھ کر اچھل پڑی۔

"عمران! ۔۔۔ آپ آ گئے ۔۔۔ میں تو انتظار کر کے اب واپس جا رہی تھی" ۔۔۔ چالشی نے تیزی سے عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"بے وفائی اسے ہی کہتے ہیں کہ ذرا سا انتظار بھی نہ ہو سکا اور منہ پھیر کر چل دیئے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو چالشی نہ صرف کھلکھلا کر ہنس پڑی بلکہ اس کی آنکھوں میں بھی یکلخت ایک عجیب سی چمک ابھر آئی۔

"عمران صاحب! ۔۔۔ اگر امید ہو تو انسان زندگی بھر بھی انتظار کر سکتا ہے" ۔۔۔ چالشی کے قریب آ کر بڑے عجیب سے لہجے میں کہا اس کا انداز ایسا تھا جیسے کوئی نشے میں ڈوبا ہوا آدمی بات کرتا ہے۔

Admin @ www.hibuddiez.com



"لوگ کہتے ہیں کہ امید پر دنیا قائم ہے ـــ جبکہ ہماری دادی اماں کہتی ہیں کہ ایک گائے کے دو سینگوں پر دنیا قائم ہے۔ اب پتہ نہیں کون سچا ہے ـــ ویسے ایک بات ہے۔ ہوسکتا ہے کہ گائے کو ہی امید کہتے ہوں" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور چانشی کے دلکش اور مترنم قہقہے سے فارم ہاؤس گونج اٹھا۔

اسی لمحے عمران کے ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے۔ چانشی کو اس طرح کھل کھلا کر ہنستے دیکھ کر صفدر نے بڑے معنی خیز نظروں سے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھا تو کیپٹن شکیل بے اختیار مسکرا دیا جبکہ بلیک زیرو کے چہرے پر بھی مسکراہٹ تھی۔ وہ ان سب سے پہلے پہنچا تھا اور اس نے عمران اور چانشی کے ڈائیلاگ سن لئے تھے اور وہ دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کہ عمران کی انہی معنی خیز باتوں کی وجہ سے ہی لڑکیاں اس کے پیچھے دیوانی ہو جاتی ہیں۔

"عمران صاحب! ـــ اب یہاں کھڑے مکالمے ہی بولتے جائیں گے یا چلنا بھی ہے" ـــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یار ـــ وہ کیا کہتے ہیں کہ جب کونج ڈار سے بچھڑ جائے تو بیچاری پر اداسی کے دورے پڑنے لگ جاتے ہیں ـــ میرے خیال میں اس حالت میں کونج کو راشد کہتے ہوں گے ـــ کیا خیال ہے راشد ڈار صاحب" ـــ عمران نے کہا اور بلیک زیرو اس کے ذومعنی فقرے پر کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"میں سرنگ کا دہانہ بند کر آتی ہوں ـــ ہوسکتا ہے کہ ہماری عدم موجودگی میں کوئی آجائے" ـــ چانشی نے بڑے سنجیدہ لہجے



میں کہا اور تیزی سے عمارت کے اندر دوڑ گئی۔

"بس تم نے دہانہ ہی بند کرا دیا ـــ خوبصورت باتیں کر رہی تھی بیچاری اپنے خوبصورت دہانے سے" ـــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آخر آپ کو کیا لطف آتا ہے ان بیچاری سیدھی سادی لڑکیوں کو احمق بنانے میں ـــ آپ تو مذاق کر کے واپس لوٹ جائیں گے۔ اور یہ بیچاری آپ کی راہ تکتی رہ جاتی ہیں" ـــ صفدر نے کہا۔

"اوہو! ـــ بڑا ترس آرہا ہے ـــ کیا خیال ہے۔ خیاط صاحب سے بات کروں" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر جھینپ سا گیا۔

"میرا یہ مطلب نہ تھا" ـــ صفدر نے کھسیانے سے انداز میں کہا۔

"بہرحال کوئی نہ کوئی مطلب تو تھا ہی سہی ـــ یہ نہ سہی کوئی اور سہی ـــ اور جہاں مطلب موجود ہو تو پھر" ـــ عمران نے جواب دیا اور اس بار واقعی صفدر نے کھسیانے انداز میں ہنستے ہوئے منہ دوسری طرف پھیر لیا۔

"آئیے! ـــ میں نے دہانہ بند کر دیا ہے" ـــ چانشی کی آواز سنائی دی۔

"اوہ! ـــ پھر تو خزاں آگئی ـــ بہار آخر شد" ـــ عمران نے بڑے شاعرانہ انداز میں کہا۔

"خزاں آگئی ـــ کیا مطلب" ـــ؟ چانشی نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

Admin @ www.hibuddiez.com


"تفصیلی مطلب تو شائد میرا ساتھی صفدر تمہیں سمجھائے گا کیونکہ اسے مطلب کی ساری قسموں کا پتہ ہے ——— ویسے وہ کہتے ہیں کہ جب پھول گرنے بند ہو جائیں تو خزاں آجاتی ہے ——— اور پھول ہمیشہ خوبصورت دھانے سے گرتے ہیں۔ اس لئے دھانہ بند ہونے کا مطلب خزاں ——— کیوں صفدر! ——— یہ مطلب ٹھیک ہے یا کوئی اور مطلب ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جانشی ایک بار پھر کھل کھلا کر ہنس پڑی۔ وہ عمران کا مطلب بخوبی سمجھ گئی تھی اس لئے اس کے چہرے پر شفق کے رنگ پھوٹ پڑے تھے۔

"آپ واقعی خوبصورت اور دلکش باتیں کرتے ہیں" ——— جانشی نے کہا۔ اس دوران وہ سب فارم ہاؤس کے پھاٹک سے باہر نکل کر جیپ تک پہنچ چکے تھے۔ جانشی نے مڑ کر پھاٹک بند کیا اور پھر جیپ کی طرف بڑھ آئی۔

"ٹائیگر! ——— ڈرائیونگ تم سنبھالو ——— جانشی اور صفدر آگے والی سیٹ پر اور ہم باقی ساتھی پچھلی سیٹوں پر بیٹھیں گے" ——— عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن آپ کو راستہ کیسے معلوم ہوگا" ——— جانشی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کے ساتھ بیٹھنے کے بعد راستہ خود بخود معلوم ہو جائے گا ——— ویسے صفدر آپ کے ساتھ ہے اور یہ راستہ سمجھنے کا ماہر بھی ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب عمران کی ہدایات کے مطابق جیپ میں سوار ہو گئے۔ جیپ خاصی بڑی تھی اس لئے وہ سب آرام



سے بیٹھ گئے۔

اور پھر جانشی کے کہنے پر ٹائیگر نے جیپ ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دی۔

"اسلحہ تیار رکھیں ——— ہو سکتا ہے کہ کہیں راستے میں کام آجائے" عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور ان سب نے سر ہلا دیئے۔

فارم ہاؤس سے وہ جلد ہی ایک سڑک پر پہنچ گئے۔

"آپ کو راستے میں چیک تو نہیں کیا گیا" ——— عمران نے جانشی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"دس جگہوں پر چیک کیا گیا تھا ——— لیکن اب ہم جس راستے سے جائیں گے ادھر چیکنگ نہ ہوگی" ——— جانشی نے جواب دیا اور پھر واقعی وہ ایک لمبے راستے سے گھوم کر جب تل ابیب شہر میں داخل ہوئے تو انہیں راستے میں کہیں چیک نہ کیا گیا اور وہ بخیریت تل ابیب پہنچ گئے۔

"یہ آپ کا رائٹ ہاؤس کس علاقے میں ہے" ——— عمران نے شہری آبادی شروع ہوتے ہی پوچھا۔

"گرین ٹاؤن میں ہے" ——— جانشی نے جواب دیا۔

"اوہ گرین ٹاؤن ——— پھر تو ہمیں ٹاپ ہلز کی طرف سے ہو کر جانا چاہیئے ——— ورنہ یہاں تو کئی جگہوں پر چیکنگ ہو سکتی ہے" عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ٹائیگر کو ٹاپ ہلز والے راستے کے متعلق ہدایات دینی شروع کر دیں۔

Admin @ www.hibuddiez.com



"آپ کیسے جانتے ہیں یہ راستے ـــــ کیا آپ پہلے گرین ٹاؤن گئے ہوئے ہیں ـــــ؟ چانشی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں! ـــ وہاں میری ہونے والی سسرال کا گھر ہے" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہونے والی سسرال" ـــ چانشی نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مایوسی کا رنگ پھیل گیا تھا۔

"جی ہاں! ـــ ہونے والی ـــ اسی لئے کہا ہے کہ ابھی یکطرفہ ٹریفک ہے ـــ یعنی میں نے فی الحال فرض کر لیا ہے" ـــ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کے سسر کیا کرتے ہیں" ـــ؟ چانشی نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"درزی ہیں" ـــ عمران نے بھی بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"درزی ـــ یعنی ٹیلر ماسٹر" ـــ چانشی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عربی میں اسے خیاط بھی کہتے ہیں" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور چانشی ایک لمحہ تو خاموش رہی۔ مگر دوسرے لمحے وہ بری طرح چونک پڑی۔ جیسے اب اسے عمران کی بات سمجھ میں آئی ہو۔ اور پھر اس کے چہرے پر شرم کے تاثرات تیزی سے پھیلتے گئے۔

"اوہ! ـــ اوہ! ـــ آپ ـــ" چانشی نے شرمیلے لہجے میں کچھ کہنا چاہا لیکن شائد شرم یا مسرت کی شدت سے اس سے فقرہ



پورا نہ ہو سکا۔

"عمران صاحب! ـــ ہم کتنا عرصہ بے ہوش رہے ہیں" ـــ؟ صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ وہ شائد موضوع بدلنا چاہتا تھا۔

"میں تو اب بھی ہوش میں نہیں ہوں ـــ تم اپنے متعلق بہتر سمجھ سکتے ہو ـــ ویسے یہ اپنے اپنے ظرف کی بات ہے" ـــ عمران بھلا کہاں پیچھے ہٹنے والا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں کم از کم بارہ گھنٹوں بعد ہوش آیا ہے" ـــ صفدر نے اس کے فقرے کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"بارہ گھنٹے ـــ وہ کیسے" ـــ عمران بھی یکلخت سنجیدہ ہو گیا۔

"مس چانشی! ـــ آج کیا تاریخ ہے" ـــ؟ صفدر نے چانشی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آج تاریخ ـــ آج چوبیس تاریخ ہے" ـــ چانشی نے جواب دیا۔

"کیا واقعی آج چوبیس ہے ـــ ہمیں تئیس کی شام کو پکڑا گیا اور اب چوبیس کی صبح ہے ـــ اس کا مطلب ہے کہ واقعی ہم بارہ گھنٹے بعد آزاد ہوتے ہیں" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ بتائیں میں نے کیسے اندازہ کیا ہو گا" ـــ؟ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بھوک لگ رہی ہو گی" ـــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور صفدر کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"بھوک تو واقعی لگ رہی ہے لیکن اتنی زیادہ بھی نہیں۔ دراصل راستے میں ایک بکسٹال پر میری نظر پڑی تھی۔ اور وہاں ایک بینر لگا ہوا

Admin @ www.hibuddiez.com



تھا کہ آج چوبیس تاریخ شارپ پزل کے ٹوکن کی ادائیگی کی آخری تاریخ ہے"۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"یہ تو واقعی شارپ پزل یعنی تیز معمہ ہے کہ فوری حل ہو گیا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ رات بھر بیہوش رہے ہیں اور پھر آپ زخمی بھی ہیں۔ اس کے باوجود آپ اس طرح حرکت کر رہے ہیں جیسے آپ بالکل صحتمند ہوں"۔۔۔۔ چالشی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اُسے ان کی باتوں پر بالکل یقین نہ آ رہا ہو۔

"سب سے زیادہ زخمی صفدر ہے اسی لئے تو میں نے اسے آپ کے ساتھ بٹھایا ہے ۔۔۔۔ چلو کچھ تو زخم بھر ہی جائیں گے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور چالشی ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"رائٹ ہاؤس میں میڈیکل کا خاصا سامان ہے ۔۔۔۔ آپ بے فکر رہیں۔ وہاں پہنچتے ہی علاج ہو جائے گا"۔۔۔۔ چالشی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو بھئی صفدر! ۔۔۔۔ مبارک ہو"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

**ختم شد**

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد ناول

# ٹائٹ پلان (حصہ دوم)

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

- عمران اور اس کے ساتھی کاندی جیل سے تو بچ نکلے مگر ۔۔۔۔ ؟
- عمران اور اس کے ساتھیوں نے جس جگہ پناہ لی۔ وہاں ریڈ آرمی نے خوفناک تباہی پھیلا دی۔
- عمران نے ریڈ آرمی سے انتقام لینے کیلئے اس کے ہیڈ کوارٹر پر تباہ کن حملہ کر دیا۔
- اسرائیل کی خفیہ تنظیم ریڈ ایرو کا کرنل ھارڈ اور دوسری خفیہ تنظیم ٹاڈر کا کرنل جاگورا منصوبے کی حفاظت کے لئے میدان میں اتر آئے۔
- اسرائیل کے صدر نے ایسی منصوبہ بندی کی جو ہر لحاظ سے ناقابل شکست تھی۔
- اسرائیل کے پریذیڈنٹ ہاؤس میں صدر اور وزیر اعظم کا منصوبے کی تکمیل پر فاتحانہ رقص۔
- پاکیشیا سیکرٹ سروس زندگی میں پہلی بار مکمل شکست سے دوچار ہوئی اور عمران کے ساتھی عمران پر چڑھ دوڑے ۔۔۔۔ کیا واقعی عمران کی ناقص منصوبہ بندی کی وجہ سے پاکیشیا کو ناکامی ہوئی ۔۔۔۔ ؟
- کیا اسرائیل کا منصوبہ واقعی کامیاب ہو گیا اور پاکیشیا کا اہم ترین سنٹر تباہ ہو گیا۔
- مسلسل اور نہ ختم ہونے والا تیز رفتار ایکشن
- وقت کی نبض روک دینے والا سسپنس

**یوسف برادرز، پاک گیٹ ملتان**

Admin @ www.hibuddy.com

Admin @ www.hibuddiez.com

چونکہ میرا فیلڈ جاسوسی ادب ہے اس لئے میں کوشش کرتا ہوں کہ اسی فیلڈ کے تحت اہم ترین واقعات کا اپنے نقطہ نظر سے پس منظر اپنے قارئین کے سامنے لے آؤں۔ بہر حال میں کوشش کروں گا کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے آپ کی فرمائش پوری کر دوں۔ اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم۔ ایم۔ اے

"آخر یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ لوگ زخمی بھی ہوں اور پھر بھی اس طرح غائب ہو جائیں جیسے گدھے کے سر سے سینگ ——— آخر آپ کے آدمی انہیں کیوں نہیں پکڑ سکے ——— انہوں نے ایک ہیلی کاپٹر بھی تباہ کر دیا اور آپ سب منہ دیکھتے رہ گئے" ——— کرنل ڈیوڈ نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔ وہ ابھی ایک خصوصی ہیلی کاپٹر کے ذریعے کاندی جیل پہنچا تھا۔ کرنل فرانک کو اس نے تل ابیب شہر اور اس کے بیرونی علاقوں کی ناکہ بندی کے لئے وہیں چھوڑ دیا تھا اور خود وہ اکیلا آیا تھا۔

"جناب ——— ہم نے اردگرد کا سارا علاقہ چھان مارا ہے۔ لیکن وہ لوگ کہیں نظر ہی نہیں آتے ——— بس کھیتوں تک ان کا سراغ ملا ہے جہاں انہوں نے ہمارا ہیلی کاپٹر مار گرایا ہے ——— اس کے بعد ان کا کہیں پتہ نہیں لگا۔ ہم نے ایک ایک چپہ چپہ دیکھ لیا ہے"۔ سامنے کھڑے ہوتے جیل سیکورٹی کے چیف آفیسر فلپس نے جواب دیا۔

وہ اس وقت چیف سپرنٹنڈنٹ کے دفتر میں موجود تھے چیف سپرنٹنڈنٹ کا چہرہ بھی اترا ہوا تھا۔

"وہ یقیناً کسی مکان یا کسی فارم ہاؤس میں چھپ گئے ہوں گے۔ تم نے انہیں چیک کیا ہے" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے دانت پیستے ہوئے کہا

"یس سر ـــ یہاں چار فارم ہاؤس ہیں جن میں سے تین خالی ہیں وہاں کوئی آدمی موجود نہیں ہے ـــــ البتہ ایک فارم ہاؤس میں وزیراعظم صاحب کے سپیشل سیکرٹری کا بھائی جو ٹانگوں سے معذور ہے اپنی بیٹی کے ساتھ موجود ہے ـــــ اس فارم ہاؤس پر ہمیں سب سے زیادہ شک تھا کیونکہ وہ اس جگہ سے قریب تھا جہاں ہیلی کاپٹر کو گرایا گیا تھا لیکن ہم نے اس فارم ہاؤس کا ایک ایک چپہ چپہ چھان مارا ہے۔ لیکن وہاں کسی کا سراغ نہیں ملا" ـــــ فلپس نے جواب دیا۔

"وزیراعظم کے سپیشل سیکرٹری کا بھائی ـــــ کیا نام ہے اس کا۔" کرنل ڈیوڈ نے چونک کر پوچھا۔

"خیاط بتایا تھا اس نے" ـــــ فلپس نے جواب دیا۔

"خیاط ـــــ اوہ کیا وہ عرب ہے" ـــــ کرنل ڈیوڈ بری طرح چونک پڑا۔

"جی ہاں ـــ وہ تو عرب لگتا ہے۔ لیکن اس کی بیٹی خالص عرب نہیں ہے" ـــــ فلپس نے جواب دیا۔

"تم بار بار اس کی بیٹی کا ذکر کیوں کر رہے ہو نانسنس ـــ تم شاید اس نوجوان لڑکی کو ہی چیک کرتے رہے ہو ـــ چلو میرے ساتھ۔ میں دیکھتا ہوں۔ وہ یقیناً وہیں موجود ہوں گے۔ اس عرب نے لازماً انہیں پناہ دی ہوگی" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر ـــ چلیں سر" ـــــ فلپس نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور کرنل ڈیوڈ دانت پیستا ہوا کرسی سے اٹھا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

چند لمحوں بعد وہ جیپ میں بیٹھا خیاط کے فارم ہاؤس کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر فلپس تھا جب کہ پچھلی سیٹوں پر تین مسلح سپاہی موجود تھے۔ مسلح سپاہیوں سے بھری ہوئی ایک اور جیپ ان کے پیچھے آ رہی تھی۔ کرنل ڈیوڈ بار بار مٹھیاں بند کرتا اور پھر کھول دیتا۔

"آخر یہ کہاں جا سکتے ہیں ـــــ کاش صدر مملکت اس وقت میری بات مان جاتے تو یہ مصیبت ہی نہ پیدا ہوتی ـــــ وہ تو یہی کہتے تھے کہ کانڈی جیل سے کوئی نہیں نکل سکتا" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"سر ـــ کانڈی جیل کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے۔ اور اگر آپ وہ جگہ دیکھیں جہاں انہیں رکھا گیا تھا ـــــ تو آپ کو بھی یقین نہ آئے گا کہ یہاں سے کوئی فرار ہو سکتا ہے ـــــ اور پھر وہ تو بیہوش تھے" ـــــ فلپس نے کہا۔

"اوہ ـــ تم نہیں جانتے کہ وہ کون ہیں ـــــ وہ کوئی عام مجرم نہیں ہیں ـــ وہ شیطان ہیں ـــ شیطانی روحیں ہیں" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے بپھرے ہوئے لہجے میں کہا تو فلپس صرف سر ہلا کر رہ گیا۔

تھوڑی دیر بعد جیپ ایک فارم ہاؤس کے گیٹ پر پہنچ گئی۔ گیٹ

Admin @ www.hibuddiez.com

کھلا ہوا تھا۔ اس لئے فلپس جیپ اندر لے گیا۔

فارم خالی نظر آ رہا تھا اس میں کوئی آدمی باہر موجود نہ تھا۔

"یہ فارم تو خالی ہے" ـــــ ڈیوڈ نے اچھل کر جیپ سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"وہ معذور خیاط اندر موجود ہوگا ـــــ اس کی لڑکی تو جیپ لیکر ہمارے سامنے گئی ہے ـــــ ہم نے اسے تین جگہ چیک کیا تھا۔ جیپ بالکل خالی تھی اور وہ لڑکی غیر مسلح اور اکیلی تھی" ـــــ فلپس نے فوراً ہی جواب دیا۔

"کون ہے ـــــ چانسی تم آ گئی ہو" ـــــ اسی لمحے عمارت کے اندر سے آواز سنائی دی تو ڈیوڈ سر ہلاتا ہوا اندر کی طرف بڑھ گیا۔ فلپس اور باقی مسلح سپاہی اس کے پیچھے تھے۔

"کیا بات ہے جناب ـــــ آپ پھر تشریف لے آئے ہیں" ـــــ کمرے میں داخل ہوتے ہی بیڈ پر ٹانگیں سیدھی کئے بیٹھے ادھیڑ عمر خیاط نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ جی۔ پی۔ فائیو کے چیف کرنل ڈیوڈ ہیں" ـــــ فلپس نے جلدی سے کرنل ڈیوڈ کا تعارف کراتے ہوئے کہا جو بڑے غور سے خیاط کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے دیکھنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ خیاط کے جسم کے اندرونی نظام کو چیک کر رہا ہو۔

"تم نے بتایا ہے کہ تم پرائم منسٹر کے سپیشل سیکرٹری کے بھائی ہو" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے غراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں جناب ـــــ میں نے درست بتایا ہے ـــــ آپ بیشک



تصدیق کر لیں ـــــ ابو مصدق میرے بڑے بھائی ہیں حقیقی بھائی" ـــــ خیاط نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"ہوں ـــــ تمہارے یہ بتانے کا مقصد ہے کہ ہم تم سے پوچھ گچھ نہ کریں ـــــ تمہارا یہ رعب اس فلپس پر تو چل سکتا ہے مجھ پر نہیں ـــــ میں کرنل ڈیوڈ ہوں ـــــ سمجھے ـــــ اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"جناب ـــــ میں معذور ہوں ـــــ کھڑا نہیں ہو سکتا ـــــ اور میں نے رعب ڈالنے کے لئے کوئی بات نہیں کی ـــــ صرف تعارف کرایا ہے ـــــ ویسے یہ صاحب اپنے ساتھیوں سمیت فارم ہاؤس کا چپہ چپہ چھان چکے ہیں" ـــــ خیاط نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"معذور ـــــ ہوں ـــــ میں ابھی دیکھتا ہوں کہ تم کیسے معذور ہو۔ مجھے وہ لوگ چاہئیں ـــــ سمجھے ـــــ اور وہ جگہ چاہئے جہاں تم نے انہیں چھپایا ہے" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے آگے بڑھ کر ایک جھٹکے سے خیاط کی ٹانگوں پر پڑا ہوا کمبل اٹھا کر ایک طرف پھینک دیا۔

"ج ج ـــــ جناب ـــــ یہ آپ کیا کر رہے ہیں" ـــــ خیاط نے بوکھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ لیکن کرنل ڈیوڈ نے بغل میں دبائی ہوئی مضبوط چھڑی ہاتھ میں لی اور پھر اس نے پوری قوت سے چھڑی خیاط کی ٹانگوں پر مار دی۔

"اٹھو ـــــ اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ ـــــ بتاؤ" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔ لیکن چھڑی کھا کر بھی خیاط کا چہرہ سپاٹ رہا۔ نہ اس

کے چہرے پر کوئی تاثرات اُبھرے اور نہ اس کی ٹانگوں میں کوئی حرکت پیدا ہوئی۔

"آپ ایک معذور آدمی پر تشدد کر رہے ہیں" ۔۔۔ خیاط نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"معذور ۔۔۔ تم معذور نہیں ہو ۔۔۔ تم ڈرامہ کر رہے ہو" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر کہا اور پھر اس نے جنونی اور پاگلوں کے سے انداز میں خیاط کی ٹانگوں پر مسلسل چھڑیاں برسانی شروع کر دیں گو خیاط کی ٹانگیں عمران نے درست کر دی تھیں اور چھڑی کی ہر ضرب اس کے دل پر چوٹ ڈال رہی تھی۔ لیکن خیاط نے واقعی انتہائی قوت برداشت کا مظاہرہ کیا تھا۔ اس کے منہ سے سسکاری بھی نہ نکلی تھی چہرہ سپاٹ رہا تھا۔ حالانکہ ٹانگوں پر چھڑی کی ضربوں سے جگہ جگہ نیل اُبھر آئے تھے۔

"جناب ! ۔۔۔ میں سچ کہہ رہا ہوں ۔۔۔ یہاں کوئی نہیں آیا ۔۔۔ آپ خوامخواہ میری معذور ٹانگوں پر ضربیں لگا رہے ہیں" ۔۔۔ خیاط نے کہا۔

"بکواس مت کرو ۔۔۔ ٹانگوں پر اُبھرنے والے نیل بتا رہے ہیں کہ تمہاری ٹانگیں ٹھیک ہیں ۔۔۔ تم بہت گہرے آدمی ہو۔ لیکن کرنل ڈیوڈ کے سامنے تم کب تک چھپ سکو گے" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ پر واقعی پاگل پن کا دورہ سا پڑ گیا تھا۔ اس نے ایک لمحہ رک کر ایک بار پھر پہلے سے بھی زیادہ بے تحاشا انداز میں چھڑی برسانی شروع کر دی۔ اسی لمحے باہر جیپ رکنے کی آواز سنائی دی۔ لیکن کرنل ڈیوڈ، خیاط



Admin @ www.hibuddiez

کی ٹانگوں پر مسلسل ضربات لگانے چلا جا رہا تھا۔

"بولو ! ۔۔۔ کہو کہ تم معذور نہیں ہو ۔۔۔ ورنہ میں تمہاری ٹانگوں کا قیمہ بنا دوں گا ۔۔۔ ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چھڑی برساتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں کہہ رہا ہوں کہ میں معذور ہوں" ۔۔۔ خیاط نے اس بار انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"اوہ کتے ۔۔۔ تم معذور نہیں ہو ۔۔۔ ڈرامہ کر رہے ہو" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ اتنے زور سے چیخا کہ کمرہ گونج اٹھا اور اس نے ایک بار پھر چھڑی برسانی شروع کر دی۔ اب خیاط کی ٹانگیں زخمی ہو گئی تھیں اور ان سے جگہ جگہ خون بہنے لگا تھا کہ یکلخت جالشی دوڑتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔

"کیا ۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہو تم ۔۔۔ پاگل احمق" ۔۔۔ جالشی نے جب باپ کی ٹانگوں پر کرنل ڈیوڈ کو اس طرح چھڑی برساتے دیکھا تو بری طرح چیخ پڑی اور کرنل ڈیوڈ اس کی آواز سن کر تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے اس کی گھومتی ہوئی چھڑی پوری قوت سے جالشی کی پسلیوں پر پڑی اور جالشی چیخ کر پہلو کے بل نیچے جا گری۔

"مجھے پاگل کہہ رہی ہو ۔۔۔ مجھے احمق کہہ رہی ہو ۔۔۔ میں تمہاری ایک ایک بوٹی نوچ ڈالوں گا" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ کا غصہ عروج پر پہنچ گیا۔ لیکن جالشی نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اچھلی اور دوسرے لمحے اس نے ساتھ کھڑے فلپس کے ہاتھ سے یکلخت مشین گن جھپٹ لی اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی سنبھلتا، مشین گن کی نال کرنل ڈیوڈ کے سینے پر جم چکی تھی۔

Admin @ www.hibuddiez.com



"اب بول کتنے سوراخ کر دوں تیرے جسم میں پاگل ـــــ احمق ـــــ جنونی ـــــ میں تمہیں گولیوں سے بھون ڈالوں گی" ـــــ چالشی نے غصے کی شدت سے کانپتے ہوئے کہا۔ اس کی انگلی ٹریگر پر بے چینی سے تھرک رہی تھی۔ اور آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے اور چہرہ غصے کی شدت سے اس قدر خونخوار ہو گیا تھا کہ وہ خوبصورت لڑکی کی بجائے ایسی شیرنی نظر آ رہی تھی جس کے بچے شکاریوں نے اٹھا لیے ہوں۔

کرنل ڈیوڈ کی حالت یکلخت بدل گئی تھی۔ موت کو سامنے دیکھ کر اس کا چہرہ خوف سے مسخ ہو گیا تھا۔ رنگ زرد اور ٹانگیں کانپنے لگ گئی تھیں۔

"م ـــ م ـــ میں تو چیک کر رہا تھا" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔ وہ اس طرح بے حس و حرکت کھڑا تھا جیسے اسے خطرہ ہو کہ اگر اس نے ذرا بھی حرکت کی تو مشین گن خود بخود ہی چل پڑے گی۔ حالانکہ اگر وہ چاہتا تو ذرا سا جھٹکا مار کر مشین گن چالشی کے ہاتھوں سے نکال سکتا تھا۔ کیونکہ چالشی کا مشین گن پکڑنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ اس معاملے میں بالکل اناڑی ہے۔

"چالشی! ـــــ مت مارو ـــــ خدا کے لئے مشین گن ہٹا لو ـــــ یہ کرنل ڈیوڈ ہیں ـــــ ہمارے ملک کے انتہائی قابل احترام آدمی ہیں" بیڈ پر پڑے ہوئے خیاط نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"اسے چھوڑ دوں ـــــ جس نے آپ کی معذور ٹانگوں پر چھڑی برسائی ہے ـــــ اس کمینے کو چھوڑ دوں ـــــ میں اس کے جسم میں گن کی اتنی گولیاں ماروں گی جتنی ضربیں اس نے آپکو پہنچائی



ہیں" ـــــ چالشی نے اور زیادہ غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر مشین گن کی نال اور زیادہ کرنل ڈیوڈ کے سینے میں دبا دی اور کرنل ڈیوڈ کی آنکھیں خوف کی شدت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"م ـــ م ـــ میں کچھ نہیں کہوں گا ـــــ میں تو صرف چیک کر رہا تھا" ـــــ کرنل ڈیوڈ کی حالت بالکل ہی غیر ہو گئی تھی۔

"چالشی ـــــ پلیز چالشی! ـــــ پیچھے ہٹ جاؤ ـــــ میں کہہ رہا ہوں ہٹ جاؤ ـــــ یہ سرکاری آدمی ہیں ـــــ ہمارے لئے قابل احترام ہیں ـــــ اگر انہوں نے میری معذور ٹانگوں کو چیک کیا ہے تو کیا حرج ہے ـــــ مجھے کوئی ضرب نہیں لگی" ـــــ خیاط نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"جاؤ چلے جاؤ ـــــ ابھی دفعہ ہو جاؤ ـــــ میں اپنے باپ کے لئے تمہیں چھوڑ رہی ہوں" ـــــ چالشی نے یکلخت پیچھے ہٹتے ہوئے کہا لیکن مشین گن کا رخ ابھی تک کرنل ڈیوڈ کی طرف ہی تھا۔

"کرنل صاحب! ـــــ یہ بچی ہے ـــــ طالب علم ہے ـــــ ابھی اسے سمجھ نہیں ہے ـــــ پلیز آپ معاف کر دیجئے ـــــ میں آپ کی منت کرتا ہوں ـــــ آپ بے شک اور چیکنگ کر لیجئے مگر اسے معاف کر دیجئے" ـــــ خیاط نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ اب میری تسلی ہو گئی ہے کہ وہ لوگ یہاں نہیں چھپے ـــــ ورنہ اس چالشی کو غصہ نہ آتا بلکہ یہ خوف زدہ ہو جاتی۔ ٹھیک ہے ـــــ گڈ چالشی! ـــــ تم واقعی ایک اچھی لڑکی ہو ـــــ

Admin @ www.hibuddiez.com

"آئی۔ ایم سوری مسٹر خیاط ـــ امید ہے کہ آپ یہ سب کچھ بھول جائیں گے" ـــ کرنل ڈیوڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جناب ـــ آپ واقعی بے حد رحم دل ہیں ـــ آپ واقعی بے حد سمجھدار ہیں ـــ آپ کے متعلق جتنا مشہور ہے آپ اس سے زیادہ سمجھدار ہیں ـــ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں جناب کہ یہاں کوئی نہیں آیا" ـــ خیاط نے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے ـــ آؤ چلیں ـــ جانشی ـــ یہ سرکاری مشین گن ہے واپس کر دو" ـــ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"نہیں ـــ میں یہ اپنے انکل ابو مصدق کو دوں گی ـــ وہ بھی سرکاری آدمی ہیں ـــ مجھے تم پر قطعاً اعتبار نہیں ہے" ـــ جانشی نے غراتے ہوئے کہا۔

"اوکے ـــ اوکے ـــ ٹھیک ہے ـــ آؤ چلیں" ـــ کرنل ڈیوڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ فلپس کو اور بت بنے ہوئے باقی سپاہیوں کو لے کر تیزی سے باہر چلا گیا۔

"بیٹی ـــ یہ تم کیا کر رہی تھیں ـــ یہ بہت بڑے افسر ہیں" ـــ خیاط نے ناراض سے لہجے میں کہا۔

"ابو ـــ یہ سب کچھ مجھ سے برداشت نہیں ہو سکا ـــ نجانے میں نے کس طرح اپنے آپ کو قابو میں رکھا ـــ ورنہ میں ان سب کو ایک لمحے میں بھون ڈالتی" ـــ جانشی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"آدمی کو ہر بات کا خیال رکھنا پڑتا ہے بیٹی ـــ وہ اپنی جگہ مجبور



تھے ـــ وہ اسرائیل کے دشمنوں کو تلاش کر رہے ہیں ـــ بہرحال اب تم مجھے جیپ میں ڈال کر شہر لے چلو ـــ میرے زخموں کی فوری ڈریسنگ نہ ہوئی تو یہ بگڑ جائیں گے ـــ یہ کرسی ساتھ کر دو اور مجھے اس پر بیٹھنے کے لئے سہارا دو" ـــ خیاط نے کہا تو جانشی نے مشین گن ایک طرف رکھی اور تیزی سے باپ کو سہارا دینے کے لئے آگے بڑھی۔

"خبردار ـــ اب اپنے ہاتھ اٹھا دو" ـــ اچانک دروازے سے کرنل ڈیوڈ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور جانشی اور خیاط دونوں کے چہرے تیزی سے دروازے کی طرف مڑے۔ جہاں کرنل ڈیوڈ مشین گن اٹھائے کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر ایک بار پھر وہ پہلے جیسا رعب و دبدبہ طاری ہو گیا تھا۔

"جج ـــ جناب" ـــ خیاط نے ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے تمہاری باتوں اور حرکتوں سے پتہ چل گیا ہے کہ تم واقعی معذور ہو ـــ اور وہ لوگ یہاں نہیں چھپے ـــ میں اسی بات کو چیک کرنے کے لئے باہر رک گیا تھا ـــ بہرحال یہ مشین گن میں نے واپس لینی تھی ـــ فلپس ـــ مشین گن اٹھاؤ" ـــ کرنل ڈیوڈ نے اندر آتے ہوئے کہا اور اس کے پیچھے فلپس بھی اندر آیا اور اس نے لپک کر دوسرے بیڈ پر پڑی ہوئی مشین گن اٹھا لی۔

"لڑکی ـــ تم ضرورت سے زیادہ جذباتی ہو ـــ اور میں ایسی لڑکیوں کو سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑا کرتا" ـــ کرنل ڈیوڈ نے آگے قدم بڑھاتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا جب کہ جانشی ہاتھ اٹھائے خاموش کھڑی تھی۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"معاف کر دیجیے جناب" ـــــ خیاط نے منت بھرے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے چٹاخ کی زوردار آواز گونجی اور اس کے ساتھ ہی جانشی کے حلق سے چیخ نکلی۔ اور وہ اچھل کر اپنے باپ پر جا گری۔ کرنل ڈیوڈ نے اچانک پوری قوت سے اس کے چہرے پر تھپڑ مارا تھا۔

"یہ معمولی سزا ابھی باقی ہے کہ میں نے معاف کر دیا ہے ـــ ورنہ تم دونوں کی لاشیں یہاں پڑی پھڑک رہی ہوتیں" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے بھیڑیے کے سے انداز میں غراتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔ نلیس بھی اس کے پیچھے چلا گیا۔ پھر جاتے قدموں اور اس کے بعد جیپوں کے سٹارٹ ہونے کی آوازیں سنائی دیں ـ جانشی گال پر ہاتھ رکھے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کی آنکھوں سے ایک بار پھر شعلے نکل رہے تھے۔

"جا کر دیکھ آؤ ـــ یہ واقعی چلے گئے ہیں ـــ حوصلہ کرو" ـــــ خیاط نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کاش ـ میں اس وقت انہیں گولیوں سے بھون ڈالتی ـ لیکن وہ ٹریگر پر میری انگلی پھسل جاتی تھی ـــ وہ دب ہی نہ رہا تھا" ـــــ جانشی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ خیاط بے اختیار مسکرانے کے ساتھ ہی دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کر رہا تھا کہ ٹریگر جانشی سے دب نہیں سکا کیونکہ اس نے کبھی کوئی اسلحہ نہ چلایا تھا۔ خیاط اسے کبھی اس لائن میں لایا ہی نہ تھا وہ اسے ان سب بکھیڑوں سے دور رکھنا چاہتا تھا۔



"وہ چلے گئے ہیں ـــ میں نے ان کی جیپیں کاڈی جیل کی طرف جاتی دیکھی ہیں" ـــ جانشی نے اندر آتے ہوئے کہا۔

"اچھا اب بتاؤ کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بحفاظت پہنچا آئی ہو ـــ کوئی گڑبڑ تو نہیں ہوئی" ـــــ خیاط نے مسکراتے ہوئے پوچھا اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر فرش پر کھڑا ہو گیا۔

"کک ـ کک ـ کیا مطلب! ـــ آپ کھڑے ہو گئے ـــ کیسے ـ کیا مطلب ـــ؟" جانشی اپنے معذور باپ کو اس طرح اچھل کر کھڑے ہوتے دیکھ کر حیرت سے بیہوش ہونے کے قریب پہنچ گئی۔

"ارے ارے ـ بیہوش مت ہو جانا ـــ میں نے پہلے بھی انتہائی برداشت سے کام لیا ہے" ـــــ خیاط نے جلدی سے آگے بڑھ کر جانشی کو دونوں ہاتھوں سے پکڑتے ہوئے کہا۔

"کک ـ کک ـ کیا مطلب ڈیڈی! ـــ آپ کی ٹانگیں ٹھیک ہو گئی ہیں ـــ اوہ! ـــ پھر تو مجھے کرنل ڈیوڈ کا مشکور ہونا چاہیے جس نے چھڑی سے ضربیں لگا کر آپ کو ٹھیک کر دیا ہے"۔ جانشی کے حیرت بھرے چہرے پر یکلخت مسرت کا آبشار بہنے لگا۔

"کرنل ڈیوڈ نے تو میری صحیح ٹانگوں پر ضربات لگائی ہیں ـــ یہ تو بس میرا دل جانتا ہے کہ میں نے کس طرح یہ غیر انسانی تشدد برداشت کیا ہے ـــ اگر میں نے تنظیم میں باقاعدہ شامل ہو کر ٹریننگ نہ لی ہوئی تو لازماً میں چیخ پڑتا ـــ یا میرے چہرے پر تکلیف کے آثار ابھر آتے ـــ اور پھر کرنل ڈیوڈ ہمیں کیا، ہمارے پورے خاندان کو الٹا لٹکا دینے سے بھی گریز نہ کرتا" ـــــ خیاط نے جانشی کی

پشت پر پیار سے تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ تو آپ کہنا یہ چاہتے ہیں کہ کرنل ڈیوڈ کے آنے سے پہلے ہی آپ کی ٹانگیں ٹھیک ہو گئی تھیں ۔۔۔ لیکن کس طرح ۔۔؟ کیا ویسے ہی لیٹے لیٹے ٹھیک ہو گئیں ۔۔۔؟ پھر تو یہ اس صدی کا معجزہ ہے" ۔۔۔ جالشی کے لہجے میں بے پناہ حیرت ابھی تک موجود تھی۔ وہ اس طرح بار بار اپنے باپ کو دیکھ رہی تھی جیسے اُسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو کہ واقعی اس کا معذور باپ جس کی ٹانگیں گذشتہ کئی مہینوں سے معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکتی تھیں اب نہ صرف ٹھیک ہو گئی ہیں بلکہ اس کا باپ نارمل آدمیوں کی طرح اس کے سامنے کھڑا بھی ہے۔

"یہ کارنامہ علی عمران کا ہے ۔۔۔ اس نے جانے سے پہلے انتہائی حیرت انگیز طریقے سے مجھے درست کر دیا ہے ۔۔۔ حالانکہ ڈاکٹروں نے آپریشن بھی کئے۔ لیکن وہ ٹھیک نہ کر سکے ۔۔۔ اگر میں مسلمان نہ ہوتا تو میں اس علی عمران کو موجودہ دور کا پیغمبر مان لیتا ۔۔۔ لیکن میں مسلمان ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ اب کوئی پیغمبر نہیں آئے گا۔ اس لئے میں نے اسے جادوگر مسیحا ہی کہہ سکتا ہوں" ۔۔۔ خیاط نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران نے ٹھیک کر دیا ۔۔۔ کیا وہ ڈاکٹر ہے ۔۔۔ لیکن کس طرح۔ کیا اس نے آپریشن کیا ۔۔۔ لیکن آپریشن کا سامان ۔۔۔ یہاں تو صرف ایک عام سا میڈیکل باکس ہے ۔۔۔ کیا کیا اس نے ۔۔۔؟ کیسے کیا ۔۔۔؟" جالشی کا لہجہ اب بھی ایسا تھا جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو۔ اور پھر خیاط نے اُسے تفصیل بتائی کہ عمران نے اُسے کس طرح ٹھیک کر دیا ہے۔

"اوہ! ۔۔۔ حیرت انگیز ۔۔۔ یہ شخص واقعی جادوگر ہے ۔۔۔ آپ مانیں نہ مانیں میں اسے جادوگر مان گئی ہوں ۔۔۔ بہرحال اس نے آپ کو ٹھیک کر کے مجھے خرید لیا ہے ۔۔۔ ڈیڈی! اب میں تمام عمر اس کے پیر دھو دھو کر پیتی رہوں گی" ۔۔۔ جالشی نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا اور خیاط کی تجربہ کار آنکھوں نے جالشی کے چہرے پر پیدا ہونے والے تاثرات سے اس کے جذبات کو بخوبی سمجھ لیا۔

"جالشی! ۔۔۔ تم سمجھدار ہو ۔۔۔ لیکن میری بات سن لو۔ ایسے لوگ جو اپنے ملک اور اپنی قوم کی خاطر اپنی جانیں ہر وقت ہتھیلیوں پر لئے پھرتے ہیں جن کی زندگی کا ایک ایک لمحہ خوفناک طوفانوں سے ٹکراتے ہوئے گذرتا ہے اس قسم کی جذباتیت سے بالاتر ہوتے ہیں ۔۔۔ وہ صرف ذہنی دباؤ ختم کرنے کے لئے جذباتی باتیں ضرور کرتے ہیں ۔۔۔ لیکن جذبات نام کی کوئی چیز ان کے دلوں میں موجود نہیں ہوتی۔ اس لئے بیٹی! ۔۔۔ اگر تم نے اپنے دل میں عمران کے لئے کوئی جذبہ پال لیا ہے تو اُسے ابھی سے نوچ کر باہر نکال پھینکو۔ اور صرف یہ سوچو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں دنیا کے ایک عظیم ترین انسان سے ملنے کا موقع دے دیا ہے ۔۔۔ یہ ایسا انسان ہے جو صدیوں میں بھی پیدا نہیں ہوتا ۔۔۔ بس اس سے تعاون کرو۔ تمہارے لئے یہی عظمت کی بات ہے ۔۔۔ میرا خیال ہے کہ تم میری بات سمجھ گئی ہو گی ۔۔۔ تمہاری ماں زندہ ہوتی تو شاید تمہیں اس سے زیادہ

Admin @ www.hibuddiez.com



تفصیل سے سمجھا سکتی"۔۔۔۔ خیاط نے چانشی کو اپنے بازو میں لپیٹے ہوئے دروازے کی طرف چلتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ڈیڈی!۔۔۔۔ میں آپ کی بات سمجھ گئی ہوں ۔۔ آپ نے اچھا کیا ہے کہ مجھے بروقت سمجھا دیا ہے ۔۔۔۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں ایسا کوئی جذبہ اپنے دل میں نہ پالوں گی جس سے بعد میں مجھے پچھتانا پڑے"۔۔۔۔ چانشی نے سر جھکاتے ہوئے قدرے بھرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے فخر ہے بیٹی!۔۔۔۔ کہ میں تم جیسی سمجھدار بیٹی کا باپ ہوں۔ اوکے ۔۔۔ اب مجھے سہارا دے کر جیپ میں بٹھا دو۔ کیونکہ اس وقت تو ضربات گرم تھیں اس لیے میں تکلیف برداشت بھی کر گیا ۔۔ لیکن اب زخم ٹھنڈے پڑتے جا رہے ہیں اور اب تکلیف میری برداشت سے باہر ہوتی جا رہی ہے"۔۔۔۔ خیاط نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں ڈیڈی!۔۔۔ آیئے"۔۔۔۔ چانشی نے جلدی سے کہا اور پھر جیپ کا عقبی دروازہ کھول کر اس نے باپ کو سہارا دیا اور اسے جیپ پر چڑھا دیا۔

"میں جب تک محفوظ مقام تک نہ پہنچ جاؤں ۔۔۔۔ میں ویسے ہی معذور بن کر یہاں بیٹھوں گا۔ تاکہ اگر راستے میں چیکنگ ہو تو وہ مجھے معذور ہی سمجھیں ۔۔۔۔ تم میری وہیل چیئر بھی معمول کے مطابق لے آؤ اور میرے ساتھ اسے رکھ دو ۔۔۔۔ اور خود بھی خیال رکھنا"۔۔۔۔ خیاط نے سیٹ پر لیٹتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ڈیڈی!۔۔۔ میں خیال رکھوں گی"۔۔۔۔ چانشی نے



کہا اور پھر تیزی سے دوڑتی ہوئی واپس عمارت میں داخل ہو گئی۔

چند لمحوں بعد وہ وہیل چیئر کو چلاتی ہوئی اندر سے نکال کر جیپ کے قریب لے آئی۔ کمبل اس نے چیئر پر رکھا ہوا تھا۔ اس نے وہیل چیئر اٹھا کر جیپ کے اندر رکھ دی اور پھر کمبل اٹھا کر اس نے اپنے لیٹے ہوئے باپ کی ٹانگوں پر اچھی طرح لپیٹ دیا۔ اس طرح معذور ہونے کی اداکاری کے ساتھ ساتھ اس کی ٹانگیں بھی گرم ہو جاتی تھیں اور تکلیف میں کمی آ جاتی۔ پھر نیچے اتر کر اس نے عقبی دروازہ بند کیا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

چند لمحوں بعد جیپ تیزی سے فارم ہاؤس کے پھاٹک سے باہر نکل آئی۔ جیپ روک کر چانشی ایک بار پھر نیچے اتری۔ اس نے پھاٹک کو بند کر کے باہر سے لاک کیا اور پھر جیپ پر سوار ہو گئی ۔۔ دوسرے لمحے جیپ تیزی سے کھیتوں کے درمیان کچی سڑک پر دوڑتی ہوئی پختہ سڑک کی طرف بڑھنے لگی۔ جیپ چلانے کے ساتھ ساتھ وہ اپنے باپ کو عمران اور اس کے ساتھیوں کو وائٹ ہاؤس تک پہنچانے کی تفصیلات بھی بتانے لگی۔

 Admin @ www.hibuddiez. 

کرنل فرانک اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے اس کا چیف اسسٹنٹ نکلسن موجود تھا۔ نکلسن نوجوان تھا جب کہ کرنل فرانک جوانی کی سرحدوں سے باہر نکل چکا تھا۔

"باس! ۔۔۔ آپ خواہ مخواہ کرنل ڈیوڈ سے مرعوب ہیں ۔۔۔ وہ اگر جی۔ پی۔ فائیو کا چیف ہے تو آپ اس سے زیادہ وسیع، منظم اور طاقتور ایجنسی ریڈ آرمی کے چیف ہیں ۔۔۔ آپ کو ان مجرموں کے خلاف خود بھرپور انداز میں حرکت میں آنا چاہئے" ۔۔۔ نکلسن نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا اور کرنل فرانک مسکرا دیا۔

"تم شاید سمجھ رہے ہو کہ میں کرنل ڈیوڈ سے مرعوب ہو کر خاموش ہوں ۔۔۔ ایسی کوئی بات نہیں ڈیئر نکلسن! ۔۔۔ تم ابھی جوان ہو اس لئے جذباتی انداز میں سوچتے ہو ۔۔۔ جبکہ میں نے دنیا کے بہت سے نشیب و فراز دیکھے ہیں ۔۔۔ صدر مملکت، کرنل ڈیوڈ کی فیور کرتے ہیں اور اب شاید وزیر اعظم بھی ایسا ہی کریں۔ کیونکہ کرنل ڈیوڈ فطری طور پر شہرت پسند آدمی ہے ۔۔۔ لیکن میں خاموش نہیں ہوں۔ میں تو صرف اس وقت کا انتظار کر رہا ہوں جب کرنل ڈیوڈ واضح طور پر ناکام ہو جائے ۔۔۔ میں اس وقت زخمی چیتے کی طرح چھلانگ لگاؤں گا اور مجرم میری مٹھی میں ہوں گے۔ کیونکہ میں ان کی طرف سے بے خبر نہیں ہوں ۔۔۔ صرف وقت کا انتظار کر رہا ہوں ۔۔۔ میں عین آخری وقت میں ضرب لگانا چاہتا ہوں ۔۔۔ ایسی ضرب جو صحیح معنوں میں کاری ضرب ہو" ۔۔۔ کرنل فرانک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن باس! ۔۔۔ ریڈ آرمی خاموش ہے۔ صرف معمول کی نگرانی میں مصروف ہے۔ ایسی صورت میں آپ آخری لمحات میں کیا کریں گے"۔ نکلسن نے کہا۔ وہ کرنل فرانک کے بہت منہ چڑھا ہوا تھا۔

"تم نے ابھی خود کہا ہے کہ ریڈ آرمی بہت وسیع، منظم اور طاقتور تنظیم ہے ۔۔۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں نے اسے واقعی وسیع و منظم کیا ہے۔ ورنہ مجھ سے پہلے یہ صرف چند ایجنٹوں پر مشتمل جماعت تھی ریڈ آرمی کا ایک مخصوص شعبہ ہے جسے میں نے ریڈ ٹائیگرز کا نام دیا ہوا ہے ۔۔۔ یہ ریڈ ٹائیگرز سامنے نہیں آتے ۔۔۔ یہ صرف مجھے جواب دہ ہیں اور انہیں ہدایات بھی میں خود دیتا ہوں۔ اتنا تو بہرحال تم بھی جانتے ہو گے۔ کیونکہ تم نمبر ٹو ہو" ۔۔۔ کرنل فرانک نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی ہاں! ۔۔۔ جانتا ہوں ۔۔۔ گو میں نے انہیں کبھی نہیں دیکھا اور نہ ان کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتا ہوں ۔۔۔ صرف اس حد تک جانتا

Admin @ www.hibuddiez.com



ہوں کہ ایسا سیکشن ریڈ آرمی میں موجود ہے" ــــ نکلسن نے جواب دیا۔

"یہ انتظام میں نے جان بوجھ کر خود کیا ہوا ہے تاکہ یہ واقعی خفیہ رہیں۔ اور میں انہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف حرکت میں لا چکا ہوں ــــ دیکھو ان کی طرف سے آئی ہوئی رپورٹ دیکھو" ــــ کرنل فرانک نے کہا اور سامنے پڑی ہوئی بند فائل اٹھا کر نکلسن کی طرف بڑھا دی نکلسن نے بڑے تجسس آمیز انداز میں فائل لی اور اسے کھول کر پڑھنے لگا۔ جیسے جیسے وہ پڑھتا گیا اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمودار ہوتے گئے۔

"اوہ باس ـــ انتہائی حیرت انگیز رپورٹ ہے ــــ یہ شاپور ایسا آدمی ہو گا میں یقین نہ کر سکتا تھا" ــــ نکلسن نے کہا۔

"شاپور نے صرف کاروبار کیا ہے ــــ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اسلحہ، کاریں اور کوٹھی مہیا کی ہے ــــ کرنل ڈیوڈ نے اس کے مینجر کو پکڑ کر اس پر تشدد کیا اور اس سے معلومات حاصل کیں اور پھر اس نے براہ راست صدر مملکت کو رپورٹ دی جس کے بعد اس کوٹھی پر ریڈ کرنے کی بجائے انتہائی سائنسی انداز میں ان کی نگرانی کی گئی ــــ اور پھر ان سب کو ریڈ پوائنٹ پر ایک باقاعدہ ڈرامے کے تحت پکڑ کر کانڈی جیل بھجوا دیا گیا ــــ لیکن میری توقع کے عین مطابق وہ بارہ گھنٹے گزرنے سے پہلے ہی وہاں سے فرار ہو گئے اور اب کرنل ڈیوڈ انہیں تلاش کرتا پھر رہا ہے ــــ حالانکہ ریڈ ٹائیگرز نے انہیں تلاش کر لیا ہے" ــــ کرنل فرانک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔



"تلاش کر لیا ہے ـــ ریڈ ٹائیگرز نے ــــ آپ کو رپورٹ مل چکی ہے اور آپ یہاں دفتر میں اطمینان سے بیٹھے ہیں" ــــ نکلسن اپنے باس کی بات سن کر بے اختیار کرسی سے اچھل پڑا۔

"ہاں ـــ میں اطمینان سے اس لئے بیٹھا ہوں کہ اب وہ میری مٹھی میں ہیں ــ لیکن میں نے تمہیں اس لئے پہلے بتایا تھا کہ میں کرنل ڈیوڈ کو پوری طرح ناکام ہوتے دیکھنا چاہتا ہوں ــــ میں نے وزیر اعظم صاحب کے چیف سیکرٹری سے بات کر لی ہے۔ وہ میری فیور کا آدمی ہے ــــ اس نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ جیسے ہی کرنل ڈیوڈ وزیر اعظم صاحب کو ناکامی کے متعلق فون کرے گا وہ مجھے اطلاع کر دے گا ــــ اس کے بعد میں چیتے کی طرح جھپٹوں گا اور مجرموں کی لاشیں وزیر اعظم کے سامنے پیش کر دوں گا" ــــ کرنل فرانک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لاشیں ــ کیا مطلب ـــ کیا وہ مر چکے ہیں" ــــ نکلسن واقعی حیرت زدہ ہو گیا تھا۔

"ابھی تو زندہ ہیں ــــ لیکن میں ایسے مجرموں کو زندہ پکڑنے کا قائل ہی نہیں ہوں۔ اس لئے جیسے ہی میں ایکشن میں آؤں گا۔ یہ فوری طور پر لاشوں میں تبدیل ہو جائیں گے" ــــ کرنل فرانک نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ نکلسن کچھ کہتا۔ میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور کرنل فرانک نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ــــ کرنل فرانک نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر! ـــــ پرائم منسٹر ہاؤس سے فون ہے" ـــــ ہیڈ کوارٹر آپریٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ بات کراؤ" ـــــ کرنل فرانک نے کہا۔ اس کے چہرے پر خود بخود مسرت کے آثار ابھر آئے تھے۔ کیونکہ وہ سمجھ گیا کہ فون وزیرِاعظم صاحب کے چیف سیکرٹری کا ہے اور کرنل ڈیوڈ کی ناکامی کے بارے میں ہے۔

"ہیلو ـــ کون بول رہا ہے" ـــــ دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"میں کرنل فرانک بول رہا ہوں" ـــــ کرنل فرانک نے کہا۔ اس نے وزیرِاعظم کے چیف سیکرٹری کی آواز بخوبی پہچان لی تھی۔

"کرنل فرانک! ـــــ میں سی۔ ایس بول رہا ہوں ـــــ کرنل ڈیوڈ کا ابھی فون آیا ہے ـــــ اُسے وہ مجرم باوجود تلاش کے نہیں مل سکے ـــــ اور وزیرِاعظم صاحب نے نہ صرف انہیں انتہائی غصیلے انداز میں جھاڑ پلائی ہے ـــــ بلکہ ان کا موڈ بھی بے حد آف ہو گیا ہے" ـــــ سی۔ ایس یعنی چیف سیکرٹری نے کہا۔

"گڈ نیوز ـــــ آپ بے فکر رہیں ـــــ تھوڑی دیر بعد وزیرِاعظم کا موڈ انتہائی خوشگوار ہو جائے گا ـــــ تھینک یو سر" ـــــ کرنل فرانک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"وِش یو گڈ لک ـــــ بائی بائی" ـــــ دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"تھینک یو ـــــ بائی بائی" ـــــ کرنل فرانک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا سا لیکن جدید قسم کا ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر اس کا ایک بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ اور ایک چھوٹا سا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ تھامسن خاموش بیٹھا یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر ابھی تک حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ہیلو ... ہیلو ریڈ ٹائیگر نمبر ون کالنگ ـــــ ریڈ ٹائیگر چیف ـــ اوور" ـــ کرنل فرانک نے تیز لہجے میں بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس سر ـــ ریڈ ٹائیگر چیف اٹنڈنگ۔ اوور" ـــــ چند لمحوں بعد ہی ٹرانسمیٹر سے ایک آواز ابھری۔

"شکار کی کیا رپورٹ ہے۔ اوور" ـــــ کرنل فرانک نے تیز لہجے میں کہا۔

"شکار ہماری نظروں میں ہے جناب! ـــــ ابھی ابھی وہی لڑکی جو انہیں چھوڑ کر واپس گئی تھی پھر جیپ لے کر آئی ہے اور اس میں ایک معذور آدمی بھی موجود ہے ـــــ ہم نے فوری طور پر جو تحقیق کی ہے اس سے پتہ چلا ہے کہ اس معذور آدمی کا نام خیاط ہے ـــ یہ عرب ہے ـــــ اور وزیرِاعظم صاحب کے سپیشل سیکرٹری ابو مصدق کا چھوٹا بھائی ہے ـــــ یہ شخص کچھ عرصہ پہلے کسی حادثے میں ٹانگوں سے معذور ہو گیا تھا ـــــ اور سر! ـــــ اس آدمی کے فارم ہاؤس کانڈی جیل سے نزدیک موجود ہیں۔ اوور" ـــــ چیف ٹائیگر نے

Admin @ www.hibuddiez.com

تفصیلی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ نیوز ۔۔۔ یہ تو اور بھی اچھی بات ہے ۔۔۔ اس طرح ہم غداروں کی نشاندہی بھی پرائم منسٹر صاحب کے سامنے کرنے کے قابل ہو جائیں گے ۔۔۔ تم نے معلوم کیا کہ وہ لوگ اندر کیا کر رہے ہیں اوور ۔۔۔" کرنل فرانک نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں سر! ۔۔۔ آپ نے صرف انتہائی خفیہ نگرانی کا حکم دیا تھا۔ اوور" ۔۔۔ چیف ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ میں انہیں چوکنا نہیں کرنا چاہتا تھا ۔۔۔ وہ بے حد خطرناک لوگ ہیں ۔۔۔ تمہارے پاس اس وقت کتنی فورس ہے۔ اوور" ۔۔۔ کرنل فرانک نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"سر ۔۔۔ دس ٹائیگرز ہر لحاظ سے مسلح یہاں اس عمارت میں جسے وائٹ ہاؤس کہا جاتا ہے، موجود ہیں۔ اوور" ۔۔۔ چیف ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کافی ہیں ۔۔۔ میں نکلسن کے ساتھ وہاں پہنچ رہا ہوں ۔۔۔ ہم نے ان لوگوں پر طوفانی انداز میں ریڈ کرنا ہے ۔۔۔ اس طرح کہ ان میں سے ایک آدمی بھی فرار نہ ہو سکے ۔۔۔ اور نہ زندہ رہ سکے تم میرا مطلب سمجھ گئے ہو گے۔ اوور" ۔۔۔ کرنل فرانک نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر ۔۔۔ یہ ہمارے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہے ۔۔۔ اگر آپ حکم کریں تو ان سب کی لاشیں ہیڈ کوارٹر پہنچا دی جائیں۔ اوور" چیف ٹائیگر نے جواب دیا۔



"نہیں! ۔۔۔ یہ ریڈ میں اپنی نگرانی میں کرانا چاہتا ہوں۔ اس لئے میرے آنے تک انتظار کیا جائے ۔۔۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔ کرنل فرانک نے کہا اور بٹن آف کر کے اس نے ٹرانسمیٹر میز کی دراز میں رکھا اور دراز بند کر کے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ نکلسن ۔۔۔ اب میں تمہیں بتاؤں گا کہ میرے حرکت میں آنے کا کیا مطلب ہوا کرتا ہے" ۔۔۔ کرنل فرانک نے بھوکے بھیڑیئے کے سے انداز میں دانت نکوستے ہوئے کہا اور نکلسن کندھے جھٹکتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

عمران نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس پرائم منسٹر ہاؤس" ۔۔۔ دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ریکارڈ روم سے بات کرائیے ۔۔۔ میں ڈاکٹر لارنس بول رہا ہوں" عمران نے آواز بدلتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر لارنس ۔۔۔ لیکن ۔۔۔" دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"میرا وقت بے حد قیمتی ہے ۔۔۔ میں ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کرنا چاہتا ۔۔۔ اس لئے میں نے براہ راست پرائم منسٹر صاحب کو فون کر کے پھر ریکارڈ روم سے ضروری معلومات حاصل کرنے کی بجائے براہ راست ریکارڈ روم سے بات کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس لئے پلیز! آپ بھی وقت ضائع نہ کریں" ۔۔۔ عمران نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"یس سر ۔۔۔ یس سر ۔۔۔ ایک سیکنڈ" ۔۔۔ دوسری طرف سے اس بار بوکھلاتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"یس ۔۔۔ چیف سپیکنگ فرام ریکارڈ آفس" ۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی ایک اور آواز سنائی دی۔

"مسٹر چیف! ۔۔۔ میں ڈاکٹر لارنس بول رہا ہوں لیبارٹری سے۔ ایک اہم ترین پوائنٹ آپ سے پوچھنا ہے کہ فائنل آپریشن کے لئے جو عمارت منتخب کی گئی ہے اس کے سب سے بڑے ہال کی چھت کی اونچائی کتنی ہے" ۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"آپ کا مطلب ریڈ اکوائر سے ہے ۔۔۔ فائنل آپریشن تو وہیں ہونا ہے ۔۔۔ ایک منٹ! ۔۔۔ میں اس کی فائل نکال لوں" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی وہ ایک اہم ترین پوائنٹ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

"ہیلو سر ۔۔۔ اس کے ہال کی چھت کی اونچائی پچیس فٹ ہے جناب۔ میں فائل دیکھ کر بتا رہا ہوں" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ کو مکمل یقین ہے ۔۔۔ کیونکہ اگر فرق ہوا تو سارا منصوبہ ہی تباہ ہو جائے گا" ۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر ۔۔۔ بالکل صحیح بتا رہا ہوں ۔۔۔ فائل میں جو نقشہ موجود ہے اس میں چھت کی اونچائی پچیس فٹ درج ہے" ۔۔۔ چیف نے جواب دیا۔

"اوکے ۔۔۔ تھینک یو ۔۔۔ مسٹر چیف! ۔۔۔ یہ بات آپ کے

Admin @ www.hibuddiez.com


اور میرے درمیان رہے تو منصوبے کے لئے زیادہ بہتر رہے گا ـــ میں آپ پر اعتماد کر سکتا ہوں" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ یس سر ـــ بالکل سر ـــ" چیف نے خوش ہوتے ہوئے جواب دیا۔ شاید ڈاکٹر لارنس جیسے بڑے آدمی کی اس بات نے اسے اپنی حیثیت کا احساس دلا دیا تھا۔ ورنہ یہ ریکارڈ روم والے ہمیشہ نظر انداز ہوتے رہتے تھے۔

"تھینک یو" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"سب زخمیوں کو ہلدی چونا تھوپ دیا گیا ہے یا ابھی کچھ باقی رہ گئے ہیں" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہلدی تھوڑی اور چونا زیادہ تھوپا گیا ہے" ـــ صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور باقی سب ساتھی بھی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"چلو کچھ زیادہ کچھ کم ـــ کمی بعد میں پوری ہوتی رہے گی" ـــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور ایک بار پھر سب ہنس پڑے۔ سب کو جانشی یہاں چھوڑ گئی تھی تاکہ اپنے والد کو واپس لے آئے یہاں پہنچتے ہی بلیک زیرو نے جانشی سے میڈیکل باکس لانے کے لئے کہا اور پھر وہ سب زخمیوں کی باقاعدہ مرہم پٹی میں مصروف ہو گئے تھے جب کہ ٹائیگر کو عمران نے عمارت کی اوپر والی منزل میں نگرانی کے لئے بھجوا دیا تھا۔ اور خود وہ ٹیلیفون میں مصروف ہو گیا تھا۔

وائٹ ہاؤس دو منزلہ عمارت تھی اور یہاں کوئی بھی آدمی موجود نہ تھا۔ اس لئے عمران یہاں پہنچ کر قدرے مطمئن ہو گیا تھا۔



"اب کیا پروگرام ہے ـــ؟" کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"اس بار پرابلم یہ ہے کہ کوئی لائن آف ایکشن نہیں مل رہی ـــ لیبارٹری کے محل وقوع کا علم ہوا تھا تو وہاں پہنچتے ہی ہم دھر لئے گئے ـــ اور ویسے بھی وہاں پہنچنے کے بعد میں نے دیکھا ہے کہ لیبارٹری کی حفاظت کا انتظام انتہائی سخت ہے ـــ ہمارا کوئی انتہا اقدام وہاں کامیاب نہیں ہو سکتا ـــ اور منصوبہ بندی کے لئے ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔ کیونکہ یہاں پہنچتے ہی میں نے جو اطلاعات اکٹھی کی تھیں اس کے مطابق صرف دو روز مزید لیبارٹری کا کام رہ گیا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے مشن پر عمل کر دینا ہے ـــ پہلے میرا خیال تھا کہ یہ مشن لیبارٹری سے ہی مکمل کیا جائے گا لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ ہو سکتا ہے انہوں نے اس سلسلے میں لیبارٹری سے ہٹ کر کوئی سپاٹ منتخب کیا ہو ـــ کیونکہ عام طور پر اس قسم کے مشنز لیبارٹری میں آپریٹ نہیں کئے جاتے ـــ اسی آئیڈیے کے تحت میں نے اب ڈاکٹر لارنس بن کر پرائم منسٹر کے ریکارڈ روم کے انچارج سے بات کی۔ کیونکہ ایسے مشنوں کا ریکارڈ پروٹوکول کے مطابق پریذیڈنٹ ہاؤس میں نہیں رکھا جاتا ـــ پرائم منسٹر ہاؤس میں ہی ایسا ریکارڈ روم ہوتا ہے ـــ اسی آئیڈیے کے تحت میں نے بات کی تو ایک اہم ترین پوائنٹ حاصل ہو گیا ہے کہ اس مشن کو آپریٹ ریڈ اسکوائر سے کیا جائے گا اور ریڈ اسکوائر عمارت میں نے دیکھی ہوئی ہے ـــ وہ شہر کے بالکل وسط میں ہے ـــ اب اطلاع کے مطابق آپریشن کے فائنل ہونے میں صرف ایک روز باقی رہ گیا ہے ـــ اس کا مطلب ہے کہ آپریشن

کے لئے مطلوبہ مشینری لیبارٹری سے پہلے ریڈ اسکوائر میں لائی جائے گی اور پھر مشن وہاں سے مکمل کیا جائے گا ۔۔۔ اب سٹرائیک کرنے کی دو صورتیں ہیں ۔۔۔ ایک تو یہ کہ عین موقع پر ریڈ اسکوائر پر حملہ کر دیا جائے ۔ لیکن اس صورت میں ایک قباحت یہ بھی ہے کہ ہمیں عین موقع کا علم نہیں ہو سکے گا ۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ ہمارا اندازہ کچھ آگے پیچھے ہو جائے تو ایسی صورت میں مشن مکمل بھی ہو سکتا ہے اور ہم صرف لکیر کو ہی پیٹتے رہ جائیں ۔۔۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ہم لیبارٹری سے ریڈ اسکوائر کے درمیان راستوں پر چیکنگ کریں اور جب مشن کی مطلوبہ مشینری یہاں شفٹ کی جا رہی ہو تو ہم اٹیک کر کے یہ مشینری ہی تباہ کر دیں ۔۔۔ لیکن یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ مشینری کتنی بڑی ہے ۔۔۔ اور کیا اسے زمینی راستے سے لایا جائے گا ۔۔۔ یا کسی ہیلی کاپٹر کے ذریعے شفٹ کیا جائے گا "۔۔۔ عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" میرا خیال ہے کہ ہمیں اگر مگر کے چکر میں پڑنے کی بجائے براہ راست اقدام کرنا چاہئے ۔۔۔ اب ہمارے پاس ایسا اسلحہ نہیں ہے کہ ہم لیبارٹری پر حملہ کر دیں ۔۔۔ اس لئے میرے خیال میں اب ہمیں براہ راست پرائم منسٹر ہاؤس پر حملہ کر کے پرائم منسٹر کو اغوا کر لینا چاہئے۔ اور پھر اس ایکشن کی مدد سے ہم حکومت پر دباؤ ڈال سکتے ہیں کہ وہ ڈاکٹر لارنس کو ہمارے حوالے کر دیں ۔۔۔ یقیناً حکومت ہمارے اس اقدام سے بوکھلا جائے گی اور پھر ڈاکٹر لارنس کو اگر نہ بھی ہمارے حوالے کیا گیا تب بھی وہ کم از کم فوری طور پر اس مشن کو ملتوی کرنے پر مجبور ہو جائیں گے ۔۔۔ اس کے بعد ہم کوئی منصوبہ بندی کر کے اس مشن کا خاتمہ کر سکتے ہیں "۔۔۔ تنویر نے اپنی فطرت کے مطابق تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

" نہیں ۔۔۔ ہم چند مشین گنوں کی مدد سے پرائم منسٹر ہاؤس میں داخل نہیں ہو سکتے ۔۔۔ وہاں خصوصی گارڈ کا پہرہ ہوتا ہے ۔۔۔ ہمیں کوئی اور تجویز سوچنی چاہئے "۔۔۔ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" کیوں نہ ہم اس خیاط سے اس معاملے میں بات کریں ۔ وہ یہاں کا مقامی آدمی ہے ہو سکتا ہے وہ کوئی بہتر مشورہ دے سکے "۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی کیپٹن شکیل کی بات کا جواب دیتا ، کال بیل تین بار مخصوص وقفوں سے بج اٹھی ۔ یہ کوڈ عمران نے چالشی کو پہلے ہی سمجھا دیا تھا۔

" وہ چالشی اپنے والد محترم کے ساتھ آگئی ہے ۔۔۔ جاؤ پھاٹک کھولو "۔۔۔ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اور جوزف اٹھا اور تیزی سے کمرے سے باہر چلا گیا۔

اسی لمحے ٹائیگر کمرے میں داخل ہوا۔

" یہ چالشی اور اس کے باپ کی جیپ ہے "۔۔۔ ٹائیگر نے اطلاع دیتے ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا اور پھر ٹائیگر تیزی سے واپس مڑ گیا۔

تھوڑی دیر بعد خیاط اور چالشی دونوں ہی اندر داخل ہوئے۔

" کیا ہوا ۔۔۔ کیا پھر ٹانگوں میں نقص پڑ گیا ہے جو آپ لنگڑا کر چل رہے

Admin @ www.hibuddiez.com

"ہیں" ــــ عمران نے خیاط کو لنگڑا کر چلتے دیکھ کر چونکتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں ــــ کرنل ڈیوڈ صاحب نے مجھے معذور ثابت نہ کر لینے کے چکر میں میری ٹانگوں پر چھڑی سے ضربیں لگائی ہیں" ــــ خیاط نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور کرنل ڈیوڈ کا نام سن کر عمران سمیت سارے بُری طرح چونک پڑے۔

"کیا ہوا تھا ــــ تفصیل بتائیں" ــــ عمران نے قدرے بے چین سے لہجے میں پوچھا اور خیاط نے کرنل ڈیوڈ کی آمد سے لے کر چالشی کے اس پر مشین گن تاننے اور پھر اس کی واپسی تک ساری تفصیل بتا دی جب کہ اس دوران بلیک زیرو نے میڈیکل باکس کی مدد سے اس کی ٹانگوں پر موجود زخموں کی ڈریسنگ شروع کر دی تھی۔

"اس کا مطلب ہے کہ کرنل ڈیوڈ بظاہر تو مطمئن ہو کر چلا گیا ہے لیکن وہ بے حد کینہ فطرت آدمی ہے ــــ وہ چالشی کی اس حرکت کو کبھی نہیں بھولے گا ــــ کیونکہ کانڈری جیل کے افسران کے سامنے اس کی بے عزتی ہوئی ہے ــــ اس لئے ہو سکتا ہے کہ اس نے تم لوگوں کا شہر میں ٹھکانہ چیک کرنے کے لئے خفیہ نگرانی کرائی ہو۔ تاکہ کسی بھی وقت موقع دیکھ کر وہ اپنی بے عزتی کا بھرپور انداز میں انتقام لے سکے" ــــ عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب ــــ میں نے تو خاص طور پر اس بات کا خیال رکھا ہے" ــــ خیاط نے جواب دیا۔

"آج کل ان لوگوں کے پاس نگرانی کے لئے انتہائی جدید آلات موجود ہیں ــــ ہم پہلے جس عمارت میں تھے وہاں بھی کسی ایسے خفیہ



ذرائع سے نہ صرف ہماری نگرانی کی گئی ــــ بلکہ شاید ہمارے درمیان ہونے والی بات چیت بھی سن لی گئی تھی۔ اس لئے انہیں ہمارے تمام منصوبے کا پہلے سے بخوبی علم ہو گیا تھا ــــ کیا یہاں سے نکلنے کا کوئی خفیہ راستہ ہے" ــــ عمران نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ــــ کیا آپ فوراً یہاں سے جانا چاہ رہے ہیں" ؟ خیاط نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہاں ــــ ان حالات میں ہم ایک فیصد بھی رسک نہیں لے سکتے ــــ ہمیں فوری طور پر یہ عمارت خالی کرنی ہو گی" ــــ عمران نے کہا تو اس کے سارے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"لیکن آپ کہاں جائیں گے" ــــ خیاط بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ بعد میں سوچیں گے ــــ فی الحال تو ہمیں کسی خفیہ راستے سے یہاں سے نکلنا ہو گا" ــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ــــ میں آپ کو لے چلتا ہوں ــــ یہ تو میری عام رہائش گاہ ہے ــــ ویسے میرے پاس ایک عمارت ایسی ہے جس کا علم سوائے میرے اور جناب شاکر سرات صاحب کے اور تیسرے کسی فرد کو علم نہیں ہے ــــ کیونکہ جناب شاکر سرات صاحب انتہائی اہم ترین کام کے لئے اسی عمارت کو استعمال کرتے ہیں ــــ میں معذور ہو جانے کے باوجود ان کی تنظیم میں ان کے بہت قریب ہوں" ــــ خیاط نے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"اوہ —— اگر ایسا ہے تو پھر ٹھیک ہے —— لیکن ہمیں یہاں سے نکلنا بھی تو ہے" —— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ انتظام بھی ہے —— آئیے میرے ساتھ —— جاانشی! تم بھی آجاؤ —— ہوسکتا ہے وہ احمق کرنل فوری طور پر نہ کوئی چکر چلا دے" —— خیاط نے اپنی بیٹی جاانشی سے مخاطب ہو کر کہا جو آنے کے بعد ایک طرف بالکل خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

عمران کے ساتھیوں نے اپنی مشین گنیں اٹھائیں اور پھر خیاط کی رہنمائی میں چلتے ہوئے وہ پہلے ایک تہہ خانے میں پہنچے اور پھر وہاں سے ایک خفیہ راستے سے عقبی کوٹھی میں پہنچ گئے۔ یہ کوٹھی بھی خالی پڑی ہوئی تھی۔

"یہ بھی میری ملکیت ہے۔ لیکن میں نے باہر کرائے کے لئے خالی ہے کا بورڈ لٹکا رکھا ہے تاکہ اس کے خالی رہنے پر کسی کو شک نہ ہو سکے" —— خیاط نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"وہ عمارت یہاں سے کتنی دور ہے جہاں ہم نے جانا ہے"۔ عمران نے اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔

"وہ یروشلم روڈ پر ہے" —— خیاط نے جواب دیا۔

"وہ تو یہاں سے کافی دور ہے —— پھر تو ہمیں میک اپ کر کے علیحدہ علیحدہ وہاں جانا ہو گا۔ کیونکہ جی۔ پی۔ فائیو اور ریڈ آرمی یقیناً پورے شہر میں ہمیں تلاش کر رہی ہو گی" —— عمران نے قدرے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"اوہ واقعی —— ویسے میک اپ باکس عمارت میں موجود ہے۔



میں جا کر لے آتا ہوں —— لیکن اگر آپ چاہیں تو ایک اور صورت بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن ظاہر ہے اس کے لئے آپ کو کافی دیر یہاں رکنا پڑے گا۔ جب کہ آپ کی بے چینی بتا رہی ہے کہ آپ فوراً یہاں سے نکلنا چاہتے ہیں —— یہاں سے دو کوٹھیاں چھوڑ کر ایک اور کوٹھی موجود ہے جو میرے ایک دوست کی ہے —— وہ آجکل ملک سے باہر گیا ہوا ہے۔ اس کوٹھی کی چابی میرے پاس ہے۔ آپ کو میں وہاں چھوڑ دیتا ہوں۔ پھر میں آکر میک اپ باکس یہاں سے لے کر وہاں آجاؤں گا —— وہاں آپ اطمینان سے میک اپ کر سکتے ہیں" —— خیاط نے جواب دیا۔

"یہ ٹھیک رہے گا" —— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور خیاط تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پھاٹک کھولا اور باہر کی طرف جھانکا۔

"آجائیے —— سڑک خالی ہے —— دائیں ہاتھ پر تیسری کوٹھی میں پہلے جا کر اس کا پھاٹک کھول دیتا ہوں —— آپ چند لمحوں کا وقفہ دے کر آجائیے" —— خیاط نے کہا اور پھر عمران کے سر ہلانے پر وہ تیزی سے باہر نکل گیا۔ تقریباً تین منٹ بعد عمران آگے بڑھا اور اس نے باہر جھانکا۔ سڑک ابھی تک بالکل خالی تھی۔

"سب جلدی سے آجاؤ —— میں جلد از جلد یہاں سے نکل جانا چاہتا ہوں —— میری چھٹی حس بڑا زوردار سائرن بجا رہی ہے"۔ عمران نے کہا۔ اور پھر تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا باہر نکل گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے بڑھے اور پھر تیسری کوٹھی کے کھلے پھاٹک

میں داخل ہو گئے۔ اس شفٹنگ کے دوران کوئی آدمی سڑک پر نظر نہ آیا تھا۔

"آپ اندر چلے جائیں ۔۔۔ بے فکر رہیں کوٹھی خالی ہے۔ میں جا کر میک اپ باکس لے آتا ہوں" ۔۔۔ خیاط نے جو پھاٹک کے قریب ہی کھڑا تھا ان کے اندر آتے ہی کہا۔

"میں لے آتی ہوں ڈیڈی" ۔۔۔ جالنشی نے کہا۔

"نہیں! ۔۔۔ وہ ایک مخصوص الماری میں ہے۔ میں خود لے آتا ہوں" ۔۔۔ خیاط نے کہا اور تیزی سے پھاٹک سے باہر نکل گیا۔ جب کہ عمران اور اس کے ساتھی اندرونی عمارت کی طرف بڑھ گئے۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ عمارت میں داخل ہوتے۔ اچانک خوفناک اور مسلسل دھماکوں سے فضا گونج اٹھی اور عمران اور اس کے ساتھی بری طرح اچھل پڑے۔

"اوہ! ۔۔۔ اوہ ۔۔۔ حملہ ہو گیا ۔۔۔ یہ آوازیں وائٹ ہاؤس کی طرف سے آ رہی ہیں" ۔۔۔ عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ڈیڈی ۔۔۔ ڈیڈی وہاں گئے ہیں" ۔۔۔ جالنشی نے بری طرح چیختے ہوئے کہا اور وہ پھاٹک کی طرف دوڑنے ہی لگی تھی کہ عمران نے اس کا بازو پکڑ لیا۔

"اب وہاں ملبے کے سوا کچھ نہیں ملے گا ۔۔۔ گھبراؤ نہیں تمہارے ڈیڈی ابھی وہاں تک نہیں پہنچے ہوں گے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور جالنشی ہونٹ کاٹتی ہوئی رک گئی۔ مسلسل اور خوفناک دھماکوں کے بعد مشین گنوں کی تیز فائرنگ سے ماحول گونج اٹھا۔

"یہ کرنل ڈاوڈ تو ضرورت سے زیادہ ہی احمق ہے ۔۔۔ ایک لڑکی سے انتقام لینے کے لئے وہ اس طرح عمارت پر چڑھ دوڑا ہے جیسے دشمن پر حملہ آور ہو" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کرنل ڈاوڈ اتنا احمق نہیں ہے ۔۔۔ یہ ضرور کوئی اور چکر ہے۔ یا تو ہمیں چیک کر لیا گیا ہے اور یہ حملہ ہمارے خاتمے کے لئے کیا گیا ہے ۔۔۔ یا پھر یہ کوئی اور پارٹی ہے" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

اسی لمحے خیاط پھاٹک پر نمودار ہوا اور تیزی سے دوڑتا ہوا ان کی طرف بڑھا۔

"ڈیڈی آپ بخیریت ہیں" ۔۔۔ جالنشی نے اپنے باپ کو دیکھتے ہی کہا۔

"عمران صاحب! ۔۔۔ ریڈ آرمی نے حملہ کر دیا ہے۔ انتہائی خوفناک حملہ ہے ۔۔۔ انہوں نے راکٹ بم برسائے ہیں وائٹ ہاؤس پر ۔۔۔ اگر ہم آپ کے کہنے پر چند لمحے پہلے وہاں سے نہ نکل آتے تو ہمارے جسموں کا ایک ٹکڑا بھی سلامت نہ رہتا" ۔۔۔ خیاط نے قریب آ کر تیز لہجے میں کہا۔

"ریڈ آرمی نے حملہ کیا ہے ۔۔۔ آپ کو کیسے پتہ چلا" ۔۔۔؟ عمران نے بری طرح چونک کر پوچھا۔

"میں ۔۔۔ ابھی عقبی کوٹھی کے پھاٹک تک ہی پہنچا تھا کہ میری نظر ایک کار پر پڑ گئی جو اسی لمحے سڑک کے دوسرے کنارے سے

نکلی اور سڑک کراس کرکے گلی میں گھس گئی۔ اس پر ریڈ آرمی کا مخصوص نشان موجود تھا ـــ میں اسے دیکھ کر چونک پڑا۔ اور ابھی میں عقبی کوٹھی کی عمارت تک ہی پہنچا تھا کہ دوسری طرف خوفناک دھماکے گونج اٹھے ـــ میں سمجھ گیا کہ وائٹ ہاؤس پر حملہ کر دیا گیا ہے اس لئے میں فوراً ہی واپس بھاگا اور پھر میں سیدھا یہاں آگیا ہوں ـــ بڑا خوفناک اور بھرپور حملہ کیا ہے ریڈ آرمی نے" خیاط نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ! ـــ اس کا مطلب ہے کہ اس بار ہمیں ریڈ آرمی نے چیک کیا ہے ـــ کرنل فرانک نے یقیناً کریڈٹ لینے کے لئے کرنل ڈیوڈ کو کچھ بتائے بغیر حملہ کر دیا ہوگا۔ اسے معلوم ہو گیا ہوگا کرنل ڈیوڈ ہمیں تلاش کرنے میں ناکام ہو گیا ہے" ـــ عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"اس بار تو ہمارے ساتھ الٹا ہی کام ہو رہا ہے ـــ پہلے ہم اٹیک کرتے تھے اور یہ لوگ دفاع کرتے تھے ـــ لیکن اس بار وہ لوگ ہم پر مسلسل اٹیک کئے جا رہے ہیں اور ہم چوہوں کی طرح بلوں میں چھپتے پھر رہے ہیں ـــ الٹا ہی چکر چل رہا ہے" تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے تنویر! ـــ واقعی اس بار ہم نے ضرورت سے زیادہ احتیاط پسندی کا مظاہرہ کیا شروع کر دیا ہے۔ ہم نے اپنے آپ کو صرف ایک مشن تک ہی محدود کر لیا ہے۔ مسٹر خیاط کو ہماری وجہ سے بے پناہ تکلیف اٹھانی پڑی ہے۔

لئے اب کرنل فرانک کو اس اقدام کے نتائج فوری طور پر بھگتنے پڑیں گے" ـــ عمران نے غراتے ہوئے کہا تو جولیانا اور خیاط سمیت سب ممبرز چونک کر عمران کو دیکھنے لگے۔ جس کے چہرے پر بے پناہ سختی نمودار ہو گئی تھی۔

"آپ ریڈ آرمی کے ہیڈکوارٹر پر حملے کی بات کر رہے ہیں ـــ اوہ! ـــ ایسا مت کریں ـــ یہ انتہائی خطرناک اقدام ہے ـــ یہ ہی عمارت تباہ ہوئی ہے کوئی بات نہیں ـــ آپ فکر نہ کریں میرے لئے اس عمارت کی زیادہ اہمیت نہیں ہے" ـــ خیاط نے سنجیدگی سے کہا۔

"مسٹر خیاط! ـــ آپ براہ کرم خاموش رہیں ـــ میں نے صرف ریڈ آرمی کے ہیڈکوارٹر پر حملے کا فیصلہ جذباتی طور پر نہیں کیا۔ اور نہ ہی صرف آپ کی عمارت کی تباہی کا انتقام لینے کے لئے کیا ہے ـــ میرا مقصد دوسرا ہے ـــ البتہ یہ اور بات ہے کہ اس طرح یہ انتقام پورا ہو جائے گا ـــ آپ اگر ہمارے ساتھ تعاون کر سکتے ہیں تو ہمیں طاقتور انجن کی دو کاریں اور جدید اسلحہ فراہم کر دیں" ـــ عمران نے خیاط سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا لہجہ بے حد خشک تھا۔

"اسلحہ تو میں آپ کو یہیں مہیا کر سکتا ہوں ـــ کیونکہ جس کوٹھی میں آپ موجود ہیں اس کے ایک مخصوص تہہ خانے میں ہر قسم کے اور جدید اسلحے کی خاصی بڑی مقدار موجود ہے ـــ کیونکہ یہ آدمی جس ان کی یہ کوٹھی ہے، ہماری تنظیم کو خفیہ طور پر اسلحہ سپلائی کرتا ہے لیکن

Admin @ www.hibuddiez.com


کاروں کا فوری طور پر بندوبست ہونا خاصا مشکل ہے" ۔۔۔۔ [خیاط]
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"کاریں چوری بھی کی جاسکتی ہیں ۔۔۔۔ کیا یہاں نزدیک ہی
ایسی جگہ ہے جہاں سے کاریں چوری کی جاسکیں" ۔۔۔۔ عمران نے
بدستور خشک لہجے میں کہا۔
"اوہ ہاں! ۔۔۔ ایسا ہو سکتا ہے اور یہ محفوظ بھی رہے گا۔
یہاں قریب ہی ایک پبلک پارک ہے ۔۔۔۔ وہاں اکثر کئی کئی
کاریں کھڑی رہتی ہیں ۔۔۔۔ وہاں سے آسانی سے کاریں چوری
جاسکتی ہیں ۔۔۔۔ لیکن چابی کا پرابلم پیدا ہوگا" ۔۔۔۔ خیاط نے سر
ہلاتے ہوئے کہا۔
"ٹائیگر! ۔۔۔ تم مسٹر خیاط کے ساتھ جاؤ اور دو طاقت ور انجن کی
کاریں اڑا لاؤ ۔۔۔ جائیے مسٹر خیاط! ۔۔۔ ٹائیگر ایسے کاموں میں بڑا [ماہر]
ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے ۔۔۔ آئیے مسٹر ٹائیگر" ۔۔۔۔ خیاط نے باہر کی
طرف مڑتے ہوئے کہا۔
"پہلے ہمیں اس خفیہ اسلحہ خانے کا تو تعارف کرا دیجیے" ۔۔۔
عمران نے کہا۔
"اوہ ہاں! ۔۔۔ آئیے" ۔۔۔ خیاط نے کہا اور پھر عمران کو لے کر [کمرے]
کے اندر چلا گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے ہی اندر کی طرف چل
پڑے۔
"کیا واقعی عمران ریڈ آرمی کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرے گا" ۔۔۔ جولیا



نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔
"جب اس نے فیصلہ کر لیا ہے تو پھر وہ یقیناً ایسا کرے گا" ۔۔۔
صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"مگر وہاں تو سخت پہرہ ہوگا" ۔۔۔۔ جولیا نے انتہائی گھبرائے
ہوئے لہجے میں کہا۔
"ظاہر ہے پہرہ تو ہوگا ۔۔۔ اب وہ ہماری آمد پر ہیڈ کوارٹر خالی
چھوڑ کر تو نہیں جا سکتے" ۔۔۔۔ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور
جولیا صفدر کو اس طرح دیکھنے لگی جیسے صفدر کا دماغی توازن درست
نہ رہا ہو اور صفدر اس کے اس انداز پر بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔
اسے اس معصوم لڑکی کا اس انداز میں دیکھنا خاصا خوشگوار محسوس ہوا تھا۔

Admin @ www.hibuddiez.com


کرنل فرانک اس عمارت سے جس پر ٹائیگرز نے ریڈ کرنا تھا کافی فاصلے پر اپنی کار میں بیٹھا ہوا تھا یہاں آنے کے بعد اس نے عمارت کی ساخت اور اس کا محل وقوع دیکھ کر چیف ٹائیگر کو اس پر تباہ کن ریڈ کے بارے میں تفصیلی ہدایات دے دی تھیں اور اب کسی بھی لمحے ریڈ ہونے والا تھا۔

"باس! — راکٹ میزائلوں سے یہ عمارت تنکوں کی طرح بکھر جائے گی — اور اس کے ساتھ ہی اس میں موجود لوگوں کے جسم بھی لاکھوں ٹکڑوں میں تبدیل ہو جائیں گے" — ساتھ والی سیٹ پر بیٹھے ہوئے نکلسن نے کہا۔

"ہاں! — میں بھی یہی چاہتا ہوں" — کرنل فرانک نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن باس! — آپ پھر وزیراعظم صاحب کو کیسے یقین دلائیں گے



کہ جن لوگوں کے جسموں کے یہ ٹکڑے ہیں — وہ واقعی وہی لوگ ہیں — وہ تو کسی طرح بھی شناخت نہ کر سکیں گے" — نکلسن نے جواب دیا اور کرنل فرانک نکلسن کی بات سن کر بری طرح چونک پڑا۔

"اوہ! — اس بات کا تو مجھے خیال ہی نہیں رہا — اوہ! میں انہیں منع کرتا ہوں" — کرنل فرانک نے بری طرح گھبراتے ہوئے لہجے میں کہا اور کار کا دروازہ کھول کر باہر نکلتے ہی لگا تھا کہ فضا خوفناک دھماکوں سے گونج اٹھی۔

"اب کچھ نہیں ہو سکتا" — کرنل فرانک نے باہر نکلنے کا ارادہ ملتوی کرتے ہوئے کہا۔

دھماکے ابھی تک ہو رہے تھے اور پھر مشین گنیں چلنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ کرنل فرانک ہونٹ کاٹتا ہوا خاموش بیٹھا رہا۔ نکلسن نے واقعی انتہائی عقلمندی کی بات کی تھی جب کہ یہ پوائنٹ اس کے ذہن میں آیا ہی نہ تھا۔ حالانکہ یہاں آنے سے پہلے وہ نکلسن کو جذباتی نوجوان اور اپنے آپ کو تجربہ کار اور عقلمند ظاہر کرتا رہا تھا لیکن اب وہ سوچ رہا تھا کہ واقعی اس سے حماقت ہو گئی ہے۔ کرنل ڈیوڈ کبھی بھی تسلیم نہ کرے گا کہ عمران اور اس کے ساتھی مرے ہیں لیکن بہرحال جو ہونا تھا وہ ہو چکا تھا۔ اب تو وہ یہی دعا مانگ رہا تھا کہ کسی طرح عمران کا چہرہ سالم بچ جائے۔

اب خاموشی طاری ہو گئی تھی اور دور سے پولیس گاڑیوں کے سائرنوں کی آوازیں البتہ سنائی دینے لگی تھیں۔

"یہ پولیس ہر جگہ ٹپک پڑتی ہے" — کرنل فرانک نے غراتے

Admin @ www.hibuddiez.com


ہوئے کہا اور کار کا دروازہ کھول کر باہر آگیا۔ دوسری طرف سے نکلسن بھی باہر آگیا۔

چند لمحوں بعد پولیس کی پہلی گاڑی انتہائی تیز رفتاری سے انہیں اپنی طرف آتی دکھائی دی اور کرنل فرانک نے ایک قدم آگے بڑھ کر ہاتھ اٹھا دیا تاکہ وہ رُک جائے۔ دوسرے لمحے تیز بریکیں لگنے کی آواز سنائی دی اور پولیس گاڑی ان کے قریب آکر رُک گئی۔

"بند کرو یہ سائرن" ___ کرنل فرانک نے کار میں بیٹھے ہوئے انسپکٹر سے مخاطب ہو کر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر ___ یس سر" ___ انسپکٹر نے کہا اور دوسرے لمحے سائرن بند ہو گیا انسپکٹر تیزی سے باہر نکل آیا۔

"جناب! ___ ادھر دھماکوں کی آوازیں سنائی دی گئی ہیں" ___ انسپکٹر نے باہر نکلتے ہی کرنل فرانک کو باقاعدہ سلیوٹ مارتے ہوئے کہا

"ہاں! ___ ریڈ آرمی کا مشن ہے ___ تم واپس جاؤ ___ اور سنو اگر کوئی اور پولیس کار آرہی ہو تو اسے بھی واپس لے جانا" ___ کرنل فرانک نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ! ___ یس سر ___ یس سر" ___ انسپکٹر نے جلدی سے دوبارہ سلیوٹ مارا اور پھر واپس کار میں بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے کار تیزی سے گھومی اور واپس دوڑتی چلی گئی۔

"آؤ نکلسن! ___ شاید اس عمران کا جسم سلامت رہ گیا ہو" ___ پولیس کار کے واپس جاتے ہی کرنل فرانک نے نکلسن سے مخاطب ہو کر کہا اور تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔

عمارت واقعی مکمل طور پر تباہ ہو چکی تھی اور نہ صرف وہ عمارت بلکہ اس کی عقبی اور ایک سائیڈ پر موجود ملحقہ کوٹھی بھی تباہ ہو گئی تھی اور گرد کے علاقے کے لوگ کچھ فاصلے پر اکٹھے ہو کر یہ خوفناک منظر دیکھ رہے تھے لیکن شاید ریڈ آرمی کی کاروں کو وہاں موجود دیکھ کر انہیں آگے بڑھنے کی ہمت نہ پڑ رہی تھی۔

ٹائیگرز جنہوں نے سُرخ رنگ کے چُست لباس پہنے ہوئے تھے اور ان لباسوں کے اوپر انہوں نے عام سے اوور کوٹ پہن رکھے تھے۔ ملبے میں جگہ جگہ کھدائیوں میں مصروف نظر آرہے تھے۔

کرنل فرانک جیسے ہی تباہ شدہ عمارت کے اندر داخل ہوا ایک لمبا تڑنگا آدمی تیزی سے اس کی طرف بڑھا اس کے چہرے پر بے پناہ سختی تھی۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے گوشت پوست کی بجائے اس کا چہرہ کسی ٹھوس چٹان میں سے کاٹ کر اس کے جسم پر لگا دیا گیا ہو۔ یہ چیف ٹائیگر تھا۔

"کیا ہوا ___ کوئی لاش سلامت ملی ہے" ___ کرنل فرانک نے اس کے قریب آتے ہی پوچھا۔

"لاش تو ایک طرف سر ___ ابھی تک تو کسی انسانی جسم کا ایک ٹکڑا تک نہیں ملا" ___ چیف ٹائیگر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب! ___ تم نے تو رپورٹ دی تھی کہ سب لوگ اندر رہی ہیں ___ اس لحاظ سے تو ان کی تعداد نو دس ہونی چاہئے" ___ کرنل فرانک نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"یس باس! ___ ہم مکمل طور پر نگرانی کر رہے تھے۔ ان میں سے

Admin @ www.hibuddiez.com

کوئی بھی باہر نہیں نکلا ۔۔۔ جس ویگن پر وہ لوگ آئے اور پھر بعد میں لڑکی اور معذور آدمی آئے تھے وہ ویگن بھی اندر موجود تھی۔ اس کا تباہ شدہ ڈھانچہ آپ کو نظر آ رہا ہوگا ۔۔۔ لیکن ابھی تک کسی انسانی جسم کا کوئی حصہ بھی ملبے سے برآمد نہیں ہوا" ۔۔۔ چیف ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے ۔۔۔ تلاش کرو انہیں" ۔۔۔ کرنل فرانک نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور چیف ٹائیگر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"باس ! ۔۔۔ کہیں وہ لوگ ریڈ سے پہلے ہی نہ نکل گئے ہوں۔ اب تک تو ان میں کسی کی لاش یا اس کا کوئی ٹکڑا تو مل ہی جانا چاہئے تھا" ۔۔۔ نکسن نے کہا۔

"شٹ اپ ! ۔۔۔ ریڈ ٹائیگرز جب نگرانی کر رہے ہوں تو مکھی بھی ان کی نظروں سے چھپ کر نہیں نکل سکتی ۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ملبے کے نیچے گہرائی میں دفن پڑے ہوں" ۔۔۔ کرنل فرانک نے تیز لہجے میں کہا۔

اور پھر انہیں وہاں انتظار کرتے ہوئے آدھا گھنٹہ مزید گذر گیا لیکن تلاش کرنے والے ٹائیگرز کی طرف سے کوئی امید افزا اطلاع نہ ملی۔

"یہ آخر کیا ہو رہا ہے ۔۔۔ یہ کیسے ممکن ہے" ۔۔۔ کرنل فرانک نے بری طرح جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر ۔۔۔ ڈاج ہو گیا ہے سر" ۔۔۔ اچانک ملبے کے ڈھیر میں سے چیف ٹائیگر نے باہر نکل کر چیختے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو ۔۔۔ کیسا ڈاج ہو گیا ہے" ۔۔۔ کرنل فرانک اس



کی بات سن کر بری طرح اچھل پڑا۔

"باس ! ۔۔۔ ملبے کے نیچے سے ایک تہہ خانہ اور ایک خفیہ راستہ برآمد ہوا ہے جو عقبی کوٹھی میں جا کر ختم ہو رہا ہے ۔۔۔ وہ کوٹھی بھی جزوی طور پر تباہ ہو چکی ہے ۔۔۔ وہ لوگ یقیناً اس خفیہ راستے سے پہلے عقبی کوٹھی میں گئے ہیں اور پھر وہاں سے نکل گئے ہیں۔ کوئی لاش یا اس کا ٹکڑا نہیں ملا ۔۔۔ حالانکہ ہم نے سارا ملبہ کھود ڈالا ہے" ۔۔۔ چیف ٹائیگر نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ نانسنس ! ۔۔۔ تم اس قدر لاپرواہ ہو کہ وہ لوگ نکل گئے اور تم باہر کھڑے ایک دوسرے کی شکلیں دیکھتے رہے" ۔۔۔ کرنل فرانک نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ وہ اس قدر زور سے چیخا تھا کہ اس کی آواز پھٹ گئی۔

"سر ! ۔۔۔ آپ نے صرف نگرانی کا حکم دیا تھا ۔۔۔ اگر آپ اجازت دیتے تو ہم اندر بھی ان کی چیکنگ کرتے ۔۔۔ اور پھر آپ ہی نے حکم دیا تھا کہ نگرانی انتہائی خفیہ ہونی چاہئے تاکہ وہ لوگ خبردار نہ ہو جائیں" ۔۔۔ چیف ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ لیکن کرنل فرانک نے اس کی بات نہ سنی اور تیزی سے ملبے کی طرف دوڑ پڑا۔ اس کا ذہن بری طرح بھونچال کی زد میں آیا ہوا تھا اس بیک وقت کئی عمارتیں بھی تباہ کرا دی تھیں لیکن وہ ایک آدمی بھی نہ مار سکا تھا اس کا جی چاہ رہا تھا کہ سب ٹائیگرز کو یہاں کھڑے کر کے گولیوں سے بھون ڈالے۔

اور جب اس نے وہ تہہ خانہ اور سرنگ نما خفیہ راستہ عقبی کوٹھی

میں جاتے دیکھا تو محاورتاً نہیں حقیقتاً اس نے اپنا سر پیٹ لیا۔ عقبی کوٹھی جزوی طور پر تباہ ہو چکی تھی۔ لیکن باقی سلامت کوٹھی کو بھی انہوں نے چھان مارا۔ کوٹھی خالی تھی اور کوٹھی کے باہر کرائے کے لئے خالی ہے کا لٹکا ہوا بورڈ ان کا منہ چڑا رہا تھا۔ اور غصے اور ناکامی کی وجہ سے کرنل فرانک کا چہرہ مسخ ہو رہا تھا۔

"سنو! — اب سارے شہر میں پھیل جاؤ — وہ لوگ فوری طور پر نہ میک اپ کر سکتے ہیں — اور نہ لباس بدل سکتے ہیں۔ اس لئے وہ لوگ آسانی سے چیک کر لئے جائیں گے — پھر ایک معذور آدمی اور ایک لڑکی بھی ان کے ساتھ ہے اور معذور آدمی کو یقیناً ان میں سے کسی نے کاندھے پر اٹھایا ہوگا — فوری طور پر چیک کرو — اور جہاں بھی کوئی مشکوک آدمی نظر آئے اسے پکڑ لو — میں زیادہ سے زیادہ دو گھنٹوں کے اندر ان سب کو زندہ یا مردہ اپنے ہیڈ کوارٹر میں دیکھنا چاہتا ہوں" — کرنل فرانک نے تیز لہجے میں چیف ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر واپس اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ نکلسن بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑا تھا۔

"دیکھا تم نے نکلسن! — یہ لوگ کس قدر خطرناک ہیں — کس طرح صاف نکل گئے ہیں — اب کرنل ڈیوڈ بھی میرا مذاق اڑائے گا — اور پرائم منسٹر بھی جواب طلبی الگ کریں گے — کاش! یہ لوگ نہ نکلتے تو میں کرنل ڈیوڈ کے سامنے ہمیشہ کے لئے سرخرو ہو جاتا"۔ کار میں بیٹھتے ہوئے کرنل فرانک نے نکلسن سے مخاطب ہو کر کہا۔


Admin @ www.hibuddiez.com

"جناب! — اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے مخصوص گروپ کے ساتھ ان کے خلاف حرکت میں آجاؤں — آپ مجھے اچھی طرح جانتے ہیں کہ ایسے کاموں میں میرا گروپ کس قدر فعال ہے" — نکلسن نے اجازت طلب لہجے میں کہا۔

"بالکل کام کرو — سب گروپوں کو کام کرنے کا حکم دے دو — اب میں ہر قیمت پر انہیں تلاش کرنا چاہتا ہوں" — کرنل فرانک نے کار آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"آپ مجھے میرے سب ہیڈ کوارٹر پر ڈراپ کر دیں اور خود ہیڈ کوارٹر جائیں — میں آپ کو جلد ہی خوشخبری سناؤں گا" — نکلسن کے لہجے میں بے پناہ اعتماد تھا اور کرنل فرانک کے چہرے پر اطمینان کے آثار ابھر آئے۔ کیونکہ اسے نکلسن کی صلاحیتوں پر پورا اعتماد تھا کہ نکلسن اگر صحیح معنوں میں کام کرنے پر آمادہ ہو جاتے تو پھر اس کی گرفت سے کوئی نہیں نکل سکتا۔

۵۷Admin @ www.hibuddiez.com

دونوں کاریں انتہائی تیز رفتاری سے آگے پیچھے دوڑتی ہوئی ریڈ آرمی کے ہیڈکوارٹر کی طرف بڑھی جا رہی تھیں۔ ریڈ آرمی کا ہیڈکوارٹر ایک کمرشل علاقے میں وسیع و عریض یک منزلہ بلڈنگ میں قائم کیا گیا تھا اور اس بلڈنگ کے گرد ریڈ آرمی کے چاق و چوبند مسلح افراد انتہائی مستعدی سے پہرہ دیتے رہتے تھے۔

کرنل فرانک نے ہیڈکوارٹر کی حفاظت کے لئے خصوصی انتظامات کئے تھے کیونکہ ایک مشن کے دوران عمران اور اس کے ساتھیوں نے جی۔ پی۔ فائیو کے ہیڈکوارٹر پر حملہ کر دیا تھا اس لئے جب سے کرنل فرانک کے علم میں یہ بات آئی تھی تب سے اس نے ہیڈکوارٹر کی خصوصی حفاظت کی ہدایات جاری کر دی تھیں اور آجکل تو اس سلسلے میں کرنل فرانک اور بھی زیادہ چوکنا تھا۔ انتظامات اس قدر سخت تھے کہ ہیڈکوارٹر میں داخلے سے قبل خود کرنل فرانک کی بھی باقاعدہ تلاشی لی جاتی تھی اور گیٹ سے آگے بنی ہوئی ایک راہداری میں ایسی مشینیں فٹ تھیں جو وہاں سے گذرتے ہوئے افراد کا میک اپ چیک کر لیتی تھیں اور اگر کوئی خطرہ محسوس کرتیں تو راہداری کلوز ہو جاتی تھی۔

پہلی کار میں عمران کے ساتھ ٹائیگر۔ جوزف اور جوانا تھے جبکہ دوسری کار میں کیپٹن شکیل، بلیک زیرو۔ تنویر اور صفدر تھے پہلی کار کی ڈرائیونگ عمران خود کر رہا تھا جب کہ دوسری کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر تھا۔ وہ سب مقامی افراد کے میک اپ میں تھے اور ان کے جسموں پر بھی عام سے لباس تھے۔ چلنے سے پہلے عمران نے سب ساتھیوں کو تفصیلی ہدایات دی تھیں۔ اور ان ہدایات کے مطابق ہیڈکوارٹر سے دو تین گلیاں پہلے انہوں نے کاریں روک دینی تھیں اور اسلحہ لے کر نیچے اتر آنا تھا۔ عمران نے ساتھیوں کو ہیڈکوارٹر کا بیرونی نقشہ بتا کر ہدایات دی تھیں۔ عمران اور ٹائیگر نے مین گیٹ سے اندر داخل ہونا تھا جب کہ تنویر اور کیپٹن شکیل نے عقبی دروازے سے حملہ کرنا تھا۔ جوزف اور جوانا نے بازار کی سائیڈ سے ہیڈکوارٹر پر راکٹ بم فائر کرنے تھے جب کہ صفدر اور بلیک زیرو کے ذمے پولیس یا ان کے پیچھے آنے والے اس طرح کے افراد کو روکنا تھا۔

خیاط کے دوست کی کوٹھی سے انہیں واقعی انتہائی جدید قسم کا تباہ کن اسلحہ مل گیا تھا اور اس وقت انہوں نے راکٹ گنیں جو صرف ایک بٹن دبانے سے مشین گنوں میں بدل جاتی تھیں کوٹ کے اندر بغلوں میں چھپائی ہوئی تھیں اور باقی اسلحہ جیبوں اور پشت پر لدے ہوئے تھیلوں میں بھرا ہوا تھا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

عمران کی ہدایت کے مطابق ان سب نے یکلخت بے تحاشا فائرنگ کر دی تھی تاکہ ہیڈ کوارٹر میں موجود افراد کسی طور پر بھی نہ سنبھل سکیں۔ عمران اور ٹائیگر نے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونا تھا۔ عمران نے اس حملے کا مقصد یہ بتایا تھا کہ وہ ریڈ آرمی کے مخصوص ریکارڈ روم سے اس مشن کی فائل حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ ہر مشن سے متعلق فائل ریڈ آرمی اور جی۔ پی۔ فائیو کے ریکارڈ رومز میں ضرور موجود رہتی تھی۔ جس میں مشن کی صرف موٹی موٹی باتیں درج ہوتی تھیں تاکہ دونوں ایجنسیاں فوری ضرورت کے وقت ان سے رہنمائی حاصل کر سکیں۔ لیکن یہ ریکارڈ ہیڈ کوارٹر کے ایک خفیہ تہہ خانے میں بنایا گیا تھا جہاں تک کسی عام آدمی کا پہنچنا خاصا مشکل تھا اور پھر جس انداز میں عمران نے اس فائل کو اڑانے کا پروگرام بنایا تھا وہ تو ایک لحاظ سے صریحاً خودکشی کے برابر تھا۔ کیونکہ ہیڈ کوارٹر پر حملہ ہوتے ہی یقیناً پولیس اور ریڈ آرمی اور جی۔ پی۔ فائیو کے وہ افراد جو شہر میں پھیلے ہوئے تھے وہاں پہنچ جاتے اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کا ان کا گھیرا توڑ کر نکل جانا ناممکن تھا۔ لیکن عمران جب کوئی فیصلہ کر لے تو پھر وہ اس پر ہر صورت میں عمل کر گذرنے کا عادی تھا چاہے اس میں سو فیصد رسک ہی کیوں نہ موجود ہو۔

"عمران صاحب! ---- کیا ایسا نہیں ہو سکتا تھا کہ میں اور آپ خفیہ طور پر ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوتے ---- ان کے کسی آدمی کے میک اپ میں ---- اور پھر وہاں سے فائل نکال لاتے" ---- ٹائیگر نے تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد بات کرتے ہوئے کہا۔

"ریڈ آرمی آدمیوں پر نہیں ---- جانوروں پر مشتمل ہے اور میں فی الحال جانور نہیں بننا چاہتا" ---- عمران نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔ اور ٹائیگر خاموش ہو گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران اس موقع پر کوئی دوسرا لفظ سننا نہیں چاہتا۔

عمران کے چہرے پر چٹانوں کی سی سنجیدگی طاری تھی اور اس بے پناہ سنجیدگی کی وجہ سے اس کی ساری شخصیت ہی بدل گئی تھی اور یوں محسوس ہوتا تھا جیسے زندگی میں کبھی اس کے لبوں پر مسکراہٹ آئی ہی نہ ہو۔

"ہمارے پاس وقت کم ہے ---- اور دوسری بات یہ ہے کہ کرنل فراسٹ نے ہیڈ کوارٹر کو سائنسی انداز میں ناقابل تسخیر بنا رکھا ہے۔ اس لئے ڈائریکٹ ایکشن کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ---- میں وہ فائل فوری طور پر چاہتا ہوں تاکہ مجھے معلوم ہو سکے کہ انہوں نے ریڈ اسکوائر کی حفاظت کے لئے کیا پلان بنایا ہے" ---- عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد خود ہی ٹائیگر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب" ---- ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"میں اور تم مین گیٹ سے اندر جائیں گے ---- تم نے مجھے سائیڈوں اور پشت سے کور دینی ہے" ---- عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"میں پہلے ہی پوزیشن سمجھ گیا ہوں ---- آپ بے فکر رہیں" ---- ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے ایک چوک کراس کرتے ہی کار کی رفتار آہستہ کر دی اور پھر اس نے کار دائیں ہاتھ پر بنی ہوئی ایک تنگ

سی گلی میں لے جا کر روک دی۔ دوسری کار بھی اس کے پیچھے ہی گلی میں داخل ہوئی اور عمران کی کار کے پیچھے رُک گئی۔

"سب لوگ اپنی اپنی پوزیشنوں پر پہنچ جاؤ ——— میں اور ٹائیگر ٹھیک دس منٹ بعد آپریشن شروع کر دیں گے اور جیسے ہی پہلا دھماکہ گونجے، تم سب نے حرکت میں آجانا ہے ——— اور مشن کا اختتام ٹریگر فائر پر ہوگا ——— ٹریگر فائر ہوتے ہی پلاننگ کے مطابق صفدر اور دانش منزل کاریں لے کر مخصوص جگہوں پر پہنچ جائیں گے ——— اور اگر کوئی کار میں سوار نہ ہو سکے تو پھر اُسے اپنے طور پر نئی عمارت میں پہنچنا ہوگا" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں ایک بار پھر ساتھیوں کو ہدایات دیں اور پھر تیزی سے واپس سڑک کی طرف مڑ گیا۔ ٹائیگر اس کے پیچھے چل پڑا جب کہ باقی ساتھی بھی اپنے اپنے مخصوص پوائنٹس پر پہنچنے کے لئے حرکت میں آ گئے۔

عمران تیز تیز قدم اٹھاتا سڑک پر آیا۔ سڑک خاصی مصروف تھی سڑک کے دونوں اطراف میں بنے ہوئے فٹ پاتھوں پر لوگوں کا خاصا رش تھا کیونکہ یہ سارا علاقہ کمرشل تھا۔ اس لئے یہاں ہر قسم کے شوروم اور دکانیں موجود تھیں۔ ریڈ آرمی کے ہیڈ کوارٹر کی وسیع کمپلیکس بلڈنگ وہاں سے تقریباً دو سو گز کے فاصلے پر تھا۔ اس بلڈنگ پر کوئی بورڈ نہ تھا جب کہ اس کا مین گیٹ فولاد سے بنا ہوا تھا اور بند تھا مین گیٹ سے باہر دو مسلح افراد خاموش کھڑے آنے جانے والوں کو دیکھنے میں مصروف تھے ان کے سینوں پر ریڈ آرمی کا مخصوص نشان تھا اور انہوں نے جدید قسم کی مشین گنیں ہاتھوں میں پکڑ رکھی تھیں۔

عمران اور ٹائیگر لوگوں کے درمیان چلتے ہوئے خاموشی سے ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھے جا رہے تھے۔ دونوں کے چہروں پر گہری سنجیدگی طاری تھی کیونکہ جو اقدام وہ کرنے جا رہے تھے وہ انتہائی خطرناک تھا۔ اس لئے قدرتی طور پر اس کے اثرات ان دونوں کے چہروں پر نمایاں طور پر پھیل گئے تھے۔

"تم نے ان دونوں کو ختم کرنا ہے ——— میں پھاٹک پر راکٹ پھینکوں گا اور پھر پھاٹک تباہ ہوتے ہی تم نے اندر موجود راہداری میں لگا تار راکٹ پھینکنے ہیں ——— اور اس کے ساتھ ہی ہم دونوں اندر گھس جائیں گے" ——— عمران نے قریب پہنچتے ہی سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے صرف سر ہلانے پر اکتفا کیا۔

ہیڈ کوارٹر کی عمارت کے قریب پہنچنے سے پہلے عمران نے رفتار آہستہ کر دی۔ اس کی نظریں کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی پر جمی ہوئی تھیں۔

"یس ٹائیگر ——— فائر آن" ——— عمران نے یکلخت کوٹ کے اندر ہاتھ ڈالتے ہوئے تیز لہجے میں کہا اور ٹائیگر نے بجلی کی سی پھرتی سے بغل سے راکٹ مشین گن نکالی اور دوسرے لمحے فضا گولیوں کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی دونوں پہرے داروں کی چیخوں سے گونج اٹھی۔ اور ابھی ان کی چیخوں کی گونج فضا میں ہی تھی کہ ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور بند فولادی پھاٹک اڑ کر اندر کی طرف گرا اور اس کے ساتھ ہی انتہائی خوفناک اور مسلسل دھماکے اندر راہداری میں ہونے لگے ٹائیگر انتہائی پھرتی سے مسلسل راکٹ اندرونی راہداری میں فائر کئے جا رہا تھا اور پھر جیسے ہر طرف خوفناک قیامت ٹوٹ پڑی۔ بازار میں گولیوں کی

 Admin @ www.hibuddiez.com

تڑتڑاہٹ، انسانوں کی چیخیں اور دوڑتی ہوئی کاروں کے ایک دوسرے کے ساتھ ٹکرانے کے دھماکوں کے ساتھ ہی ہیڈ کوارٹر کے عقب اور سائیڈوں سے بموں اور راکٹوں کے خوفناک دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ عمران کے ساتھیوں نے واقعی ہیڈ کوارٹر پر قیامت برپا کر دی تھی۔

ٹائیگر کے فائر ہونے والے مسلسل راکٹوں نے راہداری کو ریزہ ریزہ کی طرح بکھیر کر رکھ دیا تھا اور ہر طرف گرد سی اڑنے لگی تھی۔

"لیس۔ کم آن"۔۔۔ عمران نے چیخ کر کہا اور پھر وہ تیزی سے راکٹ آگے کی طرف برساتا ہوا تباہ شدہ راہداری میں دوڑتا گیا۔ ٹائیگر اس سے پشت ملائے الٹا دوڑ رہا تھا اور اس کی راکٹ مشین گن اس طرح سائیڈوں اور عقب میں مسلسل گولیاں برسا رہی تھی جیسے انسانی ہاتھوں میں ہونے کی بجائے کسی خودکار مشین میں فٹ دی گئی ہو۔

راہداری کے اختتام کے بعد ایک وسیع و عریض کھلا احاطہ تھا جس کی چاروں سائیڈوں پر برآمدے اور ان کے پیچھے کمرے تھے۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے دو بم نکالے اور دائیں بائیں اچھال دیئے۔ اسی لمحے ٹائیگر نے بھی دو بم پھینک دیئے۔ عقب اور سائیڈوں سے بھی مسلسل راکٹ اور بم پھینکے جا رہے تھے اس لئے پوری عمارت ان بموں اور راکٹوں کے دھماکوں سے بری طرح لرز رہی تھی۔ ان کے ساتھ ساتھ انسانی چیخوں نے بھی فضا میں ارتعاش پیدا کر دیا تھا۔ بم پھینکتے ہی عمران نے غوطہ لگایا اور بجلی کی سی تیزی سے دائیں طرف موجود برآمدے میں جا پہنچا اور دوسرے لمحے برآمدے کی سائیڈ سے ایک مشین گن تڑتڑائی لیکن ٹائیگر چونکا تھا۔ اس لئے دوسرے ہی لمحے مشین گن چلانے والا چیخ مار کر دروازے سمیت اندر دھماکے سے جا گرا۔ وہ دروازے کی اوٹ سے فائر کر رہا تھا اور ٹائیگر نے اس دروازے پر راکٹ فائر کر دیا تھا۔ اور پھر وہ دوڑتا ہوا برآمدے میں جا پہنچا اور اس کے بعد تو اسے جیسے لٹو کی طرح گھومنا پڑا۔ کیونکہ دونوں سائیڈوں سے اسے سپاہیوں کی جھلک محسوس ہوتی تھی اس نے اس قدر تیز رفتاری سے گھوم کر راکٹ برسائے کہ خوفناک دھماکوں سے عمارت کے دونوں اطراف کے حصے ان میں موجود انسانوں سمیت تنکوں کی طرح فضا میں بکھر گئے۔

اسی لمحے ٹائیگر کو دو کمروں کے درمیان اندر جاتی راہداری کے دوسرے سرے سے مشین گن چلنے کی آوازیں سنائی دیں تو وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا اس راہداری کے سرے پر پہنچا۔

"آجاؤ"۔۔۔ دوسرے سرے سے عمران کی آواز سنائی دی اور ٹائیگر انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ دوسرے سرے پر سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں اور عمران بھی سیڑھیاں اتر رہا تھا۔ ٹائیگر سیڑھیوں کے قریب پہنچتے ہی تیزی سے گھوما اور اس نے راہداری کے پہلے سرے کی طرف مسلسل فائر کیا پھر پشت پر موجود تھیلے میں ہاتھ ڈال کر اس نے ایک چھوٹی سی ڈبیہ نکال کر باہر کو اچھال دی۔ دوسرے لمحے راہداری کے سرے پر موجود برآمدے میں اس قدر خوفناک شعلہ چمکا جیسے سورج برآمدے کے اندر اتر آیا ہو۔

شعلہ چمکنے کے ایک لمحے بعد اس قدر خوفناک دھماکہ ہوا کہ جیسے وہاں ایٹم بم پھٹ پڑا ہو۔ اسی لمحے نیچے سیڑھیوں کے اختتام پر لگاتار دو دھماکے ہوئے۔ یہ دھماکے عمران نے کیے تھے۔

"اوپر رہنا ۔۔۔ میں اندر جا رہا ہوں" ۔۔۔ عمران کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔

مسلسل اور خوفناک دھماکے ہر طرف سے سنائی دے رہے تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے دشمن فوجیں آپس میں ٹکرا رہی ہوں۔ ان دھماکوں کے ساتھ مشین گنوں کی فائرنگ بھی مسلسل ہو رہی تھی۔

ٹائیگر عمران کی آواز سنتے ہی تیزی سے آگے کو بڑھ گیا کیونکہ وہاں رکنا فضول تھا۔ راہداری کے باہر برآمدے مکمل طور پر تباہ ہو چکے تھے۔ اور اس سے باہر وسیع میدان میں ہر طرف گرد پھیلی ہوئی تھی اور اس گرد میں پتھروں اور اینٹوں کے ٹکڑوں کے ساتھ ساتھ انسانی اعضا بھی اڑتے ہوئے کبھی کبھی دکھائی دے جاتے تھے۔

راہداری کے سرے پر پہنچتے ہی ٹائیگر نے بجلی کی سی تیزی سے دائیں بائیں دونوں اطراف میں بم اچھال دیئے اور پھر وہ مسلسل اسی کام میں لگا رہا۔ تھوڑے تھوڑے وقفے سے وہ راکٹ بھی فائر کر دیتا اور بم بھی۔ اس طرح دراصل وہ اس راہداری کا تحفظ کر رہا تھا کیونکہ اگر وہ راہداری میں پھنس جاتے تو یقیناً اس کا اور عمران کا خاتمہ یقینی تھا۔

ٹائیگر کو گزرتا ہوا ایک ایک لمحہ صدیوں کے برابر محسوس ہو رہا تھا کیونکہ کسی بھی لمحے ان پر کسی طرف سے بھی جوابی فائر ہو سکتا تھا۔ لیکن عمران واپس ہی نہ آ رہا تھا۔ ایک بار ٹائیگر نے سوچا کہ وہ عمران کے پیچھے جاتے۔ لیکن دوسرے لمحے اس نے یہ خیال جھٹک دیا۔ کیونکہ اس طرح وہ یہ مورچہ خالی چھوڑ دیتا۔ اور اس مورچے کو خالی چھوڑنا شاید زندگی کی سب سے بڑی حماقت بن جاتی۔ اسے معلوم تھا کہ عمران اکیلا دس آدمیوں پر بھاری ہے۔

"ٹائیگر" ۔۔۔ تھوڑی دیر بعد اسے عقب سے عمران کی آواز سنائی دی۔

"یس باس" ۔۔۔ ٹائیگر نے راکٹ فائر کرتے ہوئے مڑے بغیر کہا۔

"فائل مل گئی ۔۔۔ اب نکلنے کی کرو" ۔۔۔ عمران نے دوڑ کر اس کے قریب آتے ہوئے کہا اور ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا لیکن راہداری سے نکل کر اڑتے ہوئے برآمدے میں پہنچتے ہی وہ یکلخت اچھل کر منہ کے بل نیچے گرا۔ اس پر سائیڈ سے مشین گن کا فائر کیا گیا تھا اسی لمحے عمران کا ہاتھ گھوما اور جس طرف سے فائر آیا تھا ادھر خوفناک اور کان پھاڑ دھماکہ ہوا اور ٹائیگر اچھل کر نہ صرف کھڑا ہو گیا بلکہ تیزی سے دوڑتا ہوا باہر میدان میں آ گیا۔ وہ اپنی بے پناہ پھرتی کی وجہ سے نیچے گر کر فائر سے بچ نکلا تھا۔ گولیاں اس کے جسم کے اوپر سے نکل گئی تھیں۔

باہر میدان میں آتے ہی عمران نے جیب سے ایک چھوٹا سا پستول نکالا اور اس کا رخ آسمان کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ پھر پستول واپس جیب میں رکھ کر وہ ٹائیگر کے ساتھ دوڑتا ہوا بجائے مین گیٹ کی طرف بڑھنے کے دائیں طرف تباہ شدہ حصے کی طرف بڑھتا گیا۔ پستول کا ٹریگر دبتے ہی شوں کی آواز سے کوئی چیز آسمان کی طرف بلند ہوئی

Admin @ www.hibuddiez.com

اور پھر بلندی پر جا کر ایک ستارہ سا چمکا اور بجھ گیا۔ یہ ٹرینچ فائر کی
واپسی کی نشانی۔

اور اس فائر کے ہوتے ہی دھماکے یکلخت بند ہو گئے لیکن ان
کان ابھی تک ان دھماکوں کی بازگشت سے گونج رہے تھے۔

عمران بجلی کی سی تیزی سے دائیں طرف لڑتے ہوئے ایک
حصے میں داخل ہوا اور ٹائیگر جو اس کے پیچھے دوڑ رہا تھا اس
ساتھ ہی دراڑ میں داخل ہوا۔ دراڑ کا اختتام ایک پتلی سی گلی پر
اسی لمحے ایک کار کی بریکوں کے چیخنے کی آواز سنائی دی اور وا
اختتامی حصے کے بالکل سامنے کار رکی اور پھر اس کار کے دروا
اس طرح کھل گئے جیسے وہ آٹومیٹک انداز میں سیٹ کئے گئے
ہوں۔ عمران اور ٹائیگر اچھل کر کار کے اندر داخل ہوتے اور ا
ایک جھٹکے سے آگے بڑھ گئی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بلیک زیرو تھ
گلی سے ذرا آگے بڑھ کر کار گھومی اور پھر عمارت کے عقبی ح
کی طرف دوڑتی گئی۔

اسی لمحے جوزف اور جوانا دوڑتے ہوئے ایک ٹوٹی ہوئی دیوا
کے پیچھے سے نمودار ہوئے اور بلیک زیرو نے کار کو پوری قو
سے بریک مار دیئے۔ اور کار ایک جھٹکے سے رک گئی۔

کار کے رکتے ہی پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے پھر
دروازہ کھول دیا اور جوزف اور جوانا دونوں اس طرح اچھل
کار کے اندر داخل ہوئے جیسے بندوق سے نکلنے والی گولی اپ
ٹارگٹ پر جا پڑتی ہے۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی کار ایک زور



جھٹکے سے آگے بڑھ گئی۔

جوزف کے ایک بازو سے خون بہہ رہا تھا لیکن اس کے چہرے پر ایسی چمک تھی جیسے وہ کوئی بہت بڑی جنگ جیت کر آیا ہو۔

کار ذرا سا آگے بڑھ کر انتہائی تیزی سے دائیں طرف گھومی اور پھر ایک تنگ سی گلی میں دوڑتی ہوئی مین روڈ پر پہنچی اور پھر تیزی سے بائیں طرف گھوم کر ایک کھلی سڑک پر دوڑتی چلی گئی۔

سڑک خالی پڑی تھی اور کار کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ جیسے وہ کار کی بجائے کوئی جیٹ جہاز ہو۔

کار جیسے ہی ایک چھوٹے سے چوک کے قریب پہنچی، عمران کے ساتھیوں کی دوسری کار ایک سائیڈ گلی سے نکل کر ان کی کار کے پیچھے دوڑنے لگی۔ اس کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر بیٹھا ہوا نظر آ رہا تھا۔

دونوں کاریں انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی اچانک ایک سائیڈ روڈ پر مڑ گئیں۔ یہ کچی سڑک تھی۔ اور اس کے دونوں اطراف میں کھیتوں کا طویل سلسلہ تھا۔

دونوں کاریں آگے پیچھے تیزی سے دوڑتی ہوئی سائیڈ پر موجود درختوں کے ایک جھنڈ کی طرف بڑھ گئیں۔ یہ خاصا گھنا جھنڈ تھا جیسے ہی دونوں کاریں اس جھنڈ کے اندر پہنچیں، انہیں روک دیا گیا اور پھر وہ سب لوگ اچھل کر کاروں سے نیچے اتر آئے۔ ان سب میں صرف جوزف ہی معمولی زخمی ہوا تھا۔ اس کے بازو پر ایک گولی لگی تھی لیکن وہ بھی معمولی سا زخم بنا سکی تھی۔ باقی سب صحیح سلامت تھے۔

"باقی اسلحہ یہیں پھینک دو ـــــ پستول تک نہ ہو کسی کے پاس"۔ عمران نے کار سے باہر آتے ہی چیخ کر کہا اور ان سب نے اپنی اپنی پشت پر موجود تھیلے اتار کر نیچے پھینک دیئے۔ اس کے بعد انہوں نے اوورکوٹ بھی اتارے اور انہیں بھی قریب کھڑی کاروں کے اندر پھینک دیا۔

عمران نے آگے بڑھ کر ایک کار کے ڈلیش بورڈ کے اندر موجود ایک بوتل نکالی جس کے اوپر سپرے فٹ تھا۔ اور اس بوتل کے اندر شفاف رنگ کا سیال تھا۔

عمران نے باری باری سب ساتھیوں کے چہروں اور سر کے بالوں پر یہ شفاف سیال سپرے کیا اور آخر میں اس نے اپنے چہرے اور بالوں پر بھی سپرے کیا۔

سپرے ہوتے ہی ان سب کے چہروں پر موجود میک اپ بھاپ بن کر اڑ گیا۔ عمران نے پہلے ہی اپنے اور اپنے ساتھیوں کے چہروں پر ڈبل میک اپ کیا تھا۔ اوپر والا میک اپ اس سپرے سے خود بخود غائب ہو جاتا تھا جبکہ نچلے میک اپ پر اس سپرے کا کوئی اثر نہ ہوتا تھا۔ اس لئے سپرے ہونے کے بعد ان سب کے چہرے اور بالوں کا رنگ یکسر بدل گیا۔ اوورکوٹوں کے نیچے انہوں نے باقاعدہ مختلف رنگوں کے کوٹ پہن رکھے تھے اس لئے اوورکوٹ اترنے کے بعد ان کا لباس بھی پہلے سے مختلف ہو گیا تھا۔

"اب آپ سب مختلف سمتوں سے سڑک پر پہنچیں ـــــ اور پھر وہاں سے جس طرح بھی ہو سکے مین پوائنٹ پر پہنچنے کی کریں"ـــــ



Admin @ www.hibuddiez.com

عمران نے انہیں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"آپ یہیں رکیں گے ـــــ؟" بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہاں ـــــ فی الحال یہ محفوظ جگہ ہے ـــــ اور میں یہاں فائل کا مطالعہ کرنے کے بعد اسے جلاؤں گا اور پھر شہر کا رخ کروں گا۔ ورنہ یہ فائل میرے لئے پھانسی کا پھندہ بھی بن سکتی ہے"ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھی تیزی سے درختوں کے جھنڈ سے باہر نکلے اور پھر علیحدہ علیحدہ سمتوں میں مڑ گئے۔ جبکہ عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے فائل نکالی اور اطمینان سے اس کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس نے یہ فائل اس قدر خوفناک تباہی کے بعد حاصل نہ کی ہو بلکہ کسی دوست نے اسے تحفے کے طور پر بذریعہ ڈاک بھیج دی ہو۔ دنیا و مافیہا سے بے خبر وہ فائل کے مطالعے میں گم تھا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

پریذیڈنٹ ہاؤس کے مخصوص میٹنگ روم میں کرنل ڈیوڈ۔ کرنل فرانک کے ساتھ ساتھ پرائم منسٹر بھی موجود تھے۔ کرنل فرانک کا چہرہ پرتیا طرح اترا ہوا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ ابھی ابھی اپنے کسی عزیز کو دفنا کر آیا ہو۔ صدر مملکت ابھی تک میٹنگ ہال میں نہ آئے تھے اور یہاں موجود تینوں بالکل خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

تھوڑی دیر بعد صدر کا مخصوص دروازہ کھلا اور ہلکے نیلے رنگ کا سوٹ پہنے صدر مملکت اندر داخل ہوئے۔ ان کے چہرے پر گہری سنجیدگی جیسے ثبت ہو کر رہ گئی تھی۔ فراخ پیشانی لکیروں سے اس طرح پر تھی جیسے پیشانی نہ ہو گرامو فون ریکارڈ ہو۔

صدر مملکت کے اندر داخل ہوتے ہی ہال میں موجود تینوں احتراماً اٹھ کھڑے ہوئے۔

"تشریف رکھیئے" ۔۔۔ صدر مملکت نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور وہ تینوں بیٹھ گئے۔

پرائم منسٹر کی کرسی صدر مملکت کی کرسی کے نزدیک تھی جب کہ کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک کچھ فاصلے پر سامنے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے ان کے درمیان ایک خاصی بڑی میز تھی۔

صدر مملکت چند لمحوں تک غور سے کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک کو دیکھتے رہے۔

"کرنل فرانک! ۔۔۔ آپ اسرائیل کی انتہائی طاقتور ایجنسی ریڈ آرمی کے سربراہ ہیں ۔۔۔ آپ نے ایک کالونی میں ایکشن کر کے کتنی عمارتوں کو تباہ کر دیا ۔۔۔ آپ کی رپورٹ ہے کہ اس عمارت میں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے جو ایک خفیہ راستے سے پہلے ہی فرار ہو گئے تھے اور اس کے فوراً بعد عمران اور اس کے ساتھیوں نے ریڈ آرمی کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کیا اور انہوں نے آپ کا ہیڈ کوارٹر تنکوں کی طرح بکھیر کر رکھ دیا ۔۔۔ بازار میں ان کی فائرنگ سے دس افراد ہلاک اور سو سے زائد زخمی ہوئے ۔۔۔ جب کہ ہیڈ کوارٹر کے اندر ساٹھ سپاہی ہلاک اور ڈیڑھ سو کے قریب شدید زخمی ہوئے ۔۔۔ اس عمارت کی تباہی اور آپ کے ہیڈ کوارٹر کے درمیان تباہی میں بہت کم وقفہ تھا ۔۔۔ یہ لوگ دو کاروں میں آئے ۔۔۔ ان کے پاس انتہائی جدید ترین اور خوفناک اسلحہ وافر مقدار میں تھا ۔۔۔ ان کی تعداد صرف آٹھ دس تھی لیکن وہ شہر کے وسط میں اس طرح تباہی مچا کر غائب ہو گئے جیسے وہ لوگ مافوق الفطرت ہوں ۔۔۔ اس سے میں یہی سمجھ سکتا ہوں کہ ریڈ آرمی پر اٹھنے والے اخراجات ضائع

جا رہے ہیں ___ اس تنظیم کو کیوں نہ ختم کر دیا جائے" ___ صدر مملکت نے انتہائی سرد اور تلخ لہجے میں کہا۔

"سر! ___ بظاہر حالات یہی ہیں ___ لیکن آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی کارکردگی پہلے بھی ایسے ہی رہی ہے ___ ان لوگوں نے جس طرح ہیڈ کوارٹر پر ڈائرکٹ حملہ کیا ہے اس کا تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا ___ اچانک اور انتہائی خوفناک حملہ ___ جس نے کسی کو سمجھنے اور سنبھلنے کا موقع ہی نہ دیا اور اس سے میری یہ بات درست ثابت ہوتی ہے کہ ہم نے انہیں اس کالونی میں گھیر لیا تھا ___ لیکن ہمیں اس عمارت میں کسی خفیہ راستے کا علم ہی نہ تھا ___ ہیڈ کوارٹر پر ان کا حملہ انتقامی کارروائی کے طور پر تھا حالانکہ اس حملے سے ان کا کوئی مقصد پورا نہ ہوتا تھا ___ جہاں تک میں سمجھا ہوں یہ عمران کی انتہائی گہری چال ہے ___ اس نے یہ حملہ کر کے یہی پلاننگ کی ہے کہ اس طرح حکومت ریڈ آرمی تنظیم کو ختم کر دے گی اور ہو سکتا ہے کہ وہ دوسرا حملہ جی۔ پی۔ فائیو کے ہیڈ کوارٹر پر کرے۔ اس طرح جی۔ پی۔ فائیو بھی ختم کر دی جائے گی ___ اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کو پوری طرح کھل کھیلنے کا موقع مل جائے گا۔ ویسے آپ با اختیار ہیں ___ جو چاہیں کر سکتے ہیں" ___ کرنل فرانک نے جواب دیا۔ بات کے آغاز میں اس کے لہجے میں نرمی تھی لیکن جیسے جیسے وہ بات کرتا گیا اس کے لہجے میں خود بخود سختی کا عنصر بڑھتا گیا۔

"گڈ آرگومنٹس کرنل فرانک! ___ آپ کے اس انداز نے آپ کی عزت میرے دل میں بڑھا دی ہے ___ واقعی ہمیں اس انداز میں نہیں سوچنا چاہئے" ___ صدر مملکت نے سمجھاتے ہوئے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"سر! ___ اگر ہم دشمنوں کے حملوں کے نتیجے میں اپنی ایجنسیاں بند کرتے رہے تو یہ ملک کے لئے اچھی بات ثابت نہیں ہو گی ___ جہاں تک میں سمجھا ہوں یہ عمران اور اس کے ساتھی اس لئے کامیاب رہتے ہیں کہ انہیں یہاں پناہ گاہیں بھی مل جاتی ہیں اور اسلحہ بھی ___ اگر ہم ایسے اقدامات کر لیں کہ انہیں یہاں پناہ گاہیں اور اسلحہ نہ مل سکے تو یہ لوگ دو دن بھی آزاد نہیں رہ سکتے" ___ وزیر اعظم نے بڑے مدبرانہ لہجے میں کہا۔

"میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی محترم وزیر اعظم! ___ کہ تک ہمارا۔ یہاں کے عوام ہمارے ___ پولیس کے ساتھ ساتھ جی۔ پی۔ فائیو اور ریڈ آرمی کے ہزاروں تربیت یافتہ افراد بھی یہیں موجود ہیں ___ اور وہ لوگ اجنبی ہیں ___ ان کے پاس بظاہر کوئی وسائل نہیں ہیں لیکن کامیاب انہی کے اقدامات رہتے ہیں ___ ہم صرف باتیں ہی کرتے رہ جاتے ہیں ___ آخر وہ پکڑے کیوں نہیں جاتے" ___؟ صدر مملکت نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سر! ___ وہ پکڑے تو گئے تھے ___ جی۔ پی۔ فائیو نے انہیں ٹریپ کر لیا تھا ___ لیکن وہ پھر ناممکن کو ممکن بنا کر نکل گئے ___ کانڈی جیل سے ان کا فرار ___ اور پھر غائب ہونا ناممکن ہی تھا لیکن ایسا ہو گیا" ___ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔ کرنل ڈیوڈ بے حد ہوشیار آدمی تھا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

اس لئے اس نے براہ راست یہ کہنے کی بجائے کہ جی۔ پی۔ فائیو نے لیکن سر! ـــ ریڈ اسکوائر کے بارے میں تو عمران کو علم ہی
عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑ لیا تھا لیکن صدر مملکت نے انہیں ہو گا ـــ اگر اسے علم ہوتا تو وہ لیبارٹری پر حملہ کرنے کی
زندہ رکھنے کا حکم دے کر حماقت کی ہے اور انہیں بچ نکلنے کا موقع کوشش کیوں کرتا ـــ کرنل فرانک نے کہا۔
مل گیا ہے۔ دوسرے انداز میں بات کی۔ "ہاں! ـــ یہ پوائنٹ واقعی قابل غور ہے ـــ لیکن بہرحال یہ
"میرے خیال میں سر ـــ ان لوگوں کی فوری گرفتاری یا [illegible] ہے ـــ عمران کو نجانے کس طرح منصوبوں کا علم ہو جاتا ہے
لئے ہمیں کوئی واضح، ٹھوس اور جامع قسم کی منصوبہ بندی کر لینی چاہئے اسے ریڈ اسکوائر کے بارے میں بھی کسی طرح علم ہو گیا ـــ تو
ایسی منصوبہ بندی کہ یہ لوگ خود بخود ہمارے مرتب کردہ جال میں پھنس ہم کیا کریں گے" ـــ صدر مملکت نے جواب دیا۔
جائیں" ـــ وزیر اعظم نے کرنل ڈیوڈ کی بات کو نظر انداز کرتے "جناب! ـــ میرے خیال میں عمران کو ریڈ اسکوائر کے بارے میں
ہے ـــ کرنل ڈیوڈ نے اچانک کہا تو صدر مملکت سمیت سب
ہوئے کہا۔
"واضح اور جامع منصوبہ بندی کے لئے وقت چاہیے مسٹر پرائم منسٹر اسے چونک کر اسے دیکھنے لگے۔
اور ریڈ ٹارگٹ مشن کل مکمل ہونا ہے ـــ اس وقت ہمارے ذہن میں "آپ کیسے کہہ سکتے ہیں" ـــ صدر مملکت نے انتہائی سخت لہجے
میں یہ بات قطعاً غلط تھی کہ اس مشن کے متعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس کو پوچھا۔
کسی طور پر بھی علم ہو سکتا ہے ـــ اس لئے ہم نے ریڈ اسکوائر کو "جناب! ـــ یہاں آنے سے پہلے میں نے ریڈ آرمی کے تباہ شدہ
اس مشن کے فائنل آپریشن کے لئے منتخب کیا تھا ـــ اور پھر ایک ہیڈ کوارٹر کو دیکھا ہے ـــ اس کا ریکارڈ روم کھلا ہوا تھا ـــ اور
کے مطابق ڈاکٹر لارنس نے کام شروع کر دیا ـــ انہوں نے جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہر مشن کے متعلق فائل ریڈ آرمی اور جی۔ پی۔ فائیو کے
مشین تیار کی ہے وہ صرف ریڈ اسکوائر میں ہی درست ٹارگٹ پر ریکارڈ روم میں موجود ہوتی ہے ـــ میرا تو خیال ہے کہ عمران
کر سکتی ہے ـــ اور چونکہ یہ مشین مکمل ہے اس لئے اب اسے تباہ ہیڈ کوارٹر پر حملہ صرف انتقامی نہ تھا۔ وہ اس قسم کے جذباتی کام
نہیں کیا جا سکتا ـــ لیکن اب جس انداز میں پاکیشیا سیکرٹ سروس نہیں کرتا ـــ اس کی ہر حرکت کے پیچھے ضرور کوئی بڑا مقصد ہوتا
ہے ـــ اور جہاں تک میں سمجھا ہوں، ریڈ آرمی کے ہیڈ کوارٹر پر
لے ریڈ آرمی کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کیا ہے ـــ اس کو دیکھتے ہوئے حملے کا مقصد اس کے ریکارڈ روم سے وہ فائل حاصل کرنا
تو میں سمجھتا ہوں کہ ریڈ اسکوائر کسی صورت بھی ان کے حملے سے محفوظ جس میں موجودہ مشن کے بارے میں اہم انتظامی تفصیلات موجود ہیں"۔
نہیں رہ سکتا ـــ صدر مملکت نے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com


کرنل ڈیوڈ نے تفصیل سے جواب دیا تو ان سب کے چہروں پر گہ — "بالکل — صدر مملکت نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے جواب دیا۔
تشویش کے آثار نمودار ہو گئے۔ "فرض کیا کہ عمران کو ریڈ اسکوائر کا علم ہو گیا ہے — لیکن مجھے یقین
"اوہ! — آپ نے انتہائی ذہانت آمیز بات کی ہے — ہے کہ اسے کم از کم یہ علم نہ ہو گا کہ ہم ریڈ اسکوائر میں ہی مشن کو مکمل
آپ ذرا چیک کریں کہ ریکارڈ روم میں وہ فائل موجود ہے یا نہیں کرنے پر مجبور ہیں — کیونکہ وہ اب تک لیبارٹری میں داخل نہیں ہو سکا۔
صدر مملکت نے تیز لہجے میں کہا۔ اور بغیر ڈاکٹر ارانس سے ملے اسے یہ معلوم نہیں ہو سکتا — اور اگر اس
"جس انداز میں ریکارڈ روم تباہ ہوا ہے اب یہ بات چیک نہیں نے ہیڈ آرمی کے ہیڈ کوارٹر سے فائل حاصل کر بھی لی ہے — تب بھی
ہو سکتی — ریکارڈ روم میں اس قدر طاقتور بم مارے گئے ہیں کہ اس فائل میں یہ بات درج نہیں ہے کہ ہمارا یہ مشن ریڈ اسکوائر کی
وہاں موجود ہر فائل ختم ہو گئی ہے — ویسے کرنل ڈیوڈ کی بات عمارت پر ہی مکمل ہو سکتا ہے" — وزیر اعظم نے کہا۔
غلط بھی ہو سکتی ہے — کیونکہ ہیڈ کوارٹر کا صرف ریکارڈ روم ہی "آپ کا آئیڈیا بالکل درست ہے۔ مگر —" صدر مملکت نے
نہیں ہوا — بلکہ ہیڈ کوارٹر کا ہر شعبہ اسی طرح تباہی کا شکار ہو گیا ہے۔
ہے — کرنل فرانک نے جواب دیا۔ "میری بات مکمل ہونے دیجیے سر" — وزیر اعظم نے صدر مملکت
"جناب! — میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے — اگر بات ٹوکتے ہوئے کہا اور صدر مملکت خاموش ہو گئے۔
صحیح معنوں میں اس تجویز پر عمل کر سکیں تو میرے خیال میں ہم ان اگر "اب اگر ہم ریڈ اسکوائر کی بجائے کسی اور مناسب عمارت کو منتخب
کو پکڑ بھی سکتے ہیں — اور اپنا مشن بھی آسانی سے مکمل کر سکتے ہیں — اور اس عمارت کے گرد ریڈ آرمی اور جی۔ پی۔ فائیو
ہیں" — وزیر اعظم نے اچانک کہا تو صدر مملکت سمیت سب چونک انتہائی سخت پہرہ لگا دیتے ہیں — اور پھر ساتھ ہی یہ اعلان
کر ان کی طرف دیکھنے لگے۔ بھی کرا دیتے ہیں کہ صدر مملکت اور وزیر اعظم ایک اہم مشن کی تکمیل کے
"آپ فرمائیں! — آپ کی ذہانت کی تو پوری دنیا قائل ہے" لئے اس عمارت میں جائیں گے — تو یقیناً وہ شخص عمران یہی
صدر مملکت نے کہا تو وزیر اعظم نے مسکرا کر اظہار تشکر کے طور پر سر سمجھے گا کہ ہم نے ریڈ اسکوائر کی بجائے دوسری عمارت ٹارگٹ کے لئے
"ہمارا اصل مشن ریڈ اسکوائر میں مکمل ہونا ہے — اس کے منتخب کر لی ہے — چنانچہ وہ اس عمارت پر حملہ کرنے کی کوشش
کسی اور عمارت میں مکمل نہیں ہو سکتا۔ یہ بات تو طے ہے" کرے گا — لیکن اصل ٹارگٹ صرف ریڈ اسکوائر میں ہی مکمل کیا جائے
وزیر اعظم نے کہا۔ گا انتہائی خاموشی سے — تو میرا خیال ہے ایک تیر سے دو نشانے

Admin @ www.hibuddiez.com

ہو سکتے ہیں ـــــ وزیرِاعظم نے کہا۔

"لیکن ہم ریڈ اسکوائر کو بالکل خالی نہیں چھوڑ سکتے ـــــ ایسا ہے کہ ایک تنظیم دوسری عمارت کی حفاظت کرے۔ جب کہ دو تنظیم ریڈ اسکوائر کی حفاظت پر مامور ہو ـــــ اس طرح عمران یہ علم نہ ہو سکے گا کہ اصل ٹارگٹ کس عمارت میں مکمل ہو رہا ہے" صدرِ مملکت نے تجویز میں ترمیم کرتے ہوئے کہا۔

"سر ـــــ میں نے یہ تجویز اس لئے پیش کی ہے کہ پاکیشیا س سروس کا ٹکراؤ اب تک صرف انہی دونوں ایجنسیوں یعنی ریڈ آ اور جی۔پی۔فائیو سے ہوتا رہا ہے ـــــ وہ لوگ ان ایجنسیوں سے واقف ہیں ـــــ جب کہ اسرائیل میں کئی ایسی خفیہ ایجنسیاں ہ ہیں جن کے بارے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس والے نہیں جانتے آخر لیبارٹری کی حفاظت بھی تو ایسی ہی ایجنسیاں بخوبی سرانجام دے رہی ہیں ـــــ اور ان کی اب تک کی کارکردگی بے مثال رہی ہ مثلاً ریڈ ایرو کے کرنل ہارڈ ـــــ اور ٹارڈ کے کرنل جاگو ـــــ اسی طرح دوسری خفیہ ایجنسیاں ہیں ـــــ انہیں ریڈ اسکوائر کی پر تعینات کیا جا سکتا ہے ـــــ اس طرح ریڈ اسکوائر محفوظ رہے گی ـــــ اور مشن بھی مکمل ہو جائے گا ـــــ اس کے ساتھ سا وقت میں بھی فرق ڈالا جا سکتا ہے ـــــ ہم دوسری عمارت میں کا وقت ایک گھنٹہ پہلے رکھ سکتے ہیں تاکہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں ریڈ کرے تو اسے الجھا لیا جائے اور ادھر ریڈ اسکوائر میں م مکمل کر دیا جائے" ـــــ وزیرِاعظم نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے



"اوہ ـــــ انتہائی شاندار تجویز ہے ـــــ واقعی اس طرح مشن بھی مکمل ہو جائے گا ـــــ اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی ٹریپ کر لیا جائے گا" ـــــ صدرِ مملکت نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک دونوں نے اس تجویز پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ کیونکہ اس تجویز سے ان دونوں کی ایجنسیوں کی دوسری ایجنسیوں کی نسبت اہانت کا پہلو نکلتا تھا۔

"آپ کا کیا خیال ہے اس تجویز کے بارے میں" ـــــ صدرِ مملکت نے کرنل ڈیوڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سر ـــــ تجویز انتہائی شاندار اور قابلِ عمل ہے ـــــ البتہ اس تجویز میں ایک پہلو ایسا ہے جس کے بارے میں میرا خیال ہے کہ اگر مزید غور کر لیا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ کیا ہے" ـــــ ؟ صدرِ مملکت سے زیادہ وزیرِاعظم نے چونک کر پوچھا۔

"سر ـــــ ہم اور ہماری ایجنسیاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کارکردگی سے اچھی طرح واقف ہیں ـــــ اس لئے ہم ان کی کارکردگی کو مدِنظر رکھتے ہوئے حفاظت کی بہتر پلاننگ کر سکتے ہیں ـــــ جب کہ جن ایجنسیوں کے نام جناب وزیرِاعظم صاحب نے لئے ہیں یہ ایجنسیاں ملٹری فیلڈ کے لئے مخصوص ہیں ـــــ انہیں سول فیلڈ میں کام کرنے کا تجربہ نہیں ہے اور خاص طور پر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی کارکردگی سے قطعاً واقف نہیں ہیں ـــــ ہم زیادہ سے زیادہ ان تک ان لوگوں کے حلیے

Admin @ www.hibuddiez.com


پہنچا سکتے ہیں۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھی میک اپ کے ماہر ہیں۔ اس لئے سر — ایسا نہ ہو کہ یہ ایجنسیاں بری طرح ناکام ہو جائیں اور اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ہمارا اصل مشن ہی تباہ ہو جائے گا" —— کرنل ڈیوڈ نے بڑی ذہانت سے اپنی بڑائی کی بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے —— لیکن میرا خیال ہے کہ یہی پوائنٹ ہماری فیور میں جائے گا۔ عمران اور اس کے ساتھی لامحالہ آپ کی وجہ سے دوسری عمارت کی طرف متوجہ ہو جائیں گے —— اور دوسری عمارت کی حفاظت کے لئے ہم انتہائی نمائشی انتظامات کریں گے مثلاً اس عمارت تک جانے والی تمام سڑکیں بلاک کر دی جائیں گی —— ارد گرد کی عمارتیں خالی کرا کر وہاں بھی سپاہی تعینات کر دیئے جائیں گے —— عمارت کے اوپر دو تین گن شپ ہیلی کاپٹر موجود ہوں گے۔ اس لئے لازماً یہ لوگ یہی سمجھیں گے کہ مشن کی تکمیل یہیں ہو رہی ہے —— باقی رہی ان ایجنسیوں کی کارکردگی —— تو یہ لوگ بھی انتہائی منجھے ہوئے ایجنٹ ہیں۔ میرے ذہن میں یہ پلاننگ پہلے سے تھی اس لئے میں نے ان ایجنسیوں کی کارکردگی کا ریکارڈ منگوا کر چیک کیا تھا —— ان میں سے دو ایجنسیوں کا ریکارڈ انتہائی شاندار ہے —— ریڈ ایرو اور ٹارڈ —— اس لئے میرا خیال ہے کہ ان دونوں ایجنسیوں کو یہاں حفاظت کے لئے تعینات کیا جائے" —— وزیر اعظم نے کہا۔

"بالکل ٹھیک —— میں آپ سے پوری طرح متفق ہوں —— بس فیصلہ ہو گیا۔ اب اس تجویز پر عمل ہو گا —— کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک اب آپ جا سکتے ہیں۔ آپ تک ہدایات پہنچ جائیں گی" —— صدر مملکت نے کہا اور وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے فوجی انداز میں سلیوٹ مارا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف چل پڑے۔

"یہ ہمارے ساتھ انتہائی زیادتی ہے —— اس کا مطلب ہے کہ ہم نکمے اور بے کار ہیں اور یہ ملٹری ایجنسیاں ہم سے زیادہ ہوشیار ہیں" —— کرنل ڈیوڈ نے کمرے سے باہر آتے ہی بڑبڑا کر کہا۔

"کرنل ڈیوڈ —— اب بھی ہمارے پاس ایک موقع موجود ہے۔ اگر ہم دونوں مل کر کام کریں اور کل سے پہلے عمران اور اس کے ساتھیوں کا ٹھکانا ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کر دیں —— تو ہم اپنی اہمیت صدر مملکت اور وزیر اعظم دونوں پر ثابت کر سکتے ہیں" —— کرنل فرانک نے کہا۔

"اوہ واقعی! —— مشن تو کل ہی مکمل ہونا ہے —— ابھی بہت وقت پڑا ہے —— ٹھیک ہے۔ تم میرے ساتھ میرے ہیڈ کوارٹر چلو۔ ہم اس سلسلے میں کوئی واضح منصوبہ بندی کرتے ہیں" —— کرنل ڈیوڈ نے کہا اور کرنل فرانک نے سر ہلا دیا۔

"اب یہ بات تو طے ہے کہ مشن کل دن کو گیارہ بجے ریڈ اسکوائر
مکمل کیا جائے گا ——— لیکن میں آج رات اس مشن کو ہر قیمت پر مکمل
چاہتا ہوں" ——— عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ وہ اس وقت
نئی عمارت کے ایک بڑے ہال نما کمرے میں موجود تھے۔ اس عمارت
تعلق بھی خیاط سے تھا اور یہ وہی عمارت تھی جس کے متعلق خیاط
بتایا تھا کہ یہ عمارت فلسطینی رہنما شاکر سرات انتہائی خفیہ کاموں کے
استعمال کرتے تھے۔ وہ سب ریڈ آرمی کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے
ایک ایک کر کے علیحدہ علیحدہ یہاں پہنچے تھے جب کہ جولیا اور
یہاں پہلے سے موجود تھے۔

"لیکن عمران صاحب! ——— اس لیبارٹری پر حملہ کیسے ہو سکتا
اب تو وہ لوگ اور زیادہ چوکنا ہوں گے ——— اور پھر وہ مخصوص اسلحہ
بلیک زیرو نے کہا۔

"کچھ بھی ہو ——— اگر ہم نے اس مشن کو تکمیل سے روکنا ہے تو ہمیں
ہر قیمت پر اس لیبارٹری کو تباہ اور خاص طور پر اس ڈاکٹر لارلس کو ہلاک
کرنا پڑے گا ——— کیونکہ اب اسرائیل نے ریڈ اسکوائر کی حفاظت کے
لئے اپنی پوری فوج تعینات کر دی ہے ——— بہرحال ہم جن بھوت
تو نہیں ہیں کہ اس تمام حفاظتی دیواروں کو کراس کر کے اندر پہنچ
سکیں" ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے عمران صاحب! ——— واقعی ہمیں اس
لیبارٹری کو آج رات ہر قیمت پر تباہ کرنا پڑے گا۔ ورنہ پاکیشیا کے
خلاف یہ خوفناک مشن مکمل بھی ہو سکتا ہے ——— اور یہ مشن مکمل ہو گیا
تو پھر چاہے ہم پورے اسرائیل کو کیوں نہ تباہ کر دیں ——— ہم پاکیشیا
کے نقصان کی تلافی نہیں کر سکیں گے" ——— کیپٹن شکیل نے بڑے
سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن آخر کس طرح" ——— صفدر نے کہا۔

"جس طرح بھی ممکن ہو" ——— عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب! ——— آپ کے ذہن میں لازماً کوئی تجویز تو ہو گی"۔
بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں! ——— میرے ذہن میں ایک تجویز موجود ہے۔ لیکن اس تجویز
میں رسک بے پناہ ہے اس لئے اس تجویز پر عمل بھی میں خود کروں گا"۔
عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے ——— کیا ہم بے کار لوگ ہیں" ——— خاموش بیٹھا
ہوا تنویر یکلخت بھڑک کر بولا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"تم کیسے بے کار ہو گئے — تم تو تنخواہ دار ہو — بے کار تو میں ہوں" — عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مذاق مت کرو — جو بھی تجویز ہو گی وہ ہم سب مل کر پوری کریں گے — اس بات کو طے سمجھو" — تنویر نے غصیلے لہجے میں جواب دیا۔

"آپ تجویز تو بتائیں — یہ باتیں بعد میں بھی ہو سکتی ہیں" — بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں تجویز سن لو — اس کے بعد مجھے کوئی اعتراض نہ ہو گا — اگر تنویر اکیلا اس پر عمل کرے" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں کر سکتا ہوں — تم مجھے موقع تو دو" — تنویر نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا پہلے تجویز سن لو — اس لیبارٹری میں اصل شخصیت ڈاکٹر لارنس ہے — اگر کسی طرح ڈاکٹر لارنس کو لیبارٹری سے باہر نکالا جا سکے تو اس کی جگہ ہم میں سے کوئی بھی لے سکتا ہے — اس کے بعد لیبارٹری میں داخلہ اور اس کی تباہی آسان ہو جائے گی" — عمران نے کہا۔

"یہ تجویز ہے — میرے خیال میں اس سے زیادہ احمقانہ تجویز ممکن ہی نہیں ہو سکتی" — تنویر نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا! — تم کوئی عقلمندانہ تجویز بتا دو" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمیں فوری طور پر اگر اسلحہ مہیا ہو جائے تو ہم یہاں کسی ملٹری ایئرپورٹ پر چھاپہ مار کر وہاں سے کوئی ہیلی کاپٹر حاصل کر سکتے ہیں اور پھر اس ہیلی کاپٹر کے ذریعے اس لیبارٹری پر انتہائی طاقتور اور خوفناک بم پھینکے جا سکتے ہیں — باقی ممبرز اس علاقے کے ارد گرد ہی موجود رہیں گے — ان بموں کی وجہ سے لازماً وہاں افراتفری پھیلے گی اس وقت اگر باقی ساتھی ان پر حملہ کر دیں تو نتیجہ یہ ہو گا کہ لیبارٹری کے اندر موجود لوگ باہر نکلنے اور اپنے ساتھیوں کی مدد کرنے پر مجبور ہو جائیں گے — اس پر اس لیبارٹری میں گھس کر اس لیبارٹری کو تباہ کیا جا سکتا ہے" — تنویر نے اپنی فطرت کے مطابق تجویز سوچتے ہوئے کہا۔

"نہیں! — یہ تجویز صرف مفروضے پر مبنی ہے — اگر لیبارٹری کے اندر موجود افراد باہر نہ آئے تو پھر ہماری ساری جدوجہد نہ صرف بے کار چلی جائے گی — بلکہ ہم مارے بھی جائیں گے" — صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور خیاط اندر داخل ہوا۔

"میں نے آپ حضرات کو اس لئے ڈسٹرب کیا ہے کہ آپ کی باتیں باہر برآمدے سے گزرتے ہوئے میرے کانوں میں پہنچی ہیں — آپ نے کسی ڈاکٹر لارنس اور لیبارٹری کا ذکر کیا ہے اور میں یہ دونوں نام سن کر ہی چونکا ہوں — دراصل بات یہ ہے کہ میرے بھائی ابو مصدق کا بیٹا سعید سائنسدان ہے اور ابو مصدق سے مجھے معلوم ہوا تھا کہ وہ آجکل کسی بہت بڑے سائنسدان ڈاکٹر لارنس کا اسسٹنٹ بنا ہوا ہے اور یہ سعید چائشی کا بچپن کا منگیتر ہے — اس لئے اگر سعید ہمارے

کسی کام آسکتا ہے تو میں اس سے رابطہ قائم کرنے کے لئے تیار ہوں۔" خیاط نے کہا اور عمران اس کی بات سن کر چونک پڑا۔

"یہ آپ کے بھائی ابومصدق وہی ہیں جو وزیر اعظم سیکرٹریٹ میں ملازم ہیں"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔۔۔ وہ وہاں سپیشل سیکرٹری ہیں۔۔۔ حالانکہ وہ مسلمان ہیں لیکن یہودیوں کو ان پر بے حد اعتماد ہے۔۔۔ وہ کافی پرانے ملازم ہیں اور اب تک ان کا ریکارڈ بے داغ رہا ہے۔۔۔ یہ اور بات ہے کہ ان کی وجہ سے جناب شاکر سرات کو اسرائیلی حکومت کے انتہائی اہم اقدامات کے بارے میں علم ہوتا رہتا ہے"۔۔۔ خیاط نے ایک خالی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کسی طرح یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ ان کا بیٹا سعید اب بھی ڈاکٹر لارنس کے ساتھ ہی کام کر رہا ہے"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"یہ بات تو مجھے معلوم ہے کہ ڈاکٹر لارنس کسی خصوصی مشن پر کام کر رہا ہے اور سعید اس مشن میں اسے اسسٹ کر رہا ہے"۔۔۔ خیاط نے جواب دیا۔

"کیا اس لیبارٹری میں وہ چانسی سے ملنے پر تیار ہو جائے گا"۔ عمران نے کہا۔

"چانسی سے لیبارٹری میں۔۔۔ شاید نہیں۔۔۔ کیونکہ مجھے ابومصدق نے بتایا تھا کہ جس لیبارٹری میں ڈاکٹر لارنس کام کر رہا ہے اس کی انتہائی زبردست حفاظت کی جا رہی ہے اور اس لیبارٹری کی حفاظت کے لئے ملٹری فیلڈ کی چار انتہائی خفیہ ایجنسیاں تعینات ہیں جن کا سربراہ

Admin @ www.[illegible]ouddiez.com



کوئی کرنل ہارڈ ہے اور کوئی کرنل جاگورا بھی ساتھ ہے۔ اور ابومصدق کے ہی بقول کرنل ہارڈ اور کرنل جاگورا انتہائی سخت اور با اصول آدمی ہیں"۔۔۔ خیاط نے جواب دیا۔

"کرنل ہارڈ اور کرنل جاگورا۔۔۔ یہ دونوں نام میرے ذہن میں موجود ہیں۔۔۔ کیا ابومصدق صاحب کرنل ہارڈ سے ملے ہیں کبھی۔۔۔؟" عمران نے پوچھا۔

"مجھے اس بات کا علم نہیں ہے۔۔۔ ویسے اگر آپ کہیں تو میں سپیشل ٹرانسمیٹر پر کال کر کے ابومصدق سے پوچھ لیتا ہوں"۔۔۔ خیاط نے کہا۔

"کیا ابومصدق مجھ سے بات کریں گے۔۔۔ اور کیا وہ مجھے ضروری معلومات مہیا کر دیں گے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیوں نہیں کریں گے۔۔۔ وہ آپ کے بے حد مداح ہیں۔۔۔ انہیں آپ کی ساری کارگزاریوں کا بخوبی علم ہے۔۔۔ آپ کے اکثر کارناموں کی تفصیلات تو انہوں نے ہی مجھے بتائی ہیں"۔۔۔ خیاط نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔ تو پھر آپ میری بات ابومصدق صاحب سے کرا دیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں معلوم کرتا ہوں کہ وہ اس وقت کہاں ہیں۔۔۔ میں ابھی آیا"۔۔۔ خیاط نے کہا اور اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

"کیا آپ کرنل ہارڈ کو جانتے ہیں"۔۔۔؟ خیاط کے باہر جاتے ہی بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

Admin @ www.hibuddiez.com


"میں تو ایک کرنل ہارڈ سٹون کو جانتا ہوں" ____ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"کرنل ہارڈ سٹون تو فریدی صاحب ہیں ____ میں اس کرنل ہارڈ کی بات کر رہا ہوں جس کا ذکر آنے پر آپ چونکے تھے" ____ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چونکا اسی لئے تو تھا کہ پہلے تو سٹون ہارڈ ہوا کرتے تھے۔ اب خالی کرنل ہی ہارڈ ہونے لگ گئے ہیں" ____ عمران بھلا آسانی سے کہاں قابو میں آنے والا تھا۔

"تو آپ بتانا نہیں چاہتے؟" ____ بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"راشد ڈار صاحب! ____ آپ خوامخواہ اپنا نروس بریک ڈاؤن کرانے پر تلے ہوئے ہیں ____ عمران صاحب جب کوئی بات نہ بتانا چاہیں تو پھر دنیا کی کوئی طاقت ان سے نہیں پوچھ سکتی" ____ صفدر نے مسکراتے ہوئے بلیک زیرو سے کہا۔

"کیوں نہیں پوچھ سکتی ____ اگر چیف باس چاہے تو اس کے حلق میں انگلی ڈال کر سب کچھ اگلوا لے" ____ تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"حلق میں انگلی صرف بوڑھوں کے ڈالی جاتی ہے ____ اور وہ بھی یہ معلوم کرنے کے بعد کہیں نقلی بتیسی تو موجود نہیں ہے۔ ورنہ انگلی غائب بھی ہو سکتی ہے" ____ عمران نے بڑی معنی خیز نظروں سے بلیک زیرو کو دیکھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو مسکرا دیا۔

"چیف باس کی بات اور ہے ____ میں ان سے ہٹ کر بات کر رہا تھا" ____ صفدر نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا! ____ یعنی تمہارے چیف باس کی بات ہی اور ہے ____ واہ! اسی لئے وہ پردے میں رہتا ہے" ____ عمران نے چونک کر کہا۔

"میں نے لفظ بات اور کہا ہے ____ جنس اور نہیں کہا" ____ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بہرحال بات تو ایک ہی ہے ____ مقصد تو بات سے ہے ناں ____ کیوں راشد ڈار صاحب" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

اسی لمحے دروازہ ایک بار پھر کھلا اور خیاط اندر داخل ہوا۔

"عمران صاحب! ____ ابو مصدق بھائی سے بات ہو گئی ہے۔ وہ ایک دعوت میں یہاں سے قریب ایک کلب میں موجود ہیں ____ میں نے ان سے بات کی اور جب آپ کا ذکر کیا تو وہ فوراً آپ سے ملنے پر تیار ہو گئے ____ وہ دعوت ختم ہوتے ہی یہاں پہنچ جائیں گے" ____ خیاط نے کہا۔

"اور ان سے پہلے اگر ریڈ آرمی یا جی۔ پی۔ فائیو پہنچ گئی تو ____؟" عمران کا لہجہ یکلخت تلخ ہو گیا تھا۔

"جی۔ پی۔ فائیو اور ریڈ آرمی ____ کیا مطلب ____؟" خیاط عمران کی بات سن کر بری طرح چونکا۔

"ٹیلیفون چیک بھی ہو سکتا ہے ____ اور میرا نام سنتے ہی یہ لوگ پاگل کتوں کی طرح دوڑ پڑیں گے" ____ عمران نے جواب دیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"اوہ! — نہیں عمران صاحب! — میں اور بھائی مصدق نے فلسطینیوں کے مخصوص خفیہ کوڈ میں بات کی ہے۔ اگر کوئی سننے گا بھی سہی تو یہی سمجھے گا کہ دو حقیقی بھائیوں کے درمیان ایک خاندانی رشتے کے بارے میں بات چیت ہو رہی ہے — یہ ہمارا مخصوص کوڈ ہے جس سے اسرائیل کی کوئی ایجنسی آج تک واقف نہیں ہو سکی اور اس کوڈ کے مطابق آپ کا نام اُلٹ دیا گیا ہے یعنی آپ نارمع ہو گئے ہیں اس لئے بے فکر رہیں۔ اور جہاں تک اس عمارت میں ابومصدق کے آنے کی بات ہے تو وہ بے شمار دفعہ یہاں آکر شاکر سرات سے مل چکے ہیں" — خیاط نے اطمینان کا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ وہ شاید عمران کی بات پر بُری طرح گھبرا گیا تھا۔

"نارمع — یعنی اب نر مادہ دونوں اکٹھے ہو گئے — واہ! اسے کہتے ہیں تبدیلی" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور خیاط بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"آپ ان سے اکیلے ملیں گے یا ساتھیوں سمیت — وہ شاید آدھے گھنٹے کے اندر پہنچ جائیں گے" — خیاط نے کہا۔

"فی الحال اکیلا ملوں گا — ضرورت پڑی تو ساتھیوں کو بھی ان مذاکرات میں شامل کیا جا سکتا ہے" — عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے — میں ملاقات والا کمرہ صاف کرا دوں۔ کافی عرصے سے بند پڑا ہونے کی وجہ سے خاصا گرد آلود ہو گیا ہے" — خیاط نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر کمرے سے باہر نکل گیا۔

"یہ بلڈنگ جو تباہ ہوئی اور جس میں عمران موجود تھا، خیاط کی ہے اور تمہارے بقول خیاط وزیر اعظم کے سپیشل سیکرٹری ابومصدق کا چھوٹا بھائی ہے — اور اس بلڈنگ کی تباہی کے فوراً بعد عمران اور اس کے ساتھیوں نے خوفناک اسلحے سے لیس ہو کر میرے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کیا ہے — تباہ شدہ بلڈنگ کے ملبے میں ایسا کوئی کمرہ نہیں ملا جہاں کسی قسم کا اسلحہ موجود ہو — ورنہ وہ اسلحہ بھی ساتھ ہی پھٹتا — اس کا مطلب ہے کہ اس بلڈنگ سے نکلتے ہی انہیں کاریں بھی مل گئیں اور اسلحہ بھی" — کرنل فرانک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ یہ سارا کیا دھرا اس خیاط کا ہے" — کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ہاں بالکل! — خیاط اور اس کی بیٹی میرے آدمیوں کے سامنے ہی اس بلڈنگ میں داخل ہوئی — ان کی جیپ بلڈنگ کے اندر موجود

بھی جو تباہ ہوگئی ۔۔۔ لیکن خیاط اور اس کی بیٹی کی لاشیں ملنے سے
ملیں۔ اس سے تم کیا اندازہ لگا سکتے ہو ۔۔۔ اور پھر پہلے بھی جب ہم
آدمیوں نے عمران کو چیک کیا تو وہ اسی جیپ میں سوار تھے اور خیاط
بیٹی اس میں موجود تھی" ۔۔۔ کرنل فرانک نے جواب دیا۔

"اوہ! ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی کانڈی
سے نکل کر اس فارم میں گئے ۔۔۔ وہاں خیاط اور اس کی بیٹی
انہیں نہ صرف پناہ دی بلکہ کسی خفیہ راستے سے انہیں نکال کر یہاں
دیا اور پھر خود بھی پیچھے آ گئے" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ کا
ہوئے کہا۔

"بالکل ایسا ہی ہوا ہے ۔۔۔ وہ لڑکی پہلے عمران اور اس
ساتھیوں کو یہاں پہنچا کر گئی اور پھر اپنے باپ کو لے کر واپس آ
اور مجھے یقین ہے کہ اب بھی وہ لوگ خیاط کی ہی کسی خفیہ پناہ گاہ
چھپے ہوئے ہوں گے" ۔۔۔ کرنل فرانک نے کہا۔

"جس جگہ سے دو کاریں ۔۔۔ ان کے اوور کوٹ اور وہ بیگ
ہیں جن میں ابھی تک اسلحہ موجود تھا۔ ان کی پناہ گاہ اس جگہ
کہیں قریب ہی ہونی چاہئے ۔۔۔ کسی نزدیکی رہائشی کالونی میں"
کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"نہیں ۔۔۔ جہاں تک میں سمجھا ہوں، عمران اتنا سادہ آدمی نہیں
اس نے بھی چکر دینے کے لئے سب کچھ وہاں چھوڑا ہے اور خود
لوگ ٹیکسیوں، بسوں وغیرہ سے نکل کر کہیں دور چلے گئے ہیں تاکہ ہم
علاقے میں چھان بین کرتے رہیں" ۔۔۔ کرنل فرانک نے کہا۔

"لیکن تمہارے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے بعد تو شہر میں ملنے والی ہر
ٹیکسی اور ہر بس کو باقاعدہ چیک کیا گیا ہے" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یہ لوگ میک اپ کے ماہر ہیں ۔۔۔ اور ہوسکتا ہے کہ وہ علیحدہ
علیحدہ ہو کر نکل گئے ہوں ۔۔۔ جب کہ ہم ان کو گروپ کی صورت میں
ڈھونڈتے رہے" ۔۔۔ کرنل فرانک نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر اب انہیں کیسے تلاش کیا جائے ۔۔۔ کونسا طریقہ استعمال
کیا جائے" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے زچ ہو کر کہا۔

"میں نے اپنے آدمیوں کو اس خیاط اور اس کی بیٹی کے متعلق چھان بین
پر لگا دیا ہے ۔۔۔ اگر ان میں سے کسی کا بھی پتہ چل جاتے تو ہم ان
سے ساری باتیں اگلوا سکتے ہیں" ۔۔۔ کرنل فرانک نے کہا۔

"خیاط کی بیٹی جانتی بڑی خودسر ہے ۔۔۔ کاش! وہ مجھے کہیں
مل جاتے تو میں اس سے ایسا انتقام لوں کہ اس کی روح تڑپ اٹھے"
کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"وہ بھی مل جائے گی ۔۔۔ بس دعا کرو کہ کسی طرح ان کا پتہ چل جائے"
کرنل فرانک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ کرنل ڈیوڈ کوئی بات کرتا، یکلخت کرنل فرانک
کی جیب سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"اوہ ٹرانسمیٹر کال" ۔۔۔ کرنل فرانک نے چونک کر کہا اور جلدی سے
جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ ٹوں ٹوں کی آوازیں اسی سے
نکل رہی تھیں۔ اس نے اس کا ایک بٹن دبایا تو ٹوں ٹوں کی بجائے
ایک انسانی آواز سنائی دینے لگی۔

"ہیلو ——— نکلسن کالنگ چیف باس۔ اوور" ——— بولنے والا
کرنل فرانک کا نمبر ٹو نکلسن تھا۔

"یس ——— کرنل فرانک اٹنڈنگ۔ اوور" ——— کرنل فرانک نے
بٹن دباتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

"سر! ——— میرے آدمیوں نے اس خیاط کی بیٹی کو تلاش کر
لیا ہے۔ اوور" ——— نکلسن نے کہا تو اس کی بات سن کر کرنل فرانک
سے زیادہ کرنل ڈیوڈ اچھل پڑا۔

"اچھا ——— کہاں ہے وہ۔ اوور" ——— کرنل فرانک نے
کر پوچھا۔

"سر! ہم نے چانشی کو تلاش کرتے کرتے اس کی ایک رازدار
کو ٹریس کر لیا۔ اس کا نام ٹریسا ہے ——— ٹریسا نے پہلے تو چانشی کا
پتہ بتانے سے انکار کر دیا۔ لیکن تھوڑے سے تشدد کے بعد اس نے
سب کچھ اگل دیا ——— اس نے بتایا کہ چانشی آجکل اپنے باپ کے
زرعی فارم پر گئی ہوئی ہے ——— لیکن میں نے اسے بتایا کہ وہ وہاں
سے آ گئی ہے تو اس نے اس عمارت کا پتہ بتایا جس عمارت کو ہم نے
تباہ کر دیا تھا ——— لیکن جب ہم نے اسے بتایا کہ وہ عمارت تباہ ہو چکی
ہے۔ کوئی دوسرا پتہ بتاؤ ——— تو اس نے ساحرش روڈ پر ایک
رہائشی بلڈنگ کے فلیٹ کا نمبر بتایا ——— چانشی یونیورسٹی سے چھٹی
کے علاوہ تعلیم کے لئے اسی فلیٹ میں اکیلی رہتی ہے ——— چنانچہ
ہم اسے لے کر اس فلیٹ میں پہنچ گئے تو سر ——— وہاں ایک ڈائری
پر ہمیں مختلف ٹیلیفون نمبر لکھے ہوئے مل گئے ——— ہم نے باری باری

سب ٹیلیفون نمبر ملاتے تو ایک نمبر پر چانشی خود مل گئی ——— ہم نے
پستول کی نال پر ٹریسا کو چانشی سے بات چیت کرنے پر مجبور کیا تو پتہ چلا
کہ چانشی ماسٹرے کالونی کی ایک کوٹھی میں رہ رہی ہے ——— میں
نے فون بند کر کے سنٹرل ایکسچینج سے اس فون نمبر کی لوکیشن معلوم کی تو واقعی
یہ اسی کوٹھی کا نمبر تھا ——— چنانچہ اس وقت وہ کوٹھی ہمارے آدمیوں کی نگرانی
میں ہے ——— میں نے آپ کو اس لئے کال کیا ہے کہ اب کیا حکم ہے۔
اوور" ——— نکلسن نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا نمبر ہے اس کوٹھی کا۔ اوور" ——— کرنل فرانک کے چہرے پر
مسرت کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

"ایک سو تیرہ سر ——— خاصی بڑی عمارت ہے۔ اوور" ——— نکلسن
نے جواب دیا۔

"کتنے آدمی لگے ہیں نگرانی پر۔ اوور" ——— کرنل فرانک نے کہا۔

"فی الحال دس آدمی ہیں ——— اس کوٹھی کے عقب میں بھی سڑک ہے
اور دونوں سائیڈوں پر گراسی پلاٹ ہیں اس لئے جو بھی اندر ہے وہ کسی
طرح باہر نہیں نکل سکتا۔ اوور" ——— نکلسن نے کہا۔

"گڈ ——— وہیں ٹھہرو ——— میں اور کرنل ڈیوڈ خود وہیں آ رہے ہیں۔
اوور اینڈ آل" ——— کرنل فرانک نے کہا اور بٹن آف کر کے اس نے
رابطہ ختم کر دیا۔

"چلو اٹھو ——— کم از کم چانشی کا تو پتہ چلا ——— ہو سکتا ہے کہ عمران وغیرہ
بھی اسی عمارت میں ہوں ——— اگر نہ بھی ہوں، تب بھی چانشی سے
پتہ چل جائے گا" ——— کرنل فرانک نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا

Admin @ www.hibuddiez.com

"ٹھہرو — میں اپنے آدمی بھی ساتھ لے لوں" — کرنل ڈیوڈ نے جلدی سے انٹرکام کا رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"یس سر" — دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈنشی — ایکشن گروپ کے دس افراد کو فوراً ماشرے کالونی بھجوا دو — میں اور کرنل فرانک وہیں جا رہے ہیں۔ وہ مجھ سے وہیں مل لیں گے" — کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ماشرے کالونی تو بہت وسیع ہے سر — میں انہیں کہاں بھیجوں" — ڈنشی نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

"ہم کوٹھی نمبر ایک سو تیرہ کے قریب موجود ہوں گے" — کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر — میں ابھی کال کر کے انہیں وہاں پہنچنے کے آرڈرز دے دیتا ہوں" — ڈنشی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ دیا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ" — کرنل ڈیوڈ نے دروازے کی طرف رخ کرتے ہوئے کہا اور کرنل فرانک نے سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد ان کی کاریں ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتی ہوئی ماشرے کالونی میں داخل ہو گئیں۔ کوٹھی نمبر ایک سو تیرہ کالونی کی — مین روڈ پر واقع تھی۔ اس لئے پہلے چوک کے پاس ہی کرنل فرانک کو نکلسن کی مخصوص سپورٹس کار کھڑی نظر آ گئی۔ اس نے اس کار کے قریب جا کر اپنی کار روک دی۔ اس کے پیچھے آتی کرنل ڈیوڈ کی کار بھی رک گئی اور پھر وہ دونوں ہی اپنی کاروں سے نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے سامنے موجود ایک کیفے سے نکلسن نکل کر تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔ اس نے کرنل فرانک اور کرنل ڈیوڈ دونوں کو قریب آ کر سلیوٹ مارا۔

"کیا پوزیشن ہے نگرانی کی" — کرنل فرانک نے پوچھا۔

"سر — نگرانی بدستور جاری ہے — ابھی تک نہ کوئی اندر گیا ہے اور نہ اندر سے باہر آیا ہے" — نکلسن نے جواب دیا۔

"اب کیا پروگرام ہے کرنل ڈیوڈ — ریڈ کر دیا جائے" — کرنل فرانک نے کرنل ڈیوڈ کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"میرا گروپ پہنچ جائے۔ پھر فیصلہ کرتے ہیں — ویسے میرا خیال ہے کہ بغیر ریڈ کے چارہ نہیں ہے — لیکن ہم نے اس چانشی کو زندہ پکڑنا ہے۔ ورنہ اگر یہ مر گئی اور اس عمارت میں عمران وغیرہ موجود نہ ہوئے تو ہم ایک بار پھر اندھیرے میں رہ جائیں گے" — کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

اسی لمحے دو کاریں تیزی سے دوڑتی ہوئی ان کے قریب آ کر رک گئیں۔ دونوں کاروں پر جی۔ پی۔ فائیو کے مخصوص نشانات موجود تھے۔ ان کے پیچھے ایک اور سیاہ رنگ کی کار تھی جو سیدھی آگے نکلتی چلی گئی۔ ویسے بھی سڑک پر کئی کاریں مسلسل آ جا رہی تھیں۔

"ایکشن گروپ آ گیا" — کرنل ڈیوڈ نے چونک کر مڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے ان کاروں کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جا کر انہیں ہدایات دیں تو دونوں کاریں سٹارٹ ہو کر تیزی سے آگے بڑھ گئیں۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"میں نے ایکشن گروپ کو بھی اس کوٹھی کی نگرانی کا کہہ دیا ہے۔ اب اس کوٹھی سے کوئی نہ نکل سکے گا" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے واپس آکر کہا۔

"میرے ذہن میں ایک تجویز ہے ـــــ نکلسن براہ راست کوٹھی کے گیٹ پر جاکر کال بیل بجائے اور پھر اگر کوئی آدمی باہر آئے تو اسے کہے کہ جانسن کے لئے اس کی سہیلی کا پیغام لے کر آیا ہے ـــــ اس طرح وہ اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو جائے گا۔ اندر داخل ہو کر وہ جو سچویشن محسوس کرے واچ ٹرانسمیٹر کے ذریعے ہمیں اس کی اطلاع دے دے۔ ہم اس کی اطلاع کے مطابق ریڈ کا فیصلہ کریں گے" ـــــ کرنل فرانک نے کرنل ڈیوڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"جاؤ نکلسن! ـــــ ساری صورت حال کا دارومدار اب تم پر ہے تم نے اس بات کو چیک کرنا ہے کہ اس کوٹھی کے اندر کتنے آدمی ہیں اور خاص طور پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ـــــ اگر عمران اور اس کے ساتھیوں کی موجودگی کا تمہیں اندازہ ہو جائے تو فوراً ریڈ کاشن دے دینا۔ ہم ریڈ کر دیں گے" ـــــ کرنل فرانک نے نکلسن سے مخاطب ہو کر کہا اور نکلسن سر ہلاتا ہوا تیزی سے اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔



"اب تک ابو مصدق کو پہنچ جانا چاہیئے تھا" ـــــ خیاط نے برآمدے میں ٹہلتے ہوئے اضطراری لہجے میں کہا۔

"دسکتا ہے دعوت میں لیٹ ہو گئے ہوں" ـــــ عمران نے جواب دیا۔ وہ بھی خیاط کے ساتھ ہی برآمدے میں موجود تھا جب کہ اس کے باقی ساتھی آرام کرنے کے لئے کوٹھی کے مختلف کمروں میں چلے گئے تھے۔ عمران نے انہیں کہا تھا کہ چونکہ آج رات وہ ہر صورت میں ایکشن لینا چاہتا ہے۔ اس لئے وہ سب رات تک آرام کر لیں تاکہ ایکشن کے وقت وہ پوری طرح چاق وچوبند اور مستعد ہوں۔

"نہیں ـــــ انہوں نے کہا تھا کہ وہ زیادہ سے زیادہ پون گھنٹے تک فارغ ہو جائیں گے ـــــ اور اب ایک گھنٹہ ہونے والا ہے" ـــــ خیاط نے جواب دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا، برآمدے میں لگی ہوئی

Admin @ www.hbuddiez.com

کال بیل بج اٹھی۔

"اوہ! — یہ کون آگیا یہاں" — خیاط نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"شاید ابو مصدق صاحب ہوں" — عمران نے کہا۔

"نہیں — انہوں نے کال بیل نہیں بجائی تھی بلکہ مخصوص انداز میں بار بار بجانے تھے — ان کے ساتھ یہاں داخلے کے یہی کوڈ مخصوص ہیں" خیاط نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے کال بیل دوبارہ بج اٹھی اور ایک سائیڈ پر بنے ہوئے علیحدہ کمروں سے جانشی باہر نکل آئی۔

"کون آیا ہے ڈیڈی! — یہ کال بیل بج رہی ہے" — جانشی نے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

"تم جاکر معلوم کرو اور جو کوئی بھی ہو۔ اُسے فوراً ٹال دو" — خیاط نے تیز لہجے میں کہا اور جانشی سر ہلاتی ہوئی پھاٹک کی طرف بڑھنے لگی۔

"میں خود بھی دیکھتا ہوں — میری چھٹی حس نے الارم بجانا شروع کر دیا ہے" — عمران نے یکلخت سنجیدہ لہجے میں کہا اور تیزی سے لان کراس کر کے جانشی کے پیچھے پھاٹک کی طرف بڑھنے لگا۔ عمران کو جاتے دیکھ کر خیاط بھی اس کے پیچھے چل پڑا۔

جانشی بڑے اطمینان سے چلتی ہوئی پھاٹک کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ عمران اور خیاط کے قدموں کی چاپ سن کر وہ تیزی سے مڑی تو عمران نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کے لئے کہا اور جانشی حیرت بھرے انداز میں انہیں دیکھتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ عمران



چھوٹے پھاٹک کی سائیڈ میں جاکر دیوار سے لگ کر کھڑا ہو گیا۔ جب کہ خیاط بڑے پھاٹک کی سائیڈ میں ہو گیا۔ جانشی نے چھوٹا پھاٹک کھولا۔

"جی فرمائیے" — جانشی کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"آپ مس جانشی ہیں" — ایک مردانہ آواز پھاٹک کے باہر سے سنائی دی۔

"جی ہاں! — لیکن آپ —" جانشی کی حیرت اور زیادہ بڑھ گئی تھی۔

"مجھے آپ کی سہیلی ٹریسا نے بھیجا ہے — انہوں نے آپ کو فون بھی کیا تھا — میرا نام نکلسن ہے" — مردانہ آواز نے کہا۔ اس کا لہجہ انتہائی بااخلاق تھا۔

"ہاں! — مجھے ٹریسا نے فون کیا تھا — فرمائیے" — جانشی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیا ہم یہیں پھاٹک پر ہی کھڑے بات کرتے رہیں گے — کیا آپ مجھے اندر آنے کے لئے نہیں کہیں گی" — نکلسن نے کہا۔

"اوہ سوری! — اندر مہمان ہیں — آئی ایم ویری سوری! — آپ فرمائیے کیسے آنا ہوا" — جانشی نے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے — ٹریسا نے پیغام دیا ہے کہ وہ آپ کے فلیٹ میں رہ کر سپیشل سٹڈی کرنا چاہتی ہے۔ کیونکہ اپنے گھر میں وہ ڈسٹرب ہوتی ہے — آجکل ان کے ہاں بھی مہمان آئے ہوئے ہیں — میں ٹریسا کا کزن ہوں اور صومالیہ میں رہتا ہوں۔ آجکل یہاں ملنے آیا ہوا ہوں — انہوں نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ مہمانوں کی وجہ

Admin @ www.hibuddiez.com



سے وہ خود نہیں آسکتی۔ اگر آپ اس فلیٹ کی چابی دے دیں تو میں چابی ٹریسیا تک پہنچا دوں گا" ―― نیکلسن نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ چالشی کے اندر نہ بٹھانے کی وجہ سے ناراض ہو۔

"اوہ ―― وہ میرا پرسنل فلیٹ ہے اس لئے میں وہاں رہنے کی کسی کو اجازت نہیں دے سکتی ―― آپ ٹریسیا کو کہہ دیں کہ وہ مجھ سے فون پر بات کر لے ―― تھینک یو" ―― چالشی نے سرد لہجے میں کہا اور پیچھے ہٹ کر پھاٹک بند کر دیا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے آثار تھے۔

عمران نے چالشی کو ایک طرف ہٹنے کا اشارہ کیا اور خود تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے پھاٹک کی جھری سے آنکھ لگا دی۔ اس نے ایک لمبے تڑنگے نوجوان کو جس کا جسم خاصا مضبوط تھا تیز تیز قدم اٹھاتے آگے جاتے ہوئے دیکھا۔

"اوہ ―― یہ آدمی عام آدمی نہیں ہے ―― لازماً یہ عمارت کسی کی نگاہ میں آگئی ہے ―― جلدی کرو۔ ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا ہو گا" عمران نے واپس برآمدے کی طرف دوڑ لگاتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہاں کوئی خفیہ راستہ تو نہیں ہے" ―― خیاط نے ساتھ ساتھ دوڑتے ہوئے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

"نہیں ہے تو نہ سہی ―― ہم کاریں لے کر نکلیں گے" ―― عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر جیسے ہی وہ برآمدے میں پہنچے، برآمدے میں رکھے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران تو تیزی سے اندر اپنے ساتھیوں کی طرف دوڑ گیا جبکہ خیاط نے لپک کر رسیور اٹھا لیا۔



"یس ―― خیاط سپیکنگ" ―― خیاط نے تیز دوڑنے کی وجہ سے ہانپتے ہوئے کہا۔

"ابو مصدق بول رہا ہوں ―― کیا بات ہے تم ہانپ کیوں رہے ہو" دوسری طرف سے اس کے ساتھی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"آپ نہیں آئے ―― ہم آپ کا انتظار کر رہے ہیں" خیاط نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"میں تمہاری طرف ہی آ رہا تھا لیکن مارشے کالونی کے پہلے چوک پر میں نے کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک کو بڑے پراسرار انداز میں کھڑے دیکھا۔ جی پی فائیو کی کاریں بھی میرے آگے آگے تھیں وہ بھی ان کے پاس رک گئیں ―― اس لئے میں خطرہ محسوس کرتے ہوئے آگے نکل آیا اور اب اپنی رہائش گاہ سے تمہیں فون کر رہا ہوں" ابو مصدق نے جواب دیا۔

"اوہ ―― پھر تو عمران صاحب نے درست اندازہ لگایا ہے ―― ٹھیک ہے۔ میں پھر بات کروں گا" ―― خیاط نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

اسی لمحے عمران اور اس کے ساتھی مشین گنیں ہاتھوں میں لئے تیزی سے دوڑتے ہوئے برآمدے میں پہنچ گئے۔ یہ مشین گنیں یہاں پہنچنے کے بعد خیاط سے انہوں نے حاصل کی تھیں تاکہ اچانک کسی ضرورت کے وقت کام آسکیں۔

ٹائیگر اور بلیک زیرو تیزی سے ایک سائیڈ پر موجود کاروں کی طرف دوڑ پڑے۔ اس صورت حال کو محسوس کر کے چالشی بھی اپنے کمرے سے باہر آگئی تھی۔

Admin @ www.hibuddiez.com



"عمران صاحب! ـــ آپ کا اندازہ درست ہے۔ بھائی الونسو کا فون آیا ہے کہ وہ یہاں آ رہے تھے کہ پہلے چوک پر انہوں نے گزرا فرانک اور کرنل ڈیوڈ کو جی۔پی۔فائیو کے ایجنٹوں کے ہمراہ کھڑے دیکھا وہ سب پُراسرار انداز میں باتیں کر رہے تھے۔ اس لئے وہ سیدھے نکل گئے اور اب انہوں نے گھر سے فون کیا ہے" ـــ خیاط نے جلدی سے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ! ـــ تو یہ عمارت بھی انہوں نے تلاش کر لی ـــ میرا خیال ہے کہ انہیں ابھی صرف اتنی اطلاع ہے کہ چانشی یہاں موجود ہے۔ یقیناً انہوں نے ان کی سہیلی ٹرلیسا کو پکڑا ہوگا اور پھر اس کے ذریعے لوگ یہاں پہنچے ہیں" ـــ عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــ ٹرلیسا کا فون آیا تھا یہاں ـــ اور میں بھی حیران ہوئی تھی کہ اُسے یہاں کا نمبر کیسے معلوم ہو گیا" ـــ چانشی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"وہ کسی بھی لمحے یہاں قیامت برپا کر سکتے ہیں اس لئے ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا ہوگا ـــ آپ بھی ساتھ آئیں ورنہ وہ آپ پر خوفناک تشدد کریں گے" ـــ عمران نے کہا اور پھر وہ کاروں کی طرف دوڑ پڑا۔ یہ بڑی لیموسین کاریں تھیں۔ ایک کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ٹائیگر تھا جب کہ دوسری کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بلیک زیرو۔

"سب لوگ انتہائی ہوشیار رہیں ـــ اگر تعاقب ہو تو بلیک فائر کھول دیں" ـــ عمران نے چیخ کر کہا اور پھر اس نے بلیک زیرو کو پیچھے جانے کا اشارہ کیا اور اس کے ہٹتے ہی وہ خود اچھل کر اس کار کی ڈرائیونگ



سیٹ پر بیٹھ گیا۔ چانشی دوڑتی ہوئی آئی اور اس کے ساتھ والی سیٹ پر سوار ہو گئی۔ جب کہ پچھلی سیٹوں پر بلیک زیرو، جوزف اور جوانا موجود تھے۔ جب کہ دوسری کار جس کی ڈرائیونگ سیٹ ٹائیگر کے پاس تھی تنویر ساتھ والی سیٹ پر تھا جب کہ صفدر، کیپٹن شکیل اور خیاط پچھلی سیٹوں پر تھے۔

"تمہیں مشین گن چلانی آتی ہے" ـــ عمران نے کار سٹارٹ کرتے ہوئے چانشی سے پوچھا۔

"پہلے چلائی تو نہیں" ـــ چانشی نے کہا۔

"تو تم پیچھے چلی جاؤ ـــ راشد ڈار! ـــ تم آگے آ جاؤ" ـــ عمران نے کار پھاٹک کی طرف بڑھاتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ چانشی اٹھی اور سیٹ پر سے اچھل کر پیچھے ہو گئی۔ وہ جوزف اور جوانا کے درمیان سکڑ کر بیٹھ گئی۔ اس کے چہرے پر شدید خوف کے آثار تھے

"ٹائیگر! ـــ تم نے میرے پیچھے آنا ہے ـــ تنویر! تم بھاگ کر پھاٹک کھولو اور جلدی سے کار میں سوار ہو جاؤ۔ اور ہر قسم کا تعاقب ہم نے ہر قیمت پر روکنا ہے" ـــ عمران نے ٹائیگر کی کار کے قریب پہنچتے ہوئے چیخ کر کہا۔

اسی لمحے تنویر کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترا اور دوڑتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔

عمران نے کار آگے بڑھا دی جب کہ ٹائیگر نے بھی کار اس کے پیچھے لگا دی۔

تنویر نے انتہائی تیز رفتاری سے پھاٹک کھولا اور پھر بجلی کی سی

Admin @ www.hibuddiez.com

تیزی سے دوڑتا ہوا اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

عمران نے کار ایک لمحے کے لئے پھاٹک کے درمیان روکی اور مسکراتے ہوئے ساتھ والی سیٹ پر مشین گن لئے بیٹھے بلیک زیرو کو دیکھا جس کے چہرے پر محسوس ہو رہا تھا کہ وہ شدید اعصابی تناؤ کا شکار ہے۔

"ارے کیا ہوا ڈار صاحب! ــــ کیا کوئی کونج ڈار سے بچھڑ گئی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو کا تنا ہوا چہرہ یکلخت ڈھیلا پڑ گیا۔

اسی لمحے عمران نے کلچ چھوڑ کر ایکسیلیٹر پر پیر کا پورا دباؤ ڈالا اور ساتھ ہی اس نے کار کو دائیں ہاتھ پر موڑ دیا جدھر ناشرے کالونی کا مین چوک تھا اور جہاں سے گزر کر وہ تل ابیب کے پرانے شہر میں داخل ہو سکتے تھے۔

عمران کی کار جیسے ہی مڑی اچانک ایک سائیڈ سے ایک کار بندوق سے نکلنے والی گولی کی طرح اچھل کر اس کی کار کی طرف بڑھی ہی تھی، مشین گن کی تڑتڑاہٹ گونجی اور کار لٹو کی طرح گھومتی ہوئی مڑی اور سائیڈ پر الٹ گئی۔ یہ فائرنگ تنویر کی طرف سے ہوئی تھی۔ عمران نے ٹاپ بدلا اور ایکسیلیٹر پوری قوت سے دبا دیا۔ ٹائیگر بھی پوری قوت سے کار دوڑاتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا کہ پہلے چوک کے قریب عمران نے جی پی کی تین کاروں کو سڑک کے درمیان کھڑے دیکھا۔

"جھک جاؤ نیچے ــــ سائیڈ سے فائرنگ ہو گی" ــــ عمران نے چیخ کر کہا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے اس طرح نیچے سمٹ گیا کہ اس



کا سر سائیڈ کی کھڑکیوں سے نیچے ہو گیا۔ لیکن سٹیرنگ کا نچلا حصہ ابھی تک اس کے ہاتھوں میں تھا اور اس کا جسم کار کے نچلے حصے میں دبا ہوا تھا۔ اب کار خود بخود سیدھی دوڑی جا رہی تھی۔ کسی کو آگے یا سائیڈوں میں کچھ نظر نہ آ رہا تھا۔

اسی لمحے مشین گنوں کی تیز فائرنگ کے ساتھ ساتھ خوفناک دھماکہ ہوا اور بھاری لیموسین کار اس دھماکے سے لڑکھڑائی، لیکن عمران اچھل کر سیدھا ہوا اور اس نے کار پر کنٹرول کر لیا۔ گولیاں اب عقبی کار پر پڑ رہی تھیں اور دوسرے لمحے عمران یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ٹائیگر والی کار کے شیشے بند تھے اور وہ اطمینان سے بیٹھے ہوئے تھے۔

"اوہ! ــــ تو یہ کاریں فائر پروف ہیں ــــ اوہ! مجھے خیال ہی نہیں رہا۔ خیاط نے ٹائیگر کو بتایا ہو گا" ــــ عمران نے کہا اور جلدی سے ڈیش بورڈ کے نیچے ہاتھ ڈالا تو وہاں واقعی بلٹ پروف پینل موجود تھا۔ عمران نے تیزی سے بٹن دبا دیئے۔ سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی کار کی کھڑکیوں کے شیشے خود بخود چڑھ گئے۔ اور اس کے ساتھ ہی کار کے سپیڈو میٹر میں ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا بلب تیزی سے جل اٹھا۔ اس کا مطلب تھا کہ کار اب فائر پروف ہو چکی ہے۔ عمران کو معلوم تھا کہ اب فائر پروف چادر کار کی باڈی کو گھیر چکی ہو گی، شیشے ویسے ہی فائر پروف تھے۔

عمران کار دوڑاتا ہوا مسلسل آگے بڑھا جا رہا تھا اور دوسرے لمحے اس نے عقب میں ایک بار پھر فائرنگ کے دھماکے سنے تو اس نے بیک مرر میں دیکھا کہ پچھلی کار کا عقبی شیشہ کھول کر پیچھے آنے والی کاروں پر فائر کھولا گیا ہے۔

Admin @ www.hibuddiez.com



خاصا جدید نظام ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہر شیشہ علیحدہ علیحدہ بھی کھل سکتا ہے" ۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کی نظریں سپیڈو میٹر کی سائیڈ میں موجود ایک اور پینل پر جم گئیں۔

اب دونوں کاریں پرانے شہر میں داخل ہونے والی تھیں پھر جیسے ہی عمران نے کار ایک موڑ سے ٹرن کی، وہ بری طرح چونک پڑا کیونکہ سامنے دو بکتر بند گاڑیاں پہلو بہ پہلو کھڑی کر کے سڑک بلاک کر دی گئی تھی۔ دونوں سائیڈوں پر گہرائیاں سی تھیں اور اس کے بعد بڑے بڑے درختوں کا ذخیرہ تھا۔

"ہوشیار ۔۔۔ میں کار گہرائی میں لے جانے والا ہوں" ۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کو دائیں طرف اس قدر تیزی سے ٹرن دیا کہ کار دونوں پہیوں پر اٹھ کر دوڑتی ہوئی گہرائی میں اترتی چلی گئی اور پھر ایک دھماکے سے سیدھی ہوئی۔ یہ دھماکہ اس قدر خوفناک تھا کہ اگر سٹیئرنگ عمران کے ہاتھوں میں نہ ہوتا تو یقیناً کار کئی قلابازیاں کھا کر الٹ جاتی۔ لیکن کار دوسرے پہیوں کے اچانک زمین سے لگنے پر لڑکھڑائی ضرور، لیکن سنبھل کر انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھی اور دوسرے لمحے ایک بار پھر دو پہیوں پر اٹھ کر کسی بازیگر کی کار کی طرح دوبارہ سڑک پر پہنچ کر آگے بڑھنے لگی۔ اسی لمحے سائیڈ کے دو درختوں سے اس کی کار پر دونوں اطراف سے بے تحاشا فائرنگ شروع ہو گئی۔ لیکن گولیاں کار سے ٹکرا ٹکرا کر نیچے گر رہی تھیں عمران نے سڑک پر آتے ہی بیک مرر پر نظر ڈالی تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔ کیونکہ ٹائیگر بالکل اس کے انداز میں کار کو دونوں پہیوں پر



اٹھائے اسے سڑک پر لے آ رہا تھا۔

"واہ! ۔۔۔ سعادت مند شاگرد ہے ۔۔۔ استاد کے بالکل نقش قدم پر چلتا ہے" ۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو اسی لمحے اسے بلیک زیرو کا طویل سانس سنائی دیا۔

"ارے کیا ہوا" ۔۔۔ عمران نے چونک کر بلیک زیرو کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر ہلکی سی شرمندگی کی مسکراہٹ تھی۔

"کچھ نہیں ۔۔۔ بس ویسے ہی سانس لے رہا تھا" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کھسیانی سی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔

"ذرا آہستہ سانس لینا ۔۔۔ کہیں کار ہی نہ الٹ جائے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور پیچھے سے جانشی کے ہنسنے کی آواز سنائی دی اور عمران بری طرح چونک پڑا۔ اسے تو یہ خیال ہی نہ رہا تھا کہ کار میں جانشی بھی موجود ہے۔

"ارے ۔۔۔ کیا اب ہوش میں آئی ہو ۔۔۔ میں نے تمہاری چیخ و پکار نہیں سنی ۔۔۔ کیا اب تک تم بیہوش تھی" ۔۔۔ ؟ عمران نے مڑے بغیر کہا۔

"چیخ و پکار کیسی ۔۔۔ موٹر ریسنگ کی چیمپئن ہوں میں ۔۔۔ اس سے بھی زیادہ خطرناک انداز میں ڈرائیونگ کر سکتی ہوں۔ یہ میری ہابی ہے ۔۔۔ اور میں اب تک نہ صرف ہوش و حواس میں تھی بلکہ میں آپ کی ڈرائیونگ سے لطف اندوز بھی ہوتی رہی ہوں" ۔۔۔ جانشی کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یا اللہ خیر ۔۔۔ اب تو مجھے بھی راشد ڈار کی طرح کھسیانے انداز میں ہنسنا

Admin @ www.hibuddiez.com


چاہیے" ——— عمران نے کہا اور اس بار بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ جوزف اور جوانا جو کار کی پچھلی سیٹ پر چانٹی کے دائیں بائیں بیٹھے تھے، خاموش تھے۔

دونوں کاریں آگے پیچھے انتہائی تیز رفتاری سے ایک سنسان سی سڑک پر دوڑ رہی تھیں۔ یہ سڑک پرانے شہر کے قریب ہو کر قدیم کھنڈرات کی طرف جاتی تھی۔ اور اسی وجہ سے یہاں ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھی۔

"آپ اب کہاں جا رہے ہیں" ——— ؟ بلیک زیرو نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"قدیم کھنڈرات میں" ——— عمران نے مختصر سا جواب دیا۔ اور پھر کار میں خاموشی چھا گئی۔

اب سڑک پر صرف وہی دونوں کاریں تیز رفتاری سے آگے پیچھے دوڑ رہی تھیں۔

چند لمحوں بعد اچانک سائیڈ سے عمران کو دو گن شپ ہیلی کاپٹر اُڑ کر کاروں کی طرف آتے دکھائی دیئے اور عمران نے چونکتے ہوئے انتہائی تیزی سے کار سڑک سے نیچے اتار دی اور درختوں کے ایک جھنڈ کی طرف دوڑا دی۔ ٹائیگر نے بھی اس کی پیروی کرتے ہوئے کار سڑک سے اتار دی اور اس کے پیچھے آنے لگا۔

اب ہیلی کاپٹر پیچھے سے ان پر آ رہے تھے اور عمران کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔ وہ ان ہیلی کاپٹروں کے پہنچنے سے پہلے درختوں کے جھنڈ میں داخل ہو جانا چاہتا تھا۔ لیکن ابھی درختوں کا وہ جھنڈ خاصا دُور



تھا۔ ناہموار زمین پر کاروں کی رفتار خود بخود کم ہو گئی تھی۔

"جوزف اور جوانا ——— میں دروازے کھول رہا ہوں نیچے کود جاؤ اور ان ہیلی کاپٹروں کو روکو" ——— عمران نے چیخ کر کہا اور ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر پینل کے بٹن دبا دیئے۔ دوسرے لمحے وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے دروازے کھول کر باہر جا گرے اور چونکہ کار دوڑ رہی تھی اس لئے دھماکے سے دونوں دروازے خود بخود بند ہو گئے۔

ابھی جھنڈ خاصا دُور تھا کہ اچانک خوفناک گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور دوسرے لمحے سٹیرنگ ایک زوردار جھٹکے سے عمران کے ہاتھوں سے خود بخود پھسل گیا۔ چانٹی کی چیخ سنائی دی اور عمران کے ذہن پر تاریکی کی چادر پھیلنے سے پہلے صرف یہی احساس موجود رہا کہ اس کا جسم اس طرح گھوم رہا تھا جیسے وہ کسی تیزی سے گھومتے ہوئے سلنڈر کے اندر بند ہو گیا ہو۔ اس کی کار ہٹ ہو گئی تھی اور پھر عمران کے ذہن پر تاریکی پھیلتی چلی گئی۔

Admin @ www.hibuddiez.com



"ہمیں فوری ریڈ کرنا چاہیے ــــ چانشی کی یہ حرکت بتا رہی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اندر ہی ہیں" ــــ نکلسن کی روئیداد سنتے ہی کرنل فرانک نے تیز لہجے میں کہا۔ نکلسن ابھی وہاں پہنچا تھا اور کرنل ڈیوڈ نے بھی سر ہلا دیا۔ وہ دونوں اپنی کاروں کی طرف لپکے۔

ابھی وہ کاروں میں بیٹھے ہی تھے کہ اچانک دور سے دو لیموسین کاریں بجلی کی سی تیزی سے اپنی طرف آتی دکھائی دیں۔ اس کے ساتھ ہی مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ سنائی دی۔ اور پھر انہوں نے دوسرے جی۔ پی فائیو کی ایک کار کو گھوم کر قلابازیاں کھاتے ہوئے دیکھا اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے، دونوں کاریں بجلی سے بھی زیادہ رفتار سے دوڑتی ہوئی ان کے قریب سے گذر کر آگے بڑھ گئیں۔

"اوہ! ــــ اوہ! ــــ یہ کون لوگ ہیں" ــــ؟ کرنل ڈیوڈ اچھل کر باہر نکلا۔ کرنل فرانک بھی باہر آگیا تھا کہ اسی لمحے کئی کاریں آگے پیچھے



دوڑتی ہوئی ان کی طرف بڑھیں۔ یہ جی۔ پی فائیو اور ریڈ آرمی کی کاریں تھیں۔ ایک کار ان کے قریب رک گئی جب کہ باقی کاریں تیزی سے آگے بڑھ گئیں۔

"سر! ــــ اس کوٹھی سے یہ دونوں کاریں اچانک نکلی ہیں ــــ انہوں نے ایک کار الٹا دی ہے جو فوراً ان کے پیچھے آئی تھی ــــ ہم دور گلیوں میں تھے اس لئے ہمیں نکلنے میں دیر ہوگئی" ــــ کار میں سوار جی پی فائیو کے آدمی نے چیخ کر کرنل ڈیوڈ سے کہا اور پھر تیزی سے کار آگے بڑھا دی۔ وہ اپنے ساتھیوں کے پیچھے جا رہا تھا۔

"اوہ! ــــ یہ عمران وغیرہ تھے جو نکل گئے ــــ لیکن کہاں جا سکتے ہیں ــــ میں ابھی روڈ بلاک کرتا ہوں" ــــ کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر کہا اور پھر وہ تیزی سے اپنی کار میں داخل ہوا اور اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ یہ جنرل فریکوینسی تھی۔

"ہیلو ــــ ہیلو ــــ جی۔ پی فائیو چیف کرنل ڈیوڈ کالنگ وی ایکٹس نارتھ روڈ ــــ اوور" ــــ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر ــــ میں ڈاگر بول رہا ہوں نارتھ روڈ سے سر۔ اوور"۔ چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔

"دو سیاہ رنگ کی لیموسین کاریں انتہائی تیز رفتاری سے نارتھ روڈ پر پہنچیں گی ــــ انہیں روکو ہر قیمت پر ــــ روڈ بلاک کر دو ــــ گولیوں سے اڑا دو ــــ میں پہنچ رہا ہوں ــــ اوور اینڈ آل" ــــ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے کار سٹارٹ کی اور اسے تیزی سے موڑ کر نارتھ روڈ کی طرف چل پڑا۔ کرنل فرانک اور نکلسن دونوں

Admin @ www.hibuddiez.com

کی کاریں وہاں موجود نہ تھیں۔ اس کا مطلب تھا کہ اس کی کال کر
وہ ان کے پیچھے جا چکے تھے۔

کرنل ڈیوڈ انتہائی تیز رفتاری سے کار دوڑاتا ہوا نارتھ روڈ کی طرف اڑا جا رہا تھا۔ ابھی وہ اس موڑ سے دور تھا جہاں سے آگے سڑک آگے جاتی تھی اور اسے نارتھ روڈ کہتے تھے کہ دور سے خوفناک دھماکوں اور مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں۔

"وہ مارا — اب یہ بچ کر نہیں جا سکتے" — یہ آوازیں سنتے ہی کرنل ڈیوڈ کار کی سیٹ پر ہی اچھل پڑا۔ تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی کار لڑکھڑائی تو اس نے جلدی سے اسے سنبھال لیا۔ اور پھر موڑ سے گھوم کر وہ جیسے ہی سیدھی سڑک پر پہنچا، اس نے دور سے شعلے اور دھواں اٹھتے دیکھا تو ہونٹ بھینچتے ہوئے اس نے ایکسیلیٹر پر اپنے جسم کا پورا وزن ڈال دیا۔ کار کا انجن اب دھاڑنے لگ گیا تھا لیکن اس کی رفتار انتہائی تیز ہو گئی تھی اور تھوڑی دیر بعد اس نے سڑک پر چھ کاروں کو الٹے ہوئے پڑے پایا جب کہ ایک کار سائیڈ پر کھڑی تھی۔ الٹی ہوئی کاروں سے شعلے اور دھواں نکل رہا تھا اور سڑک پر ہر طرف کاروں کے پرزے بکھرے ہوئے تھے۔

کرنل ڈیوڈ نے پوری قوت سے بریک لگائے تو اسی لمحے اسے رکی ہوئی کار میں سے کرنل فرانک نکلتا ہوا دکھائی دیا۔ کئی آدمی ادھر ادھر زخمی پڑے ہوئے کراہ رہے تھے جب کہ کئی افراد مردہ پڑے ہوئے تھے۔

"کیا ہوا کرنل فرانک! — کیا یہ لوگ مارے گئے" — کرنل ڈیوڈ



نے کار سے اچھل کر باہر آتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"تمہارے آدمیوں نے کاریں کھڑی کر کے روڈ بلاک کی تو وہ لوگ ان کاروں سے ٹکراتے ہوئے نکل گئے — تمہارے آدمیوں نے سائیڈوں سے فائر کھولا۔ لیکن وہ لوگ تو نکل گئے۔ البتہ پیچھے آنے والی کار اس فائرنگ کی زد میں آ کر گھوم گئی اور اس کے گھومنے سے اس کے پیچھے انتہائی رفتار سے دوڑتی ہوئی کاریں سنبھل نہ سکیں جس کا نتیجہ تمہارے سامنے ہے — چھ کاریں تباہ ہو چکی ہیں اور ریڈ آرمی اور جی پی فائیو دونوں کے ایجنٹ مردہ اور زخمی پڑے ہوئے ہیں — میں نے اب پہلے شہر کے قریب اپنے ایجنٹوں کو کال کیا ہے۔ وہاں سائیڈ پر ایک پرانا فوجی اڈہ ہے۔ میں نے انہیں کہا ہے کہ وہ بکتر بند گاڑیاں سڑک پر لا کر روڈ بلاک کریں تاکہ ان کی کاریں ان سے ٹکرا کر چکنا چور ہو جائیں" — کرنل فرانک نے کہا۔

"اوہ! — یہ اچھا کیا — بکتر بند گاڑیوں کو تو یہ ٹکر مار کر ہلا بھی نہ سکیں گے — لیکن تم یہاں کیوں رک گئے ہو — آؤ میرے ساتھ — ہمیں فوراً ان کے پیچھے جانا چاہئے" — کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر کہا اور تیزی سے اپنی کار کی طرف مڑ گیا۔

"لیکن ہمارے آدمی زخمی ہیں" — کرنل فرانک نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"ارے لعنت بھیجو آدمیوں پر — یہ تو بھرتی ہی مرنے کے لئے ہوتے ہیں — جلدی آؤ — جب تک یہ عمران وغیرہ نہ مریں گے پورا اسرائیل اسی طرح بھی مر جائے تب بھی مجھے پرواہ نہیں" — کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر کہا اور اس نے کار سٹارٹ کر دی۔ کرنل فرانک تیزی سے دوڑ کر

اس کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"چلو ـــ میں اپنی کار یہیں چھوڑ دیتا ہوں ـــ اس سے وہ کال کر کے ایمبولینس منگوا لیں گے" ـــ کرنل فرانک نے کہا۔ اور کرنل ڈیوڈ نے سر ہلا دیا۔ اس کی کار کئی زخمیوں اور مُردوں کو کچلتی ہوئی آگے بڑھتی گئی۔ کیونکہ زخمی اور لاشیں اس طرح پھیلی ہوئی تھیں کہ اور کوئی راستہ نہ تھا۔ کرنل فرانک بھی اسی لئے رُک گیا تھا تاکہ ان زخمیوں کو ہٹایا جائے تو وہ کار لے کر آگے جاتے۔ لیکن کرنل ڈیوڈ فطرتی طور پر انتہائی ظالم آدمی تھا اس نے ذرہ برابر بھی پرواہ نہ کی اور دو زخمیوں کو کچلتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔

"اس قدر جلدی کی کیا ضرورت ہے ـــ اب تو ان کی لاشیں ہی ملیں گی ـــ بکتر بند گاڑیاں انہیں بہرحال روک لیں گی۔ اور پھر وہ جگہ ایسی ہے کہ سائیڈ میں خطرناک گہرائیاں ہیں اور ادھر ادھر ہر طرف درخت پھیلے ہوئے ہیں ـــ وہ کسی صورت بچ کر نہیں جا سکتے" ـــ کرنل فرانک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ان شیطانوں کا کچھ پتہ نہیں کرنل فرانک! ـــ یہ حقیقتاً شیطانی روحیں ہیں" ـــ کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور پھر اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی جب پرانے شہر کے قریب پہنچی تو انہیں بکتر بند گاڑیاں سڑک پر کھڑی نظر آئیں۔ ان کے گرد دو آدمی بھی موجود تھے۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کی کاریں وہاں موجود نہ تھیں۔

"کیا ہوا ـــ کاریں نہیں پہنچی یہاں" ـــ کرنل فرانک نے قریب پہنچتے ہی کار کی کھڑکی سے سر باہر نکال کر چیختے ہوئے کہا۔


Admin @ www.hibuddiez.com

"وہ نکل گئے سر ـــ انتہائی حیرت انگیز طور پر نکل گئے" ـــ ایک آدمی نے کار کی طرف دوڑ کر آتے ہوئے کہا اور کرنل ڈیوڈ نے کار روک دی کیونکہ سڑک بلاک تھی اور سائیڈوں میں گہری کھائیاں ـ اس لئے دوسری طرف جانے کا راستہ ہی نہ تھا۔ البتہ اس کے ہونٹ بُری طرح بھینچ گئے تھے۔

"کیسے نکل گئے ـــ کیا وہ کاریں ہوائی جہاز تھیں" ـــ کرنل فرانک نے کار رکتے ہی باہر نکل کر انتہائی غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"سچ ـــ جناب! ـــ وہ لوگ جادوگر تھے ـــ ہم دور چھپے ہوئے تھے کہ دونوں لیموسین کاریں انتہائی رفتار سے دوڑتی ہوئی نمودار ہوئیں ـــ وہ سیدھی بکتر بند گاڑیوں کی طرف بڑھ رہی تھیں لیکن قریب پہنچنے سے پہلے اچانک پہلی کار اسی رفتار سے دو پہیوں پر اٹھی اور دائیں طرف کی گہرائی میں اترتی چلی گئی۔ دو پہیوں پر دوڑنے کی وجہ سے وہ قلابازیاں کھا کر نہ گری بلکہ جس طرح موت کے کنوئیں میں دوڑتی ہے اسی طرح گہرائی کی سائیڈ پر دوڑتی ہوئی دوسری طرف پہنچ گئی۔ وہاں زمین یکلخت سپاٹ ہو گئی اور کار کے ہوا میں اٹھے ہوئے پہیئے ایک دھماکے سے اس سپاٹ زمین پر ٹکے، کار لڑکھڑائی، اُسے اس صورت میں لازماً الٹ جانا چاہیئے تھا۔ لیکن وہ سنبھل کر سڑک پر چڑھی اور پھر اسی رفتار سے آگے دوڑتی ہوئی قدیم کھنڈرات کو جانے والی سڑک پر مڑ گئی۔ اس کے پیچھے آنے والی دوسری کار بھی بالکل پہلی کار کی طرح کھائی پار کر کے دوسری طرف پہنچ گئی" ـــ اس آدمی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ ایسا تھا جیسے کوئی بچہ اپنے والد کو جادو کے کوئی حیرت انگیز شعبدے کی تفصیلات بتا رہا ہو۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"اوہ! ۔۔۔ وہ نکل گئے تو یہ بکتر بند گاڑیاں تو ہٹاؤ" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"جناب ۔۔۔ یہ گاڑیاں خراب ہیں ۔۔۔ کرین سے یہاں لائی گئی تھیں اور کرین واپس چلی گئی ۔۔۔ اب آدمی کرین بلانے گیا ہوا ہے" اس آدمی نے جواب دیا اور کرنل ڈیوڈ دانت پیس کر رہ گیا۔

"وہ قدیم کھنڈرات کی طرف گئے ہیں ۔۔۔ اوہ! وہ نکل جائیں گے ٹھہرو ۔۔۔ میں ملٹری ایئر بیس سے بات کرتا ہوں" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور دوڑ کر اپنی کار کی طرف گیا اور پھر کار میں بیٹھ کر اس نے ڈیش بورڈ کے نیچے موجود ٹرانسمیٹر کی ناب تیزی سے گھما کر فریکونسی سیٹ کی اور پھر ایک بٹن دبایا تو ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ چیف آف جی۔ پی۔ فائیو کالنگ ایم اے بیس۔ اوور" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی سخت لہجے میں بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس ۔۔۔ کمانڈر یاحتن آن سپیشل لائن۔ اوور" ۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کمانڈر یاحتن! ۔۔۔ میں کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں ۔۔۔ بین الاقوامی مجرموں سے بھری ہوئی دو سیاہ رنگ کی لیموسین کاریں قدیم کھنڈرات کو جانے والی سڑک پر دوڑ رہی ہیں ۔۔۔ تم فوراً دو گن شپ ہیلی کاپٹر بھیج کر انہیں ہر قیمت پر تباہ کر دو ۔۔۔ اٹ از ایمرجنسی ۔۔۔ فوراً حرکت میں آجاؤ۔ اوور" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔



"لیکن سر ۔۔۔ اس کے لئے سپیشل کوڈ طے ہے۔ اوور" ۔۔۔ کمانڈر یاحتن نے جواب دیا۔

"اوہ یس ۔۔۔ سپیشل کوڈ ۔۔۔ ٹاپ ون تھری ٹاپ ون۔ اوور" کرنل ڈیوڈ نے کوڈ دوہراتے ہوئے کہا۔

"یس سر ۔۔۔ میں ابھی گن شپ ہیلی کاپٹر بھیج کر ان دونوں کاروں کو تباہ کراتا ہوں ۔۔۔ آپ بے فکر رہیں۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے کمانڈر نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"فوراً ۔۔۔ جلدی ۔۔۔ وہ کسی صورت بھی نہ نکلنے پائیں ۔۔۔ انہیں ہر صورت میں تباہ کرنا ہے ۔۔۔ وہ انتہائی خطرناک بین الاقوامی مجرم ہیں ۔۔۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر کہا اور ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ کرنل فرانک باہر کھڑا تھا۔

"کرین آ رہی ہے" ۔۔۔ کرنل فرانک نے کرنل ڈیوڈ کو کار سے باہر نکلتے دیکھ کر کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ یہ بڑی مصیبت ہے ۔۔۔ اب یہاں کھڑے رہ کر انتظار کرتے ۔۔۔ وہ کم بخت نجانے کس طرح نکل گئے" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے خود حیرت ہے ۔۔۔ بہرحال اب کیا ہو سکتا ہے ۔۔۔ ویسے تمہارا یہ گن شپ ہیلی کاپٹر والا آئیڈیا بہت شاندار ہے ۔۔۔ اب وہ لوگ کسی صورت بھی بچ کر نہ جا سکیں گے" ۔۔۔ کرنل فرانک نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرنل ڈیوڈ کی نہ صرف آنکھیں چمک اٹھیں بلکہ اس کا سینہ بھی چند انچ مزید پھول گیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

ابھی کرین سڑک پر پہنچی ہی تھی کہ دو گن شپ ہیلی کاپٹر تیز آواز نکالتے ان کے سروں کے اوپر سے ہوتے ہوئے آگے نکل گئے۔ کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک دونوں کی نظریں ان ہیلی کاپٹروں پر جمی ہوئی تھیں اور ان کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔

دونوں ہیلی کاپٹر آگے بڑھ کر ذرا گھومے اور پھر بائیں طرف مڑ کر آگے بڑھنے لگے۔ ان کی بلندی بھی تیزی سے کم ہوتی جا رہی تھی۔

"انہوں نے کاریں چیک کر لی ہیں ——— اس لئے بلندی کم کر رہے ہیں" ——— کرنل ڈیوڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرنل فرانک نے بھی مسکرا کر سر ہلا دیا۔

"اس بار وہ لوگ کسی صورت بھی نہ بچ سکیں گے ——— ہیلی کاپٹر انہیں ہٹ کر دیں گے" ——— کرنل فرانک نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرنل ڈیوڈ نے سر ہلا دیا۔

فضا میں نیچے ہو جانے کے باوجود ہیلی کاپٹر انہیں صاف نظر آ رہے تھے اور پھر یکلخت دونوں ہیلی کاپٹروں کے نیچے سے نیلے رنگ کے شعلے نکلے اور اس کے ساتھ ہی خوفناک گڑگڑاہٹ کی آوازیں بلند ہوئیں اور اس کے ساتھ ہی دونوں ہیلی کاپٹر تیزی سے بلند ہوتے گئے کچھ بلندی پر جا کر وہ تیزی سے گھومے اور پھر واپس جانے لگے۔

"اوہ! ——— ہٹ ہو گئے ——— عمران اور اس کے ساتھی ہٹ ہو گئے" ——— کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک دونوں نے بیک وقت چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ! ——— اوہ! ——— جلدی ہٹاؤ یہ بکتر بند گاڑیاں آؤ کے پٹھو



جلدی کرو" ——— کرنل ڈیوڈ نے کرین آپریٹر کو گالی دیتے ہوئے بری طرح چیخ کر کہا۔

لیکن پھر بھی ایک بکتر بند گاڑی ہٹتے ہٹتے تقریباً پندرہ منٹ گذر ہی گئے۔

کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک دونوں کار میں بیٹھ چکے تھے۔ کرنل ڈیوڈ نے ایک بار پھر ائیر بیس کے کمانڈر یامتن سے ٹرانسمیٹر پر بات کی تو کمانڈر یامتن نے اسے بتایا کہ گن شپ ہیلی کاپٹروں نے دو سیاہ رنگ کی لیموسین کاروں پر راکٹ میزائل فائر کر کے تباہ کر دیا ہے ——— اور ہیلی کاپٹر بخیریت واپس پہنچ گئے ہیں۔ کرنل ڈیوڈ نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر ٹرانسمیٹر بند کر کے اس وقت تک وہ بے چینی سے انتظار کرتا رہا، جب تک ایک بکتر بند گاڑی ایک طرف ہٹ نہ گئی۔ لیکن گاڑی کے ہٹتے ہی اچانک درمیانی جگہ سے ایک نیلے رنگ کی کار نکلی اور تیزی سے آگے بڑھ گئی۔ اس کے پیچھے دوسری کار اور پھر تیسری۔

"یہ کیا مصیبت ہے" ——— کرنل ڈیوڈ نے غصے سے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے دوسری طرف ٹریفک رک گئی تھی ——— جو اب نکل رہی ہے ——— ویسے بھی اب جلدی کیا ہے ——— وہ لوگ تو مر ہی چکے ہیں۔ اب تو صرف ان کی لاشیں ہی دیکھنی ہیں" ——— کرنل فرانک نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"پانچ کاروں کے بعد جب دوسری کار درمیانی راستے سے نہ نکلی تو کرنل

Admin @ www.hibuddiez.com

ڈیوڈ نے کار تیزی سے آگے بڑھائی اور پھر کار انتہائی تیز رفتاری سے دوڑاتا ہوا وہ سیدھا آگے بڑھتا گیا۔ پرانے شہر کے قریب چوک سے اس نے کار کو قدیم کھنڈرات کی طرف جانے والی سڑک کی طرف موڑ دیا تھوڑا سا آگے بڑھنے پر اُسے کافی دور خالی جگہوں پر دو کاروں سے دھواں اٹھتا دکھائی دیا۔ دونوں کاریں وہاں تباہ شدہ حالت میں موجود تھیں اور یہ دھواں انہی کاروں سے نکل رہا تھا۔

"وہ مارا ـــ آخر کار یہ شیطان مارے ہی گئے" ـــ کرنل ڈیوڈ نے خوشی سے چیختے ہوئے کہا اور کرنل فرانک بھی مطمئن انداز میں ہنس دیا۔

"اب پرائم منسٹر اور صدر مملکت کو پتہ چلے گا کہ جی۔ پی فائیو اور ریڈ آرمی کسی سے کم نہیں ہیں" ـــ کرنل ڈیوڈ نے سر ہلاتے ہوئے بڑے فخریہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے کار کا رُخ موڑا اور کار سڑک سے اتر کر ناہموار زمین پر ہچکولے کھاتی ہوئی ان تباہ شدہ لیموزین کاروں کی طرف بڑھتی گئی۔

جوزف اور جوانا دوڑتی ہوئی کاروں سے باہر نکلے تو دونوں اطراف ل رکتے ہوئے کافی دور تک چلے گئے۔ دونوں کاریں آگے بڑھ گئی تھیں چانک تیز گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی دونوں ریں یکلخت فضا میں اچھلیں جیسے گیندیں فرش سے ٹکرا کر اوپر کو اچھلتی ہیں ر اس کے بعد وہ قلابازیاں کھاتی ہوئی اِدھر اُدھر لڑھکتی چلی گئیں اور اس ساتھ ہی ان میں سے شعلے نکلنے لگے۔ وہ دونوں عین اس وقت سنبھلے ے جب کاریں ہٹ ہوئی تھیں اور آسمان پر موجود دونوں ہیلی کاپٹر کاروں ے ہٹ ہوتے ہی ایک جھٹکا کھا کر اوپر اٹھے اور پھر گھوم کر واپس جانے گے۔ وہ شاید کاروں کو ٹارگٹ میں رکھے ہوئے تھے اس لئے جوزف اور انا کو چیک نہ کر سکے تھے۔

ہیلی کاپٹروں کے واپس مڑتے ہی وہ دونوں اپنی جگہ سے اٹھے اور ھر بے تحاشا دوڑتے ہوئے کاروں کی طرف بڑھ گئے۔ ایک کار الٹی ہوئی

تھی جب کہ دوسری قلابازیاں کھا کر سیدھی ہو گئی تھی۔ لیکن شعلے اس
سے بھی نکل رہے تھے۔

جوانا نے تیزی سے آگے بڑھ کر الٹی ہوئی کار کی ایک سائیڈ پر دا
ہاتھ رکھے اور پھر پوری قوت لگا کر اس نے ایک جھٹکے سے اس
اور بڑی لیموسین کار کی ایک سائیڈ اوپر کو اٹھا کر اُسے پلٹ دیا۔ اس
چہرہ انتہائی قوت لگانے سے سُرخ پڑ گیا تھا۔ کار ایک دھماکے سے
سیدھی ہوئی۔ اس طرح الٹنے کی وجہ سے کار کے دروازے ایک
سے خود بخود کھل گئے اور جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے اندر ایک دو
پر گرے ہوئے اپنے ساتھیوں کو کھینچ کھینچ کر باہر اچھالنا شروع کر
یہ ٹائیگر والی کار تھی۔ چند لمحوں میں وہ ٹائیگر۔ صفدر۔ کیپٹن شکیل۔
اور خیاط کو باہر نکالنے میں کامیاب ہو گیا۔ کار کے نچلے حصے سے
والے شعلے اب خاصے بلند ہو گئے تھے اور جوانا جانتا تھا کہ کسی بھی
پٹرول ٹینک ایک دھماکے سے پھٹ جائے گا۔ ساتھیوں کو باہر نکا
ہی وہ تیزی سے جھکا اور اس نے کار کے دروازے کے نیچے دو
ہاتھ رکھے اور پھر پوری قوت لگا کر اس نے کار کی سائیڈ اٹھائی اور
لمحے ایک زوردار جھٹکے سے اُسے دوسری طرف اچھال دیا۔ کار چونکہ
خالی ہو چکی تھی۔ اس لئے اس نے دو قلابازیاں ہی کھائیں تھیں کہ ایک
دھماکے سے اس کا پٹرول ٹینک پھٹ گیا اور کار ایک مکمل شعلے میں بدل
اسی لمحے اُسے اس طرف سے بھی ویسا ہی دھماکہ سنائی دیا جدھر دو
کار تھی وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑا۔ لیکن دوسرے لمحے اُسے اطمینان
گیا کیونکہ جوزف اس میں سے عمران، جوانشی اور بلیک زیرو کو پہلے ہی با



Admin @ www.nibuddiez.com

نکال کر کافی دور لے جا چکا تھا۔
جوانا کے کار الٹانے کی وجہ سے اس کار سے نکلنے والے افراد
پٹرول ٹینک پھٹنے اور کار کے اڑتے ہوئے پرزوں کی زد سے بچ گئے
تھے۔ ورنہ تو جوانا سمیت وہ براہ راست اس کی زد میں آ جاتے۔
ٹائیگر کے سر سے خون بہہ رہا تھا جب کہ صفدر، خیاط اور کیپٹن شکیل
کے جسم تڑے مڑے انداز میں پڑے تھے۔
"جوزف! — انہیں اٹھا کر جھنڈ میں لے چلو — ہو سکتا ہے کہ وہ
ہیلی کاپٹر چیکنگ کے لئے آئیں" — جوانا نے چیخ کر جوزف سے کہا اور پھر
جھک کر اس نے پہلے صفدر کو اٹھا کر ایک کاندھے پر ڈالا اور پھر کیپٹن
شکیل کو اٹھا کر دوسرے کاندھے پر ڈالا اور تیزی سے جھنڈ کی طرف دوڑنے
لگا۔ جوزف پہلے ہی ایک کاندھے پر عمران اور دوسرے کاندھے
پر جوانشی کو لادے جھنڈ کی طرف دوڑا جا رہا تھا۔ جھنڈ اب خاصا قریب
تھا اس لئے جب جوانا وہاں پہنچا تو جوزف عمران اور جوانشی کو زمین پر
لٹا چکا تھا۔
"تم انہیں ہوش میں لے آؤ — میں باقی کو لے آتا ہوں" — جوانا
نے صفدر اور کیپٹن شکیل کو نیچے اتارتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ واپس دوڑ پڑا۔
ٹائیگر۔ تنویر اور خیاط وہیں پڑے تھے۔ جوانا دوڑتا ہوا ان کے قریب
پہنچا۔ اس نے ٹائیگر اور تنویر کو تو اٹھا کر دونوں کاندھوں پر لادا اور پھر
نسبتاً کم وزن کے خیاط کو اس نے ایک ہاتھ سے اس طرح جسم کے
ساتھ پکڑ لیا جیسے ہاتھی سونڈ میں کسی آدمی کو لپیٹ لیتا ہے اور پھر وہ
انہیں اٹھائے ہوئے دوبارہ جھنڈ کی طرف دوڑ پڑا۔

"ارے واہ! — اسی لئے جوزف کہتا ہے کہ جوانا کو تو لاشیں اٹھا
والے محکمے میں ملازم ہونا چاہیئے" —— جھنڈ میں داخل ہوتے ہی جو
عمران کی آواز سنائی دی۔ وہ اب اٹھ کر کھڑا ہو رہا تھا۔
"میرے ذمے مردانہ لاشیں ڈال کر زنانہ لاشیں جوزف نے اپنے
میں ڈال لی ہیں" —— جوانا نے عمران کو ٹھیک دیکھ کر ہنستے ہوئے
"ارے ارے — تو میں اب تمہیں عورت نظر آرہا ہوں —
لاشیں اٹھانے سے آنکھیں بھی خراب ہو گئی ہیں" —— عمران نے
بناتے ہوئے کہا تو جوزف بے اختیار ہنس پڑا۔
"میرا اشارہ چاشی کی طرف تھا" —— جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا
"اچھا — تو اب نوبت یہاں تک آگئی ہے کہ اشارے بھی ہونے
ہیں — بہت خوب۔ یعنی بالغ ہو رہے ہو" —— عمران نے
سے باہر کی طرف جاتے ہوئے مسکرا کر کہا تو جوانا بے اختیار جھینپ
جوزف ساتھیوں کو ہوش میں لانے میں مصروف تھا۔
"ارے ایک کار آرہی ہے — اوہ! یہ یقیناً کرنل ڈیوڈ یا کرنل
ہوگا — جوانا کہاں ہے تمہاری مشین گن" —— عمران نے مڑ کر
میں کہا۔
"مشین گن — وہ تو وہیں رہ گئی" —— جوانا نے تشویش بھرے
میں جواب دیا۔
"اوہ جوزف! — تمہاری بھی مشین گن وہیں رہ گئی ہو گی" ——
نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔
"ہاں!" —— جوزف نے کہا۔

"اوکے — چھوڑو انہیں — اور اوپر درختوں پر چڑھ جاؤ — میں
یہیں لیٹتا ہوں —— وہ یقیناً مجھے دیکھ کر رک جائیں گے۔ تو پھر جیسے
ہی میں اٹھوں، تم بھی کود پڑنا" —— عمران نے تیز لہجے میں کہا اور جوانا
اور جوزف سر ہلاتے ہوئے تیزی سے دو مختلف درختوں کی طرف بڑھ
گئے۔ چند لمحوں بعد ہی وہ دونوں کسی پھرتیلے بندر کی طرح اوپر چڑھتے
اور پھر درختوں کی گھنی شاخوں میں غائب ہو گئے۔
عمران ایک درخت کے تنے کی اوٹ میں رک گیا۔ کار انتہائی تیز رفتاری
سے تباہ شدہ کاروں کی طرف بڑھی آرہی تھی۔ دونوں کاروں میں سے
اب صرف دھواں اٹھ رہا تھا۔
اور پھر قریب آنے پر عمران نے کار میں موجود کرنل ڈیوڈ اور کرنل
فرانک دونوں کو پہچان لیا۔ اور کوئی کار دور دور تک ان کے پیچھے نظر
نہ آرہی تھی۔ اس لئے عمران کے لبوں پر زہریلی مسکراہٹ رینگ گئی۔ بڑے
عرصے بعد یہ موقع آیا تھا کہ وہ دونوں اکیلے سامنے آتے تھے۔ اب عمران
نے اپنا پروگرام بدل دیا اور تیزی سے پیچھے ہٹتا ہوا جھنڈ کے عقبی حصے
میں سے ہوتا ہوا باہر نکل گیا۔
"جب تک میں ظاہر نہ ہوں — تم نے بھی ظاہر نہیں ہونا" —— عمران
نے جاتے ہوئے منہ اوپر اٹھا کر جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔
اور پھر عقبی حصے میں پہنچ کر وہ تیزی سے دائیں طرف کو دوڑتا ہوا جھنڈ
کے ایک بالکل باہر کی طرف موجود درخت کے تنے کے پیچھے رک گیا۔
کار اب دونوں تباہ شدہ کاروں کے قریب پہنچ کر رک گئی تھی اور کرنل
ڈیوڈ اور کرنل فرانک دونوں کار میں ہی بیٹھے حیرت سے جلی ہوئی کاروں

Admin @ www.hibuddiez.com

اوران کے اردگرد کا علاقہ دیکھ رہے تھے۔ لیکن وہ کار سے باہر نہ نکلے تھے بلکہ کار کے اندر ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ کار کے شیشے بند تھے اور اندر بیٹھے ہوئے دونوں کرنلوں کے چہروں پر موجود انتہائی حیرت کے آثار اتنی دور سے بھی عمران کو واضح طور پر نظر آ رہے تھے۔

عمران ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا رہا۔ کار اور درختوں کے جھنڈ کے درمیان خاصا فاصلہ تھا اور اردگرد خالی میدان تھا۔ عمران کے پاس کوئی اسلحہ نہ تھا۔ عمران سوچ رہا تھا کہ کاش جوزف اور جوانا میں سے کوئی ایک تو مشین گن ساتھ اٹھا لاتا تو وہ ان دونوں کو یرغمال بنا کر ان سے بہتر فائدہ اٹھا سکتا تھا۔

اسی لمحے عمران نے ان دونوں کرنلوں کو چونک کر جھنڈ کی طرف متوجہ ہوتے دیکھا۔ وہ دونوں جھنڈ کی طرف اشارہ کر رہے تھے اور پھر کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور تیزی سے جھنڈ کی طرف بڑھنے لگی۔ وہ خاصی تیز رفتاری سے بڑھی آ رہی تھی اور جیسے جیسے وہ قریب آتی جا رہی تھی عمران کے لبوں پر زہریلی مسکراہٹ رینگتی جا رہی تھی۔ شکار خود ہی نشانے کی طرف آ رہا تھا۔ لیکن یکلخت کار نے موڑ کاٹا اور گھوم کر دوبارہ تیزی سے واپس مڑتی چلی گئی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جیسے انہیں اچانک کوئی خطرہ محسوس ہوا ہو۔ وہ انتہائی تیز رفتاری سے واپس جا رہی تھی اور اسی لمحے عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ جب اس نے تنویر اور ٹائیگر دونوں کو جھنڈ سے نکل کر کار کے پیچھے دوڑتے دیکھا۔ وہ دونوں ہی خاصے زخمی تھے اس کے باوجود وہ دونوں اپنی پوری قوت سے کار کے پیچھے دوڑے جا رہے تھے۔



"وہاں سے مشین گنیں بھی اٹھا لانا ۔۔۔ اب دونوں کرنل تو پکڑے جانے سے رہے ۔۔۔ کم از کم مشین گنیں تو آ جائیں گی" ۔۔۔ عمران نے درخت کے پیچھے سے نکل کر اونچی آواز میں کہا تو دونوں اس کی آواز سن کر ٹھٹھک کر رک گئے اور انہوں نے بیک وقت پیچھے مڑ کر دیکھا۔

"شاباش اب رک کیوں گئے ۔۔۔ تم میں سے جو جیتے گا اسے وکٹری سٹینڈ پر کھڑا کر کے اس کے گلے میں میڈل ڈالا جائے گا" ۔۔۔ عمران نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

کار اس دوران سڑک پر پہنچ کر تیزی سے واپس دوڑتی ہوئی ان کی نظروں سے غائب ہو چکی تھی۔

"عمران صاحب اب ۔۔۔ ہمارا خیال تھا کہ ۔۔۔" تنویر نے کچھ کہنا چاہا۔

"تمہارا خیال تھا کہ تم کار سے زیادہ تیز رفتار سے دوڑ سکتے ہو۔ لیکن اب نے دیکھ لیا کہ تمہارا خیال غلط ثابت ہوا ہے ۔۔۔ اس طرح وہ دونوں کرنل بھی بھاگ نکلے ۔۔۔ اور اب وہ اسرائیل کی پوری فوج کو اس میدان میں چڑھا لائیں گے۔ اس لئے بس تم کاروں کے قریب پڑی مشین گنیں اٹھا کر ٹھنڈے ٹھنڈے واپس آ جاؤ" ۔۔۔ عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور مڑ کر جھنڈ کے اندر داخل ہو گیا۔

سوائے چانسٹی کے باقی سب افراد ہوش میں آ چکے تھے اور چانسٹی کا باپ چانسٹی کو ہوش میں لانے کی کوششوں میں مصروف تھا۔

"نیچے آ جاؤ بلیک برادران ۔۔۔ وہ وائٹ برادران تو چلے گئے" ۔۔۔ عمران نے اوپر دیکھتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد جوزف اور جوانا درختوں سے نیچے اتر آئے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"وہ ٹائیگر اور تنویر باہر گئے تھے" ___ صفدر نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ___ وہ کار سے رس لگانے گئے تھے" ___ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے بلیک زیرو کو سہارا دے کر کھڑا کر دیا۔ کیونکہ وہ اٹھنے کی کوشش میں بار بار گر پڑتا تھا۔

"میری ٹانگ بالکل مفلوج ہو گئی ہے" ___ بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ابھی ٹھیک ہو جائے گی" ___ عمران نے یکلخت جھٹکا دے کر بلیک زیرو کو ہوا میں اس طرح اچھال دیا جیسے گیند فضا میں پھینکی جاتی ہے سب ممبرز چونک کر دیکھنے لگے۔ اس طرح اچانک اچھالے جانے پر بلیک زیرو کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ پھر اس کا جسم جیسے ہی واپس آنے لگا عمران اپنی جگہ سے اچھلا اور اس نے اچھل کر بلیک زیرو کے دائیں کولہے پر ایک مخصوص جگہ پر ضرب لگائی تو بلیک زیرو ضرب کھا کر بجائے نیچے گرنے کے سیدھا سامنے کھڑے جوانا کی طرف اس طرح گیا جیسے تیر کمان سے نکل کر جاتا ہے۔

"سنبھالنا جوانا" ___ عمران نے بلیک زیرو کو ضرب لگاتے ہوئے کہا اور جوانا نے اچھل کر اپنی طرف آتے ہوئے بلیک زیرو کو اس طرح کیچ کر لیا جیسے وہ واقعی انسان کی بجائے کوئی گیند ہو۔ بلیک زیرو واقعی ابھی تک اس کے ہاتھوں میں جکڑا فضا میں لٹک رہا تھا۔

"بس اب اسے کھڑا کر دو ___ اس کا علاج ہو گیا ہے۔ بے چارہ شریف آدمی ہے۔ ایک ہی لات کافی رہی ہے" ___ عمران نے



مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا نے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے بلیک زیرو کو نیچے زمین پر کھڑا کر دیا۔ بلیک زیرو پہلے تو لڑکھڑایا مگر دوسرے لمحے وہ سنبھل کر کھڑا ہو گیا۔ کیونکہ اس کی مفلوج ٹانگ اب بالکل صحیح ہو گئی تھی۔

"کمال ہے عمران صاحب! ___ یہ تو ٹھیک ہو گئی ہے" ___ بلیک زیرو نے چل کر دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"محاورہ تو یہی ہے کہ لاتوں کے بھوت ___ لیکن تم شاید کوئی کمزور سے بھوت ہو کہ ایک ہی لات میں سیدھے ہو گئے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جالشی کی طرف مڑ گیا جو ہوش میں آ کر انتہائی حیرت سے یہ تماشہ دیکھ رہی تھی اس کا ایک بازو غیر فطری انداز میں لٹکا ہوا تھا اور اس نے دوسرے ہاتھ سے اس بازو کو تھاما ہوا تھا۔

"جالشی کا بازو شاید ٹوٹ گیا ہے عمران صاحب" ___ جالشی کے قریب کھڑے اس کے باپ خیاط نے انتہائی تشویش زدہ لہجے میں کہا۔ اور اسی لمحے جالشی کے چہرے پر شدید کرب کے آثار نمایاں ہو گئے اور اس کے منہ سے ہلکی ہلکی کراہیں نکلنے لگیں ___ شاید پہلے شدید حیرت کی وجہ سے وہ اپنی تکلیف بھول گئی تھی۔

"کوئی بات نہیں ___ یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں۔ ابھی ٹھیک ہو جائے گا" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر جوزف کو بلایا۔

"ک ___ ک ___ کیا یہ حبشی مجھے ___" جالشی بری طرح گھبرا گئی۔

"گھبراؤ مت ___ یہ صرف رعب کے لئے منگوایا ہے تاکہ تم زیادہ چیخ و پکار نہ مچا سکو" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com



"یس ماسٹر" ۔۔۔ جوزف نے قریب آکر پوچھا۔

"مس چالشی کا دوسرا بازو بھی توڑ دو۔ تاکہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ایک بازو تو ناکارہ ہے" ۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر" ۔۔۔ جوزف نے کہا اور جلدی سے آگے بڑھ کر چالشی کا دوسرا بازو پکڑ لیا۔

"ک ۔ ک ۔ کیا ۔ یہ کیا" ۔۔۔ خیاط بری طرح گھبرا گیا۔

چالشی کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور وہ اپنا بازو جوزف کے ہاتھ سے چھڑانے کے لئے بری طرح جدوجہد کرنے لگی۔

"ارے ارے ۔۔۔ توڑنے دیجئے ۔۔۔ کیا ہوگیا" ۔۔۔ عمران نے اس کا ٹوٹا ہوا بازو پکڑ کر اسے مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر پیچھے کی طرف کیا اور پھر گھما کر ذرا اونچا کیا۔ چالشی کے حلق سے ایک بار پھر زوردار چیخ نکلی۔

"ارے ارے جوزف! ۔۔۔ چھوڑ دو ۔۔۔ یہ تو مس چالشی ہے اپنے خیاط صاحب کی صاحبزادی" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوزف نے جو اس کا دوسرا بازو پکڑے ہوئے تھا اس طرح بازو چھوڑ دیا جیسے اس نے ہاتھ میں مجبوراً کوئی زہریلا سانپ پکڑ رکھا ہو۔

"ارے میرا بازو تو ٹھیک ہوگیا" ۔۔۔ چالشی نے انتہائی حیرت سے لٹکے ہوئے بازو کو حرکت دیتے ہوئے کہا۔ تنویر اور ٹائیگر دونوں ہی اس دوران مشین گنیں اٹھا کر واپس آچکے تھے۔

"اب یہاں سے نکلنے کی کرو ۔۔۔ ورنہ ابھی تو یہ جھنڈ ہسپتال بنا ہوا ہے۔ پھر قبرستان میں تبدیل ہو جائے گا" ۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی



سے جھنڈ سے باہر کی طرف لپک گیا۔ باقی افراد بھی سر ہلاتے ہوئے اس کے پیچھے باہر آگئے۔ باہر میدان خالی تھا۔ کہیں کوئی کار، کوئی جیپ یا کوئی سپاہی وغیرہ نظر نہ آرہا تھا۔

"عمران صاحب! ۔۔۔ ہیلی کاپٹر" ۔۔۔ اچانک صفدر نے چیختے ہوئے کہا اور عمران اور اس کے ساتھی تیزی سے اس طرف مڑے جدھر صفدر دیکھ رہا تھا۔ اور واقعی انہیں دائیں طرف دور سے ہی ہیلی کاپٹروں کی ایک قطار سی آتی دکھائی دی۔ فی الحال وہ دھبے سے لگ رہے تھے۔

"دوڑو ۔۔۔ اس جھنڈ سے دور دوڑو اور پھیل کر جھاڑیوں کی اوٹ لے لو ۔۔۔ دوڑو" ۔۔۔ عمران نے یکلخت قریب کھڑے تنویر کے ہاتھ سے مشین گن جھپٹی اور چیختا ہوا بائیں طرف دوڑ پڑا۔ چالشی اور اس کا باپ خیاط عمران کے پیچھے ہی دوڑ رہے تھے جب کہ باقی ساتھی پھیل کر مختلف سمتوں میں دوڑے جا رہے تھے۔ اب ہیلی کاپٹر خاصے واضح ہو گئے تھے۔

عمران جلدی سے ایک بڑی سی جھاڑی کی اوٹ میں بیٹھ گیا جھاڑی اتنی بڑی تھی کہ چالشی اور خیاط بھی اسی میں چھپنے لگے۔

"یہ آگئے ۔۔۔ کسی اور جھاڑی میں ۔۔۔ وہ سارے میدان میں بم برسائیں گے" ۔۔۔ عمران نے انہیں رکتے دیکھ کر چیختے ہوئے کہا۔ اور چالشی اور اس کا باپ رکے بغیر تیزی سے آگے دوڑتے گئے اور پھر کچھ دور جا کر وہ اکٹھے ہی ایک جھاڑی کے پیچھے دبک گئے۔ باقی ساتھی بھی کسی نہ کسی جھاڑی کی اوٹ لے چکے تھے اور اب میدان میں ہر طرف

Admin @ www.hibuddiez.com


پہلے کی طرح خاموشی سی چھا گئی تھی۔

ہیلی کاپٹروں کی گڑگڑاہٹ اب واضح طور پر سنائی دینے لگی تھی۔ ہیلی کاپٹروں کی تعداد چھ تھی اور وہ چھ کے چھ گن شپ ہیلی کاپٹر تھے۔ اب وہ خاصے قریب آچکے تھے اور اب وہ پھیل کر ادھر ادھر ہو گئے تھے۔ عمران ہونٹ بھینچے جھاڑی کی اوٹ سے انہیں دیکھ رہا تھا اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔ کیونکہ ان کی تعداد بتا رہی تھی کہ وہ صرف جھنڈ پر حملہ کرنے نہیں آئے بلکہ شاید ان کا مقصد پورے میدان کے چپے چپے پر بم اور راکٹ برسانا ہو گا۔ اور ظاہر ہے اس طرح عمران سمیت اس کے سارے ساتھیوں کا سٹ ہو جانا یقینی تھا۔

ہیلی کاپٹر اب خاصے نیچے آ گئے تھے اور پھر ایک ہیلی کاپٹر نے جھنڈ پر غوطہ لگایا۔ دوسرے لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور ہیلی کاپٹر تیزی سے اوپر کو اٹھا اور گھوم کر سیدھا اس طرف آیا جدھر عمران چھپا ہوا تھا۔ اسی لمحے دوسرے ہیلی کاپٹر نے جھنڈ پر غوطہ لگایا۔ عمران نے مشین گن سیدھی کی اور پھر جیسے ہی پہلا ہیلی کاپٹر نشانے پر آیا اس نے ٹریگر دبا دیا۔ مشین گن کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی شعلوں کی قطار جھاڑی میں سے نکل کر سیدھی ہیلی کاپٹر سے ٹکرائی اور ہیلی کاپٹر ایک خوفناک دھماکے سے فضا میں پھٹ گیا۔

ہیلی کاپٹر پھٹتے ہی عمران یکلخت جھاڑی سے نکلا اور کسی جنگلی خرگوش کی طرح دوڑتا ہوا ایک اور جھاڑی کی طرف لپکا۔ لیکن اس جھاڑی تک پہنچنے سے پہلے ہی دوسرا ہیلی کاپٹر اس کے سر پر پہنچ گیا۔ عمران نے دوڑتے دوڑتے یکلخت جمپ لگایا اور اس کا جسم جیسے فضا میں تیرتا ہوا آگے کی طرف بڑھا اور جس لمحے عمران کے جسم نے وہ جگہ چھوڑی اسی لمحے ایک راکٹ عین اس جگہ آکر پھٹا اور خوفناک دھماکہ ہوا۔ جمپ لگانے کے بعد عمران کے قدموں نے جیسے ہی زمین پکڑی وہ تیزی سے گھوما اور اس نے دوسرے ہیلی کاپٹر پر فائر کھول دیا۔ لیکن گن شپ ہیلی کاپٹر تیزی سے گھوم گیا اور عمران کا نشانہ خطا گیا لیکن اسی لمحے دائیں طرف کچھ فاصلے پر سے دوسری مشین گن تڑتڑائی اور تیزی سے گھوم کر دائیں طرف ہٹتا ہوا دوسرا ہیلی کاپٹر آگ کا گولہ بنا آگے بڑھ گیا۔ اسی لمحے عمران کی مشین گن ایک بار پھر تڑتڑائی اور اس کے نشانے سے بچ نکلنے والے دوسرے ہیلی کاپٹر کے بعد تیسرا ہیلی کاپٹر نشانے پر آکر ہٹ ہو گیا۔ باقی تین ہیلی کاپٹر بجائے ان کی طرف آنے کے بجلی کی سی تیزی سے غوطہ مار کر پیچھے کی طرف مڑے۔

"ٹائیگر! ـــ دائیں ہاتھ پر پچاس قدم دوڑو" ـــــ عمران نے چیخ کر دوسرے مشین گن بردار سے کہا اور خود وہ بائیں طرف کو تیزی سے دوڑنے لگا۔ گو اس نے ٹائیگر کو فائرنگ کرتے ہوئے نہ دیکھا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ دو ہی مشین گنیں ان کے پاس ہیں جن میں سے ایک اس کے پاس ہے اور دوسری ٹائیگر کے پاس۔

پھر جب تک تینوں ہیلی کاپٹر گھوم کر واپس مڑتے وہ دونوں اپنے اپنے سپاٹ سے فاصلے پر جھاڑیوں کی اوٹ لے چکے تھے اس بار تینوں ہیلی کاپٹر جہاں سے مڑے تھے وہیں سے سائیڈوں میں ہو کر آگے بڑھنے لگے۔ جب کہ ایک سیدھا درمیان میں آرہا تھا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے نیچے لگی ہوئی مشین گنوں کے دہانے کھول دیئے۔ اور اب وہ گولیوں کی بوچھاڑ کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔

" ابھی فائر نہ کرنا ـــــ انہیں آگے جا کر واپس آنے دینا۔ واپسی پر

Admin @ www.hibuddiez.com


ان میں سے دو ہمارے نشانوں پر ہوں گے" ـــــ عمران نے وہاں بیٹھے بیٹھے چیخ کر مخالف سمت میں موجود ٹائیگر سے کہا۔ کیونکہ وہ ان گن شپ ہیلی کاپٹروں کے پائلٹوں کی ٹریننگ کا مخصوص انداز اچھی طرح جانتا تھا۔

ہیلی کاپٹر گولیاں برساتے ہوئے ان کے سروں سے ہوتے ہوئے آگے نکل گئے اور اب تک چونکہ کسی قسم کی چیخ سنائی نہ دی تھی اور عمران کے بھینچے ہوئے ہونٹ نارمل ہو گئے۔ ورنہ اُسے خطرہ بھی تھا کہ مختلف جھاڑیوں میں چھپے ہوتے اس کے ساتھی فائرنگ کی زد میں نہ آ جائیں۔

"جانسٹی، خیاط ! ـــ اب اس جھاڑی سے نکل کر فوراً بائیں طرف سو قدم بھاگو ـــ ورنہ ان کے واپس مڑتے ہی تمہاری جھاڑی ان کی براہ راست زد میں ہوگی" ـــ عمران نے چیخ کر کہا اور دوسرے لمحے اس نے جانسٹی اور خیاط کو جھاڑی کے پیچھے سے نکل کر بائیں طرف بے تحاشا انداز میں دوڑتے ہوئے دیکھا اور جب ہیلی کاپٹروں کے مڑنے سے قبل اس نے انہیں ایک بڑی جھاڑی کے پیچھے چھپتے دیکھا تو اس کے لبوں پر اطمینان بھری مسکراہٹ اُبھر آئی۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ تیسرا ہیلی کاپٹر ٹھیک اسی جھاڑی کے اوپر سے گذرے گا جہاں پہلے یہ دونوں چھپے ہوئے تھے۔

ہیلی کاپٹر اب واپس مڑ کر اسی طرح اندھا دھند فائرنگ کرتے ہوئے آ رہے تھے۔ گو اب انہوں نے واپس آتے ہوئے اپنے زاویے بدل لئے تھے لیکن وہ بالکل اسی زاویے پر آ رہے تھے جس زاویے پر



عمران نے توقع کی تھی۔ عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ لوپ فارمیشن میں جنگی پائلٹ جب گھومتا ہے تو پھر الٹا مخالف ڈیپ فارمیشن پر لوٹتا ہے اور اب واقعی تینوں ہیلی کاپٹر ڈیپ فارمیشن پر ہی لوٹ رہے تھے اور ان میں سے دو بالکل عمران اور ٹائیگر کے نشانوں پر تھے جب کہ تیسرے نے عین اسی جھاڑی پر سے گذرنا تھا جہاں جانسٹی اور اسکاپ پہلے چھپے ہوئے تھے۔

فائرنگ کرتے ہوئے ہیلی کاپٹر جیسے ہی آگے بڑھے۔ عمران نے مشین گن سیدھی کر لی اس کی طرف آنے والے ہیلی کاپٹر کی گولیاں جس سیدھ میں پڑ رہی تھیں اس طرح وہ اس کی جھاڑی سے بیس گز دور سے گذر جاتا اور یہی وہ موقع تھا جب وہ عمران کے نشانے پر ہوتا۔ چنانچہ وہی ہوا۔ اچانک دو مشین گنیں بیک وقت تڑتڑائیں اور اس کے ساتھ ہی آسمان پر دو خوفناک دھماکے ہوئے اور اسلحے سے لدے ہوئے دونوں ہیلی کاپٹر فضا میں ہی پھٹ کر ٹکڑوں کی طرح بکھر گئے۔

تیسرا ہیلی کاپٹر تیزی سے آگے بڑھا اور پھر نجانے اس کے پائلٹ کو کیا سوجھی کہ اس نے بجلی کی سی تیزی سے غوطہ لگایا اور گھوم کر اس طرف کو آنے لگا جدھر سے ٹائیگر نے فائر کیا تھا کہ یکلخت ہیلی کاپٹر درختوں کے اس جھنڈ سے ٹکرا گیا جو اب کسی آتش فشاں کے اُبلتے ہوئے لاوے کی طرح دھڑا دھڑ جل رہا تھا اور اس کے ساتھ ہی خوفناک دھماکہ ہوا اور یہ ہیلی کاپٹر بھی تباہ ہو گیا۔ واقعی پائلٹ اپنے ساتھی ہیلی کاپٹروں کی تباہی پر بوکھلا گیا تھا اس لئے گھوم کر غوطہ لگاتے ہوئے وہ اس بات کا اندازہ نہ لگا سکا کہ جس گہرائی میں گھوم رہا ہے اس طرح وہ یقیناً

دھڑا دھڑ جلتے ہوئے جھنڈ سے جا ٹکراتے گا۔

"جھاڑیوں میں چھپے رہو ۔ جیپیں آ رہی ہیں" ــــــ عمران نے یکلخت چیخ کر کہا اور آخری ہیلی کاپٹر کو گرتے دیکھ کر جھاڑیوں کے پیچھے سے نمودار ہونے والے اس کے ساتھی چشم زدن میں ایک بار پھر جھاڑیوں کے پیچھے دبک گئے۔

عمران کی نظریں سڑک پر جمی ہوئی تھیں جہاں دس کے قریب سبز رنگ کی جیپیں انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی آ رہی تھیں لیکن پھر وہ سب سڑک پر ہی ایک دوسرے کے پیچھے رک گئیں شاید انہوں نے فضا میں پھٹتے ہوئے ہیلی کاپٹروں کو چیک کر لیا تھا اور دوسرے لمحے جیپیں تیزی سے آگے بڑھیں۔ وہ سڑک چھوڑ کر ناہموار زمین پر اتریں لیکن پھر آگے بڑھنے کی بجائے تیزی سے گھومتی ہوئی دوبارہ سڑک پر چڑھیں اور واپس جانے لگیں۔

"اوہ! ــ یہ تو واپس چلے گئے ــــ ورنہ میرا خیال تھا کہ کم از کم ان میں اتنی گنجائش تو نکل ہی آئے گی کہ ہم ایک ایک کر کے ان میں سما جاتے ــــ بہرحال اب پیدل دوڑو اور سڑک کراس کر کے دوسری طرف چلو ــــ جلدی کرو" ــــ عمران نے اٹھ کر کہا اور پھر اس کے سب ساتھی جھاڑیوں کے پیچھے سے نکلے اور تیزی سے عمران کے پیچھے سڑک کی طرف دوڑنے لگے۔ سڑک کی دوسری طرف بھی ایسا ہی ناہموار زمین تھی جس میں جھاڑیاں تھیں لیکن اس طرف جھاڑیاں زیادہ تعداد میں اور بڑی تھیں۔

"سڑک کے قریب ہی جھاڑیوں میں چھپ جاؤ ــــ یہ لوگ لازماً اب





ہمیں ہر طرف سے گھیریں گے ــــ اور ہم نے اب اسلحہ اور جیپوں پر قبضہ کرنا ہے" ــــ عمران نے سڑک کراس کرتے ہی چیخ کر کہا اور پھر وہ سڑک کے قریب ہی بکھر کر مختلف جھاڑیوں کے پیچھے چھپتے گئے۔ عمران سڑک کے بالکل ہی قریب ایک جھاڑی کی اوٹ میں ہو گیا تھا۔

ابھی انہیں وہاں چھپے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ یکلخت آسمان پر تیز گونج سنائی دی اور پھر دو چھاتہ بردار جہاز نمودار ہوتے اور انہوں نے اس طرف جہاں پہلے ہیلی کاپٹر تباہ ہوئے تھے یکلخت بے شمار چھاتہ بردار اتارنے شروع کر دیئے۔ یہ سب چھاتہ بردار فوجی تھے اور ان کے پاس عجیب ساخت کی گنیں تھیں۔ ان کی تعداد تقریباً ڈیڑھ سو کے قریب تھی اور وہ اس طرح میدان میں اترنے لگے جیسے ٹڈی دل اترا آتا ہے۔

عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ کیونکہ اس قدر کثیر تعداد میں تربیت یافتہ مسلح فوجیوں سے صرف دو مشین گنوں سے نمٹنا قریباً ناممکن تھا۔ لیکن اسی لمحے ایک بار پھر جیپیں اس سڑک پر نمودار ہوئیں ان کی تعداد دس تھی اور پھر وہ سب بالکل عمران کے سامنے آکر رکیں۔ اور ان میں سے مسلح سپاہی نکل نکل کر اسی طرف میدان میں دوڑنے لگے۔ چھاتہ بردار بھی نیچے اترتے ہی پیراشوٹ سے نجات پا کر تیزی سے جھاڑیوں میں انہیں تلاش کر رہے تھے۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی سڑک کراس کر کے دوسری طرف نہ آ جاتے تو پھر ان کا بچ نکلنا محال تھا۔ وہ زیادہ سے زیادہ چھ سات آدمی گرا لیتے لیکن اس کے بعد ان سب کا مارا جانا یقینی تھا۔ لیکن اب ان کے بچ نکلنے کا

Admin @ www.hibuddiez.com



سکوپ بن گیا تھا۔

جیسے ہی جیپوں سے مسلح سپاہی اُتر کر میدان کی طرف دوڑے، عمران نے جھاڑی کے پیچھے سے اٹھ کر ہاتھ اونچا کیا اور پھر اپنے ساتھیوں کو جیپوں کی طرف آنے کا اشارہ کیا اور خود بھی وہ جھکے جھکے انداز میں چلتا ہوا ایک جیپ تک پہنچ گیا۔ جیپ کے قریب پہنچ کر اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ دوڑ گئی۔ کیونکہ جیپ میں ایک چھوٹی سی مارٹر گن پڑی ہوئی اُسے صاف نظر آگئی تھی۔ جیپ خالی تھی۔ عمران اچھل کر اس کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تو اس کے چار ساتھی بھی تیزی سے جیپ کی پچھلی سیٹوں پر بیٹھ گئے۔

"مارٹر گن اٹھا لو صفدر! ــــ اور جیسے ہی میں جیپ موڑوں، تم نے باقی جیپوں پر گن کا فائر کھول دینا ہے" ــــ عمران نے مُڑ کر اپنے پیچھے بیٹھے ہوئے صفدر سے کہا اور صفدر نے سر ہلا دیا۔ باقی ساتھیوں نے اس سے پیچھے والی جیپ سنبھال لی تھی۔

چھاتہ بردار اور جیپوں سے نکلنے والے سپاہی انتہائی سرگرمی سے ابھی تک اس وسیع میدان میں ان کو تلاش کر رہے تھے۔

عمران نے جیپ سٹارٹ کرتے ہی اُسے انتہائی پھرتی سے بائیں طرف موڑا اور جیپ اس میدان میں اُتر گئی جس میں وہ ابھی چھپے تھے۔ اس کے پیچھے ہی دوسری جیپ بھی اسی طرح گھومی۔

"ارے ارے ــــ ادھر کیوں جا رہے ہو" ــــ اچانک کسی کی زور سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی لیکن عمران نے جیپ کو چکر کاٹ کر جیسے ہی سیدھا کیا وہ زور سے چیخا۔



"فائر صفدر ــــ مسلسل فائر ــــ سب جیپیں تباہ ہونی چاہئیں" ــــ عمران نے کہا اور دوسرے لمحے جدید مارٹر گن خوفناک دھماکوں سے مسلسل آگ اگلنے لگی۔

عمران سڑک کے متوازی جیپ واپس دوڑائے چلا جا رہا تھا اور صفدر سڑک پر موجود جیپوں پر مارٹر گن کے فائر کئے جا رہا تھا۔ چند ہی لمحوں میں سڑک پر کھڑی آٹھ کی آٹھ جیپیں تباہ ہو کر بکھر گئیں اور عمران نے جیپ سڑک پر چڑھائی اور پھر ایکسیلیٹر دبا دیا۔

میدان میں موجود فوجی اب انتہائی رفتار سے جیپوں کی طرف دوڑنے لگے تھے۔ وہ ہاتھوں میں موجود گنوں سے فائر بھی کرتے آ رہے تھے۔ لیکن پھر دونوں دوڑتی ہوئی جیپوں سے ان سب پر مارٹر گنوں کے فائر شروع ہو گئے۔ اور ان مارٹر گنوں نے وہاں واقعی تباہی مچا دی۔ نجانے کتنے فوجی ان مارٹر گنوں کی بھینٹ چڑھ گئے۔

چند لمحوں بعد دونوں جیپیں انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی اس میدان سے کافی فاصلے پر پہنچ گئیں اور پھر مارٹر گنوں کا فائر بند کر دیا گیا۔

"اوہ! ــــ کس قدر خوفناک لوگ ہیں یہ" ــــ اچانک جولیا کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ارے کیا ہماری شکلیں بدل گئی ہیں" ــــ عمران نے مڑے بغیر مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا کے ساتھ ساتھ اس کا باپ خیاط بھی ہنس پڑا۔

"میں آپ کو نہیں ــــ ان فوجیوں کو کہہ رہی تھی" ــــ جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com



"عمران صاحب! ـــــ اس بار صورت حال مکمل طور پر اُلٹ پیش آرہی ہے ـــــ ہم مسلسل دفاع پر مجبور کر دیئے گئے ہیں" ـــــ صفدر نے خشک لہجے میں کہا۔

"ہاں! ـــ ہر بار تو عید ہمارے حصے میں نہیں آسکتی ـــ کبھی تو کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک کو بھی عید منانی چاہیئے ـــ ویسے اگر یہ تنویر اور ٹائیگر ہوش میں آکر عین موقع پر جھنڈ سے باہر نہ آجاتے تو شاید یہ دونوں قابو میں آجاتے اور پھر عید ہم بھی منا لیتے" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

دونوں جیپیں انتہائی تیز رفتاری سے پرانے شہر کی طرف جانے والے چوک کی طرف بڑھی جا رہی تھیں کہ اچانک عمران کو بائیں ہاتھ پر دُور ایک چھوٹا سا فارم نظر آگیا جس کی چھت سُرخ کھپریل کی تھی لیکن چھت کے درمیان سفید رنگ کی اینٹوں سے ایک گول دائرہ سا بنا ہوا نظر آرہا تھا جو بظاہر تو آرائشی نظر آتا تھا لیکن عمران اُسے دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ فلسطینیوں کی انتہائی خفیہ جماعت "ماسٹر رنگ" کا مخصوص نشان ہے۔ ماسٹر رنگ فلسطینیوں کی ایسی خفیہ جماعت تھی جس سے عام فلسطینی بھی واقف نہ تھے۔ یہ فلسطینیوں کے لیڈر شاکر سرات کے ایک ساتھی الدعبدل کی جماعت تھی جو انتہائی منظم اور باوسائل ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی خفیہ گوریلا کارروائیاں کرتی تھی۔

عمران نے جیپ روک دی اور پھر مُڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا۔

"تم لوگ باہر نہیں آؤ گے ـــ میں ایک منٹ میں آیا" ـــ عمران نے کہا اور خود اچھل کر نیچے اترا اور دوڑتا ہوا پچھلی جیپ کی طرف بڑھ



گیا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر تھا اس نے بھی عمران کی جیپ کے پیچھے اپنی جیپ روک دی تھی۔

"تنویر! ـــ وہ سامنے فارم ہاؤس دیکھ رہے ہو ـــ تمام ساتھی یہاں اُتر جائیں گے ـــ تم جیپ چوک تک لے جاؤ گے اور پھر وہاں ایک سائیڈ پر جیپ روک کر کھیتوں میں گھوم کر اس فارم ہاؤس میں واپس آؤ گے ـــ کسی کو شک نہیں پڑنا چاہیئے ـــ سمجھے" ـــ عمران نے تنویر کے قریب جا کر تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ میں سمجھ گیا" ـــ تنویر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور عمران نے جیپ میں موجود تمام ساتھیوں کو نیچے اترنے کا اشارہ کیا اور پھر خود واپس اپنی جیپ کی طرف دوڑ گیا۔

"صفدر! ـــ تم تنویر کے ساتھ جیپ لے کر چوک تک جاؤ گے اور وہاں جیپ روک کر چکر کاٹ کر اس فارم ہاؤس میں آؤ گے" ـــ عمران نے واپس آکر صفدر سے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

عمران کے اشارے پر باقی ساتھی جیپ سے اتر آئے اور پھر جب دونوں جیپیں آگے بڑھ گئیں تو عمران نے انہیں فارم ہاؤس کی طرف بڑھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی مشین گن سنبھالے اس فارم ہاؤس کی طرف بڑھ گیا۔

فارم ہاؤس کا گیٹ کھلا ہوا تھا اور سامنے ایک خوبصورت سے لان کے درمیان کرسی بچھائے ایک خاصی خوبصورت لڑکی بیٹھی ایک چھوٹے سے سفید رنگ کے کُتے سے کھیل رہی تھی۔ عمران اور اس کے

Admin @ www.hibuddiez.com



ساتھیوں کو دیکھ کر کتے نے یکدم بھونکنا شروع کر دیا۔ تو وہ لڑکی بری طرح چونکی اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ عمران اور اس کے ساتھی اس دوران دوڑتے ہوئے اس کے قریب پہنچ چکے تھے۔

"کک۔۔۔ کک۔۔۔ کون ہو تم" ۔۔۔ لڑکی کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کا تاثر بھی موجود تھا۔

"ابو عبدل کی بیٹی آسیہ کو اب اتنا بزدل بھی نہیں ہونا چاہئے" ۔۔۔ عمران نے قریب پہنچ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"تت۔۔۔ تت۔۔۔ تم مجھے کس طرح جانتے ہو" ۔۔۔ لڑکی اور زیادہ پریشان ہو گئی۔

"سنو آسیہ! ۔۔۔ ہم ماسٹر رنگ کے مہمان ہیں ۔۔۔ ابو عبدل جہاں بھی ہو اس سے میری بات کراؤ ۔۔۔ اسے کہو کہ پاکیشیا کا علی عمران بات کرنا چاہتا ہے ۔۔۔ جلدی کرو۔ ابھی جی۔ پی فائیو۔ کے آدمی اور اسرائیلی فوج نے یہ پورا علاقہ گھیر لینا ہے" ۔۔۔ عمران نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ یہ ساری چھاپہ مار کارروائی تمہیں پکڑنے کے لئے ہو رہی تھی ۔۔۔ میں سمجھی تھی کہ اسرائیلی فوج جنگی مشقیں کر رہی ہے" ۔۔۔ لڑکی نے اب سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جنگی مشقوں میں ہیلی کاپٹر تباہ نہیں کئے جاتے ۔۔۔ لیکن اگر تم نے دیر لگائی تو پھر واقعی جنگی مشقیں یہاں بھی شروع ہو سکتی ہیں" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ آئیے! ۔۔۔ اگر آپ ڈیڈی کے آدمی ہیں تو ہمارے پاس ایسی



جگہ ہے جہاں آ کر کوئی چیک نہیں کر سکتا" ۔۔۔ لڑکی نے کہا اور اندر عمارت کی طرف دوڑنے لگی۔

"راشد ڈار! ۔۔۔ تم یہیں رکو ۔۔۔ تنویر اور صفدر جیسے ہی آئیں انہیں لے کر اندر آ جانا" ۔۔۔ عمران نے بلیک زیرو سے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔ عمران باقی ساتھیوں سمیت آسیہ کے پیچھے اندر عمارت کی طرف بڑھ گیا۔

آسیہ ایک راہداری سے گزر کر ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچی اور پھر عمران اور اس کے ساتھی جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئے، آسیہ نے دروازہ بند کیا۔ اور سوئچ بورڈ کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی کمرہ کسی لفٹ کی طرح نیچے اترتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد لفٹ رک گئی تو آسیہ نے دروازہ کھول دیا۔ اب وہ ایک بڑے سے ہال نما کمرے میں پہنچ گئے۔ جہاں ایک سائیڈ پر ایک قد آدم مشین دیوار کے ساتھ نصب تھی۔

آسیہ ہال میں پہنچتے ہی تیزی سے اس مشین کی طرف بڑھ گئی اس نے مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ بٹن دبتے ہی مشین سے ہلکی ہلکی گونجدار آوازیں نکلنے لگیں اور اس کے ساتھ ہی درمیان میں لگی ہوئی سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی۔ سکرین پر ایک نوجوان کا چہرہ ابھر آیا۔

"یس نمبر تھری ۔۔۔ کال کا مقصد" ۔۔۔ نوجوان کے لب ہلے اور آواز مشین سے نکلی۔

"ڈیڈی جہاں بھی ہوں ۔۔۔ ان سے بات کراؤ۔ فوراً" ۔۔۔ آسیہ

Admin @ www.hibuddiez.com

نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوکے" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر آڑھی ترچھی لکیریں سی نمودار ہونے لگ گئیں۔ آسیہ خاموش کھڑی تھی عمران اور اس کے ساتھی سائیڈ پر خاموش کھڑے تھے۔

چند لمحوں بعد سکرین پر ایک بھاری جبڑوں اور چوڑی پیشانی والا چہرہ ابھر آیا۔ اس کے سر پر گہرے سرخ رنگ کا رومال بندھا ہوا تھا یہ ابوعبدل تھا۔

"ہاں ـــ کیا بات ہے آسیہ! ـــ کیوں کال کی ہے" ـــ ابوعبدل نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"ڈیڈی! ـــ آپ پاکیشیا کے کسی علی عمران کو جانتے ہیں" ـــ آسیہ نے کہا۔

"کیا ـــ کیا کہہ رہی ہو ـــ علی عمران ـــ کہاں ہے علی عمران کیا وہ فارم ہاؤس پہنچ گیا ہے" ـــ ابوعبدل نے بُری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ڈیڈی! ـــ ان سے بات کیجئے" ـــ آسیہ نے کہا اور عمران تیزی سے آگے بڑھ کر سکرین کے سامنے آ گیا۔

"ہیلو ابوعبدل! ـــ مجھے یقین ہے کہ اب تک تمہارے سر پر بالوں کی تعداد لازماً کچھ بڑھ گئی ہوگی" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو آسیہ حیرت سے عمران کو دیکھنے لگی۔

"اوہ! ـــ عمران صاحب! ـــ یہ واقعی آپ ہیں ـــ اوہ! ـــ آپ میک اپ میں ہوں گے ـــ مجھے رپورٹ ملی تھی کہ آپ اپنے ساتھیوں



سمیت اسرائیل پہنچ چکے ہیں اور آجکل جی پی فائیو اور ریڈ آرمی آپ کی تلاش میں جگہ جگہ چھاپے مار رہی ہیں ـــ لیکن باوجود کوشش کے ہیں آپ کا پتہ نہ چلا سکا" ـــ ابوعبدل نے اس بار مطمئن لہجے میں کہا ورنہ پہلے عمران کے سامنے آتے ہی وہ بُری طرح چونک پڑا تھا دراصل عمران نے اس سے ایک خاص بات کی تھی جس کی وجہ سے وہ عمران کو پہچان گیا تھا۔ کئی سال پہلے ایک مشن کے دوران ابوعبدل کے ساتھ عمران نے خاصا وقت گزارا تھا۔ ابوعبدل سر سے گنجا تھا اور اُسے اپنے اس گنجے پن کا شدید احساس تھا اس لئے عمران نے اُسے گنجے سر پر بال اگانے کا ایک اکسیری نسخہ بتایا تھا کہ وہ روزانہ حقے کا پانی سر پر لگایا کرے۔ اس لئے عمران نے شناخت کے لئے اسی بات کو دوہرا دیا تھا۔

"لیکن دیکھ لو ـــ میں نے نہ صرف تمہارا یہ فارم ہاؤس پہچان لیا۔ بلکہ تمہاری بیٹی آسیہ کو بھی پہچان لیا ـــ حالانکہ تم نے صرف اتنا ذکر کیا تھا کہ تمہاری صرف اکلوتی بیٹی آسیہ ہے حالانکہ آسیہ گنجی نہیں ہے" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور دوسری طرف سے ابوعبدل قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"آسیہ پلیز! ـــ باہر میرا ایک ساتھی موجود ہے اور دو ساتھی پہنچنے والے ہیں ـــ تم ذرا جا کر انہیں بھی لے آؤ۔ ورنہ وہ اکیلے بیمار بکروں کی طرح منہ لٹکائے کھڑے ہوں گے" ـــ عمران نے یکلخت مڑ کر آسیہ سے مخاطب ہو کر کہا اور آسیہ سر ہلاتی ہوئی تیزی سے اسی لفٹ والے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"ابوعبدل! ـــ تم اس وقت کہاں موجود ہو" ـــ عمران نے آسیہ

Admin @ www.hibuddiez.com

کے جاتے ہی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں یہیں تل ابیب میں ہوں ۔۔۔ باس شاکر سرات آجکل ملک سے باہر ہیں اس لئے ان کے کام کی نگرانی بھی مجھے ہی کرنا پڑتی ہے"۔۔۔ ابو عبدل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو! ۔۔۔ میں تمہیں مختصر طور صورت حال بتاتا ہوں"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے بعد اس نے خیاط والی دوسری عمارت سے نکلنے سے لے کر اب تک پیش آنے والے تمام واقعات مختصر طور پر بتا دیئے۔

"اوہ! ۔۔۔ اوہ! اس کا مطلب ہے کہ اب دونوں کرنل یعنی کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک پاگل کتوں کی طرح ارد گرد کا علاقہ چھان ڈالیں گے"۔۔۔ ابو عبدل نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ۔۔۔ کیونکہ میں نے جیپیں چوک کے قریب رکوائی ہیں اس لئے وہ ہمیں اب اس چوک کی دوسری طرف ہی تلاش کریں گے ۔۔۔ بہرحال ہو سکتا ہے کہ وہ یہاں تک بھی آئیں تو کیا آسیہ انہیں ڈیل کر لے گی"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بالکل کر لے گی ۔۔۔ ویسے بھی آسیہ کرنل ڈیوڈ کو انکل کہتی ہے۔ کیونکہ کرنل ڈیوڈ کا بیٹا اور آسیہ دونوں یونیورسٹی میں ہم جماعت ہیں اور آسیہ کرنل ڈیوڈ کے گھر آتی جاتی رہتی ہے ۔۔۔ کہاں ہے آسیہ ۔۔۔ مجھ سے بات کراؤ"۔۔۔ ابو عبدل نے کہا۔

اسی لمحے لفٹ والا دروازہ کھلا اور آسیہ بلیک زیرو، تنویر اور صفدر



سمیت اندر داخل ہوئی۔

"مس آسیہ! ۔۔۔ آپ کے قبلہ والد صاحب گنج آشیانی آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔۔۔ عمران نے آسیہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"گنج آشیانی کیا ہوتا ہے"۔۔۔؟ آسیہ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا لیکن ساتھ ہی وہ مشین کی طرف بھی بڑھ آئی۔

"اس کا مطلب تمہارے ڈیڈی زیادہ بہتر طریقے سے بتا سکتے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس ڈیڈی"۔۔۔ آسیہ نے مشین کے سامنے پہنچتے ہی کہا۔

"آسیہ! ۔۔۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو تم یہیں تہہ خانے میں رہنے دو اور خود باہر جا کر بیٹھو ۔۔۔ اگر کرنل ڈیوڈ یا کرنل فرانک وغیرہ انہیں تلاش کرتے ہوئے آئیں تو تم نے انہیں ڈیل کر کے واپس بھجوا دینا ہے ۔۔۔ اس کے بعد مجھے اطلاع کرنا۔ میں پہنچ جاؤں گا"۔ ابو عبدل نے کہا۔

"اوکے ڈیڈی ۔۔۔ لیکن ڈیڈی! یہ گنج آشیانی کیا ہوتا ہے"۔۔۔؟ آسیہ نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔ اور عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

"اوہ! ۔۔۔ یہ عمران صاحب ایسے ہی مذاق کرتے رہتے ہیں ۔۔۔ تم فوراً باہر جاؤ۔ کہیں وہ لوگ پہنچ نہ جائیں"۔۔۔ ابو عبدل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک جھماکے سے سکرین تاریک ہو گئی اور آسیہ نے ہاتھ بڑھا کر مشین بند کر دی۔

"آپ حضرات کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو سائیڈ روم میں کھانے پینے

Admin @ www.hibuddiez.com

کی ہر چیز موجود ہے ——— آسیہ نے عمران کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور خود تیز تیز قدم اٹھاتی لفٹ والے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد لفٹ اوپر چلی گئی اور اب جس جگہ لفٹ تھی وہاں ایک دیوار نمودار ہو گئی تھی۔

"لو جناب! ——— فی الحال تو کچھ دیر آرام کرنے کا موقع مل گیا ہے۔ اس لئے میں تو سو رہا ہوں ——— آپ جائیں اور آپ کا کام ——— عمران نے فوراً ہی ایک دیوار کے ساتھ فرش پر بیٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا، عمران کے خراٹے تہہ خانے میں گونجنے لگے۔ اور چاسٹی اور خیاط دونوں انتہائی حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھتے ہی رہ گئے۔



کرنل ہارڈ لیبارٹری کے اندر بنے ہوئے چھوٹے سے اپنے دفتر نما کمرے میں بیٹھا بڑے اطمینان سے شراب پینے میں مصروف تھا جب سے ڈاکٹر لارنس اس لیبارٹری کے اندر موجود تھا۔ انہیں یہاں لیبارٹری میں بند ہوتے آج چھٹا روز تھا اور آج رات مشین پر کام مکمل ہو جانا تھا۔ اور اس کے بعد ڈاکٹر لارنس یہ مشین لے کر لیبارٹری سے چلا جاتا اور کرنل ہارڈ کی ڈیوٹی بھی ختم ہو جاتی تھی۔

لیبارٹری کے اندر کرنل ہارڈ کی تنظیم ریڈ ایرو حفاظت پر تعینات تھی جب کہ لیبارٹری سے باہر کی حفاظت دوسری تنظیم ٹارڈ کے ذمہ تھی جس کا چیف کرنل جاگورا تھا۔ اس بار انتظام ایسا کیا گیا تھا کہ جب تک مشین مکمل نہ ہو جاتی، نہ کوئی شخص لیبارٹری سے باہر جا سکتا تھا اور نہ کوئی لیبارٹری کے اندر آ سکتا تھا۔ لیبارٹری کو مکمل طور پر سیل کر دیا گیا تھا صرف ایک خصوصی ٹرانسمیٹر کے ذریعے ان کا رابطہ بیرونی دنیا سے تھا۔ یہ

لیبارٹری زمین دوز تھی اس لئے لیبارٹری کے اندر ہر شخص کے لئے ایک ہفتے کا مکمل راشن پہلے ہی پہنچا دیا گیا تھا۔

ڈاکٹر لارنس اور اس کے ساتھی سائنسدان تو مین لیبارٹری ہال میں اپنی مشین میں مصروف رہتے تھے جب کہ کرنل ہارڈ اور اس کے ساتھی باقی لیبارٹری میں گھومتے پھرتے رہتے تھے اس لیبارٹری ہال میں بھی صرف کرنل ہارڈ ہی جا سکتا تھا اور وہ بھی صرف اس صورت میں جبکہ ڈاکٹر لارنس کسی ضرورت کے تحت اسے طلب کرتا۔ لیکن اب تک شاید ڈاکٹر لارنس کو کوئی ضرورت ہی محسوس نہ ہوتی تھی اس لئے کرنل ھارڈ لیبارٹری کے مین ہال میں بھی نہ گیا تھا۔ ایک لحاظ سے کرنل ہارڈ اور اس کے ساتھی یہاں بے کار ہی تھے کیونکہ باہر سے کوئی آدمی اندر آ ہی نہ سکتا تھا اس لئے کسی قسم کے خطرے کا کوئی سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ اس لئے کرنل ہارڈ ان چار دنوں میں ہی خاصا بور ہو کر رہ گیا تھا وہ بس زیادہ تر اسی دفتر میں بیٹھا رہتا اور جب بیٹھے بیٹھے تنگ جاتا تو پھر اٹھ کر لیبارٹری کی راہداری میں چلنا شروع کر دیتا۔ کبھی کبھار وہ سپیشل ٹرانسمیٹر پر کرنل جاگورا سے بات چیت کر لیتا۔ لیکن کرنل جاگورا بے حد خشک قسم کا آدمی تھا۔ اس لئے اس سے بھی بس سرکاری ٹائپ باتیں ہی ہوتی تھیں

اس وقت بھی کرنل ہارڈ بڑا بور ہوا کرسی پر آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا کہ یکلخت ٹوں ٹوں کی مخصوص آواز سے کمرہ گونج اٹھا۔ کرنل ہارڈ یہ آواز سن کر بری طرح چونک پڑا۔ اس آواز کا مطلب تھا کہ سپیشل ٹرانسمیٹر پر کال آئی تھی لیکن وہ چونکا اس لئے تھا کہ یہ کال آخر کس کی طرف سے ہو سکتی تھی۔ کرنل جاگورا نے تو آج تک اسے کال ہی نہ کیا تھا۔ پر کرنل ھارڈ تھا جو اسے کبھی کبھار کال کر لیا کرتا تھا۔

کرنل ھارڈ نے بجلی کی سی تیزی سے میز کی دراز کھولی اور پھر اس کے اندر رکھا ہوا ایک چھوٹا لیکن خاصے جدید انداز میں بنا ہوا ٹرانسمیٹر باہر نکال کر میز پر رکھ دیا۔ ٹوں ٹوں کی تیز آوازیں اس ٹرانسمیٹر سے ہی نکل رہی تھیں۔

کرنل ھارڈ نے جلدی سے اس کے دو بٹن بیک وقت دبا دیئے۔ ٹوں ٹوں کی آواز کی جگہ ایک بھاری سی آواز برآمد ہوئی جو کرنل ہارڈ کے لئے قطعی اجنبی تھی۔

"ہیلو ___ ہیلو پلیز اٹنڈ ریڈ ایرو چیف کرنل ھارڈ۔ اوور" ___ بولنے والا اپنی شناخت کرائے بغیر کرنل ھارڈ کو کال کر رہا تھا۔

"یس کرنل ھارڈ اٹنڈنگ ___ کون بول رہا ہے۔ اوور" ___ کرنل ھارڈ نے تیز اور خشک لہجے میں کہا۔

"کرنل ھارڈ! ___ پریذیڈنٹ صاحب سے بات کیجئے۔ اوور" ___ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ یس ___ بات کرائیے۔ اوور" ___ کرنل ھارڈ پریذیڈنٹ کا نام سن کر اور زیادہ چونک پڑا۔

"ہیلو کرنل ھارڈ! ___ میں پریذیڈنٹ بول رہا ہوں۔ اوور" ___ پریذیڈنٹ صاحب کی مخصوص باوقار آواز سنائی دی وہ جسے کرنل ھارڈ بخوبی جانتا تھا۔

"یس سر ___ کرنل ھارڈ اٹنڈنگ یو سر۔ اوور" ___ کرنل ھارڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"آپ لیبارٹری کے اندر سے بات کر رہے ہیں۔ اوور" ——؟ پریذیڈنٹ نے پوچھا۔

"یس سر۔ اوور" —— کرنل ھارڈ نے مختصر الفاظ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل جاگورا کی ڈیوٹی بھی اندر ہے۔ اوور" —— صدر مملکت نے پوچھا۔

"نو سر —— ان کی ڈیوٹی باہر ہے —— لیبارٹری کو مشن کی تکمیل تک مکمل طور پر سیل کر دیا گیا ہے اس لئے ہمارا رابطہ صرف سپیشل ٹرانسمیٹر پر ہی ہوتا ہے سر۔ اوور" —— کرنل ھارڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ! —— ڈاکٹر لارنس یقیناً اپنے کام میں مصروف ہوں گے۔ اوور" صدر مملکت نے مسکراتی ہوئی آواز میں کہا۔

"یس سر —— وہ مکمل طور پر کام میں منہمک ہیں سر —— آپ نے بات کرنی ہے سر۔ اوور" —— کرنل ھارڈ نے جواب دیا ویسے اس کے لہجے میں ہلکی سی حیرت کی جھلکیاں موجود تھیں کیونکہ صدر مملکت کی کال اور اس گفتگو کی اُسے کوئی وجہ سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔

"اگر آپ کو معلوم ہو کہ وہ مشین جو تیار کی جا رہی ہے حتمی طور پر کس وقت مکمل ہو گی تو بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے —— میں اس موقع پر انہیں ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا۔ اوور" —— صدر مملکت نے نرم لہجے میں کہا۔

"اوہ سر! —— میری ان سے آج صبح بات ہوئی تھی۔ انہوں نے بتایا تھا کہ آج رات گیارہ بجے کے قریب کام حتمی طور پر مکمل ہو جائے گا۔ اوور" —— کرنل ھارڈ نے اطمینان کا طویل سانس لیتے ہوئے کہا



کیونکہ اب اُسے صدر مملکت کی کال کی وجہ سمجھ آ گئی تھی کہ وہ دراصل اس مشین کی تیاری کے متعلق پوچھنا چاہتے تھے۔

"اچھا ویری گڈ! —— اس کا مطلب ہے کہ پروگرام کے مطابق ہی کام ختم ہو گا —— آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ مشین کتنی بڑی ہے —— میرا مقصد ہے کہ کیا اسے ہیلی کاپٹر کے اندر رکھ کر کسی اور جگہ شفٹ کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ اوور" —— ؟ صدر مملکت نے پوچھا۔

"یس سر! —— بڑے ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر میں وہ آسانی سے شفٹ ہو سکتی ہے —— یہ بات مجھے اس لئے معلوم ہے سر —— کہ ڈاکٹر لارنس سے اس سلسلے میں میری بات ہو چکی ہے —— میں نے حفاظتی نکتہ نظر سے بات کی تھی تو انہوں نے خود کہا تھا کہ اسے اگر کسی ہیلی کاپٹر کے ذریعے شفٹ کیا جائے تو اس طرح مشین کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اور بائی روڈ شفٹنگ کی صورت میں ہو سکتا ہے کہ اس کے نازک پرزوں میں کوئی ڈسٹربنس پیدا ہو جائے۔ اوور" —— کرنل ھارڈ نے وضاحت کرتے ہوئے جواب دیا۔

"او کے کرنل ھارڈ! —— اب آپ میری بات غور سے سنیں —! آپ کو معلوم ہے کہ اس مشین سے ہم کیا کام لینا چاہتے ہیں۔ اوور" —— صدر مملکت کا لہجہ یہ بات کرتے ہوئے خاصا سخت ہو گیا تھا۔

"یس سر —— ڈاکٹر لارنس سے پہلی میٹنگ کے دوران یہ بات واضح ہو گئی تھی۔ اس مشین کے ذریعے یہیں تل ابیب سے ہی آپریشن کر کے پاکیشیا کا اہم ترین ٹارگٹ ہٹ کیا جائے گا۔ اوور" —— کرنل ھارڈ نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

اور یہ آپریشن کہاں سے ہوگا۔ اس بارے میں معلوم ہے آپ کو، اوور"۔۔۔۔ صدر مملکت نے پوچھا۔

"نو سر۔۔۔ ہماری ڈیوٹی صرف ڈاکٹر لارنس اور اس کے ساتھیوں کی حفاظت اسی لیبارٹری میں کرنے کی حد تک ہے۔۔۔ یہاں سے ان کے جانے کے بعد ہم آف ہو جاتے ہیں۔ اوور"۔۔۔ کرنل ھارڈنز جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے اور پرائم منسٹر نے اس مشن کے لئے نئی پلاننگ مرتب کی ہے اس لئے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ایک اتفاق کی وجہ سے اس مشن کے متعلق علم ہو گیا ہے۔۔۔ اور نہ صرف علم ہو گیا ہے بلکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تل ابیب پہنچ چکی ہے اور وہ مسلسل اس کوشش میں ہے کہ اس مشن کو سبوتاژ کیا جا سکے۔۔۔ گذشتہ دنوں جی۔ پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ نے انہیں ٹریس کر لیا تھا اور انہیں گرفتار کر کے کانڈی جیل کے مخصوص اور ناقابل شکست سیلز میں بند کر دیا گیا۔۔۔ لیکن وہ شیطان روحیں وہاں سے بھی نکل جانے میں کامیاب ہو گئیں اور اب ریڈ آرمی اور جی۔ پی فائیو مسلسل ان کے پیچھے لگی ہوئی ہیں۔۔۔ لیکن ابھی تک وہ انہیں پکڑنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ اس لئے ہم نے فوری طور پر پلاننگ بدل دی ہے۔۔۔ اس سے پہلے پلاننگ یہ تھی کہ دن کے گیارہ بجے شہر کے وسط میں موجود عمارت ریڈ اسکوائر میں اس مشن ریڈ ٹارگٹ نے تکمیل پذیر ہونا ہے۔۔۔ مشن ایسا ہے کہ اسے کسی صورت بھی تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ ورنہ ڈاکٹر لارنس کو پھر طویل عرصہ لگ جائے گا۔ اس سے



پہلے یہی طے تھا کہ مشن کی تکمیل کے وقت جی۔ پی فائیو اور ریڈ آرمی ریڈ اسکوائر کی حفاظت کریں گے۔ لیکن اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کی موجودگی کی وجہ سے ایسا ممکن نہیں ہو سکتا۔۔۔ عمارت جس مخصوص سٹیشن کی وجہ سے تبدیل نہیں کی جا سکتی۔۔۔ اس لئے طے ہوا ہے کہ مشن ریڈ اسکوائر میں ہی مکمل ہوگا اور ٹھیک گیارہ بجے ہی ہوگا لیکن اس کی حفاظت اب ریڈ ایرو اور گارڈ کے ذمے لگائی جائے گی اور یہ سب کچھ انتہائی خاموشی سے ہوگا۔۔۔ جب کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ڈاج دینے کیلئے ریڈ اسکوائر سے کافی دور ایک اور عمارت منتخب کی گئی ہے اس عمارت کا نام البرٹ ہال ہے۔ وہاں یہ ظاہر کیا جائے گا کہ دن کے دس بجے وہاں یہ مشن مکمل کیا جا رہا ہے۔۔۔ البرٹ ہال کو جانے والے تمام راستے بند کر دیئے جائیں گے۔ جی۔ پی فائیو اور ریڈ آرمی کھلے عام اس کی حفاظت کریں گے۔۔۔ عمارت کے اوپر جنگی ہیلی کاپٹر پرواز کریں گے اور وزیر اعظم اور میں وہاں ٹھیک دس بجے پہنچیں گے۔۔۔ پھر وہاں یہی ظاہر کیا جائے گا کہ مشن مکمل ہو رہا ہے۔ جب کہ اصل مشن ریڈ اسکوائر میں خاموشی سے مکمل ہو رہا ہوگا۔۔۔ ہم البرٹ ہال میں پہنچ کر انتہائی خفیہ طریقے سے ریڈ اسکوائر آ جائیں گے۔۔۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہی سمجھے گی کہ مشن البرٹ ہال میں مکمل کیا جا رہا ہے اس لئے وہ وہاں حملہ کرے گی تو ریڈ آرمی اور جی۔ پی فائیو مل کر ان کا مقابلہ کریں گی اور ان کا خاتمہ کر دیں گی۔۔۔ اگر خاتمہ نہ کر سکے تو انہیں گرفتار کر لیا جائے گا۔۔۔ اگر گرفتار نہ کر سکے تو زیادہ سے زیادہ وہ لوگ البرٹ ہال کو تباہ کر کے مطمئن ہو جائیں گے کہ انہوں نے مشن کو سبوتاژ کر دیا ہے۔ اوور"۔

Admin @ www.hibuddiez.com

صدر مملکت نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ لیکن ان کی تفصیل اس قدر الجھی ہوئی تھی کہ کرنل ھارڈ سمجھ گیا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی وجہ سے صدر مملکت کے ذہن پر بے پناہ دباؤ ہے۔

"ٹھیک ہے سر ——— بہترین پلاننگ ہے سر ——— ویسے بھی سر اگر آپ حکم دیں تو دوسری عمارت کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ میں اور کرنل جاگورا ہی مل کر ریڈ اسکوائر کو مکمل طور پر کرش پروف بنا دیں گے۔ اوور" ——— کرنل ہارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم پاکیشیا سیکرٹ سروس سے پہلے کبھی ٹکرائے ہو۔ اوور" ——— ؟ صدر مملکت نے پوچھا۔

"نو سر ——— ایسا کبھی اتفاق نہیں ہوا ——— لیکن میں اسرائیل شفٹ ہونے سے پہلے ایکریمیا کی ٹاپ سیکرٹ ایجنسی میں تھا اس لئے مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے متعلق معلومات حاصل ہیں ——— پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو ہے اور وہاں ایک شخص علی عمران بہت تیز اور ہوشیار سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود سر، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ریڈ ایریا کے سامنے یہ لوگ دس بار بھی پیدا ہوں تو بھی مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اوور" ——— کرنل ھارڈ نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔

"نہیں ! ——— ہم پہلے ہی ان لوگوں کے ہاتھوں بہت نقصان اٹھا چکے ہیں اس لئے اب کسی قسم کا رسک نہیں لیا جا سکتا۔ اس لئے جیسا تم سے کہا جا رہا ہے تم نے ویسا ہی کرنا ہے ——— ریڈ اسکوائر میں آج رات بارہ بجے تم اور کرنل جاگورا، ڈاکٹر لارنس کے ساتھ ہیلی کاپٹر میں مشین لے کر پہنچو گے اور پھر ڈاکٹر لارنس اس کی تنصیب کریں گے جبکہ تم دونوں نے انتہائی خفیہ طور پر اس کی حفاظت کا بندوبست کرنا ہے لیکن یہ بندوبست اس انداز میں ہونا چاہئے کہ کسی عام آدمی کو بھی یہ محسوس نہ ہو سکے کہ اندر کیا ہو رہا ہے اور تم اور پرائم منسٹر ایک خفیہ راستے سے براہ راست اس ہال میں پہنچیں گے جہاں ڈاکٹر لارنس کام کر رہا ہوگا۔ اس ہال میں تم لوگوں کا داخلہ بھی ممنوع ہوگا ——— ہاں ! اگر پھر بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی انداز میں اس عمارت پر حملہ آور ہو تو یہ تم دونوں کا کام ہے کہ اسے ہر صورت میں روکو۔ اوور" ——— صدر مملکت نے انتہائی سخت لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔



"ٹھیک ہے سر ——— ہم یہ ذمہ داری بخوبی پوری کریں گے سر ——— کرنل جاگورا کو میں آپ کی ہدایات پہنچا دیتا ہوں۔ اوور" ——— کرنل ہارڈ نے کہا۔

"نہیں ! ——— اسے بھی ہدایات میں خود دوں گا اور کرنل جاگورا ہی ہیلی کاپٹر کا بندوبست کرے گا اور وہی لیبارٹری کی سیل ختم کرے گا اور ہیلی کاپٹر کو لیبارٹری کے لانگ روم کی چھت کھول کر اندر لے آئے گا۔ اس ہیلی کاپٹر میں ڈاکٹر لارنس، اس کے مخصوص ساتھی، کرنل جاگورا اور تم ہو گے ——— تم دونوں کی ایجنسیوں کے خاص آدمی صبح وہاں پہنچیں گے۔ لیکن تم دونوں نے زیادہ آدمی وہاں نہیں بلانے۔ صرف مخصوص اور خاص تربیت یافتہ لوگ طلب کرنے ہیں۔ اوور" ——— صدر مملکت نے جواب دیا۔

"یس سر ——— میں سمجھ گیا سر۔ اوور" ——— کرنل ہارڈ نے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ کرنل ہارڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اس کے چہرے پر دبے دبے جوش کے آثار نمایاں ہو گئے تھے اور یہ جوش پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متوقع ٹکراؤ کی وجہ سے پیدا ہوا تھا اس نے جان بوجھ

کر صدر مملکت کو یہ نہیں بتایا تھا کہ بطور ایکریمین ایجنٹ وہ ایک بار پاکیشیا کے عمران سے ٹکرا چکا ہے اور عمران نے اس کی ساری پلاننگ اس طرح ختم کر کے رکھ دی تھی کہ اُسے اپنی جان بچا کر نکلنے کے لئے بھی انتہائی جان لیوا جدوجہد کرنی پڑی تھی اور اسی ٹکراؤ کا یہ نتیجہ تھا کہ اُسے ملٹری فیلڈ میں شفٹ کر دیا گیا تھا اور پھر وہ وہاں سے اسرائیل شفٹ ہو گیا تھا تب سے اس کی شدید خواہش تھی کہ ایک بار پھر اس عمران سے اگر اس کا ٹکراؤ ہو جائے تو وہ بھرپور طریقے سے اپنی شکست کا انتقام اس سے لے سکے لیکن آج تک اس کا موقع نہ آیا تھا۔ لیکن اب یہ موقع آگیا تھا اور اُسے یقین تھا کہ اس بار جیت کرنل ہارڈی کی ہوگی۔ چنانچہ وہ یہی سوچتا ہوا ریڈ اسکوائر میں کل کے لئے منصوبہ بندی کرنے میں مصروف ہو گیا۔ وہ ایسی منصوبہ بندی کرنا چاہتا تھا کہ جو صحیح معنوں میں فول پروف ہو۔

کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک دونوں ہی جی۔ پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر کے مین آپریشن روم میں موجود تھے۔ دیوار سے لگی ہوئی مشین کے درمیان ایک بڑی سی سکرین روشن تھی اور اس پر اس میدان کا منظر نظر آرہا تھا۔ جس میں عمران اور اس کے ساتھی چھپے ہوئے تھے۔ کرنل ڈیوڈ نے ایئر فورس کے ڈیفنس ٹارگٹ ویلو مشین سے اس مشین کا نہ صرف لنک کرا دیا تھا بلکہ ویلو مشین کا ٹارگٹ کمانڈر سے کہہ کر اس میدان پر فلکس کرا دیا تھا۔ اس طرح وہ ہیڈ کوارٹر کے آپریشن روم میں بیٹھ کر اس میدان کو اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے وہ خود میدان کے کنارے پر موجود ہوں وہ درختوں کے جھنڈ سے نکلنے والے افراد کو دیکھ کر فوراً واپس پلٹ آتے تھے۔ کیونکہ وہ اکیلے تھے اور انہیں معلوم تھا کہ یہ لوگ نہ صرف زندہ بچ گئے ہیں بلکہ ٹھیک بھی ہیں۔ ورنہ اس طرح سارے کے سارے جھنڈ میں نہ پہنچ جاتے۔ جلی ہوئی کاروں کے قریب انہیں ایک بھی لاش نظر نہ آئی

Admin @ www.hibuddiez.com



تھی اور پھر وہاں سے لوٹ کر وہ سیدھے ہیڈ کوارٹر پہنچے البتہ راستے میں ہی کرنل ڈیوڈ نے کار کے ٹرانسمیٹر پر ایئر کمانڈر سے بات کی اور اُسے بتایا کہ اس کے گن شپ ہیلی کاپٹروں نے دونوں کاروں کو تباہ کر دیا ہے لیکن وہ سب لوگ بچ گئے ہیں اس لئے وہ فوری طور پر وہاں دوبارہ گن شپ ہیلی کاپٹر بھیجے اور اس وقت تک یہ ہیلی کاپٹر وہاں فائرنگ کرتے رہیں جب تک انہیں تسلی نہ ہو جائے کہ وہاں پر ہر آدمی ختم ہو گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے ویوشین کا ہارڈ بھی اس میدان کے ساتھ فکس کرا دیا تھا اس لئے جب وہ ہیڈ کوارٹر پہنچے تو مشین پر میدان کا نہ صرف منظر نظر آ رہا تھا بلکہ اس کی طرف جاتے ہوئے چھ گن شپ ہیلی کاپٹر بھی نظر آ رہے تھے۔

کرنل ڈیوڈ نے فوری طور پر کال کر کے دس جیپیں بھی اس میدان میں بھجوانے کا حکم دیا تاکہ جب ہیلی کاپٹر اپنا کام مکمل کر لیں تو پھر ان کے آدمی بھی لاشوں کو چیک کر کے تسلی کر لیں۔ میدان میں اس وقت کوئی آدمی دُور دُور تک نظر نہ آ رہا تھا۔

"یہ لوگ ابھی تک جھنڈ میں ہی چھپے ہوئے ہیں ۔۔۔ یہ وہاں کیا کر رہے ہیں ۔۔۔ انہیں اب تک تو وہاں سے نکل جانا چاہئے تھا" ۔۔۔ کرنل فرانک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے ان میں سے کچھ زخمی ہوں اور یہ ان کی مرہم پٹی میں مصروف ہوں ۔۔۔ بہرحال ابھی پتہ لگ جائے گا" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے ہیلی کاپٹر میدان پر پہنچ کر پھیل گئے اور پھر ایک ہیلی کاپٹر



نے اس جھنڈ پر بم پھینکا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ ہیلی کاپٹر بم پھینک کر جیسے ہی اوپر کو اٹھ کر آگے آیا، ایک جھاڑی میں سے شعلوں کی قطار سی برآمد ہوئی اور اس کے ساتھ ہی وہ ہیلی کاپٹر فضا میں پھٹ کر تباہ ہو گیا۔

"اوہ! ۔۔۔ اوہ! یہ کیا ہو گیا ہے ۔۔۔ اوہ! یہ لوگ تو جھاڑیوں میں چھپے ہوئے ہیں" ۔۔۔ ہیلی کاپٹر تباہ ہوتے ہی کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔ ان کے چہرے غصے سے مسخ ہونے کے قریب ہو گئے تھے۔

"وہ دیکھیں صاحب! ۔۔۔ ایک آدمی" ۔۔۔ ساتھ کھڑے آپریٹر نے چیخ کر کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ یہ عمران ہے ۔۔۔ ویری گڈ، مار دو اُسے" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ ایک ہیلی کاپٹر کو اس دوڑتے ہوئے آدمی پر جھپٹتے دیکھ کر اس طرح چیخا جیسے ہیلی کاپٹر کے پائلٹ تک اس کی آواز پہنچ رہی ہو۔ لیکن وہ آدمی ہیلی کاپٹر کے فائر سے جمپ لگا کر بچ گیا اور اس نے گھوم کر ہیلی کاپٹر پر فائر کیا لیکن نشانہ خطا گیا۔ اسی لمحے سائیڈ کی جھاڑی سے شعلے نکلے اور اس کے ساتھ ہی دوسرا ہیلی کاپٹر بھی ہٹ ہو گیا۔

"اوہ! ۔۔۔ اوہ! نانسنس ۔۔۔ اوہ! یہ کیا ہو رہا ہے" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے بے اختیار بے بسی سے اپنے بال نوچتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے تیسرا ہیلی کاپٹر بھی فضا میں ہٹ کر دیا گیا۔

"اوہ! ۔۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے ۔۔۔ اوہ! ۔۔۔ یہ ہو کیا رہا ہے ۔۔۔؟" کرنل ڈیوڈ نے بُری طرح ناچتے ہوئے کہا۔ جب کہ کرنل فرانک کے چہرے

Admin @ www.hibuddiez.com


پر غصے کی بجائے شدید حیرت کے آثار نمایاں تھے۔ جس انداز میں کھلے میدان میں موجود آدمیوں اور گن شپ ہیلی کاپٹروں کے درمیان جنگ ہو رہی تھی اور جس انداز میں جنگی ہیلی کاپٹر تیزی سے تباہ ہوئے تھے کم از کم کرنل فرانک کا ذہن اسے تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ تھا۔ ایسا تو وہ کبھی تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔

باقی تین ہیلی کاپٹر اب دُور ہٹ کر مخصوص جنگی انداز میں فائر کھول کر آگے بڑھ رہے تھے۔

"ویری گڈ! اب یہ بچ کر نہ جا سکیں گے ۔۔۔۔ اب صحیح کام ہو رہا ہے" ۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

سکرین پر ہیلی کاپٹروں سے برستی ہوئی بے تحاشا گولیاں صاف دکھائی دے رہی تھیں اور پھر ہیلی کاپٹر اس طرح فائرنگ کرتے ہوئے میدان کے آخری کنارے تک پہنچ گئے۔

"یہ دیکھئے صاحب! ۔۔۔ یہ دو آدمی ۔۔۔ یہ ایک عورت ہے اور ایک مرد اس جھاڑی سے نکل کر دوڑ رہے ہیں" ۔۔۔۔ مشین آپریٹر ایک بار پھر چیخا۔

"اب یہ جہاں چاہیں دوڑیں ۔۔۔ اب نہیں بچ سکتے" ۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

ہیلی کاپٹر اب واپس لوٹ رہے تھے۔ ان کا زاویہ اب بدل چکا تھا اور وہ مسلسل اور بے تحاشا انداز میں فائرنگ کرتے ہوئے واپس لوٹ رہے تھے کہ اچانک دو جھاڑیوں سے شعلے نکل کر ان میں سے دو ہیلی کاپٹروں کی طرف بڑھے اور اس کے ساتھ ہی دو ہیلی کاپٹر فضا



میں ہی پھٹ گئے۔

"ان کو مارنا ناممکن ہے ۔۔۔ یہ شیطان ہیں" ۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تقریباً رو دینے والے لہجے میں کہا ہی تھا کہ تیسرا اور آخری بچ جانے والا ہیلی کاپٹر جلتے ہوئے درختوں کے جھنڈ سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا۔

"سب ختم ہو گئے ۔۔۔ اوہ! سب ہیلی کاپٹر تباہ ہو گئے" ۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ اس طرح کرسی پر گرا جیسے اس کی روح اس کے جسم کا ساتھ چھوڑ گئی ہو۔

اسی لمحے سائیڈ ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلیں تو مشین آپریٹر نے جلدی سے آگے بڑھ کر مشین کے مختلف بٹن دبا دیئے۔ بٹن دبتے ہی سکرین پر جھماکے ہوئے اور پھر سکرین پر ایئر کمانڈر کا غصے سے بھوت بنا ہوا چہرہ نمودار ہوا۔

"ہیلو ۔۔۔ ہیلو کرنل ڈیوڈ! ۔۔۔ میں ایئر کمانڈر بول رہا ہوں۔ میرے چھ گن شپ ہیلی کاپٹر تباہ ہو گئے ہیں ۔۔۔ اب یہ کھلی جنگ ہو گئی ہے ۔۔۔۔ میں نے عہد کیا ہے کہ میں ان لوگوں سے اب ہر قیمت پر انتقام لوں گا ۔۔۔ میں نے ڈیڑھ سو مسلح چھاتہ بردار اس میدان میں اتارنے کا حکم دے دیا ہے ۔۔۔۔ یہ لوگ کتنوں کو ماریں گے۔ اب ان کی لاشیں ہی اٹھیں گی میدان سے ۔۔۔ میں نے سوچا آپ کو بتا دوں کہ میں نے یہ قدم اٹھا لیا ہے۔ اوور" ۔۔۔۔ ٹرانسمیٹر سے ایئر کمانڈر کی آواز نکلی۔

"ڈیڑھ سو چھاتہ بردار ۔۔۔ ویری گڈ کمانڈر! ۔۔۔ ویری گڈ ۔۔۔ تم نے بہت عقلمندانہ فیصلہ کیا ہے ۔۔۔ اب یہ بچ کر نہ جا سکیں گے"۔

Admin @ www.hibuddiez.com

ہمارے آدمی بھی دس جیپوں میں وہاں پہنچیں گے اور وہ بھی ان چھاتہ برداروں کے ساتھ شامل ہو جائیں گے ——— اب انہیں ہر قیمت پر مرنا چاہیے۔ اوور" ——— کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر ——— اوور اینڈ آل" ——— ایئر کمانڈر نے جواب دیا اور سکرین پر دوبارہ جھماکے ہونے لگے۔

اسی لمحے ایک بار پھر ٹوں ٹوں کی آوازیں ابھریں اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر ایک منظر ابھر آیا۔ اس منظر میں ایک جیپ کا اندرونی منظر نظر آ رہا تھا جس میں ڈرائیور کے ساتھ بیٹھا ہوا ایک بھاری چہرے والا نوجوان نمایاں نظر آ رہا تھا۔

"اوہ یہ وکی ہے ——— جلدی بات کراؤ" ——— کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر آپریٹر سے کہا اور آپریٹر نے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ——— وکی بول رہا ہوں کرنل۔ اوور" ——— ایک آواز ٹرانسمیٹر سے برآمد ہوئی۔

"کیا بات ہے وکی۔ اوور" ——— ؟ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے پوچھا۔

"سر! ——— چھ کے چھ ہیلی کاپٹر تباہ ہو گئے ہیں ——— ہم جب وہاں پہنچے تو تین ہیلی کاپٹر ہمارے سامنے تباہ ہو گئے تھے سر ——— اس لئے ہم میدان میں اترنے کی بجائے واپس آ گئے ہیں سر ——— اب ہمارے لئے کیا حکم ہے سر۔ اوور" ——— ؟ وکی نے پوچھا۔

"اوہ! ——— تم نے اچھا کیا کہ واپس آ گئے ——— ورنہ یہ شیطانی روحیں یقیناً تمہاری جیپوں پر بھی قبضہ کر لیتیں ——— ایئر کمانڈر کو میں نے نیا



حکم دے دیا ہے۔ وہ اس میدان میں ڈیڑھ سو مسلح چھاتہ بردار اتار رہا ہے ——— جیسے ہی یہ چھاتہ بردار اتریں۔ تم بھی جیپیں لے کر وہاں پہنچ جانا اور پھر ان چھاتہ برداروں کے ساتھ مل کر ان شیطانی روحوں کا خاتمہ کر دینا ——— فوراً پہنچو۔ اوور" ——— کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر کہا۔

"یس سر ——— ٹھیک ہے سر ——— ویسے ہماری جیپوں میں منی مارٹر گنیں موجود ہیں سر ——— اگر ہم چھاتہ برداروں سے پہلے پہنچ گئے تو ہم ان گنوں سے میدان پر قیامت برپا کر دیں گے سر۔ اوور" ——— وکی نے جواب دیا۔

"الو کے پٹھے! ——— تمہیں ہیلی کاپٹر تباہ ہوتے ہی یہ کام کرنا چاہیے تھا۔ اب تمہیں اس کا خیال آ رہا ہے ——— اب تم چھاتہ برداروں پر مارٹر گنیں چلاؤ گے احمق۔ نانسنس! ——— اب انہیں استعمال نہ کرنا ——— بس جیپوں سے اتر کر ان چھاتہ برداروں سے مل کر ان لوگوں کا خاتمہ کرنا ——— اوور اینڈ آل" ——— کرنل ڈیوڈ نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"سر! ——— آپ کے حکم کے بغیر میں انہیں استعمال نہیں کر سکتا تھا آپ نے خود ہی تو یہ ضابطہ بنایا ہوا ہے۔ اوور" ——— وکی نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا اچھا! ——— اب دفع ہو جاؤ ——— اوور اینڈ آل" ——— کرنل ڈیوڈ نے جھنجھلا کر کہا اور اس کے اشارے پر آپریٹر نے دوبارہ مشین کے بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ سکرین پر ایک بار پھر جھماکے شروع ہو گئے۔ اور چند لمحوں بعد جب اس پر دوبارہ اسی میدان کا

منظر ابھرا تو آسمان چھاتہ برداروں سے بھرا ہوا تھا بے شمار چھاتہ بردار مسلسل اس میدان کے چپے چپے پر اتر رہے تھے اور انہیں اتارنے والا جہاز واپس جا رہا تھا۔

"اوہ! ___ ویری گڈ! ___ اب یہ کسی صورت بچ کر نہ جا سکیں گے" ___ کرنل ڈیوڈ نے بچوں کے سے انداز میں خوش ہوتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ کرنل فرانک سے مخاطب ہو گیا جو مسلسل خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"کیوں کرنل" ___؟ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"دیکھو کیا ہوتا ہے کرنل ڈیوڈ! ___ ویسے اگر ایئر کمانڈر کی کال نہ آتی تو کم از کم ہمیں میدان تو نظر آتا رہتا ___ یہ تو پتہ چلتا کہ بجلی کا پاپ کی تباہی کے بعد ان میں سے کتنے لوگ مرے ہیں اور کتنے زندہ بچے ہیں" ___ کرنل فرانک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اس قدر وسیع میدان سے وہ پیدل کہاں نکل کر جا سکتے ہیں۔" کرنل ڈیوڈ نے کہا اور دوبارہ سکرین کو دیکھنے لگا۔

اب سکرین پر دس سرخ رنگ کی جیپیں بھی وہاں سڑک پر پہنچ کر رک چکی تھیں اور ان میں سے مسلح آدمی نکل نکل کر میدان میں دوڑتے ہوئے چھاتہ برداروں کی طرف بڑھ رہے تھے۔ اب تک تقریباً تین چوتھائی چھاتہ بردار میدان میں اتر کر ادھر ادھر دوڑ رہے تھے۔ کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک دونوں کی نظریں سکرین پر اس طرح چپکی ہوئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے چپکتا ہے کہ اچانک وہ دونوں ہی بری طرح اچھل پڑے۔ کیونکہ سکرین کے کونے میں سڑک پر کھڑی ہوئی

Admin @ www.hibuddiez.com



جیپوں میں سے دو جیپیں یکلخت سٹارٹ ہو کر دوسری طرف گھوم گئیں اور اس کے ساتھ ہی وہ سکرین سے آؤٹ ہو گئیں کیونکہ سکرین پر سڑک کا دوسرا کنارہ نظر نہ آ رہا تھا۔ لیکن ابھی وہ ان جیپوں کے اس طرح اچانک حرکت میں آ جانے کے بارے میں سوچ ہی رہے تھے کہ یکلخت سڑک پر کھڑی ہوئی جیپیں تنکوں کی طرح فضا میں بکھرتی چلی گئیں اور ان کے پلک جھپکنے تک آٹھ جیپیں تباہ ہو چکی تھیں۔

"یہ ___ یہ ___ کیا مطلب" ___؟ کرنل ڈیوڈ کی آواز ایسے اس کے حلق سے نکلی جیسے کسی گہرے کنوئیں کے اندر سے بول رہا ہو۔

"اوہ کرنل ڈیوڈ! ___ وہ لوگ دو جیپیں لے کر نکل گئے ___ وہ یقیناً اس میدان سے نکل کر سڑک کراس کر کے دوسری طرف چھپ گئے ہوں گے ___ اور یہ شعلے مارٹر گنوں کے تھے جس سے انہوں نے ساری جیپیں تباہ کر دیں ___ اب چھاتہ بردار بھی کچھ نہیں کر سکتے"۔ کرنل فرانک نے بھینچتے ہوئے کہا اور کرنل ڈیوڈ اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سکرین کو دیکھنے لگا جیسے اس کی آنکھیں اچانک بے نور ہو گئی ہوں۔

"آپریٹر! ___ جلدی سے زیرو ون تھری ون ایسٹ ساتھ فریکوئنسی ملاؤ ___ میں اب ریڈ آرمی کو حرکت میں لاتا ہوں" ___ کرنل فرانک نے چیخ کر آپریٹر سے کہا اور آپریٹر نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر مشین کے بٹن آف آن کرنے شروع کر دیئے۔ اور واقعی انتہائی پھرتی سے کام لیتے ہوئے چند ہی لمحوں میں اس نے فریکوئنسی سیٹ کر لی اور ٹرانسمیٹر سے آوازیں نکلنے لگیں۔

"ہیلو ہیلو ___ کرنل فرانک کالنگ نمبر تھری ریجرڈ۔ اوور" ___

Admin @ www.hibuddiez.com



ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلتے ہی کرنل فرانک نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر — نمبر تھری رچرڈ اٹنڈنگ۔ اوور" — چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک کرخت سی آواز نکلی۔

"رچرڈ! — تم اس وقت کہاں موجود ہو۔ اوور" — کرنل فرانک نے چیخ کر پوچھا۔

"سر — میں سیکشن ہیڈکوارٹر میں موجود ہوں۔ اوور" — رچرڈ کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"سنو! — قدیم کھنڈرات والی سڑک سے جی۔ پی فائیو ایکشن گروپ کی دو سرخ رنگ کی جیپیں پرانے شہر والے چوک کی طرف آ رہی ہیں۔ ان میں بین الاقوامی مجرم سوار ہیں — تم فوراً چوک پر پہنچ کر انہیں گھیر لو — تم نے ان جیپوں کو ہر قیمت پر تباہ کرنا ہے — پورا سیکشن لے جاؤ اپنے ساتھ — اور ہاں! خیال رکھنا کہ ان جیپوں میں مارٹر گنیں بھی موجود ہیں۔ اوور" — کرنل فرانک نے چیختے ہوئے کہا۔

"بہتر سر۔ اوور" — رچرڈ نے جواب دیا۔

"فوراً انہیں تباہ کر دو اور سپیشل زیرو فریکوئنسی پر مجھے رپورٹ دو۔ اوور اینڈ آل" — کرنل فرانک نے چیخ کر کہا اور ساتھ ہی وہ اس طرح کرسی کی پشت سے ٹک گیا جیسے میلوں دوڑتا ہوا آیا ہو۔ اس کا چہرہ ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔ آپریٹر نے اس کے اوور اینڈ آل کہتے ہی مشین کے بٹن دوبارہ آف آن کرنے شروع کر دیئے۔ لیکن جیسے ہی سکرین پر جھماکا ہوا تو اس کے ساتھ ہی ایئر کمانڈر کا چہرہ نظر آیا۔

"ہیلو ہیلو — کرنل ڈیوڈ! — میں کتنی دیر سے آپ سے رابطہ قائم



کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اوور" — ایئر کمانڈر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اب کیا فائدہ رابطہ قائم کرنے کا — وہ لوگ تو نکل گئے۔ اوور" — کرنل ڈیوڈ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے کوئی جواری اپنی زندگی کی آخری بازی بھی ہار چکا ہو۔

"نہیں سر — میں نے وائڈ مشین کا ویژن سکوپ بڑھا کر انہیں ٹریس کر لیا ہے سر — وہ جیسے ہی جیپوں کو تباہ کر کے بھاگے، میں نے فوراً ویژن سکوپ رینج بڑھا دی اور پھر میں نے دو جیپوں کو سڑک پر بھاگتے ہوئے چیک کر لیا۔ راستے میں جیپیں روک کر وہ نیچے اتر گئے اور جیپوں میں ایک ایک آدمی رہ گیا جو جیپوں کو آگے لے گئے۔ باقی افراد سڑک سے اتر کر ایک فارم ہاؤس میں داخل ہوتے ہیں اور اب تک وہیں ہیں سر۔ یہ فارم ہاؤس پرائیویٹ ہے اس لئے میں اس پر حملہ نہیں کرا سکتا۔ اب آپ جیسے حکم کریں — اور سر! وہ دونوں جیپیں بھی چوک کے قریب جا کر رک گئی ہیں اور وہ دونوں آدمی اتر کر کھیتوں میں سے ہوتے ہوتے واپس اسی فارم ہاؤس کی طرف لوٹے ہیں۔ چھاتہ برداروں سے میرا ایئر لنک نہیں ہے ورنہ میں انہیں اس فارم ہاؤس کو گھیرنے کا آرڈر دے دیتا۔ البتہ ویژن سکرین پر وہ فارم ہاؤس میری نظروں میں ہے۔ اوور" — ایئر کمانڈر نے کہا۔

"اوہ! — ہمیں سکرین پر دکھاؤ۔ کونسا فارم ہاؤس ہے۔ اوور" — کرنل ڈیوڈ نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے چیخ کر کہا۔ کرنل فرانک بھی ایئر کمانڈر کی آواز سن کر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

اسی لمحے سکرین پر جھاکے ہوتے اور پھر اس پر کھیتوں کے درمیان ایک جدید اور خوبصورت فارم ہاؤس نظر آنے لگا۔

"ٹھیک ہے کمانڈر ا۔۔۔ تم اسے نگاہ میں رکھو۔ ہم وہاں خود پہنچ رہے ہیں ۔۔۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور پھر تیزی سے آپریشن روم کے بیرونی دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ خود اڑ کر اس فارم ہاؤس تک پہنچنا چاہتا ہو۔ کرنل فرانک نے بھی اس کی پیروی کی اور چند لمحوں بعد کرنل ڈیوڈ کی جیپ انتہائی تیز رفتاری سے قدیم شہر کے بیرونی چوک کی طرف اڑی جا رہی تھی۔ ہیڈکوارٹر سے اس نے کوئی آدمی ساتھ نہ لیا تھا۔ کیونکہ کرنل فرانک نے جیپ تک پہنچتے پہنچتے اسے بتا دیا تھا کہ چوک پر سیکشن تھری موجود ہوگا اس لئے یہاں رک کر آدمی اکٹھے کرنے میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے اور بات کرنل ڈیوڈ کی سمجھ میں آگئی تھی۔



آسیہ پہلے کی طرح فارم ہاؤس کے لان میں کرسی پر بیٹھی اپنے کتے
ے کھیلنے میں مصروف تھی وہ ابوعبدل کی اکلوتی بیٹی تھی اس لئے ابوعبدل نے
ت باقاعدہ اپنے گروپ کے ماہرین سے مارشل آرٹ کے ساتھ ساتھ ہر ٹائپ
ی فوجی ٹریننگ دلائی تھی اور آسیہ اپنے باپ کے گروپ کے لئے مخصوص
ام بھی کرتی تھی لیکن وہ انتہائی خفیہ گروپ میں تھی۔ اس لئے بظاہر کسی کو اس
ی اس حیثیت کا علم نہ تھا۔ بظاہر وہ ایک معصوم سی لڑکی تھی جو یونیورسٹی میں
ہتی تھی۔ آجکل یونیورسٹی میں چھٹیاں تھیں اور وہ آج ہی اپنے کتے سمیت
اں فارم ہاؤس میں آئی تھی۔ یہ فارم ہاؤس اس کی پسندیدہ ترین جگہ تھی یہاں
ہ بغیر کسی مداخلت کے اپنے مطالعے کا شوق پورا کرتی تھی لیکن اب وہ
اں شخص عمران کے متعلق سوچ رہی تھی جو اس کے ڈیڈی سے اس قدر
بے تکلف تھا۔ حالانکہ وہ جانتی تھی کہ ڈیڈی انتہائی سخت طبیعت کے
ری ہیں ان کا مسکرانا بھی ناممکن تھا جبکہ اب وہ بچوں کی طرح اس عمران

Admin @ www.hibuddiez.com

کی باتوں پر ہنس رہے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ اس عمران کی حیثیت کا بھی اندازہ لگا رہی تھی جس کے پیچھے اسرائیلی ایئر فورس اس طرح کی جنگی کارروائیاں کر رہی تھی جیسے کسی بہت بڑے دشمن سے اس کا مقابلہ ہو رہا ہو۔ پھر جی۔ پی فائیو اور ریڈ آرمی ——— اُسے یہ بات انتہائی عجیب لگ رہی تھی کہ چند آدمیوں کے ایک گروپ کے پیچھے اسرائیل کی اس قدر منظم قوتیں بالکل سو رہی ہیں۔

ابھی وہ بیٹھی یہی باتیں سوچ رہی تھی کہ باہر جیپوں کا شور سا بلند ہوا اور وہ بے اختیار چونک پڑی۔ اس کا کتا بھی ایک بار پھر بھونکنے لگا اور اگلے لمحے فارم ہاؤس کے پھاٹک میں ایک جیپ تیزی سے اندر داخل ہوئی اور اس کے پیچھے دو اور جیپیں بھی اندر آ گئیں۔ آسیہ کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ پہلی جیپ رکتے ہی اس میں سے کرنل ڈیوڈ اچھل کر باہر آیا۔ اس کے ساتھ ایک اور آدمی تھا اور پھر پچھلی جیپوں نے مسلح افراد اگلنے شروع کر دیئے۔

"انکل آپ! ——— اور یہاں" ——— آسیہ نے انتہائی معصوم اور حیرت بھرے لہجے میں کرنل ڈیوڈ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو جیپ سے نکل کر انتہائی حیرت بھرے انداز میں لان میں کھڑی آسیہ کو گھور رہا تھا۔

"تو یہ فارم ہاؤس تمہاری ملکیت ہے آسیہ" ——— کرنل ڈیوڈ نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ جارحانہ انداز میں آگے بڑھنے لگا۔ اس کے چہرے سے انتہائی سرد مہری ٹپکنے لگی تھی۔

"میری نہیں انکل! ——— ڈیڈی کی ملکیت ہے ——— لیکن خیریت ہے انکل!" ——— آسیہ نے اسی طرح معصوم لہجے میں کہا۔



"ابھی چند بین الاقوامی مجرم اس فارم میں داخل ہوئے ہیں ——— وہ کہاں ہیں ——— نکالو انہیں باہر" ——— کرنل ڈیوڈ نے آسیہ کے قریب پہنچ کر رکتے ہوئے انتہائی غراہٹ آمیز لہجے میں کہا۔

"بین الاقوامی مجرم ——— نہیں انکل یہاں ———" آسیہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا، کرنل ڈیوڈ کا بازو گھوما اور آسیہ اس کا زوردار تھپڑ کھا کر چیختی ہوئی لان میں جا گری۔

"بکواس کرتی ہو ——— سیدھی طرح بتاؤ کہاں ہیں وہ ——— ورنہ جان سے مار ڈالوں گا ——— تم میرے بیٹے کی دوست ضرور ہو لیکن میں فرائض کے معاملے میں کوئی رعایت نہیں کرتا" ——— کرنل ڈیوڈ نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

آسیہ کا چھوٹا سا کتا سہمی ہوئی آوازیں نکالتا ہوا کرسی کے نیچے چھپ گیا تھا۔

"انکل! ——— آپ نے مجھ پر ہاتھ اٹھا کر اچھا نہیں کیا" ——— آسیہ نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ یکلخت بدل گیا تھا۔

"کتے کی بچی! ——— بتاتی ہے یا نہیں" ——— کرنل ڈیوڈ نے ہولسٹر سے ریوالور نکالتے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو کرنل ڈیوڈ! ——— یہ کام رچرڈ زیادہ اطمینان سے کرے گا" ——— کرنل فرانک نے ہاتھ اٹھا کر کرنل ڈیوڈ کو روکتے ہوئے کہا۔

"نہیں ——— میں اس کی بوٹیاں اڑا دونگا ——— اسے بتانا ہوگا ——— میں اس کی روح سے بھی اگلوا لونگا" ——— کرنل ڈیوڈ اس قدر زور سے چیخا کہ اس کی آواز بھی پھٹ گئی۔

Admin @ www.hibuddiez.com



"رچرڈ" ــــ کرنل فرانک نے مڑے بغیر کہا اور اس کے پیچھے کھڑا ہوا ایک لمبا تڑنگا آدمی تیزی سے آگے بڑھ آیا۔

"یس باس" ــــ اس آدمی نے جو یقیناً ریڈ آرمی کے نمبر تھری سیکشن کا انچارج رچرڈ تھا جواب دیا۔

"رچرڈ! ــــ اس لڑکی سے اگلوا کر اس نے ان بین الاقوامی مجرموں کو کہاں چھپایا ہے ــــ لیکن خیال رکھنا کہ یہ مرنے نہ پائے" ــــ کرنل فرانک نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس ــــ ابھی لیجئے باس! ــــ یہ تو کیا اس کا کتا بھی ساتھ ہی بولے گا" ــــ رچرڈ نے استہزائیہ انداز میں کہا اور اس نے انتہائی پھرتی سے جیب سے ایک باریک دھار کا خنجر نکالا اور جارحانہ انداز میں آسیہ کی طرف بڑھنے لگا جو گال پر ہاتھ رکھے ہونٹ کاٹنے میں مصروف تھی۔ رچرڈ کے جارحانہ انداز میں اپنی طرف بڑھنے کے باوجود وہ اسی طرح ساکت کھڑی تھی۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں آسیہ! ــــ کہ بتا دو ورنہ ــــ" کرنل ڈیوڈ نے غراتے ہوئے کہا۔

"بتا دوں گی ــــ اتنی جلدی بھی کیا ہے ــــ ابھی تو میں نے تم سے اپنے تھپڑ کا انتقام لینا ہے" ــــ آسیہ نے قدم بہ قدم پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ اس کے پیچھے ہٹتے ہی اس کا چھوٹا سا کتا چوں چوں کی آوازیں نکالتا ہوا دوڑ کر فارم ہاؤس کے برآمدے کی طرف بھاگ گیا اس چھوٹے سے کتے کی طرف کسی نے توجہ نہ دی۔ ان سب کی نظریں تو آسیہ پر جمی ہوئی تھیں۔



پھر اچانک رچرڈ نے آسیہ پر چھلانگ لگا دی لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اس طرح اچھل کر پیچھے کی طرف پلٹا جیسے گیند کسی دیوار سے ٹکرا کر پلٹتی ہے اور سیدھا اپنے پیچھے کھڑے کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک سے آ ٹکرایا۔ اور وہ دونوں اچانک ٹکر کھا کر نیچے گر گئے۔ رچرڈ ان کے اوپر تھا۔

پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں چیخ کر اٹھتے، آسیہ نے یکلخت لمبی چھلانگ لگائی اور پلک جھپکنے میں وہ لان سے نکل کر عمارت اور لان کے درمیان پختہ فرش پر جا پہنچی۔ ابھی اس کے قدم اس پختہ فرش پر لگے ہی تھے کہ یکلخت عمارت کے برآمدے کے اوپر سے مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ گونج اٹھی اور برآمدے کی پوری چوڑائی سے گولیاں اس پختہ فرش کے پار لان، پھاٹک اور اس سے ملحقہ حصے پر بارش کی طرح برسنے لگیں۔ گولیوں کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی چیخوں کا طوفان سا برپا ہو گیا اور آسیہ نے ایک اور چھلانگ لگائی اور برآمدے میں پہنچ کر تیزی سے ایک کمرے کے دروازے میں گھس گئی۔ اس نے کمرے میں گھستے ہی دروازہ بند کر دیا اور بجلی کی سی تیزی سے اس کمرے کے کونے میں موجود اپنے چھوٹے سے کتے کی طرف دوڑ پڑی جو کونے کے ساتھ کھڑکی پر چڑھا ہوا تھا اور شیشے سے باہر دیکھ رہا تھا۔ جب کہ اس نے اپنی ایک ٹانگ کھڑکی کے کونے میں موجود ایک لوہے کے چوکور ٹکڑے پر رکھی ہوئی تھی۔ ٹانگ کی مدد سے اس نے اس چوکور ٹکڑے کو اچھی طرح دبایا ہوا تھا اور ساتھ ہی ساتھ وہ آہستہ آہستہ بھونک بھی رہا تھا۔

"ویری گڈ جیکی ــــ ویری گڈ ــــ اب آ جاؤ" ــــ آسیہ نے جھک کر

Admin @ www.hibuddiez.com

کتے کو اندر کی سے اٹھا لیا۔ اس چوکور حصے پر سے اس کی ٹانگ ہٹتے ہی باہر برستی ہوئی گولیاں یکلخت بند ہو گئیں۔ کیونکہ وہ دبا ہوا چوکور حصہ کتے کی چھوٹی سی ٹانگ ہٹتے ہی باہر ابھر آیا تھا۔

آسیہ کتے کو اٹھائے تیزی سے دوڑتی ہوئی درمیانی دروازہ کراس کر کے اس چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گئی جو لفٹ کی طرح نیچے اتر آیا تھا اور چند لمحوں بعد لفٹ تیزی سے نیچے اترتی چلی گئی۔ لفٹ رکتے ہی وہ دوڑتی ہوئی اس ہال نما کمرے میں پہنچی جہاں وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو چھوڑ آئی تھی کر دوسرے لمحے وہ پاگلوں کے سے انداز میں ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ ہال خالی پڑا ہوا تھا۔ وہاں عمران تو عمران اس کا ایک ساتھی بھی موجود نہ تھا۔

"گگ — گگ — کیا مطلب — کیا یہ بدروحیں تھیں" — آسیہ نے پاگلوں کے سے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں مس گنج آشیانی — بدروحیں تو عورتوں سے نہیں ڈرتیں۔ یہ تو بیچاری نیک روحیں ہوتی ہیں جن کے لئے اللہ میاں نے عورتوں کو شجر ممنوعہ بنا رکھا ہے" — اچانک ایک کونے میں سے عمران نے نمودار ہوتے ہوئے کہا۔ اور وہ تیزی سے اس طرف مڑی۔

"وہ — وہ کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک —" آسیہ نے عمران کو دیکھتے ہی چیخ کر کہا۔

"مجھے معلوم ہے — میں نے اس مشین سے باہر کا سارا منظر بھی دیکھ لیا ہے اور وہ خفیہ راستہ بھی ڈھونڈ نکالا ہے جس میں سے تم ہمیں نکال کر لے جانا چاہتی تھی — آؤ میرے ساتھ — ویسے تمہارا یہ کتا بڑا ٹرینڈ ہے" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو آسیہ بری طرح چونک پڑی۔

"اوہ! — تم نے خفیہ راستہ کیسے ڈھونڈ لیا اور مشین بھی آپریٹ کر لی — یہ کیسے ممکن ہے" — آسیہ کا ذہن ابھی تک حیرت کے زلزلوں کی زد میں آیا ہوا تھا۔

"اگر تمہارا یہ چھوٹا سا جیکی مشین گنیں چلا سکتا ہے تو بہرحال میں تو انسان ہوں — آؤ جلدی کرو۔ ہم تمہاری وجہ سے رک گئے تھے۔ آؤ" — عمران نے کہا اور جلدی سے آگے بڑھ کر آسیہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے اس کونے کی طرف کھینچا جدھر سے وہ نمودار ہوا تھا۔

"میں نے انہیں مار ڈالا ہے اور وہ یہ تہہ خانہ نہیں ڈھونڈ سکتے ہمیں بھاگنے کی ضرورت نہیں — میں ڈیڈی سے بات کرتی ہوں وہ ان کی لاشیں غائب کرا دیں گے" — آسیہ نے احتجاجی لہجے میں کہا۔

"وہ کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک دونوں بچ گئے ہیں — تمہارے واپس اچھلتے ہوئے آدمی نے ان پر گر کر فوری طور پر انہیں گولیوں سے بچا لیا اور پھر وہ تیزی سے جیپ کی آڑ میں ہو گئے — اور اب انہوں نے بموں سے اس پورے فارم ہاؤس کی اینٹ سے اینٹ بجا دینی ہے — جلدی آؤ" — عمران نے اسے کھینچتے ہوئے کہا۔

— کونے کے قریب جا کر اس نے دیوار کی جڑ میں پیر مارا تو دیوار درمیان سے پھٹ گئی اور دوسری طرف جاتی ہوئی سرنگ صاف دکھائی دینے لگی۔ وہاں سرنگ میں عمران کے ساتھی موجود تھے۔

"اوہ آئیے" — آسیہ نے عمران کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے وہ سرنگ میں دوڑنے لگی۔ عمران نے مڑ کر

Admin @ www.hibuddiez.com



دیوار دوبارہ برابر کی اور پھر تیزی سے اس سرنگ میں دوڑنے لگا۔ اس کے ساتھی بھی اس کی پیروی کرنے لگے۔

سرنگ خاصی طویل و عریض تھی اور کئی جگہوں سے گھوم کر آگے بڑھ رہی تھی۔

"یہ سرنگ کہاں جاکر نکلتی ہے ——— کہیں سیدھی تحت الثریٰ میں تو نہیں پہنچ جاتی" ——— عمران نے دوڑتے دوڑتے آسیہ سے مخاطب ہوکر کہا۔

"یہ سرنگ دو میل لمبی ہے اور ایک ٹوٹے ہوئے فارم ہاؤس میں جاکر ختم ہوتی ہے جو دریا کے کنارے پر ہے ——— وہاں سے ہم لانچ کے ذریعے دریا پار کرکے آسانی سے زیرو ہاؤس تک پہنچ سکتے ہیں ——— زیرو ہاؤس ڈیڈی کا ایک خفیہ اڈہ ہے وہاں ہر قسم کا سامان موجود ہے جیپیں۔ کاریں۔ مسلح آدمی۔ میک اپ کا سامان۔ ہر چیز موجود ہے" ——— آسیہ نے دوڑتے دوڑتے کہا اور عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

اور پھر واقعی سرنگ کا اختتام ایک کھنڈر نما فارم ہاؤس میں جاکر ہوا جس کے بالکل کنارے پر ایک خاصا چوڑا دریا بہہ رہا تھا۔

فارم ہاؤس سے نکل کر وہ سب تیزی سے دوڑتے ہوئے ایک درختوں کے جھنڈ میں پہنچے۔ وہاں واقعی ایک بڑی سی لانچ موجود تھی اس طرف کوئی آدمی نہ تھا۔ لانچ آسیہ نے چلائی اور تھوڑی ہی دیر بعد وہ دریا پار کرکے اسی طرح کے درختوں کے جھنڈ تک پہنچ گئے جو بالکل دریا کے کنارے پر تھا اور یہاں جھنڈ کے اندر دور



تک ایک کھاڑی سی چلی گئی تھی۔ آسیہ نے لانچ وہاں چھوڑ دی اور ایک بار پھر کھیتوں کے درمیان دوڑتے ہوئے آگے بڑھتے گئے۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑی سڑک کے کنارے پہنچ گئے جس کی دوسری طرف ایک بڑا سا سیڈ فارم نظر آرہا تھا۔ یہ پیلے رنگ کی بڑی سی عمارت تھی جس پر سیڈ فارم کا جہازی سائز کا بورڈ لگا دور سے نظر آرہا تھا آسیہ کا رُخ اسی سیڈ فارم کی طرف تھا۔

"یہ زیرو ہاؤس ہے ———؟" عمران نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں! ——— اوپر تو سیڈ فارم ہے لیکن نیچے زیرو ہاؤس ہے ——— ڈیڈی کے گروپ کا ایک اہم مرکز ——— طلحہ اس کا انچارج ہے اور وہ سیڈ فارم کا مالک بھی ہے ——— یہاں کا بڑا بااثر اور حکومت کا آدمی ہے اس کے تعلقات براہ راست صدر مملکت سے ہیں اس لئے آج تک کوئی اس پر ذرا برابر بھی شک نہیں کرسکا" ——— آسیہ نے دوڑتے دوڑتے ساری تفصیل بتائی اور چند لمحوں بعد وہ سب سیڈ فارم کی عمارت کے بند پھاٹک کے قریب پہنچ گئے۔ آسیہ نے آگے بڑھ کر پھاٹک کا اوپر کا کنڈا خود ہٹایا اور پھاٹک کھول دیا۔ وہ سب اندر داخل ہوگئے یہ خاصی وسیع عمارت تھی اور اس کے وسیع و عریض صحن میں پلاسٹک کے بڑے بڑے تھیلے پڑے ہوئے تھے۔ ایک طرف دو جیپیں بھی کھڑی تھیں۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی ایک سائیڈ پر بنی ہوئی کوٹھڑی میں سے ایک آدمی باہر نکل آیا۔

"مس آسیہ آپ! ——— یہ کون لوگ ہیں ———؟ آپ کی وجہ سے ہم نے کوئی مداخلت نہیں کی" ——— اس آدمی نے حیرت سے عمران

Admin @ www.hibuddiez.com

اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ارے کیا یہ اصلی مس نہیں ہیں ——— ان کی شادی ہو چکی ہے ——؟" عمران نے چونک کر اس آدمی سے پوچھا تو اس آدمی کے ساتھ ساتھ تمام ساتھی بھی عمران کے اس عجیب اور قدرے ناشائستہ الفاظ پر چونک پڑے۔

"کیا مطلب ——— کیا تم پاگل ہو ——— ایک ہاتھ دوں گا تو دانت باہر آ جائیں گے" ——— اس ادھیڑ عمر آدمی نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے اتنا غصہ کرنے کی کیا ضرورت ہے ——— چلو میں عقلمندانہ کی بجائے احمقانہ انداز میں پوچھ لیتا ہوں ——— ویسے بزرگ سچ کہتے ہیں کہ سامنے والے کی سمجھ کا اندازہ لگا کر سوال پوچھنا چاہیے ——— چلو یہ بتا دو کہ تم مداخلت اس لئے کرتے کہ آسیہ صاحبہ کے ساتھ شادی نہ ہو سکے ——— یہ صرف اسی صورت میں ہو سکتا تھا کہ آسیہ صاحبہ پہلے سے شادی شدہ ہوتیں ——— اب سمجھ میں آئی بات" ——— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا بات ہے آسیہ ——— تم یہاں کیوں آئی ہو ——— اور یہ لوگ کون ہیں ———؟" اسی لمحے برآمدے میں سے ایک قدرے فربہ جسم کے نوجوان نے باہر نکلتے ہوئے پوچھا اور پہلے آنے والے ادھیڑ عمر آدمی جس نے عمران کو جواب دینے کے لئے منہ کھولا ہی تھا۔ فربہ جسم نوجوان کی بات سنتے ہی منہ دوبارہ سختی سے بھینچ لیا۔

"یہ طلحہ ہے میرا منگیتر ——— اور سنو! یہ انتہائی غصے والا آدمی ہے اس کے سامنے کوئی بکواس نہ کرنا ——— ہاں" ——— آسیہ نے قدرے



قریب لاتے ہوئے قریب کھڑے عمران سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ طلحہ منگیتر ——— واہ! خوبصورت نام ہے ——— ہمارے ہاں تو ایسے نام گلوکاروں کے ہوتے ہیں جیسے منگیشکر اور ملما نیکر ——— ویسے یہ منگیتر زیادہ خوبصورت نام ہے ——— کیا گاتے ہیں موصوف ٹھمری۔ دادرا۔ مالکونس۔ بھیروی۔ راگ ملہار" ——— عمران کی زبان یہاں کی قینچی سے بھی زیادہ تیز چل پڑی اور آسیہ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"میں نے پوچھا ہے ——— یہ کون لوگ ہیں" ——— اس دوران طلحہ نے قریب آتے ہوئے پوچھا۔ اس نے شاید عمران کی بات سن لی تھی اس لئے وہ حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھ رہا تھا۔

"طلحہ ——— یہ ڈیڈی کے مہمان ہیں۔ پاکیشیا کے علی عمران۔ اور یہ اس کے ساتھی ——— اسرائیلی ایئر فورس۔ جی۔ پی۔ فائیو اور ریڈ آرمی ان کے پیچھے لگی ہوئی تھی ——— یہ ہمارے فارم ہاؤس میں آ گئے پھر کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک وہاں آ گئے ——— کرنل ڈیوڈ نے مجھ پر تشدد کر کے ان کے متعلق پوچھا جس پر ڈیڈی نے میرا اشارہ سمجھ کر ان پر آٹومیٹک گنوں کا فائر کھول دیا اور ہم سرنگ سے نکل کر یہاں آ گئے" ——— آسیہ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا کے علی عمران ——— اور یہ ——— اوہ نو ——— یہ فراڈ ہے۔ یہ احمق آدمی عمران نہیں ہو سکتا ——— کون ہو تم ——— سچ سچ بتاؤ ورنہ کھال ادھیڑ دوں گا" ——— طلحہ کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا۔

"ماشاء اللہ ——— ماشاء اللہ ——— ابو عبدل واقعی بے حد عقلمند آدمی

Admin @ www.hibuddiez.com


ہے۔ اپنے گروپ میں بقرعید کے لئے قصاب پہلے سے ہی ملازم رکھ چھوڑا ہے ۔۔۔ واقعی بقرعید پر بڑی پریشانی ہوتی ہے ۔ لیکن پھر تو آپ کا نام طلحہ منگیتر کی بجائے طلحہ قصائیکر ہونا چاہیئے تھا۔۔۔ کتنے پیسے لگتے ہیں یہاں نام کی تبدیلی کا اشتہار دینے میں" ۔۔۔ عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"ماسٹر ۔۔۔ چیف باس کی کال آئی ہے" ۔۔۔ اچانک برآمدے سے ایک مسلح نوجوان دوڑتا ہوا ان کی طرف آیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا مگر خاصی جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا۔

"چیف باس کی کال" ۔۔۔ طلحہ نے چونک کر کہا اور جلدی سے اس آدمی کے ہاتھ سے ٹرانسمیٹر لے لیا۔

"یس سر ۔۔۔ طلحہ اٹنڈنگ ۔ اوور" ۔۔۔ طلحہ کا لہجہ خاصا مؤدبانہ تھا۔

"طلحہ ! ۔۔۔ پاکیشیا کے علی عمران صاحب اپنے ساتھیوں سمیت میرے ذاتی فارم میں پہنچے تھے۔ لیکن ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ جی پی فائیو اور ریڈ آرمی نے فارم ہاؤس پر بمباری شروع کرا دی ہے ۔۔۔ گو یہ لوگ جس تہہ خانے میں موجود ہیں وہ بم پروف ہے لیکن مجھے آسیہ کی طرف سے فکر ہے ۔۔۔ اور پھر اس بمباری کے نتیجے میں وہ تہہ خانہ لازماً ٹریس ہو جائے گا اور اس کے بعد یقیناً پوری اسرائیلی فوج اس پر ٹوٹ پڑے گی ۔۔۔ آسیہ کو یہ تو معلوم ہے کہ وہاں سے خفیہ سرنگ جاتی ہے لیکن اُسے اس سرنگ کو کھولنے کا طریقہ معلوم نہیں ۔۔۔ تم فوراً اپنے گروپ کے ساتھ فارم ہاؤس پر ریڈ کر دو اور جس طرح بھی ہو سکے ان لڑکیوں کو وہاں سے نکال لاؤ ۔۔۔ چاہے اس کے لئے تمہیں کتنی قربانی کیوں نہ دینی پڑے ۔۔۔ یہ لوگ پورے فلسطین کے لئے انتہائی قیمتی ہیں۔ اوور"۔ ابوعبدل نے چیخ چیخ کر پوری طرح تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"باس ! ۔۔۔ مس آسیہ چند اجنبیوں کے ساتھ ابھی یہاں پہنچ چکی ہیں۔ وہ تو کہہ رہی ہیں کہ یہ پاکیشیا کا علی عمران ہے ۔۔۔ لیکن مجھے یقین نہیں آ رہا۔ اوور" ۔۔۔ طلحہ نے عمران کی طرف تلخ نظروں سے دیکھتے ہوئے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو ۔ یہاں پہنچ چکے ہیں ۔۔۔ میری بات کراؤ عمران صاحب سے ۔ اوور" ۔۔۔ ابوعبدل کی حیرت سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور طلحہ نے اسی طرح ہونٹ بھینچے بھینچے ٹرانسمیٹر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو ابوعبدل ! ۔۔۔ ویسے یہ نام میری سمجھ میں نہیں آیا ۔۔۔ یہاں شاید الٹے نام رکھنے کا رواج ہے ۔۔۔ تمہاری ایک ہی بیٹی ہے آسیہ اور جہاں تک مجھے معلوم ہے عبدل نام کا کوئی بیٹا نہیں ہے پھر تمہارا نام ابوعبدل کی بجائے ابوآسیہ ہونا چاہیئے تھا ۔۔۔ ادھر مسٹر طلحہ کا نام بھی غلط ہے ۔۔۔ ایک قصائی کا نام طلحہ منگیتر کی بجائے طلحہ قصائیکر ہونا چاہیئے ۔ اگر یہاں اسی طرح ناموں کی تبدیلی کے اعلانات کی رقم مجھے ادا کرنی پڑی تو میں تو مفلس اور قلاش ہو جاؤں گا۔ اوور" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ عمران صاحب ! ۔۔۔ ضرور آپ کو کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے ۔ طلحہ کا نام طلحہ صالح ہے ۔ طلحہ منگیتر نہیں ۔۔۔ البتہ یہ آسیہ کا منگیتر ضرور ہے ۔۔۔ رہا میرا نام ۔۔۔ تو ہمارے ان لڑکیوں کے نام پر نسبت نہیں

Admin @ www.hibuddiez.com

رکھی جاتی۔ اور عبدل میرا بیٹا ضرور تھا لیکن وہ بچپن میں ہی فوت ہو گیا تھا۔ لیکن آپ وہاں سے کیسے نکل آئے ——— آسیہ کو تو سرنگ کا راستہ معلوم نہ تھا اور پھر آسیہ تو باہر تھی۔ اوور" ——— ابو عبدل نے بڑی سنجیدگی سے وضاحت کرتے ہوئے پوچھا۔

"وہ دراصل میں نے سونے کی کوشش کی تو برے برے خواب آنے لگے ——— چنانچہ میں نے سونا بند کر کے چاندی کی تلاش شروع کر دی۔ ویسے بھی ہمارے مذہب میں مردوں کے لئے سونا پہننے کی اجازت نہیں ہے اور جب چاندی کی تلاش شروع ہوئی تو تمہاری وہ مشین مجھے چاندی کی نظر آنے لگی بس میں نے سوچا کہ چلو منافع کے طور پر اس مشین کو کھول کر اس میں سے چاندی ہی نکالی جائے۔ لیکن اس مشین نے مجھ سے سودا بازی شروع کر دی۔ اس نے چاندی دینے کی بجائے سرنگ کا راستہ بتا دیا۔ اوور" ——— عمران نے جواب دیا۔

"اوہ! ——— تو آپ نے اس جدید ترین مشین کو آپریٹ کر لیا۔ ویری گڈ۔ بہرحال مجھے یہ سن کر انتہائی اطمینان ہوا ہے کہ آپ نہ صرف ان لوگوں کے چنگل سے بچ گئے ہیں بلکہ آسیہ کی زندگی بھی بچ گئی ہے ——— آپ ٹرانسمیٹر طلحہ کو دیں میں اسے آپ کے متعلق ہدایات دے دوں۔ اوور" اس بار ابو عبدل نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے ٹرانسمیٹر طلحہ کے ہاتھ میں پکڑا دیا جو اب انتہائی حیرت بھرے انداز میں کھڑا پلکیں جھپکا رہا تھا۔ اسے حیرت اس بات پر تھی کہ ابو عبدل انتہائی سخت مزاج آدمی مشہور تھا اس کے سامنے آج تک کسی کا مذاق کرنا تو ایک طرف کسی کو اس کے سامنے مسکرانے کی بھی جرأت نہ ہوتی تھی حتیٰ کہ فلسطین کے عظیم



رہنما کی بات بھی ابو عبدل کی سخت مزاجی کی وجہ سے اس سے قدرے ڈر کر بات کرتے تھے جبکہ یہ احمق سا نوجوان ان سے ایسے انداز میں بات کر رہا تھا جیسے وہ ابو عبدل کی بجائے کسی عام آدمی سے بات کر رہا ہو۔

"یس باس۔ اوور" ——— طلحہ نے ٹرانسمیٹر لیتے ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"طلحہ! ——— عمران اور اس کے ساتھیوں کو زیرو ہاؤس میں لے جاؤ۔ اب ان کی حفاظت تمہارے ذمے ہے۔ ہو سکتا ہے کہ پی فائیو اور ریڈ آرمی اس کا کھوج نکال کر وہاں تک پہنچ جائیں اور پھر یقیناً وہ سیڈ فارم میں بھی آئیں گے ——— اس لئے تم نے ہر قیمت پر ان کی حفاظت کرنی ہے کیونکہ ریڈ آرمی اور پی فائیو کی کارروائیوں کی رپورٹیں مل رہی ہیں جب یہ اس علاقے سے نکل جائیں گی تب میں زیرو ہاؤس آؤں گا ——— اور سنو! اگر تم نے عمران صاحب سے کوئی بدتمیزی کی تو تمہارے ٹکڑے زمین میں دفن کر دوں گا۔ سمجھے۔ اوور" ——— ابو عبدل کا لہجہ انتہائی کرخت تھا۔

"یس باس! ——— آپ بے فکر رہیں۔ آپ کے احکام کی تعمیل ہو گی۔ اوور" ——— طلحہ نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ اور پھر دوسری طرف سے "اوور اینڈ آل" کا فقرہ سنتے ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"میں شرمندہ ہوں عمران صاحب! ——— آپ سے میں نے گستاخانہ لہجے میں بات کی ہے" ——— طلحہ نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن وہ پسینہ تو نہیں آ رہا تمہیں" ——— عمران نے چونک کر کہا۔

"پسینہ ——— کیا مطلب" ——— طلحہ عمران کی بات سن کر بری طرح چونک پڑا۔

"سنا تو یہی ہے کہ جب آدمی شرمندہ ہوتا ہے تو اس کی پیشانی پر پسینہ

Admin @ www.hibuddiez.com

بہنے لگتا ہے۔ اس طرح اس کی شرمندگی ڈھل جاتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو طلحہ بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوہ عمران صاحب!۔۔۔ اب واقعی مجھے پسینہ آجانا چاہیئے"۔۔۔ طلحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ جب آجائے تو مجھے بتا دینا۔۔۔ فی الحال صرف اتنا بتا دو کہ کیا اب باقی ساری عمر ہمیں یہیں کھڑا رہنا پڑے گا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔ آئیے آئیے"۔۔۔ طلحہ نے کہا اور جلدی سے برآمدے کی طرف مڑ گیا۔

"آؤ بھئی۔۔۔ شاید یہاں چاندی کی بجائے سونا نصیب ہو جائے"۔ عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور تیزی سے چلتا ہوا طلحہ کے پیچھے برآمدے کی طرف بڑھ گیا۔



"ریڈ ٹارگٹ کے مکمل تباہ ہو جانے کے بعد مجھے تم دونوں کے بارے میں سختی سے سوچنا پڑے گا"۔۔۔ صدر مملکت نے بڑی طرح ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

اس وقت کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک دونوں پریذیڈنٹ کی سپیشل ایئر پریذیڈنٹ ہاؤس میں ان کے سامنے موجود تھے۔ دونوں کے چہرے لٹکے ہوئے تھے اور وہ سر جھکائے کھڑے تھے۔

"سر۔۔۔ وہ نجانے کہاں چلے گئے ہیں۔۔۔ ہم نے انہیں ٹریس کر لیا تھا لیکن۔۔۔۔" کرنل ڈیوڈ نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں!۔۔۔ مجھے ایئر کمانڈر کی طرف سے بھی تفصیلی رپورٹ مل چکی ہے۔۔۔ چھ گن شپ ہیلی کاپٹر تباہ ہو چکے ہیں۔۔۔ ابو عبدل کا فارم ہاؤس تم نے تباہ کر دیا ہے۔۔۔ ابو عبدل کی بیٹی پر تم نے تشدد کیا ہے۔۔۔ ابو عبدل کی شکایت مجھے مل چکی ہے۔۔۔ لیکن تم نے حاصل

Admin @ www.hibuddiez.com

کیا کیا ہے ۔۔۔ بولو! جواب دو ۔۔۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی جن ہیں یا بھوت ۔۔۔ مافوق الفطرت ہیں ۔۔۔ آخر کیا ہیں ۔۔۔" صدر مملکت نے انتہائی غصیلے لہجے میں سامنے موجود میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔ ان کا لہجہ خاصا غضب ناک تھا۔

"جناب! ۔۔۔ وہ لوگ اس فارم ہاؤس میں داخل ہوئے ہیں۔ ہم نے فارم ہاؤس کو گھیر لیا ۔۔۔ ابو عبدل کی بیٹی آسیہ نے انہیں چھپا لیا ۔۔۔ جب میں نے آسیہ سے ان کا پتہ پوچھا تو اچانک اس فارم ہاؤس سے ہم پر مشین گنوں کے فائر کھول دیئے گئے ۔۔۔ ہم دونوں کی جانیں بس اتفاق سے بچ گئیں ۔۔۔ اس کے بعد ہم نے فارم ہاؤس کو کھود ڈالا۔ لیکن نہ وہ آسیہ ملی اور نہ وہ لوگ ۔۔۔ آسیہ کی اس پُراسرار گمشدگی بنا رہی ہے کہ آسیہ ان لوگوں کے ساتھ فرار ہوئی ہے اس کا مطلب ہے کہ ابو عبدل ان کے ساتھ ملوث ہے" ۔۔۔ اس بار کرنل فرانک نے جواب دیا۔

"آسیہ شدید زخمی حالت میں ہسپتال میں پڑی ہوئی ہے ۔۔۔ وہ تمہارے تشدد کے خوف کی بنا پر اندر چھپ گئی تھی اور تم نے مبادی کرا کر فارم ہاؤس تباہ کر دیا ۔۔۔ وہ تو مر جاتی اگر وہ ایک دیوار کی جھڑی میں نہ ہوتی اور چھت کا سٹرکچر اُسے ڈھانپ نہ لیتا ۔۔۔ تمہاری واپسی کے بعد ابو عبدل کے آدمیوں نے اُسے وہاں سے نکال کر ہسپتال پہنچایا ہے۔ ابھی اس کی حالت خطرے سے باہر نہیں ہے اور تم جانتے ہو کہ ابو عبدل شاکر سرات کے مقابلے میں اسرائیلی حکومت کے لئے کتنا کام کر رہا ہے ۔۔۔ اگر ابو عبدل نہ ہوتا تو شاکر سرات ہمارے لئے بے پناہ



مشکلات پیدا کر دیتا" ۔۔۔ صدر مملکت نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"سر ۔۔۔ ہم نے تو سارا ملبہ دیکھ لیا تھا لیکن آسیہ تو وہاں نہیں ملی تھی" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ کے لہجے میں حیرت تھی۔

"تمہیں تو دنیا نظر نہیں آتی ۔۔۔ تم تو اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کر رہے تھے ۔۔۔ بہرحال اب سن لو! ۔۔۔ اب تم دونوں نے کوئی کارروائی نہیں کرنی ۔۔۔ اب کل ریڈ مارگٹ نے عمل ہونا ہے اس وقت تک تم نے خاموش رہنا ہے ۔۔۔ میں نے تمام پلاننگ مکمل کر لی ہے ۔۔۔ ریڈ اسکوائر کی حفاظت ریڈ ایرو کا کرنل ہارڈ اور مارڈ کا کرنل جاگورا کریں گے ۔۔۔ تم دونوں نے البرٹ ہال پر نظام رکھنا ہے ۔۔۔ یہ لو اس پلاننگ کی فائل۔ اور جس طرح فائل میں منصوبہ بندی ہوئی ہے۔ ویسے ہی تم نے کرنا ہے۔ جاؤ" صدر مملکت نے میز کے کنارے پر رکھی ہوئی فائل اٹھائی اور ان کی طرف بڑھا دی۔

کرنل ڈیوڈ نے فائل لی اور پھر ان دونوں نے صدر مملکت کو سیلوٹ کیا اور مڑ کر کمرے سے باہر نکل گئے۔

ان دونوں کے باہر جاتے ہی صدر مملکت نے میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس سر" ۔۔۔ دوسری طرف سے پی۔ اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ایئر مارشل کو سلام بھجوا دو" ۔۔۔ صدر مملکت نے سخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد دروازہ کھلا ۔۔۔ اسرائیل کا ایئر مارشل

Admin @ www.hibuddiez.com

وکٹر جان اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر ایئر مارشل کی یونیفارم تھی اس نے اندر داخل ہوتے ہی صدر مملکت کو سیلوٹ کیا۔

"آؤ وکٹر ۔۔۔ بیٹھو" ۔۔۔ صدر مملکت نے سر ہلا کر سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا اور ایئر مارشل ۔۔ "یس سر" ۔۔۔ کہہ کر میز کی دوسری طرف رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"وکٹر جان! ۔۔۔ تمہیں لیبارٹری سے ڈاکٹر لارنس۔ اس کے ساتھیوں اور مشین کو لے آنے کے متعلق تفصیلی ہدایات مل چکی ہیں" ۔۔۔ صدر مملکت نے اس کے بیٹھتے ہی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر! ۔۔۔ اور ہدایات کے مطابق تمام انتظامات مکمل کئے جا چکے ہیں سر ۔۔۔ رات کو ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے ایک بڑا ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر لیبارٹری کے اوپر پہنچ جائے گا اور ہیلی کاپٹر کی حفاظت کے لئے جنگجو لڑاکا طیاروں کا پورا سکواڈرن کر رہا ہو گا ۔۔۔ اس کا انچارج میں خود ہوں گا ۔۔۔ جس جگہ لیبارٹری ہے اس کے گرد چاروں طرف دو دو کلومیٹر کے ایریے میں ملٹری چپے چپے پر پھیلی ہوئی ہو گی ۔۔۔ اس کے علاوہ اوپر آسمان کی بلندیوں پر دو آئی اک طیارے پورے علاقے کی دور دور تک مکمل نگرانی کر رہے ہوں گے۔ اس کے بعد ہیلی کاپٹر پائلٹ لیبارٹری کے اندر موجود کرنل ہارڈ سے رابطہ قائم کرے گا ۔۔۔ مخصوص کوڈ دوہرائے جائیں گے۔ جب کوڈ مکمل ہو جائیں گے تو لیبارٹری کی سیل کھول دی جائے گی اور پھر ہیلی کاپٹر اندر چلا جائے گا ۔۔۔ اندر کرنل ہارڈ نے اس ہیلی کاپٹر اور اس کے پائلٹ کی مکمل سکریننگ کے انتظامات کر رکھے ہیں تاکہ ہر قسم کا شک و شبہ



ختم ہو جائے۔ ہیلی کاپٹر پائلٹ کے ساتھ گارڈ کے چیف کرنل جاگورا ہوں گے ۔۔۔ پائلٹ کے لئے میں نے چیمبرلین کا انتخاب کیا ہے۔ اس کی وفاداری ہر قسم کے شک و شبہ سے بالاتر ہے ۔۔۔ جب کرنل ہارڈ مطمئن ہو جائیں گے تو پھر وہ ڈاکٹر لارنس کو اطلاع دیں گے اور ڈاکٹر لارنس اپنے ساتھیوں اور مشین سمیت اس ہیلی کاپٹر میں سوار ہو جائیں گے ۔۔۔ کرنل ہارڈ بھی ان کے ہمراہ ہوں گے اور ہیلی کاپٹر باہر آ جائے گا ۔۔۔ اس کے بعد ہیلی کاپٹر اسی طرح ریڈ اسکوائر کی عمارت کے ساتھ وسیع میدان میں اتارا جائے گا ریڈ اسکوائر پر اس دوران گارڈ اور ریڈ ایرو کے ایجنٹ پہنچ چکے ہوں گے ۔۔۔ ڈاکٹر لارنس اور اس کے ساتھیوں کو ریڈ اسکوائر میں پہنچا دیا جائے گا اور کرنل ہارڈ اور کرنل جاگورا عمارت کا کنٹرول سنبھال لیں گے اور فوج اور ایئر فورس واپس چلی جائے گی" ۔۔۔ ایئر مارشل وکٹر جان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ! ۔۔۔ لیکن اس بات کا خیال رہے کہ جب ہیلی کاپٹر ڈاکٹر لارنس اور اس کی مشین کو لے کر لیبارٹری سے باہر آئے تو ہر طرف مکمل اندھیرا ہونا چاہئے ۔۔۔ تمام لائٹس بند ہونی چاہئیں ۔۔۔ میرا مطلب ہے کہ ہیلی کاپٹر کی اپنی لائٹس بھی بند ہوں ۔۔۔ ویسے میں نے ہدایات دے دی ہیں جیسے ہی ہیلی کاپٹر لیبارٹری سے باہر نکلے گا تل ابیب اٹامک بجلی گھر سے بجلی کی سپلائی منقطع کر دی جائے گی۔ اس طرح پورے تل ابیب پر مکمل اندھیرا چھا جائے گا ۔۔۔ جب ڈاکٹر لارنس اور اس کے ساتھی ریڈ اسکوائر کے مخصوص ہال میں پہنچ جائیں گے تب لائٹس کھولی جائیں گی" ۔۔۔

Admin @ www.hibuddiez.com

صدر مملکت نے کہا۔

"بالکل ٹھیک ہے جناب! — اس طرح ان کے وہاں پہنچنے کا کسی کو علم نہ ہو سکے گا" — ایئر مارشل نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"او کے! — اس مشن کی ایک ایک لمحہ کی رپورٹ مجھے براہ راست ملنی چاہیے — اور سنو! اس مشن میں معمولی سی کوتاہی بھی ناقابل معافی ہو گی" — صدر مملکت کا لہجہ بے حد سخت ہو گیا۔

"سر! — کوتاہی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا — بہرحال اس کے باوجود ہم سب انتہائی محتاط رہیں گے" — ایئر مارشل نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے — اب آپ جا سکتے ہیں" — صدر مملکت نے قدرے مطمئن لہجے میں کہا اور ایئر مارشل اجازت ملنے پر اٹھے انہوں نے ایک بار پھر فوجی انداز میں صدر مملکت کو سیلوٹ کیا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

ایئر مارشل کے جانے کے بعد صدر مملکت نے اطمینان کا طویل سانس لیتے ہوئے پشت کرسی کی عقبی سیٹ سے لگا لی اور اس طرح آنکھیں بند کر لیں جیسے ان کے اعصاب پر موجود بے پناہ دباؤ اب ختم ہو گیا ہو اور وہ اپنے آپ کو انتہائی ہلکا پھلکا محسوس کر رہے ہوں۔ ابھی وہ آنکھیں بند کئے بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک میز پر پڑا ہوا ٹیلیفون گنگنا اٹھا۔ صدر مملکت نے چونک کر آنکھیں کھولیں۔ چند لمحے وہ لاشعوری کیفیت میں مترنم آواز میں گنگناتے ہوئے ٹیلیفون کو دیکھتے رہے پھر انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" — صدر مملکت کے لہجے میں خاصا وقار تھا۔

"سر! — وزیر اعظم صاحب بات کرنا چاہتے ہیں" — دوسری طرف



پی۔ اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس — بات کراؤ" — صدر مملکت نے کہا۔

"ہیلو سر — میں پرائم منسٹر بول رہا ہوں" — چند لمحوں بعد وزیر اعظم کی باوقار لیکن قدرے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"فرمائیے" — صدر مملکت نے نرم لہجے میں کہا۔

"میں نے ابرٹ ہال کے بارے میں تمام کارروائی مکمل کر لی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی ان کا بھی انتظام کر لیا ہے کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس والے وہاں حملہ آور ہوں تو ان سے آسانی سے نمٹا جا سکے" — وزیر اعظم نے جواب دیا۔

"گڈ! — مجھے یقین ہے کہ آپ کے انتظامات بارآور ثابت ہوں گے" — صدر مملکت نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تھینک یو سر — بس مجھے یہی اطلاع دینی تھی" — وزیر اعظم نے جواب دیا۔

"تھینک یو — گڈ بائی" — صدر مملکت نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھے اور عقبی ریٹائرنگ روم کی طرف بڑھ گئے وہ اب وہاں کچھ دیر آرام کر لینے کا فیصلہ کر چکے تھے۔

آپ چاہتے کیا ہیں ـــــ آپ مجھے کھل کر بتائیں ـــ تاکہ میں آپ کے حسب منشا تمام انتظامات کر لوں گی ـــــ شیخہ ابوعبد... نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ تھوڑی دیر پہلے زیرو ہاؤس پہنچی ... اس نے عمران کو بتایا تھا کہ اس نے ہر قسم کا شک ختم کرنے کے لئے اپ... گروپ کی ایک لڑکی کو آسیہ بنا کر ہسپتال پہنچا دیا ہے۔ اس لڑکی کا جسم ... قد و قامت بالکل آسیہ کی طرح ہے اور اس کے جسم اور خصوصی طور پر ... چہرے پر ایسا میک اپ کیا گیا ہے کہ وہ شدید زخمی معلوم ہوتی ہے اور ... ہسپتال کے اس خصوصی وارڈ میں اس کے گروپ کے ڈاکٹرز موجود ہیں ... اور ساتھ ہی اس نے یہ بھی بتایا کہ صدر مملکت تک وہ آسیہ کے زخمی ... ہو کر ہسپتال پہنچنے اور فارم ہاؤس کو ناجائز طور پر تباہ کرنے کی شکایت ... بھی پہنچا چکا ہے اور صدر مملکت نے نہ صرف اس سے معذرت کی ... ہے بلکہ کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک دونوں کو سخت سرزنش کرنے کا وعدہ ...



Admin @ www.hibuddiez.com

...کیا ہے ـــــ اس پر عمران نے کھل کر اس کی عقلمندی کی تعریف کی لیکن ... ابوعبدل عمران کے مشن کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنا چاہتا تھا۔ ... عمران اسے فی الحال ٹالے جا رہا تھا جبکہ ابوعبدل کا اصرار مسلسل ... بڑھتا جا رہا تھا۔

دیکھئے ابوعبدل! ـــ اس مشن کا تعلق فلسطین سے بالکل نہیں ہے ... پاکیشیا کا اپنا معاملہ ہے۔ اس لئے میں اس معاملے میں آپ کو ملوث ... نہیں کرنا چاہتا" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب! ـــ آپ نے فلسطین کے لئے جو کچھ آج تک کیا ... ہے اس کے لئے فلسطین کا بچہ بچہ آپ کا احسان مند ہے اور پاکیشیا کو ... ہم اپنا دوسرا وطن سمجھتے ہیں ـــــ اگر اسرائیل آج اعلان کر دے کہ وہ ... فلسطین کی آزادی کی قیمت پاکیشیا کے خاتمے پر چاہتا ہے ـــــ تو یقین ... کیجئے ہم پاکیشیا کو ختم کرنے کی بجائے فلسطین کا مطالبہ چھوڑنے پر تیار ہو ... جائیں گے" ـــــ ابوعبدل نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا اس کے ... لہجے میں موجود خلوص اس قدر واضح تھا کہ عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں فلسطینیوں کا مشکور ہوں ابوعبدل صاحب! ـــــ بہرحال ... آپ کا خلوص واقعی قابل قدر ہے لیکن اس بار پرابلم اس قدر الجھا ... ہوا اور ٹیڑھا ہے کہ باوجود کوشش کے ہم ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ ... سکے" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"آخر پتہ تو چلے کہ ایسا کیا معاملہ ہے ـــــ ہمیں تو ایسے کسی معاملے کا علم نہیں ہے۔ حالانکہ یہاں آنے سے پہلے میں نے اپنی طرف سے بے حد کوشش کی ہے کہ مجھے اس پرابلم کے بارے میں کچھ پتہ چل

Admin @ www.hibuddiez.com

سکے ۔۔۔ لیکن میں مکمل طور پر ناکام رہا ہوں" ۔۔۔ ابو عبدل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسی سے آپ اس معاملے کی اہمیت کا اندازہ لگا لیں" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو آپ مجھے نہیں بتائیں گے" ۔۔۔ ابو عبدل نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"میرا تو خیال ہے کہ آپ فی الحال اس معاملے میں ملوث نہ ہوں۔ آپ نے ہمیں یہاں پناہ دی ہے اور ہماری وجہ سے آپ کا خاصا نقصان ہو چکا ہے ۔۔۔ بس اتنا ہی کافی ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آسیہ" ۔۔۔ ابو عبدل نے آسیہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ڈیڈی" ۔۔۔ قریب بیٹھی آسیہ نے چونک کر پوچھا۔

"کھڑی ہو جاؤ" ۔۔۔ ابو عبدل نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس ڈیڈی" ۔۔۔ آسیہ ایک جھٹکے سے کھڑی ہو گئی۔

"خنجر نکالو اور اپنے دل میں مار دو ۔۔۔ میں عمران صاحب کو اپنے خلوص کی یقین دہانی کے لئے تمہاری قربانی چاہتا ہوں" ۔۔۔ ابو عبدل کا لہجہ بے حد سپاٹ تھا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی ڈیڈی" ۔۔۔ آسیہ نے بھی باپ کی طرح سپاٹ لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے نجانے کہاں سے ایک پتلی دھار کا خنجر نکالا اور پھر اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کے ہاتھ میں موجود خنجر اس کے دل میں گھستا، عمران نے بیٹھے بیٹھے بازو کو حرکت دی اور آسیہ کے ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر فضا میں اچھل کر عمران کے ہاتھ میں پہنچ گیا۔



طاہر اور عمران کے دوسرے ساتھی حیرت سے بت بنے یہ عجیب و غریب اور ناقابل یقین منظر دیکھ رہے تھے۔

"ارے یہ تو واقعی اصلی خنجر ہے ۔۔۔ میں سمجھا کہ وہ سرکس والا خنجر ہے جو لگتا تو ایسے ہے جیسے دل میں گھس رہا ہو ۔۔۔ لیکن دراصل وہ نہیں دھنستا" ۔۔۔ عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے خنجر کو حیرت بھرے انداز میں الٹ پلٹ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ خنجر مجھے دیجئے ۔۔۔ میں نے ڈیڈی کے حکم کی تعمیل کرنی ہے" ۔۔۔ آسیہ کی سپاٹ آواز سنائی دی۔

"تم اطمینان سے بیٹھ جاؤ ۔۔۔ میں تم سے زیادہ اپنے ڈیڈی کا فرمانبردار ہوں ۔۔۔ اگر وہ مجھے یہ حکم دیتے تو اتنی دیر میں خنجر ان کے دل میں گھس چکا ہوتا" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ۔۔۔ میں آپ کو اپنے خلوص کا یقین دلانا چاہتا ہوں ۔۔۔ آپ کا طنز واقعی درست ہے ۔۔۔ مجھے اپنی بیٹی کو یہ حکم دینے کی بجائے اپنے دل میں یہ خنجر مارنا چاہئے تھا۔ لیکن میری جان فلسطین کے لئے اہمیت رکھتی ہے اور فلسطین کی امانت ہے۔ اس لئے مجھے اپنی اکلوتی بیٹی کو یہ حکم دینا پڑا" ۔۔۔ ابو عبدل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی ذہین آدمی تھا کہ عمران کا اس قدر گہرا طنز بخوبی سمجھ گیا تھا۔

"آج مجھے یقین آگیا ہے کہ فلسطین آزاد ہو کر رہے گا ۔۔۔ اور بدترین شکست اسرائیل کے مقدر میں لکھی جا چکی ہے جس قوم میں ایسے

Admin @ www.hibuddiez.com

جذبات ہوں وہ ناقابل شکست ہوتی ہے ۔۔۔ بہرحال مجھے آپ کے خلوص پر کوئی شک نہ تھا۔ آپ غلط سمجھے ہیں ۔۔۔ میں دراصل اس معاملے میں آپ کو ملوث نہ کرنا چاہتا تھا۔ لیکن اب مجبوری ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے خنجر آسیہ کو واپس دیتے ہوئے کہا اور عمران کے اس فقرے پر آسیہ اور ابوعبدل دونوں کے چہرے فرط جذبات سے جگمگا اٹھے تھے۔

"آپ کی زبان خدا مبارک کرے عمران صاحب" ۔۔۔ ابوعبدل نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

اس کے بعد عمران نے اُسے اسرائیل کے پاکیشیا کے خلاف موجودہ مشن کے بارے میں تفصیلات بتا دیں۔

"اوہ! ۔۔۔ اوہ! ۔۔۔ اس قدر بھیانک منصوبہ ۔۔۔ واقعی اس بار اسے اس قدر خفیہ رکھا گیا ہے کہ ہمیں اس کی بھنک تک نہیں پڑی ۔۔۔ میں کل اس ریڈ اسکوائر عمارت کو بموں سے اڑا دوں گا" ۔۔۔ ابوعبدل نے تیز لہجے میں کہا۔

"تو کیا ہوا ۔۔۔ پرسوں بلیو اسکوائر اور اس کے بعد گرین اسکوائر ۔ کتنے اسکوائر آپ تباہ کریں گے ۔۔۔ یہ اس مسئلے کا حل نہیں ہے اور مجھے یقین ہے کہ ریڈ اسکوائر کی حفاظت کے لئے پوری اسرائیلی فوج اور ایئر فورس تعینات کر دی جائے گی" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو آپ کے ذہن میں کوئی راستہ ہو تو مجھے بتائیے" ۔۔۔ ابوعبدل نے پوچھا۔

"دیکھئے! ۔۔۔ ڈاکٹر لارنس ایک لیبارٹری میں اس مشین کو مکمل کر رہا



ہے ظاہر ہے ریڈ اسکوائر میں یہ مشین لیبارٹری سے نکال کر لائی جائے گی ۔۔۔ اگر مجھے کسی طرح اس پروگرام کا علم ہو جاتا تو شاید کوئی راستہ نکل آئے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہونہہ ۔۔۔ واقعی ٹھیک ہے ۔۔۔ ایک منٹ ۔ مجھے سوچنے دیں"۔ ابوعبدل نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ کمرے میں ٹہلنے لگا۔

"اوہ ۔۔۔ ٹھیک ہے ۔ ایک طریقہ ہو سکتا ہے ۔۔۔ ٹھیک ہے" ۔۔۔ چند لمحوں بعد ابوعبدل نے چونکتے ہوئے کہا۔

"کیا طریقہ سوچا ہے آپ نے" ۔۔۔؟ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ اس لیبارٹری کی حفاظت کون کر رہا ہے تو میں بہت کچھ کر سکتا ہوں ۔۔۔ میرے گروپ کے آدمی ہر شعبے میں موجود ہیں اور اس کے لئے یقیناً ملٹری فیلڈ کی خفیہ ایجنسیوں کو تعینات کیا گیا ہو گا اور ملٹری انٹیلی جنس میں میرے آدمی موجود ہیں" ۔۔۔ ابوعبدل نے کہا۔

"کرنل ہارڈ کو آپ جانتے ہیں" ۔۔۔؟ عمران نے پوچھا۔

"کرنل ہارڈ ۔۔۔ اوہ ہاں! ۔۔۔ وہ ملٹری کی ایک انتہائی خفیہ ایجنسی ریڈ ایرو کا چیف ہے" ۔۔۔ ابوعبدل نے چونک کر جواب دیا۔

"اس سے کبھی آپ کی ملاقات ہوتی ہے" ۔۔۔ عمران نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"ہاں کئی بار ۔۔۔ کیوں" ۔۔۔ ابوعبدل نے اس انداز میں جواب دیا جیسے اسے عمران کی بات کا مطلب سمجھ نہ آیا ہو۔

Admin @ www.hibuddiez.com



"اس کا حلیہ بتا دیجیے" ____ عمران نے کہا اور ابو عبدل نے حلیہ بتانا شروع کر دیا۔

"گڈ ! ____ تو میرا اندازہ درست نکلا ____ یہ وہی کرنل ھارڈ ہے جو پہلے ایکریمیا کی ایک سیکرٹ ایجنسی میں تھا ____ میرا اس سے بھرپور انداز میں ٹکراؤ ہو چکا ہے" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بالکل آپ نے درست کہا ہے ____ یہ وہی ہے" ____ ابو عبدل نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ اس وقت کرنل ھارڈ کہاں ہے" ____ عمران نے پوچھا۔

"بالکل معلوم کر سکتا ہوں ____ اس کا نمبر ٹو میرے گروپ کا خاص آدمی ہے" ____ ابو عبدل نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ____ آپ مجھے یہ معلومات دے دیجیے۔ باقی کام میرا" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں مشین روم میں جا کر پتہ کرتا ہوں ____ مجھے یقین ہے کہ میں آپ کو اس بارے میں ابھی بتا سکوں گا" ____ ابو عبدل نے کہا اور طلحہ کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے کے ایک کونے میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ کے ذہن میں کیا پلاننگ ہے" ____ ابو عبدل کے جاتے ہی بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"طلحہ کے سامنے آ جانے کے بعد اب پلاننگ کا کیا سکوپ رہ گیا ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو ہونٹ بھینچ کر رہ گیا۔ آسیہ طلحہ کا



نام سن کر چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگی جیسے اس کی سمجھ میں بات نہ آئی ہو۔

"عمران صاحب ! ____ آخر آپ ہمیں اپنی پلاننگ کیوں نہیں بتاتے" اس بار صفدر بول پڑا۔

"تمہارا سکوپ تو موجود ہے ____ کیا خیال ہے بات کر دوں چانشی اور اس کے باپ سے" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار جھینپ گیا۔

چانشی اور اس کے باپ کو عمران کے کہنے پر طلحہ نے پہلے ہی اپنے آدمیوں کے ذریعے تل ابیب بھجوا دیا گیا تھا کیونکہ عمران کے نقطہ نظر سے اب ان کا ساتھ رہنا ان کی کارکردگی کو متاثر کر سکتا تھا۔

"آخر یہ آپ اس طرح الجھی ہوئی باتیں کیوں کر رہے ہیں" ____ آسیہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ابھی میری تسلی نہیں ہوئی ____ اس لئے مجبوری ہے" ____ عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور آسیہ بری طرح جھینپ کر رہ گئی۔ تھوڑی دیر بعد ابو عبدل دوڑتا ہوا واپس آیا اس کے چہرے پر بے پناہ جوش کے آثار نمایاں تھے۔

"کیا ہوا ____ کیا کرنل ھارڈ نرم ہو گیا ہے" ____ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اوہ عمران صاحب ! ____ ان کی ساری پلاننگ کا پتہ چل گیا ہے انتہائی خوفناک پلاننگ ہے" ____ ابو عبدل نے تیز تیز سانس لیتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com



"کیا اس پلاننگ کے ڈریکولا جیسے دانت ہیں" ——— عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران صاحب! ——— میں معذرت خواہ ہوں۔ دراصل ———" ابوعبدل نے معذرت خواہ لہجے میں کہنا شروع کیا۔

"دیکھیے! ——— ہمارے پاس اس قدر فالتو وقت نہیں ہے کہ ہم یہاں بیٹھے معذرتیں سنتے رہیں اور سر دھنتے رہیں ——— آپ مجھے تفصیل بتائیں بغیر کسی تمہید کے" ——— عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"ٹھیک ہے ——— کرنل ہارڈ کے نمبر ٹو سے میری بات ہوئی ہے۔ کرنل ہارڈ نے ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی اُسے تفصیلی ہدایات دی ہیں۔ کرنل ہارڈ گذشتہ کئی روز سے کسی لیبارٹری میں موجود ہے۔ لیبارٹری کو باہر سے مکمل طور پر سیل کر دیا گیا ہے اور باہر ایک اور خفیہ ایجنسی ٹارڈ کا چیف کرنل جاگورا اپنے ایجنٹوں کے ساتھ پہرہ دے رہا ہے ——— اس نمبر ٹو کو اس سارے معاملے کی حقیقت کا علم نہیں ہے البتہ اُسے کرنل ہارڈ نے جو ہدایات دی ہیں ان کے مطابق ریڈ ایرو جس کا چیف کرنل ہارڈ ہے اور ٹارڈ جس کا چیف کرنل جاگورا ہے، نے ریڈ اسکوائر کا کنٹرول رات کو بارہ بجے سنبھالنا ہے ——— اور کرنل ہارڈ نے بتایا ہے کہ لیبارٹری سے ایک خصوصی مشین سائنسدانوں سمیت ایئر فورس کے ایک ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر کے ذریعے ریڈ اسکوائر منتقل کی جائے گی ——— اس ہیلی کاپٹر پر کرنل ہارڈ اور کرنل جاگورا بھی سوار ہوں گے اس ہیلی کاپٹر کی حفاظت جنگی طیاروں، جیگوار سکواڈرن کرے گا جس کے انچارج بذاتِ خود ایئر مارشل ہوں گے ——— اور اوپر دو



آئی ہاک طیارے مکمل نگرانی پر مامور ہوں گے ——— اور مزید یہ کہ جب یہ ہیلی کاپٹر سائنسدانوں اور مشین کو لے کر لیبارٹری سے نکلے گا تو سارے تل ابیب میں بجلی کی سپلائی بند کر دی جائے گی اور جب تک وہ مشین اور سائنسدان ریڈ اسکوائر میں نہ پہنچ جائیں گے سپلائی جاری نہیں کی جائے گی ——— ریڈ اسکوائر کے ایک ہال کو سائنسی طور پر مکمل طور پر سیل کر دیا جائے گا جس میں وہ مشین اور سائنسدان موجود ہوں گے ——— پورے ریڈ اسکوائر کے اندر ریڈ ایرو اور ٹارڈ کے خصوصی تربیت یافتہ ایجنٹ موجود ہوں گے ——— کرنل ہارڈ اور کرنل جاگورا ان کی نگرانی کریں گے ——— لیکن یہ نگرانیاں باہر سے نظر نہ آئیں گی۔ باہر سے عمارت بند کر دی جائے گی۔ البتہ بیرونی گلیوں اور سڑکوں پر ریڈ ایرو اور ٹارڈ کے ایجنٹ عام لباس میں چپے چپے میں موجود رہیں گے" ——— ابوعبدل نے تیز تیز لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ ——— آپ نے واقعی کام دکھایا ہے ——— اس کا مطلب ہے کہ جی پی فائیو اور ریڈ آرمی کو علیحدہ کر دیا گیا ہے اور نئی ایجنسیوں کو سامنے لایا گیا ہے" ——— عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"جہاں تک میں کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک کو جانتا ہوں انہیں اس طرح نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ——— ضرور ان کو کسی اور چکر میں تعینات کیا گیا ہوگا ——— ایک منٹ ——— میں معلوم کرتا ہوں" ——— ابوعبدل نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اٹھ کر ایک بار پھر تیزی سے مشین روم کی طرف بڑھ گیا۔

"سن لی تم نے پلاننگ" ——— عمران نے اپنے ساتھیوں کی طرف

Admin @ www.hibuddiez.com

مڑتے ہوئے کہا۔

"کیا ہے اس پلاننگ میں ——— ریڈ اسکوائر پر اگر براہ راست حملہ کر دیا جائے تو اسے بہرحال تباہ کیا جا سکتا ہے" ——— تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں! ——— وہ اتنے احمق نہیں ہیں کہ یہ راستہ کھلا رکھیں۔ ریڈ آرمی کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے بعد انہوں نے لازماً اس پہلو پر سوچا ہوگا" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اگر ہم کسی طرح اس لیبارٹری کے گرد پھیلے ہوئے فوجیوں میں شامل ہو جائیں تو اس ہیلی کاپٹر کو ہٹ کیا جا سکتا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"اور میرا خیال ہے کہ ہمیں اس جنگی سکواڈرن پر قبضہ کر لینا چاہئے۔ ہم انتہائی آسانی سے نہ صرف اس ہیلی کاپٹر کو تباہ کر سکتے ہیں بلکہ [illegible] سے نکل بھی سکتے ہیں" ——— بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اور میرا خیال ہے کہ ہمیں اپنی توجہ اس ریڈ اسکوائر عمارت پر مرکوز رکھنی چاہئے ——— لیبارٹری اور اس کے گرد و نواح کے انتظامات انتہائی ناقص ہیں۔ ——— ہم وہاں الجھ بھی سکتے ہیں" ——— کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"تمہارا کیا خیال ہے ٹائیگر" ——— عمران نے خاموش بیٹھے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں باس ——— میرا خیال ہے کہ اگر ہم پریذیڈنٹ ہاؤس پر دھاوا بول دیں تو یقیناً صورت حال کو اپنی مرضی سے کنٹرول کیا جا سکتا ہے" ——— ٹائیگر



نے فوراً ہی جواب دیا۔

"جوانا! ——— تمہارا کیا خیال ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جوانا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"مجھ سے تو نہ ہی پوچھیں تو اچھا ہے ——— آپ جانتے ہیں کہ میں تو ڈائریکٹ ایکشن کا قائل ہوں چاہے جس انداز میں بھی کیا جائے" ——— جوانا نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اب جوزف دی گریٹ باقی رہ گئے ہیں اپنے سنہری خیالات کے اظہار کے لئے ——— آپ بھی فرما دیجئے" ——— عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں باس ——— اس سارے کھیل میں مجھے فادر جوشوا کی روح کا سایہ نظر آتا ہے ——— اگر ہم شوگرالی جھیل کی سرخ جھاڑیوں سے بانچا چیل کے انڈے تلاش کر لیں تو ———" جوزف نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہنا شروع کیا۔

"تو ان انڈوں کا آملیٹ بنا کر کل صبح اطمینان سے ناشتہ کیا جا سکتا ہے" ——— عمران نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ تو تمام ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب! ——— یہاں تو کھیل ہی عجیب کھیلے جا رہے ہیں"۔ اس سے پہلے کہ جوزف عمران کی بات کا جواب دیتا، ابوعبدل نے دوبارہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

"ابھی جوزف نے فادر جوشوا کی روح والا کھیل بتایا ہے ——— اب آپ بھی بتائیے کہ کس کی روح کھیل کھیل رہی ہے" ——— عمران نے

Admin @ www.hibuddiez.com



مسکراتے ہوئے کہا۔

"فادر جوشوا ۔۔۔ کیا مطلب ۔۔۔؟" ابوعبدل نے حیران ہو کر پوچھا۔

"آپ اپنی بات کیجئے ۔۔۔ فادر جوشوا کو جوزف کی ملکیت ہی رہنے دیجئے" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب! ۔۔۔ کل البرٹ ہال پر جی۔ پی فائیو اور ریڈ آرمی کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک وہاں ہوں گے ۔۔۔ البرٹ ہال کو جانے والے تمام راستے بند کر دیئے جائیں گے البرٹ ہال کے اوپر گن شپ ہیلی کاپٹروں کا پورا اسکواڈرن موجود ہوگا اور صدر مملکت اور وزیراعظم بھی البرٹ ہال میں نہ جائیں گے ۔۔۔ وہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کئے جا رہے ہیں" ۔۔۔ ابوعبدل نے تیز تیز لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ لیکن یہ دو جگہوں پر کیوں انتظامات کئے جا رہے ہیں جب کہ ابھی پہلے تم نے کہا ہے کہ ڈاکٹر لارنس اور اس کی مشین کو ریڈ اسکوائر پہنچایا جائے گا اور وہاں کرنل ہارڈ اور کرنل جاگورا کی ایجنسیاں حفاظت کریں گی" ۔۔۔ عمران کے لہجے میں اس بار واقعی تشویش کا عنصر نمایاں تھا۔

"دونوں ہی اطلاعات مصدقہ ہیں عمران صاحب! ۔۔۔ کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ آخر ہو کیا رہا ہے" ۔۔۔ ابوعبدل نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ڈبل انتظام ہمیں ڈاج دینے کے لئے کیا جا رہا ہے لیکن صدر مملکت اور وزیراعظم کا البرٹ ہال میں پہنچنا ۔۔۔ جبکہ مشن کی تکمیل ریڈ اسکوائر میں ہوگی ۔۔۔ دو متضاد باتیں ہیں ۔۔۔ یہ مشن ایسا ہے کہ صدر کم از کم اس مشن کو اپنی آنکھوں کے سامنے مکمل ہوتا دیکھنا پسند کرے گا۔ وہ پاکیشیا کا انتہائی سخت دشمن ہے۔ لیکن جہاں تک میں جانتا ہوں ان دونوں عمارتوں کے درمیان کافی فاصلہ ہے ۔۔۔ دونوں عمارتوں کے درمیان اتنی طویل سرنگ کی موجودگی بھی ممکن نہیں ہے" ۔۔۔ عمران نے خود کلامی کے سے انداز میں کہا۔



"میرا اندازہ ہے کہ اصل مشن ریڈ اسکوائر میں ہی مکمل ہوگا ۔ صرف ہمیں ڈاج دینے کے لئے البرٹ ہال میں ڈرامہ سٹیج کیا جا رہا ہے" ۔۔۔ ابوعبدل نے جواب دیا۔

"سب کچھ ممکن ہے ۔۔۔ ہو سکتا ہے ایسا نہ ہو تو پھر تو پاکیشیا کا اہم سنٹر یقیناً تباہ ہو جائے گا ۔۔۔ نہیں ۔۔۔ اب یہ طے ہے کہ اس مشین اور ڈاکٹر لارنس دونوں کو لیبارٹری سے نکلتے ہی ختم کرنا ہوگا ۔ میں پاکیشیا کے بارے میں ایک فیصد رسک بھی نہیں لے سکتا" ۔۔۔ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ لیکن کیسے ۔۔۔؟ وہاں تو انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کئے جا رہے ہیں" ۔۔۔ ابوعبدل نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"حفاظتی انتظامات جس قدر سخت ہوں اتنے ہی اس میں خلا زیادہ ہوتے ہیں ۔۔۔ یہ ایک نفسیاتی بات ہے" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحے خاموش رہنے کے بعد وہ دوبارہ ابوعبدل سے مخاطب ہوا۔

"کرنل جاگورا کے ذمے باہر کی حفاظت ہے ۔۔۔ کرنل جاگورا کا حلیہ

Admin @ www.hibuddiez.com

جانتے ہیں آپ —— ؟" عمران نے پوچھا۔

"کرنل جاگورا اس ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر میں موجود ہوگا —— لیبارٹری سے باہر موجود اس کے ساتھی تو پہلے ہی ریڈ اسکوائر پہنچ جائیں گے اور کرنل جاگورا ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر لیبارٹری میں جائے گا —— ویسے کرنل جاگورا سے میری ایک بار ایک ملٹری فنکشن میں ملاقات ہوئی تھی۔ میں اس کا حلیہ اچھی طرح جانتا ہوں" —— ابو عبدل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا حلیہ ہے اس کا" —— ؟ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور ابو عبدل نے کرنل جاگورا کا حلیہ تفصیل سے بتا دیا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"اور آپ کا وہ خاص آدمی جو کرنل ضارڈ کا نمبر ٹو ہے اس کا حلیہ نام اور قد و قامت کیا ہے" —— ؟ عمران نے مسکراتے ہوئے ابو عبدل سے پوچھا۔

"اس کا نام جیمز ہے" —— ابو عبدل نے جواب دیا اور ساتھ ہی اس کا حلیہ وغیرہ بھی بتا دیا۔

"اوکے —— اب میں دیکھوں گا کہ پاکیشیا کے خلاف یہ مشن کیسے مکمل ہوتا ہے" —— عمران نے تیز لہجے میں کہا اور سب لوگ اشتیاق بھری نظروں سے عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

"کیا پلاننگ سوچی ہے آپ نے" —— ؟ ابو عبدل سے نہ رہا گیا تو وہ بول ہی پڑا۔

"آپ اب اس چکر میں ملوث ہو ہی گئے ہیں تو پھر آپ فوری طور



پر میرا مطلوبہ سامان بھی مہیا کر دیجیئے —— ہمیں ابھی اور اسی وقت حرکت میں آنا ہے —— کاغذ دیجیئے مجھے۔ میں آپ کو سامان کی فہرست لکھ دوں" —— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو آسیہ تیزی سے اٹھی اور کمرے کے کونے میں موجود ایک الماری سے ایک پیڈ اٹھا لائی۔ پیڈ کے ساتھ ہی بال پوائنٹ بھی منسلک تھا۔

عمران نے پیڈ لیا اور پھر تیزی سے اس پر سامان کی فہرست بنانی شروع کر دی۔ پھر فہرست کے نیچے اس نے لکیر لگائی اور پھر کاغذ پیڈ سے پھاڑ کر اس نے فہرست ابو عبدل کے ہاتھ میں تھما دی —— اور ابو عبدل غور سے فہرست پڑھنے لگا۔

"یہ سامان مگر ——" ابو عبدل نے حیرت بھرے انداز میں فہرست کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ اگر مگر چھوڑیں —— سامان مہیا کریں —— ہمارے پاس وقت بے حد کم ہے —— اور وہاں میک اپ باکس تو لازماً ہوگا" —— عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"بالکل ہے —— آیئے میرے ساتھ" —— ابو عبدل نے سنجیدہ انداز میں کہا اور عمران نے اپنے ساتھیوں کو آنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ ابو عبدل کے پیچھے چلتے ہوئے اس کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"آپ کے ذہن میں آخر ہے کیا —— کم از کم ہمیں تو بتا دیں" —— بلیک زیرو نے پوچھا۔

"میرے ذہن میں تجسس بھرا ہوا ہے" —— عمران نے انتہائی

سخت لہجے میں جواب دیا تو بلیک زیرو ہونٹ بھینچ کر رہ گیا۔

"راشد ڈار صاحب! ــــ آپ ابھی عمران کو پوری طرح نہیں جانتے۔ وہ اگر کچھ بتانا چاہے گا تو خود بتا دے گا ــــ اور اگر نہ بتانا چاہے تو آپ تو کیا، ایکسٹو بھی اس سے کچھ نہیں پوچھ سکتا" ــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے بلیک زیرو کو اپنی طرف سے سمجھاتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔

"اچھا ــ کمال ہے۔ یعنی ایکسٹو بھی نہیں پوچھ سکتا" ــــ بلیک زیرو نے جان بوجھ کر کہا۔

"جی ہاں! ــ میں درست کہہ رہا ہوں" ــــ صفدر نے کہا۔ بلیک زیرو ہنس پڑا اب وہ صفدر کو کیا بتاتا کہ واقعی اصل صورتحال بھی یہی ہے۔



ڈاکٹر لارنس کا چہرہ فرطِ مسرت سے چمک رہا تھا اس کی برسوں کی محنت آج رنگ لانے والی تھی۔ اس نے دن رات اس ریڈ ٹارگٹ پر اس لئے محنت کی تھی کہ اس مشن کے مکمل ہوتے ہی وہ دنیا کے عظیم ترین سائنسدانوں کی صف میں شامل ہو جائے گا۔ ایک ناقابل یقین ایجاد کے موجد کی حیثیت سے ــــ بھلا کون تصور کر سکتا ہے کہ اس طرح ایک چھوٹے سے کمرے میں بیٹھ کر صرف ایک بٹن دبایا جائے گا تو ہزاروں لاکھوں میل دور ایک ٹارگٹ تباہ ہو جائے گا اور اس طرح تباہ ہو گا کہ جب تک بتایا نہ جائے کوئی ٹارگٹ کو تباہ کرنے والے کو ٹریس نہ کر سکے کسی کو علم ہی نہ ہو سکے کہ خلا میں تیرنے والا ایک سیارہ کیوں پھٹا اور اس کے ساتھ ہی اس خلائی سیارے سے ہزاروں میل دور کوئی اہم ٹارگٹ کیسے تباہ ہو گیا۔ اس نے اپنی ایجاد کردہ مشین کو ریڈ اسکوائر ہال کے وسط میں نصب کر دیا تھا اور اس کی فائنل چیکنگ بھی کر لی تھی اس

Admin @ www.hibuddiez.com

Admin @ www.hibuddiez.com



کے ساتھ صرف دو اسسٹنٹ آئے تھے باقی کو وہ وہیں لیبارٹری میں چھوڑ آیا تھا۔ وہ بڑے اطمینان سے ایک ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر کے ذریعے لیبارٹری سے نکل کر ریڈ اسکوائر کی عمارت میں رات کو ہی پہنچ گئے تھے۔ اُسے کسی حفاظتی انتظامات سے کوئی تعلق نہ تھا وہ تو بس اپنی مشین میں ہی مست تھا۔ اس کے ذہن میں تو صرف ٹارگٹ اور اس کی تباہی ہی گھوم رہی تھی۔ گو ریڈ ٹارگٹ کی تکمیل کا وقت گیارہ بجے طے تھا اور اس وقت سے ایک لمحہ بھی آگے پیچھے نہ ہو سکتا تھا۔ کیونکہ مشین سے نکلنے والی ریز کی رفتار اور اس خلائی سیارہ کی گردش اور اس کی رفتار اور درمیانی فاصلے کے لئے حسابی طور پر یہی وقت طے کیا گیا تھا لیکن ابھی نو بجے تھے اور وہ اب پوری طرح تیار ہو گیا تھا۔

ہال میں ایک طرف صرف دو کرسیاں رکھی گئی تھیں اور فائنل چیکنگ کے بعد ڈاکٹر لارنس اطمینان کا ایک طویل سانس لیتا ہوا مشین سے ہٹ کر ان دو کرسیوں میں سے ایک پر آکر بیٹھ گیا۔ گو اس کا جسم مسلسل کام کرتے کرتے تھک کر چور ہو گیا تھا۔ اس کی شیو بڑھی ہوئی تھی اور آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے نمودار ہو گئے تھے لیکن اس کی آنکھوں اور چہرے پر بے پناہ چمک موجود تھی۔ کامیابی کی چمک۔

اس کمرے کے تین دروازے تھے اور تینوں باہر سے بند تھے۔

"جیوش" ـــ ڈاکٹر لارنس نے کرسی پر بیٹھتے ہی اپنے ایک اسسٹنٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر" ـــ نوجوان اسسٹنٹ نے چونک کر ڈاکٹر لارنس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔



"مجھے بھوک محسوس ہو رہی ہے۔ کچھ کھانے کا انتظام کرو" ـــ ڈاکٹر لارنس نے کہا۔ وہ واقعی اب بھوک محسوس کر رہا تھا۔ کیونکہ گذشتہ دو دن اور دو راتوں سے وہ بس مسلسل کافی اور چائے کے ساتھ صرف چند بسکٹ ہی لے سکا تھا۔ اُسے کام سے ہی فرصت نہ تھی اور اب جبکہ وہ ایک لحاظ سے فارغ ہو چکا تھا تو بھوک نے اپنا اثر دکھانا شروع کر دیا تھا۔

"مگر سر ـــ دروازے تو باہر سے سیلڈ ہیں" ـــ جیوش نے جواب دیا۔

"سیلڈ ہیں ـــ کیوں! ـــ کیا ہم قیدی ہیں" ـــ ڈاکٹر لارنس اپنے اسسٹنٹ کی بات سن کر غصے سے بھڑک اٹھا۔

"قیدی نہیں سر! ـــ حفاظتی انتظامات کے لئے ایسا کیا گیا ہے باہر کرنل ہارڈ اور کرنل جاگورا اور ان کے آدمی موجود ہیں ـــ یہ لوگ اندر نہیں آ سکتے اور نہ ہم باہر جا سکتے ہیں جب تک مشن مکمل نہ ہو جائے دروازوں اور دیواروں میں باہر سے سائنسی آلات نصب کر دیئے گئے ہیں" ـــ جیوش نے جواب دیا۔

"اوہ! ـــ مگر کیوں ـــ؟ آخر کیوں ـــ؟ کیا ہم بھاگ جائیں گے ہم تل ابیب میں بیٹھے ہیں کسی دشمن ملک میں تو نہیں ہیں ـــ فون ہے یہاں" ـــ ڈاکٹر لارنس نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا جیسے فون تلاش کر رہا ہو۔

"جی ہاں! ـــ فون ہے" ـــ جیوش نے ایک دیوار کے ساتھ نصب سٹینڈ پر رکھے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com


"ٹھیک ہے ___ میں بات کرتا ہوں" ___ ڈاکٹر لارنس نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ٹیلیفون کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ ٹیلیفون پر نہ کوئی ڈائل تھا اور نہ ایسی ہی کوئی اور چیز۔ ٹیلیفون ہر طرف سے بالکل سپاٹ تھا۔

"یہ کیسا ٹیلیفون ہے" ___ ڈاکٹر لارنس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"___" رسیور اٹھاتے ہی دوسری طرف سے ایک مودبانہ

"کون صاحب بول رہے ہیں ___ میں ڈاکٹر لارنس بات کر رہا ہوں" ___ ڈاکٹر لارنس نے سخت اور قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"اوہ ڈاکٹر لارنس ___ میں آفیسر آن سپیشل ڈیوٹی ہوں صدر مملکت نے ایمرجنسی کے لئے میری ڈیوٹی لگائی ہے۔ فرمایئے" ___ دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مودبانہ ہو گیا۔

"صدر مملکت کہاں ہیں ___ ان سے میری بات کرایئے فوراً ___ ابھی اسی وقت" ___ ڈاکٹر لارنس نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"جی بہتر ___ ہولڈ آن کیجئے" ___ دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈاکٹر لارنس بری طرح ہونٹ کاٹنے لگا۔

"یس پریذیڈنٹ آن دی لائن" ___ چند لمحوں بعد پریذیڈنٹ کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"میں ڈاکٹر لارنس بول رہا ہوں جناب ___ کیا میں اور میرے اسسٹنٹ قیدی ہیں ___ آخر ہمیں کیوں سیلڈ دروازوں والے کمرے میں رکھا گیا ہے" ___ ڈاکٹر لارنس نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"اوہ ڈاکٹر لارنس ___ آپ تو اسرائیل کے محسن ہیں ___ آپ یہ کیسی بات کر رہے ہیں ___ ایسا سب کچھ تو صرف حفاظتی انتظامات کے لئے کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ پاکیشیا کی سیکرٹ سروس آپ کے اس مشن کو تباہ کرنے کے لئے تل ابیب پہنچ چکی ہے اور وہ لوگ دن رات اس کوشش میں ہیں کہ کسی طرح آپ کے اس مشن کو تباہ کر دیا جائے ___ کیا آپ اپنا مشن واقعی تباہ کرانا چاہتے ہیں" ___ صدر مملکت نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن اس سے پہلے تو ایسا نہیں ہوا ___ کیا یہ سیکرٹ سروس ناگہاں اور ابھی یہاں پہنچ گئی ہے" ___ ڈاکٹر لارنس نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"اوہ ڈاکٹر لارنس ___ لیبارٹری کو بھی باہر سے سیل کر دیا گیا تھا اور آپ رات کو جس وقت ہیڈکوارٹر کے اس کمرے میں آتے ہیں۔ اس وقت سے دروازے سیلڈ ہیں ___ اب تو نہیں کئے گئے۔ اور یہ سب کچھ حفاظتی انتظامات کا ایک حصہ ہے" ___ صدر مملکت نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا اچھا ___ آئی ایم سوری ___ شاید کام میں غرق ہونے کی وجہ سے مجھے اس کا احساس تک نہیں ہوا ___ اب میں ذرا فارغ ہوا ہوں تو مجھے بھوک لگی ہے تو میں نے اپنے اسسٹنٹ سے کچھ کھانے پینے کا بندوبست کرنے کے لئے کہا تو اس نے مجھے بتایا ہے کہ دروازے باہر سے سیلڈ ہیں" ___ ڈاکٹر لارنس نے شرمندہ سے لہجے

Admin @ www.hibuddiez.com


میں کہا۔
"آپ کام سے فارغ ہو گئے۔۔۔۔ وہ کیسے!۔۔۔۔ ابھی تو گیارہ بجنے میں دو گھنٹے باقی رہتے ہیں اور ریڈ ٹارگٹ نے تو گیارہ بجے مکمل ہونا ہے"۔۔۔۔ صدر مملکت نے چونک کر پوچھا۔
"جی ہاں!۔۔۔ میں نے رات کو بالکل آرام نہیں کیا اور مشین کی تنصیب میں مصروف رہا ہوں۔۔۔۔ اس لئے کام پہلے مکمل ہو گیا ہے۔۔۔۔ میں نے اس مشین کی فائنل چیکنگ بھی کر لی ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر لارنس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ویری گڈ!۔۔۔ تو پھر یہ مشن ابھی مکمل ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ صدر مملکت نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
"جی نہیں!۔۔۔۔ مشن تو گرین وچ سٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق گیارہ بجے ہی مکمل ہو گا۔۔۔ نہ اس سے ایک منٹ پہلے اور نہ اس سے ایک منٹ بعد"۔۔۔۔ ڈاکٹر لارنس نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔
"اوہ اچھا اچھا!۔۔۔۔ میں سمجھ گیا۔۔۔۔ مجھے یاد آ گیا کہ اس میں ٹائم فیکٹر کی سب سے زیادہ اہمیت ہے۔۔۔۔ بہرحال فرمائیے! اب آپ کیا چاہتے ہیں"۔۔۔۔؟ صدر مملکت نے پوچھا۔
"میں نے بتایا تو ہے کہ مجھے بھوک لگ رہی ہے اس لئے کچھ سینڈوچز اور کافی کا ایک جگ اندر بھجوا دیجئے تاکہ میں اور میرے اسسٹنٹ مشن کے لئے تازہ دم ہو جائیں"۔۔۔۔ ڈاکٹر لارنس نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔۔۔۔ میں انتظام کرتا ہوں۔۔۔۔ جس خفیہ دروازے سے میں نے اور وزیر اعظم صاحب نے ہال میں پہنچنا ہے اسی دروازے سے میرا ایک خاص آدمی یہ چیزیں لے کر اندر آئے گا اور آپ کو پہنچا کر واپس چلا جائے گا۔ کیونکہ اس موقع پر حفاظتی انتظامات میں کوئی رسک نہیں لیا جا سکتا"۔۔۔۔ صدر مملکت نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے۔۔۔۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر لارنس نے کہا اور صدر مملکت کی طرف سے اوکے کے الفاظ سنتے ہی اس نے ریسیور رکھ دیا اور پھر سامنے والی دیوار کے ساتھ نصب اپنی مشین کو عقیدت بھری نظروں سے دیکھتا ہوا وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر مشین کو دیکھ کر ایسی چمک پیدا ہو جاتی جیسے کوئی بچہ اپنا پسندیدہ ترین کھلونا دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔

Admin @ www.hibuddiez.com



"ہم نے البرٹ ہال پر حملہ کرنا ہے" ——— عمران نے جیپ کے ساتھ کھڑے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ عمران سمیت سب ساتھی اس وقت جی۔ پی فائیو کی مخصوص یونیفارم میں ملبوس تھے ان سب کے چہروں پر مقامی میک اپ تھا اور سب کے کاندھوں سے سب مشین گنیں لٹک رہی تھیں۔ یہ وردیاں اور اسلحہ ابوعبدل نے مہیا کیا تھا۔ عمران نے ان کے چہروں پر میک اپ رات کو ہی کر دیا تھا اور پھر یونیفارمز اور اسلحہ بھی دو گھنٹوں بعد سپلائی ہو گیا تھا۔ ابوعبدل خود جا کر عمران کی دی ہوئی فہرست میں سے مطلوبہ سامان لے آیا تھا۔ وہ دو گھنٹے زیرو ہاؤس سے غائب رہا تھا اور اس دوران عمران نے ان سب کا میک اپ کر دیا تھا۔ لیکن ابوعبدل جب واپس آیا تو اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ وہ عمران کو لے کر علیحدہ کمرے میں چلا گیا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے تک عمران اور ابوعبدل کے درمیان گفتگو ہوتی رہی۔



اور پھر عمران ابوعبدل کے ساتھ جیپ میں بیٹھ کر اکیلا چلا گیا۔ عمران کی واپسی رات گئے ہوئی۔

صبح ناشتے کی میز پر سب نے عمران سے حالات پوچھنے کی بے حد کوشش کی لیکن عمران سب کو آئیں بائیں شائیں کر کے ٹال گیا۔ ناشتے کے بعد اس نے ایک بار پھر تنویر اور بلیک زیرو کا میک اپ تبدیل کیا اور پھر ابوعبدل کی لائی ہوئی یونیفارمز پہن کر وہ سب تیار ہو گئے اور جیپ کے قریب پہنچ کر پہلی بار عمران نے انہیں بتایا تھا کہ انہوں نے البرٹ ہال پر حملہ کرنا ہے۔

"ٹھیک ہے ——— کر دیں گے حملہ ——— اور کچھ ——— ؟" تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے واہ! ——— راتوں رات جنس ہی بدل گئی تمہاری" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مذاق کی ضرورت نہیں ہے سمجھے! ——— بس تم ہمیں صرف اتنا بتا دیا کرو کہ ہم نے کیا کرنا ہے ——— کیونکہ ہم تو کٹھ پتلیاں ہیں۔ صرف اور صرف کٹھ پتلیاں ——— جن کی ڈور اس چیف نے تمہارے ہاتھوں میں دے دی ہے" ——— تنویر نے اور زیادہ بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے اتنا غصہ ——— نہ نہ اچھے بچے اتنا غصہ نہیں کیا کرتے"۔ عمران نے پچکارتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ صفدر، کیپٹن شکیل اور بلیک زیرو تینوں کے چہروں پر بھی تنویر جیسی کیفیات تھیں۔ صرف ٹائیگر، جوزف اور جوانا نارمل تھے۔

"عمران صاحب! ——— وقت مت ضائع کیجئے ——— ہم نے البرٹ ہال

Admin @ www.hibuddiez.com

پر حملہ کرتا ہے" ـــــ صفدر نے اس طرح کہا جیسے ٹیپ ریکارڈر چل رہا ہو۔

"اچھا ـــ یعنی اینٹی عمران یونین قائم بھی ہو گئی ہے اور کامیاب بھی جا رہی ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن کسی نے اس کی بات کا جواب نہ دیا۔

"اوکے ـــــ مشن کینسل ـــ آؤ واپس چلیں ـــ میں ابو عبدل سے کہہ دیتا ہوں وہ آج رات ہمیں تل ابیب سے باہر نکالنے کا بندوبست کر دے گا" ـــــ عمران نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کیوں کینسل ـــ ہم نے البرٹ ہال پر حملہ کرنا ہے ـــ چلو صفدر! بیٹھو جیپ میں ـــ راستے میں کسی سے البرٹ ہال کا پتہ پوچھ لیں گے۔ چلو" ـــــ تنویر نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ اس طرح واپس جانے سے بہتر ہے کہ ہم اپنی جانیں دے دیں۔ چلو" ـــــ صفدر نے کہا اور پھر جیپ کی طرف بڑھ گیا۔

"عمران صاحب! ـــ کیا واقعی آپ نے مشن کینسل کر دیا ہے ـــ؟" کیپٹن شکیل نے بڑے سنجیدہ لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"اگر پہلے نہیں کیا تھا تو اب کر دیا ہے ـــ آپ لوگ سیکرٹ سروس کے ممبر ہیں ـــ آپ بااختیار ہیں جو چاہیں کریں ـــ ٹائیگر، جوزف اور جوانا اگر چاہیں تو آپ کے ساتھ جا سکتے ہیں ـــ بہرحال میں نہیں جاؤں گا" ـــــ عمران نے کہا اور واپس برآمدے کی طرف مڑ گیا۔

"آخر یہ عمران صاحب کو ہو کیا گیا ہے ـــ آج سے پہلے تو انہوں



نے کبھی ایسے رویے کا مظاہرہ نہیں کیا" ـــــ کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں صفدر سے مخاطب ہو کر کہا جس کی اپنی آنکھوں سے بھی حیرت جھلک رہی تھی۔

"ہم باس کے ماتحت ہیں۔ اس لئے ہم بھی واپس جا رہے ہیں" ـــــ جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر وہ جوزف اور ٹائیگر بھی عمران کے پیچھے برآمدے کی طرف چل پڑے۔

"اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے ـــ یہ اپنے آپ کو نجانے کیا سمجھنے لگ گیا ہے" ـــــ تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ لیکن ابھی اس کا فقرہ ختم نہ ہوا تھا کہ یکلخت گولیوں کے دھماکے ہوئے اور تنویر جو جیپ کے ساتھ کھڑا تھا چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل جیپ سے ٹکرایا اور پھر نیچے گر گیا۔ جوزف کے ریوالور سے دھواں نکل رہا تھا۔

"ابھی صرف وارننگ دی ہے ـــ اب اگر تم نے باس کے خلاف کوئی لفظ کہا تو گولیوں سے چھلنی کر دوں گا" ـــــ جوزف نے انتہائی غصیلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا اور پھر دوبارہ مڑ کر برآمدے کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل تیزی سے تنویر کی طرف لپکے۔ لیکن تنویر غصے سے لال پیلا ہوتا اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی یونیفارم کے بازوؤں پر گولیوں کی رگڑ کے نشانات موجود تھے۔ جوزف کی گولیاں اس کے دونوں بازوؤں پر صرف کپڑے پر رگڑ ڈالتی ہوئی نکل گئی تھیں حالانکہ اس نے جاتے جاتے اچانک مڑ کر فائر کیا تھا۔

"کمال ہے ـــ انتہائی حیرت انگیز نشانہ ہے جوزف کا" ـــــ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں تنویر کے بازوؤں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com


"میں اسے گولی مار دوں گا ہر قیمت پر" ——— تنویر نے چیخ کر کہا۔ وہ اپنے کندھے سے لٹکنے والی مشین گن اتارنا چاہتا تھا لیکن صفدر اور کیپٹن شکیل نے اسے پکڑ لیا۔

"احمق مت بنو تنویر! ——— تم جوزف کی فطرت جانتے تو ہو" ——— صفدر نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا تو تنویر ہونٹ چباتا خاموش ہو گیا۔

عمران نے حالانکہ جوزف کی فائرنگ کی آوازیں سنی تھیں لیکن اس نے مڑ کر بھی نہ دیکھا تھا اور جب تک صفدر اور کیپٹن شکیل تنویر کو سنبھالتے وہ اندر کسی کمرے میں جا چکا تھا۔

"اب کیا کریں ——— یہ صورت حال تو انتہائی غلط ہے ——— میرا خیال ہے کہ ابوعبدل کو کہہ کر کسی لانگ رینج ٹرانسمیٹر پر ایکسٹو سے بات کی جائے" ——— کیپٹن شکیل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"لیکن کال کیچ بھی ہو سکتی ہے کیپٹن شکیل" ——— صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ سب حضرات مجھ سے سینئر ہیں۔ لیکن اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں مشورہ دوں" ——— بلیک زیرو نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ بات کریں، سینئر جونیئر کو چھوڑیں ——— ہم نے کبھی اس قسم کی باتیں نہیں سوچیں" ——— صفدر نے جواب دیا۔

"میرا مشورہ یہ ہے کہ ہمیں انتظار کرنا چاہئے ——— عمران صاحب یقیناً کسی خاص مقصد کے تحت ایسی باتیں کر رہے ہیں" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"لیکن وہ احمق ہے ——— اگر اس نے واقعی مشن کینسل کر دیا اور اسرائیل اپنے مشن میں کامیاب ہو گیا تو ایکسٹو ہماری بوٹیاں اڑا دے گا ——— اور ویسے بھی کم از کم میری غیرت یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ اسرائیل ہمارے زندہ ہوتے ہوئے پاکیشیا کے خلاف کسی مشن میں کامیاب ہو جائے۔ میں اپنی جان تو دے سکتا ہوں لیکن یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ پاکیشیا پر معمولی سی آنچ بھی آئے" ——— تنویر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"واہ واہ! ——— اسے کہتے ہیں مردانگی ——— اب بات ہوئی ناں ——— درتوں کے ساتھ اتنے اہم مشن پر جاتے ہوئے کیا مزہ آتا تھا" ——— اچانک پھاٹک کے قریب سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی تو وہ سب بے اختیار بیرونی پھاٹک کی طرف مڑ گئے۔ جہاں سے عمران اندر داخل ہو رہا تھا۔

"آپ تو اندر گئے تھے ———؟" صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہ زیرو ہاؤس ہے اور یہاں اندر باہر ہر چیز زیرو ہے ——— بہرحال ب تنویر نے مردوں والی بات کی ہے۔ اس لئے اب سب ٹھیک ہے" ——— مران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اس لمحے پھاٹک سے ایک اور نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ریڈیو نما ڈبہ تھا۔

"یہ لیجئے صاحب! ——— یہ آگیا ہے" ——— نوجوان نے وہ ڈبہ عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— اب تم اندر جا کر میرے ساتھیوں کو بھیج دو" ——— عمران نے اس نوجوان کے ہاتھ سے ڈبہ لیتے ہوئے کہا اور نوجوان سر ہلاتا ہوا اندر کی طرف بڑھ گیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com



"سنو دوستو! —— تم خوامخواہ ناراض ہو رہے تھے —— دراصل اس وقت تک مجھے بھی معلوم نہ تھا کہ اصل صورت حال کیا بنتی ہے۔ صرف اتنا طے تھا کہ ہم نے البرٹ ہال پر حملہ کرنا ہے اور میں نے تمہیں بتا دیا۔ لیکن تم خوامخواہ ناراض ہو گئے —— اب اس ڈبے کے آنے کے بعد ساری صورت حال واضح ہو گئی ہے" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ہے اس ڈبے میں" —— صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"مٹھائی ہے —— تنویر کے دوبارہ مرد بن جانے کی خوشی میں پورے شہر میں تقسیم کریں گے" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے مرد بننے پر تمہیں واقعی اتنی خوشی منانے کا حق ہے۔ کیونکہ کسی عورت کے لئے اس سے بڑا صدمہ کوئی نہیں ہوتا کہ ——" تنویر نے فقرہ تو خاصے غصیلے انداز میں شروع کیا لیکن آخری حصے پر پہنچتے پہنچتے وہ خود ہی ہنس دیا اور پھر اس نے فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ صفدر اور کیپٹن شکیل بھی ہنس پڑے۔

"ہنسی بھی مردانہ ہے —— مبارک ہو" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا۔ ڈبے میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں اور عمران نے جلدی سے اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو —— ہیلو —— اے ایے کالنگ۔ اوور" —— ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس —— اے آئی اٹنڈنگ۔ اوور" —— عمران نے بھی آواز بدل



کر جواب دیا۔

"اے آئی —— میں نے اصل بات ٹریس کر لی ہے —— اف سن سے ایک گھنٹہ پہلے افتتاح کیا جائے گا اور یہ افتتاحی تقریب سرخ کپڑوں میں ہوگی —— چیف گیسٹ اور سیکنڈ چیف گیسٹ اے۔ ایچ سے نکل کر کسی نامعلوم راستے سے سرخ لباس والی دکان پر پہنچیں گے —— وہ دونوں پہلے اے۔ ایچ پہنچیں گے —— اف سن سے تقریباً دو گھنٹے پہلے —— اور پھر وہاں سے اف سن سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے وہ دونوں سرخ کپڑوں والی دکان پہ چلے جائیں گے۔ وقت تبدیل نہیں ہو سکتا۔ اوور" —— دوسری طرف سے اسی آواز میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا گیا۔

"کیا وہ علیحدہ علیحدہ جائیں گے یا اکٹھے۔ اوور" —— عمران نے پوچھا۔

"اکٹھے —— اور جس سواری پر وہ جائیں گے وہ عام سی سواری ہو گی۔ تاکہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے۔ اوور" —— دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اس سواری کو ٹریس کیا جا سکتا ہے۔ اوور" —— عمران نے پوچھا۔

"فی الحال نہیں —— کیونکہ یہ صرف چیف گیسٹ اور سیکنڈ چیف گیسٹ کو ہی معلوم ہے —— البتہ وہ اے۔ ایچ خصوصی سواری پر جائیں گے۔ وہاں سے واپسی عام سواری پر ہو گی۔ اوور" —— دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"یہ تو خاصا مشکل کام ہے —— بہرحال اب اگر ہم تھوڑی سی تبدیلی کر دیں تو مجھے یقین ہے کہ واپسی پر بھی وہ خصوصی سواری ہی استعمال کریں گے۔ اوور" —— عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"وہ کیسے۔ اوور" —— دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"اگر ہم اے۔ایچ پر بھرپور انداز میں حملہ کر دیں اور کافی دیر انہیں الجھائے رکھنے کے بعد فرار ہو جائیں ——— تو یقیناً وہ مطمئن ہو جائیں گے اور پھر اس قدر سختی کی ضرورت نہ پڑے گی۔ اوور" ——— عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— بہرحال اس پی۔ٹی کو اپنے پاس ہی رکھیں۔ اس سے رابطہ آسان رہے گا۔ اوور" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم نے بالکل کوئی مداخلت نہیں کرنی۔ اس بات کو اچھی طرح سمجھ لو۔ اوور" ——— عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"بالکل ٹھیک ہے ——— آپ بے فکر رہیں۔ اوور" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوور اینڈ آل" ——— عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس ڈبے کو اپنی جیب میں رکھ لیا۔

"پہلے میرا پروگرام یہ تھا کہ میں تنویر کو کرنل ہارڈ اور راشد کو کرنل جاگورا اور میں خود ابوعبدل کے خاص آدمی اور ریڈ ایرو کے نمبر ٹو کے میک اپ میں ریڈ اسکوائر پہنچ جائیں گے ——— اور اصل کرنل ہارڈ اور کرنل جاگورا کے آنے سے پہلے اس عمارت میں موجود ان کے آدمیوں کا خاتمہ کر کے ان کی جگہ ہم سب ممبران لے لیں ——— میک اپ باکس کے ذریعے ہم وہیں آسانی سے اپنی شکلیں بدل سکتے تھے ——— شروع میں کرنل ہارڈ اور کرنل جاگورا اور جیمز بننے کی وجہ سے ہمیں عمارت کے اندر پہنچنے میں مدد ملتی تھی ——— پھر جب اصل کرنل صاحبان آتے تو ہم ان کے آدمیوں کے میک اپ میں وہیں رہتے اور موقع دیکھ کر مشن



کو تباہ کر دیتے ——— لیکن ابوعبدل جب سامان لے کر واپس آیا تو اس نے مجھے اطلاع دی کہ ریڈ اسکوائر میں کوئی ایسا خفیہ راستہ ہے جہاں سے ڈائریکٹ ہال میں پہنچا جا سکتا ہے تو میں نے پہلے خود جا کر اس عمارت کی چیکنگ کرنے کا پروگرام بنایا ——— چنانچہ میں ریڈ اسکوائر کی عمارت کے قریب پہنچ گیا اور پھر میں نے ایک آدمی کو اغوا کر کے اس کے روپ میں عمارت کے اندر پہنچ گیا ——— لیکن وہاں جا کر یہ صورتحال میرے سامنے آئی کہ اس عمارت میں انتہائی زبردست سائنسی حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں ——— کرنل ہارڈ نے واقعی ذہن استعمال کیا تھا ——— عمارت کے اصل ہال کی چھت میں ایک بڑا سوراخ کر دیا گیا تھا اور ہیلی کاپٹر اب ساتھ والے میدان میں اترنے کی بجائے براہ راست اس ہال کی چھت پر اترے گا ——— وہاں پوری چھت پر ریڈ ایرو کے اور ہارڈ کے منتخب ہوئے ایجنٹ ہوں گے ——— اوپر بیگوار لزرا کا طیاروں کا سکواڈرن ——— اوپر دو آتی اک طیارے ——— اس ہال کے دروازوں کو سائنسی طور پر مستقل سیلڈ کر دیا گیا ہے اور دیواروں پر ایسے آلات نصب کر دیئے گئے ہیں کہ ان پر ایٹم بم بھی اثر نہیں کر سکتا ——— پھر ہال کی چھت کے اس بڑے سوراخ سے ڈاکٹر لارنس، اس کے دو اسسٹنٹوں اور مشین کو اندر اتار دیا گیا۔ پھر سوراخ بند کر دیا گیا ——— چھت پر بھی ایسے آلات نصب کر دیئے گئے کہ اسے کسی صورت بھی نہ توڑا جا سکتا تھا اور نہ تباہ کیا جا سکتا تھا ——— یہ صورتحال دیکھنے کے بعد اب ہمارے پاس ایک ہی چارہ رہ گیا تھا کہ ہم کسی طرح اس خفیہ راستے کو ٹریس کریں اور پھر اس کے ذریعے اندر

داخل ہوں۔ لیکن مشن کی تکمیل کے حتمی وقت کا پتہ نہ لگ رہا تھا جو ہمارے مشن کے لئے انتہائی ضروری تھا ـــــ اس خفیہ راستے سے صدر اور وزیر اعظم نے اندر جانا تھا۔ لیکن اس سے پہلے ڈاج دینے کے لئے صدر اور وزیر اعظم دونوں نے البرٹ ہال پہنچنا تھا۔ چنانچہ یہی فیصلہ ہوا کہ ہم البرٹ ہال پر اس وقت حملہ کریں جب صدر اور وزیر اعظم وہیں موجود ہوں اور صدر اور وزیر اعظم کو اغوا کر کے ان کی جگہ ہمارے آدمی لے لیں ـــــ اور پھر وہ آدمی اس خفیہ راستے سے ہال میں داخل ہو کر اس مشین کو تباہ کر دیں گو اس میں سو فیصد رسک تھا کیونکہ وہاں بے پناہ انتظامات کئے گئے تھے لیکن ان بے پناہ انتظامات کی وجہ سے ڈر کر تو نہ بیٹھ سکتے تھے۔ ابو عبدل کو میں نے یہاں مزید معلومات کے لئے بھجوا دیا تھا اور یہ مخصوص ٹرانسمیٹر ابو عبدل نے اپنے ایک خفیہ اڈے سے بھجوایا تھا۔ اس کی کال کسی طرح کیچ نہیں ہو سکتی ـــــ میں ویسے تو تمہارے سامنے اندر گیا تھا لیکن پھر زیرو ہاؤس کے خفیہ راستے سے باہر نکل آیا تاکہ اس ٹرانسمیٹر کو وصول کر سکوں اور تم نے دیکھا کہ وہ آ گیا اور ابو عبدل نے اب جو اہم باتیں بتائی ہیں اس سے اب پروگرام یہ بنا ہے کہ میں اور ٹائیگر تو البرٹ ہال کے عقبی حصے میں ایک جگہ چھپ جائیں گے جبکہ آپ باقی سب لوگ براہ راست البرٹ ہال پر حملہ کر دیں گے اور انہیں اچھی طرح الجھانے کے بعد فرار ہو جائیں گے۔ ابو عبدل اور اس کے ساتھی بھی البرٹ ہال کے گرد خفیہ طور پر پھیلے ہوئے ہیں جیسے ہی صدر اور وزیر اعظم البرٹ ہال سے نکل کر ریڈ اسکوائر پہنچیں گے ہم دونوں اور ابو عبدل گروپ خفیہ طور پر ان کا تعاقب کریں گے۔ پھر جیسے ہی وہ راستہ ٹریس ہو گا ہم اس راستے سے اندر پہنچ جائیں گے اور اس مشین کو تباہ کر دیا جائے گا۔ ڈاکٹر لارنس

کو گولی مار دی جائے گی۔ اس طرح پاکیشیا کے خلاف یہ خطرہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا" ـــــ عمران نے از خود پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــ یہ بات آپ پہلے بتا دیتے تو خوامخواہ اتنی شکر رنجی تو نہ ہوتی" صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جس رنج میں شکر یعنی مٹھاس شامل ہو۔ وہ بڑا ذائقے دار رنج بن جاتا ہے۔ مطلب ہے کھٹا میٹھا۔ اور کھٹی میٹھی چیزوں کو کون پسند کرتا ہے یہ بات تنویر زیادہ بہتر جانتا ہو گا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سارے ممبر بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

"تم سیدھی بات کرتے کرتے آخر پٹڑی سے کیوں اتر جاتے ہو" ـــــ تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں کیا کروں ـــ پٹڑی ہی تھک جاتی ہے اس لئے اتار کر ذرا آرام کرنے لگتی ہے" ـــــ عمران نے جواب دیا تو تنویر بھی ہنس پڑا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

کرنل ڈیوڈ البرٹ ہال کی چھت پر موجود تھا۔ اس کے ہاتھوں میں انتہائی طاقتور لینز کی دوربین تھی اور وہ اس دوربین کی مدد سے البرٹ ہال کے اردگرد پھیلے ہوئے علاقے کو بغور اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے زمین پر چھپے ہوئے خزانوں کو تلاش کر رہا ہو۔ البرٹ ہال تل ابیب کے شمال مشرق میں واقع ایک خاصی وسیع و عریض عمارت تھی جس کے تین اطراف میں بڑی چوڑی سڑکیں تھیں اور چوتھی طرف رہائشی کالونی دور تک پھیلی ہوئی تھی۔

تینوں اطراف میں جی۔ پی فائیو اور ریڈ آرمی کے ایجنٹ جگہ جگہ مورچے سنبھالے ہوئے تھے۔ وہ سب بے حد چوکنا اور مستعد تھے۔ تقریباً سب کے پاس بی۔ الیون ٹرانسمیٹر موجود تھے۔ جیپوں اور کاروں کو بھی سائیڈوں پر کھڑا کیا گیا تھا اور انہیں اس طرح سٹارٹ رکھا گیا تھا کہ وہ پلک جھپکنے میں پوری رفتار سے دوڑ سکیں۔



کرنل فرانک البرٹ ہال کے اندرونی حصے میں موجود تھا اور ریڈ آرمی کے ذمے اندرونی حفاظت تھی۔ چھت کے اوپر چار گن شپ ہیلی کاپٹر فضا میں گھومتے پھر رہے تھے۔

البرٹ ہال کی طرف آنے والی سڑکوں کو ہال سے دو کلومیٹر دور ہی بند کر دیا گیا تھا اس لئے سڑکیں خالی پڑی تھیں۔

"کاش! ــــ یہ عمران وغیرہ ادھر آ نکلیں" ــــ کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"سر ــــ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ جب سڑکیں بلاک کر دی گئی ہیں تو پھر یہ لوگ ادھر کیسے آئیں گے" ــــ ساتھ کھڑے ہوئے اس کے اسسٹنٹ جانسن نے کہا۔

"وہ شیطانی روحیں ہیں جانسن! ــــ اگر انہوں نے ادھر آنے کا ارادہ کر لیا تو پھر دیکھنا کہ وہ کیسے بھوتوں کی طرح اچانک نمودار ہو جاتے ہیں" ــــ کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا اور اس کا اسسٹنٹ ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

چند لمحوں بعد دور سے تیز سائرن بجنے کی آوازیں سنائی دیں تو کرنل ڈیوڈ چونک پڑا۔

"اوہ! ــــ صدر مملکت اور وزیر اعظم صاحب آ رہے ہیں" ــــ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور پھر اس کی دوربین پر جمی ہوئی نظریں شمال کی طرف سے آنے والی سڑک پر جم گئیں۔ کیونکہ صدر اور وزیر اعظم نے اسی طرف سے آنا تھا۔ سائرن کی آواز تیزی سے قریب آتی جا رہی تھی۔ چند لمحوں بعد سڑک پر پائلٹ موٹر سائیکلوں کا دستہ نمودار ہوا۔ اس کے پیچھے دو فوجی کھلی جیپیں تھیں جن میں مسلح فوجی سپاہی گنیں لئے کھڑے ہوئے تھے۔ ان جیپوں کے

Admin @ www.hibuddiez.com



کے پیچھے سیاہ رنگ کی بڑی سٹیٹ کار تھی جس پر اسرائیل کا فلیگ لہرا رہا تھا
اس کار میں صدر مملکت اور وزیر اعظم تھے۔ کار کی دونوں سائیڈوں پر بھی
مسلح فوجی سپاہی موٹر سائیکلوں پر سوار چل رہے تھے۔ کار کے پیچھے چار
ملٹری جیپیں تھیں اور ایک گن شپ ہیلی کاپٹر کار کے اوپر فضا میں اڑتا
ہوا ساتھ ساتھ آ رہا تھا۔

یہ قافلہ سڑک پر دوڑتا ہوا البرٹ ہال کے گیٹ پر پہنچ کر رک گیا اور
فوجی سپاہیوں کی ایڑیاں بجنے کی آوازیں سنائی دیں تو کرنل ڈیوڈ نے اطمینان
کا سانس لیا۔ کیونکہ اس کی ذمہ داری ختم ہو گئی تھی اور اب کرنل فرانک کی
ذمہ داری شروع ہو گئی تھی۔

کچھ دیر تک ایڑیاں بجنے کی آوازیں سنائی دیتی رہیں پھر دوبارہ خاموشی
طاری ہو گئی۔ گن شپ ہیلی کاپٹر اب البرٹ ہال کے اوپر موجود ہیلی کاپٹروں
میں شامل ہو گیا تھا۔

"مجھے کچھ بے چینی محسوس ہو رہی ہے ــــ میں جا کر ایک راؤنڈ لگا
آؤں" ــــ کرنل ڈیوڈ نے اچانک دوربین آنکھوں سے ہٹا کر گلے
میں ڈالتے ہوئے ساتھ کھڑے جانسن سے مخاطب ہو کر کہا اور جانسن
نے سر ہلا دیا۔ کرنل ڈیوڈ تیزی سے مڑا اور پھر ساتھ ہی موجود سیڑھیاں
اتر کر وہ نیچے پہنچا۔ وہاں اس کی جیپ موجود تھی جس میں ڈرائیور بھی
بیٹھا ہوا تھا۔ کرنل ڈیوڈ اچھل کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"چلو راؤنڈ لگاؤ" ــــ کرنل ڈیوڈ نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا
اور ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے جیپ آگے بڑھا دی۔

کرنل ڈیوڈ تھوڑی دیر بعد اس جگہ پہنچ گیا جہاں سڑک بلاک کی گئی



تھی۔ یہاں سڑک کے درمیان روڈ سٹینڈ رکھ کر اسے بلاک کیا گیا تھا۔ دونوں
سائیڈوں میں جی۔ پی فائیو کی جیپیں اور مسلح آدمی کھڑے تھے۔

کرنل ڈیوڈ نے ڈرائیور کو جیپ روکنے کے لئے کہا اور پھر جیپ
رکتے ہی وہ اچھل کر نیچے اترا۔ جی۔ پی فائیو کے سپاہیوں نے کرنل ڈیوڈ
کو فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

"ٹھیک ہے! ــ کوئی مشکوک بات" ــــ کرنل ڈیوڈ نے ایک آفیسر سے
مخاطب ہو کر پوچھا

"نو سر ہم پوری طرح مستعد ہیں" ــــ اس آفیسر نے مؤدبانہ لہجے
میں کہا۔

"ہونہہ" ــــ کرنل ڈیوڈ نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اس
کی نظریں سامنے سڑک پر جم گئیں۔ یہ سڑک کچھ دور آگے جا کر مڑ جاتی تھی اور
ادھر آنے والی کاریں اور دوسری گاڑیاں اس موڑ پر پہنچ جانے کے
بعد واپس چلی جاتی تھیں کیونکہ وہاں باقاعدہ بورڈ لگا دیا گیا تھا کہ آگے راستہ
بند ہے۔

کرنل ڈیوڈ کو گاڑیاں آتی اور پھر بورڈ کے پاس سے مڑتی ہوئی صاف
نظر آ رہی تھیں۔ چند لمحے انہیں دیکھنے کے بعد اس نے واپس اپنی جیپ
کی طرف مڑنے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ اچانک وہ چونک پڑا۔ کیونکہ اس کی
ایجنسی کی ایک جیپ موڑ سے نمودار ہوئی اور پھر تیزی سے ان کی طرف
آنے لگی۔

"یہ ادھر کیسے چلی گئی تھی" ــــ کرنل ڈیوڈ نے چونک کر ساتھ کھڑے آفیسر
ٹیری سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"معلوم نہیں جناب! ——— ہمارے سامنے تو گئی نہیں" ——— آفیسر نے جواب دیا۔

"ہونہہ" ——— کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے ہنکارا بھرا۔ جیپ خاصی رفتار سے ان کی طرف بڑھی آ رہی تھی اور پھر وہ بلڈنگ کے قریب پہنچ کر رک گئی۔ دوسرے لمحے اس میں سے جی۔ پی۔ فائیو کے دو آفیسرز نیچے کودے۔ ان کے کاندھوں پر سب مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں۔ کرنل ڈیوڈ انتہائی حیرت سے انہیں دیکھنے لگا کیونکہ یہ شکلیں اس کے لئے نامانوس تھیں دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے آگے بڑھ آئے۔

"کون ہو تم ——— میں نے پہلے تمہیں نہیں دیکھا" ——— کرنل ڈیوڈ نے ان کے قریب آنے پر غراتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کے لہجے میں حیرت کا عنصر بھی نمایاں تھا۔

"پہلے نہیں دیکھا تو اب دیکھ لو کرنل ڈیوڈ" ——— آنے والوں میں سے ایک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے کاندھے پر لٹکی ہوئی گن اتاری ہی تھی کہ کرنل ڈیوڈ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر آفیسر ٹیری کی پشت پر آ گیا۔

کرنل ڈیوڈ کا اچھل کر اس طرح آفیسر ٹیری کے پیچھے آنا ہی اسے بچا گیا۔ کیونکہ دوسرے لمحے وہاں موجود افراد پر جیسے گولیوں کی بارش شروع ہو گئی تھی۔

آنے والی جیپ کے اندر سے بھی فائر کھول دیا گیا تھا اور فائر ہوتے ہی کرنل ڈیوڈ کے سامنے موجود آفیسر ٹیری چیختا ہوا اچھل کر پیچھے پشت کے بل گرا ہی تھا کہ کرنل ڈیوڈ نے چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے وہ اپنی



Admin @ www.hibuddiez.com

جیپ کی اوٹ میں ہو گیا۔

فائرنگ ابھی تک مسلسل جاری تھی کہ کرنل ڈیوڈ اچھل کر اپنی جیپ میں بیٹھا اور ڈرائیور سے چیخ کر بولا۔

"بھگاؤ اسے" ——— کرنل ڈیوڈ کا لہجہ ہذیانی تھا اور اس کے چیختے ہی ڈرائیور نے بجلی کی سی تیزی سے جیپ کو واپس البرٹ ہال کی طرف بھگانا شروع کر دیا۔

"اور تیز بھگاؤ اسے کم بخت" ——— کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا اور ڈرائیور نے ہونٹ بھینچتے ہوئے ایکسیلیٹر پہ پاؤں کا پورا دباؤ ڈال دیا۔

"دشمنوں نے حملہ کر دیا ہے ——— پہلی سڑک کی فرسٹ بلڈنگ پر۔ سب لوگ ادھر جمع ہو جائیں ——— فوراً" ——— کرنل ڈیوڈ نے جیپ سے ٹرانسمیٹر کال کرنے آن کر کے چیخنا شروع کر دیا۔

کرنل ڈیوڈ کی جیپ پر بھی عقبی طرف سے فائرنگ ہوئی تھی لیکن وہ بچ کر نکل آیا تھا۔

"سر کہاں جانا ہے" ——— ڈرائیور نے قدرے محفوظ حصے میں پہنچ کر کہا۔

"الو کے پٹھے ——— ال کے سامنے لے چلو ——— اور تیز بھگاؤ اسے۔ میں نے چھت پر پہنچ کر فورس کو کنٹرول کرنا ہے" ——— کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"بہتر سر" ——— ڈرائیور نے کہا اور جیپ کو اور تیزی سے بھگا دیا۔ اب اس نے پوری قوت سے ایکسیلیٹر دبا دیا تھا۔

لیکن ابھی جیپ نے کچھ فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ یکلخت اس کے عقبی

Admin @ www.hibuddiez.com

حصے میں ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور کرنل ڈیوڈ کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے آرے سے اس کے جسم کو ہزاروں ٹکڑوں میں کاٹ دیا ہو۔ اور ہر ٹکڑا فضا میں پتنگ کی طرح علیحدہ علیحدہ اڑا جا رہا ہو۔ یہ احساس صرف ایک لمحے کے لئے تھا۔ اس کے بعد اس کے ذہن پر تاریکیوں نے غلبہ پا لیا تھا۔

عمران اور ٹائیگر ایک چھوٹی سی کوٹھی کے گیٹ کے ساتھ اندر کی طرف لگے کھڑے تھے۔ کوٹھی خالی تھی اور اس پر کرایہ کے لئے خالی ہے کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ البرٹ ہال کا عقبی جنوبی حصہ اس گیٹ کے بالکل سامنے تھا۔ اور عقبی طرف ہال کی دیواروں کے ساتھ جی۔ پی فائیو کے چند ایجنٹ گھوم رہے تھے۔ عمران کے عقب میں ایک ٹیکسی کار کھڑی تھی۔ یہ ٹیکسی کار عمران لے آتے ہوئے ایک پارکنگ سے اڑا لی تھی۔ ڈرائیور اسے لاک کر کے کہیں گیا ہوا تھا۔ لیکن ظاہر ہے عمران کے لئے یہ لاک کوئی حیثیت نہ رکھتے تھے۔

گیٹ کی درمیانی جھری سے عمران باہر کی طرف دیکھ رہا تھا۔ تھوڑی دیر پہلے وہ سائرن کی آوازیں سن چکا تھا اور یہ آوازیں سنتے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ صدر اور وزیراعظم البرٹ ہال میں پہنچ چکے ہیں۔

ابھی صدر اور وزیراعظم کو آئے ہوئے زیادہ سے زیادہ دس منٹ گزرے ہوں گے کہ البرٹ ہال کی عمارت کی دوسری طرف یکلخت بے پناہ فائرنگ ہوئی

Admin @ www.hibuddiez.com


اور بموں اور راکٹوں کے دھماکوں سے فضا گونج اٹھی۔ عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کے ساتھیوں نے حملہ شروع کر دیا ہے اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ یہ حملہ انتہائی رسکی ہے۔ کسی بھی لمحے وہ سب یا ان میں سے کوئی مارا جا سکتا ہے۔ البرٹ ہال پر پہرہ دینے والے گن شپ ہیلی کاپٹر بھی تیزی سے دوسری طرف پہنچ گئے تھے اور اب تو دوسری طرف جیسے قیامت کا سا سماں پیدا ہو گیا تھا۔

"یہ تو بڑی خوفناک جنگ ہو رہی ہے" ——— ٹائیگر نے بے اختیار ہو کر کہا۔

"ہاں! ——— سنو! میں یہاں بت بنا کھڑا نہیں رہ سکتا ——— تم یہ ٹرانسمیٹر لو اور یہاں کھڑے ہو جاؤ ——— اگر کوئی ایسی کار یہاں سے نکلے جس پر تمہیں شبہ ہو کہ صدر یا وزیر اعظم ہیں تو تم نے اس ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا کر ابو عبدل کو اطلاع کر دینا اور ٹیکسی لے کر انتہائی محتاط انداز میں ان کا تعاقب کرنا۔ اور اگر ابو عبدل کی طرف سے کوئی اطلاع آئے۔ تب بھی تم نے اس کی اطلاع کے مطابق مطلوبہ جگہ پہنچنا ہے" ——— عمران نے تیز تیز لہجے میں اسے سمجھایا اور پھر پھاٹک کھول کر تیزی سے باہر نکل گیا۔ اس کے جسم پر بھی جی۔ پی فائیو کی یونیفارم تھی اور کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔ پھاٹک سے نکل کر تیزی سے دوڑتا ہوا وہ عمارت کی مشرقی سائیڈ کی طرف بڑھ گیا۔ کیونکہ فائرنگ اور دھماکوں کا زیادہ زور ادھر ہی تھا۔ البرٹ ہال کی عقبی طرف موجود سپاہی بھی غائب ہو چکے تھے وہ بھی شاید اس جنگ میں حصہ لینے کے لئے ادھر ہی دوڑ گئے تھے۔

عمران دوڑتا ہوا جب عمارت کے تقریباً سامنے کے رخ پہنچا تو اس نے چھلانگ لگائی اور سڑک کے کنارے پر موجود ایک بڑے سے ڈرم کی اوٹ میں ہو کر رک گیا۔ مشین گن اس کے ہاتھ میں آ چکی تھی اور اس کی تیز نظریں ماحول کا جائزہ لے رہی تھیں اور پھر اس کی نظریں اپنے سے کچھ فاصلے پر موجود ایسے ہی ایک اور ڈرم پر جم گئیں جس کی طرف دو مسلح سپاہی کرالنگ کرتے ہوئے تیزی سے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ عمران چونکہ سائیڈ میں تھا اس لئے اسے ڈرم کی سائیڈ میں فرش پر پڑے ہوئے ایک آدمی کا ایک حصہ نظر آ رہا تھا۔ وہ آدمی فرش پر پڑا ہوا تھا۔ اس کی جھلک سے عمران نے اندازہ لگایا کہ وہ بلیک زیرو ہے وہ شاید ہٹ ہو چکا تھا۔ عمران نے جیب سے ایک بم نکالا، دانتوں سے اس کا پن کھینچا اور پھر اسے پوری قوت سے ڈرم کی طرف بڑھتے ہوئے سپاہیوں کی طرف اچھال دیا۔ ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور دونوں سپاہیوں کے پرخچے اڑ گئے۔ اسی لمحے سامنے سے اچانک ڈرم پر فائرنگ شروع ہو گئی اور گولیاں ڈرم سے ٹکرانے لگیں۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے مشین گن کا رخ اس طرف کیا جدھر سے فائر ہو رہا تھا۔ اور پھر اس کی مشین گن تڑتڑانے لگی۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک بلکی سی چیخ کے ساتھ ہی فائرنگ بند ہو گئی۔ اور عمران یکلخت ڈرم کے پیچھے سے نکلا اور جھکے جھکے انداز میں دوڑتا ہوا اس ڈرم کی طرف دوڑ پڑا۔ آدھے راستے پر پہنچ کر اسے اپنے سر پر غیر معمولی چمک سی محسوس ہوئی تو اس نے یکلخت ایک لمبا جمپ لگایا اور عین اسی لمحے جب اس کے قدموں نے زمین چھوڑی، ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور عمران جو پہلے ہی جمپ لگا چکا تھا اس خوفناک دھماکے سے نکلنے والی ہوا کے زوردار دباؤ کی وجہ سے گولی کی طرح اڑتا ہوا عین ڈرم کے پیچھے جا گرا۔

Admin @ www.hibuddiez.com



"عمران صاحب آپ" ــــــ بلیک زیرو کی آواز سنائی دی تو عمران تیزی سے سنبھل کر اپنے آپ کو ایڈجسٹ کرنے لگا۔ اسی لمحے بلیک زیرو نے دوسری طرف فائر کھول دیا۔

"تم کیسے پڑے تھے فرش پر" ــــــ؟ عمران نے سنبھلتے ہی کہا۔

"میری پنڈلی میں زخم آیا ہے اس لئے میں چند لمحوں کے لئے بیہوش ہو گیا تھا ــــــ لیکن پھر ڈرم کے سامنے ہونے والے دھماکے نے مجھے ہوش دلا دیا۔ اسی لمحے میں نے آپ کو دوڑتے اور ادھر آتے دیکھا اور آپ کے انداز سے میں سمجھ گیا کہ یہ ہمارا کوئی ساتھی ہی ہے ــــــ ورنہ میں آپ پر فائر کھول دیتا" ــــــ بلیک زیرو نے مسلسل مشین گن کو فائرنگ پوزیشن میں دائیں بائیں گھماتے ہوئے کہا۔

"تم لوگوں نے واپسی کا کیا طے کیا ہے" ــــــ؟ عمران نے پوچھا۔

"صفدر ٹرینچ فائر کرے گا" ــــــ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

عمران نے سر ہلاتے ہوئے سچویشن کو بغور چیک کرنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھی ہر طرف پھیلے ہوئے تھے۔ اور وہ مسلسل فائرنگ کرنے کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کو کور دے کر جگہیں بھی بدل رہے تھے صرف بلیک زیرو اس سائیڈ پر اکیلا پھنسا ہوا تھا۔ سڑک پر دو جیپیں بھی تباہ ہوئی پڑی تھیں۔

"ہم نے کرنل ڈیوڈ کو بھی زخمی کر دیا ہے ــــــ لیکن اس کے سپاہی اسے اٹھا کر لے جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں" ــــــ بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

جس انداز میں اس کے ساتھی ورک کر رہے تھے اس سے عمران کو خاصی تسلی



ہو گئی تھی۔ کیونکہ انہوں نے واقعی انتہائی مہارت سے اردگرد پھیلی ہوئی ملٹری فورس کو الجھایا ہوا تھا۔ گن شپ ہیلی کاپٹر صرف اوپر اڑ رہے تھے۔ چونکہ عمران کے ساتھیوں کا انداز ایسا تھا کہ یہ معلوم نہ ہو رہا تھا کہ وہ عمران کے ساتھی ہیں یا جی۔ پی فائیو کے آدمی ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ اب تک کسی گن شپ ہیلی کاپٹر نے فائر نہ کھولا تھا۔

اسی لمحے عمران کی جیب سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلیں تو عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا آلہ نکالا جو کہ ٹرانسمیٹر رسیور تھا۔ اس نے اس کے کونے پر موجود بٹن دبا دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو ــــــ اے۔ اے کالنگ اے۔ آئی۔ پی۔ اوور" ــــــ ابو عبدل کی آواز سنائی دی۔

"یس سیکنڈ ٹو اے۔ آئی اٹنڈنگ یو ــــــ کیا رپورٹ ہے۔ اوور" ــــــ ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"اے۔ آئی کہاں ہیں۔ اوور" ــــــ؟ ابو عبدل نے چونک کر پوچھا۔

"وہ بازار گئے ہیں اور مجھے اپنی جگہ دے گئے ہیں ــــــ رپورٹ دیں۔ اوور" ــــــ ٹائیگر نے تیز آواز میں کہا۔

"چیف اور سیکنڈ چیف کار کی بجائے ہیلی کاپٹر کے ذریعے سرخ پٹرول کی دکان پر جا رہے ہیں ــــــ ایک گن شپ ہیلی کاپٹر اے۔ ایچ پر اتر رہا ہے۔ اوور" ــــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران کی نظریں آسمان پر جم گئیں۔ واقعی ایک گن شپ ہیلی کاپٹر تیزی سے البرٹ ہال کی چھت پر اتر رہا تھا۔ عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"تو پھر۔ اوور" ــــــ ٹائیگر کی پریشان سی آواز سنائی دی۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"ڈونٹ وری ۔۔۔ میں نے چند دکانیں سُرخ کپڑوں کی دکان کے پاس کھلوا رکھی ہیں ۔۔۔ مال پہنچتے ہی وہ اطلاع کر دیں گے تو میں اطلاع دے دوں گا ۔۔۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر رسیور آف کر کے اُسے دوبارہ جیب میں رکھ لیا۔

"میں جا رہا ہوں بلیک زیرو! ۔۔۔ تم بھی اپنے ساتھیوں کو لے کر یہاں سے نکلنے کی کرو ۔۔۔ اور سنو! ۔۔۔ انہیں بتا دینا کہ وہ پیڈ اسکوائر کے سامنے کے رُخ رہیں ۔۔۔ ضرورت پڑی تو میں انہیں کال کروں گا۔"

عمران نے جلدی سے بلیک زیرو سے کہا جو مسلسل فائرنگ میں مصروف تھا، چونکہ یہ جگہ ایسی تھی کہ جو تین اطراف سے محفوظ تھی اس لئے وہ صرف سامنے فائرنگ کر رہا تھا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

عمران تیزی سے ڈرم کی اوٹ سے نکلا اور انتہائی تیز رفتاری سے بھاگتا ہوا دوسرے ڈرم تک پہنچ گیا۔ چند لمحے وہاں رکنے کے بعد وہ دوڑتا ہوا عمارت کی سائیڈ پر پہنچ گیا۔ اور پھر عمارت کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتا ہوا جب وہ اس کوٹھی تک پہنچا جس کے گیٹ پر کرایہ کے لئے خالی ہے کا بورڈ لٹکا ہوا تھا تو اس نے دیکھا کہ پھاٹک بدستور بند تھا۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا تو اسی لمحے پھاٹک کھل گیا۔

"عمران صاحب! ۔۔۔ ابوعبدل کی کال آئی ہے۔ اس نے ۔۔۔" ٹائیگر نے عمران کے اندر داخل ہوتے ہی کہنا شروع کر دیا۔

"میں نے سن لی ہے۔ میرے پاس ٹرانسمیٹر رسیور ہے ۔۔۔ جلدی کرو ہمیں خود بھی اس ہیلی کاپٹر کا تعاقب کرنا ہے" ۔۔۔ عمران نے ٹیکسی کی



طرف دوڑتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے جلدی سے پھاٹک پورا کھول دیا۔ اس لیے عمران نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر ٹیکسی کو پھاٹک کی طرف بڑھایا اور پھاٹک سے گذرتے ہوئے ٹائیگر دروازہ کھول کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ عمران نے سر پر موجود جی۔پی فائیو کی مخصوص کیپ کا سامنے کا رُخ اُلٹا کر کے پیچھے کر دیا تھا اس طرح وہ ٹوپی تقریباً ٹیکسی ڈرائیوروں جیسی بن گئی تھی عمران نے ٹیکسی کو دائیں طرف موڑا اور پھر آگے جانے کی بجائے وہ سائیڈ گلی میں آتے موڑ کر تیزی سے دوڑاتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ چند لمحوں بعد ٹیکسی کاوانی کی درمیانی سڑک پر پہنچ گئی۔

"تم ہیلی کاپٹر کو چیک کرو" ۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔ عمران تیزی سے ٹیکسی دوڑاتا ہوا کاوانی کی سڑکوں سے گذر کر ہائی وے پر پہنچ گیا اور پھر ہائی وے سے ہوتا ہوا وہ ایک لمبا چکر کاٹ کر دوبارہ جب اندرون شہر جانے والی سڑک کی طرف مڑنے ہی لگا تھا کہ ٹائیگر کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے اسی خصوصی ٹرانسمیٹر پر ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ عمران نے تیزی سے ٹیکسی ایک سائیڈ پر موڑ کر روک دی اور پھر ٹائیگر کے ہاتھ سے ٹرانسمیٹر لے لیا۔ ساتھ ہی اس نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر ٹرانسمیٹر رسیور سے نکلنے والی ہلکی سی ٹوں ٹوں کی ہلکی سی آوازیں بٹن دبا کر بند کر دیں جبکہ ٹائیگر اب کھڑکی سے سر باہر نکال کر اوپر آسمان کا جائزہ لے رہا تھا۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ اے۔ اے کالنگ۔ اوور" ۔۔۔ ٹرانسمیٹر پر ابوعبدل کی تیز آواز سنائی دی۔

"یس ۔ اے۔ آئی اٹنڈنگ ۔۔۔ ہیلی کاپٹر کی کیا رپورٹ ہے۔ اوور۔"

عمران نے بدلی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"لے۔ آئی ! ـــ بڑا کنفیوژن پیدا ہو گیا ہے ـــ ہیلی کاپٹر چیف گیسٹ ہاؤس کی طرف چلا گیا ہے ـــ سرخ کپڑوں والی دکان کی طرف نہیں گیا۔ اوور" ـــ ابو عبدل کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کیا مطلب ! ـــ کیا پروگرام تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اوور" ـــ عمران کے لہجے میں بھی بے پناہ پریشانی تھی۔

"میرا خیال ہے کہ ایسا ہی ہے ـــ ہیلی کاپٹر چیف گیسٹ ہاؤس کی طرف گیا ہے جب کہ اسے ریڈ کی طرف جانا چاہئے تھا۔ اوور" ـــ ابو عبدل نے جواب دیا۔

"ہو سکتا ہے وہ وہاں سے پھر کار پر واپس لوٹیں۔ اوور" ـــ عمران نے کہا۔

"اگر ایسا ہوا ـــ تب بھی ہم انہیں ٹریس نہیں کر سکیں گے ـــ کیونکہ وہ لازماً سیٹ کار میں اب نہیں آئیں گے ـــ کسی عام کار میں آئیں گے اور وہ پہچانی نہ جا سکے گی ـــ اور اب وقت نہیں رہا کہ میں اپنے آدمی چیف گیسٹ ہاؤس پر نگرانی کے لئے لگاؤں۔ اوور" ـــ ابو عبدل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اس وقت کہاں ہو۔ اوور" ـــ عمران نے پوچھا۔

"میں لے۔ ایچ کے ساتھ ایک بارہ منزلہ کمرشل بلڈنگ کی چھت پر ہوں ـــ یہاں سے میں نے ہیلی کاپٹر کو چیف گیسٹ ہاؤس کی طرف جاتے خود دیکھا ہے ـــ اور یہ دونوں گیسٹ میرے سامنے لے۔ ایچ کی چھت پر اس ہیلی کاپٹر میں سوار ہوئے ہیں۔ اوور" ـــ ابو عبدل نے جواب دیا۔

"اوکے ! ـــ اب مجھے خود ہی کچھ کرنا پڑے گا ـــ اوور اینڈ آل" ـــ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے ٹائیگر کے ہاتھ میں تھمایا اور ٹیکسی کار کو تیزی سے اس طرف موڑ کر بھگانے لگا جدھر پرانے تل ابیب کی طرف سڑک جاتی تھی۔ ریڈ اسکوائر پرانے تل ابیب والے علاقے میں ہی واقع تھی۔

"اب ہم انہیں کیسے ٹریس کریں گے ـــ نجانے وہ کہاں سے ریڈ اسکوائر میں داخل ہوں" ـــ ٹائیگر نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"ابھی ایک امکان میرے ذہن میں ہے ـــ پریذیڈنٹ ہاؤس سے ایک سڑک سیدھی ریڈ اسکوائر کی طرف جاتی ہے۔ ہمیں وہاں پکٹنگ کرنا ہو گی" ـــ عمران نے کہا اور پھر اس نے ٹیکسی کو ایک اور سڑک پر موڑ دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمارتوں کا گنجان سلسلہ شروع ہو گیا اور پھر عمران نے ٹیکسی ایک گری ہوئی عمارت کے کمپاؤنڈ میں موڑی اور اسے ایک شکستہ دیوار کے پیچھے روک دیا۔

"تم ٹیکسی میں بیٹھو ـــ میں باہر جا کر مورچہ لگاتا ہوں ـــ مجھے یقین ہے کہ پریذیڈنٹ اور وزیر اعظم جس کار میں بھی ہوں گے وہ یہیں سے گزرے گی" ـــ عمران نے ٹیکسی سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور پھر مشین گن وہیں ٹیکسی میں ہی پھینک کر وہ ٹوپی کو سیدھا کرتے ہوئے تیزی سے سڑک کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک ایسی جگہ تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا جہاں وہ اطمینان سے کھڑا ہو کر سڑک پر سے گزرنے والی گاڑیوں کو نہ صرف چیک

کرسکتا تھا بلکہ انہیں انتہائی قریب سے بھی دیکھ سکتا تھا۔

عمران نے ہاتھ پر بندھی ہوئی گھڑی پر نظر ڈالی تو ساڑھے دس بج رہے تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ ریڈ ٹارگٹ کی تکمیل میں صرف آدھا گھنٹہ باقی رہ گیا تھا۔ اور اس نے جو کچھ کرنا ہے اسی آدھ گھنٹے میں ہی کرنا ہے۔ اس کی نظریں سڑک پر جمی ہوئی تھیں۔

سڑک پر کاریں آجا رہی تھیں اور عمران کاروں کے اندر بیٹھے ہوئے افراد کو انتہائی غور سے دیکھ رہا تھا۔ اُسے سب سے زیادہ غور سے ان کاروں کو دیکھنا پڑتا تھا جن کے شیشے کلرڈ تھے ان شیشوں کے اندر جھانکنے کے لئے انتہائی توجہ چاہیے تھی اور پوری توجہ کے باوجود اندر موجود افراد کے صرف سائے ہی نظر آتے تھے۔

اب تک کلرڈ شیشوں والی دو تین کاریں ہی اس کے سامنے سے گزری تھیں۔ لیکن ان کاروں میں بھی اب تک اُسے کوئی مشکوک کار نظر نہ آئی تھی۔

عمران بڑی بے چینی سے ریڈ اسکوائر کی طرف جاتی ہوئی کاروں کو دیکھ رہا تھا اور جیسے جیسے وقت گذرتا جارہا تھا عمران کی بے چینی لمحہ لمحہ بڑھتی جارہی تھی۔

اور پھر جب گیارہ بجنے میں سے صرف پندرہ منٹ باقی رہ گئے تو عمران کا پیمانہ صبر لبریز ہوگیا۔

"اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں رہ گئی کہ ریڈ اسکوائر پر براہ راست حملہ کردیا جائے ـــــ جو ہوگا دیکھا جائے گا" ـــــ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور پھر اس اوٹ سے نکل کر اس نے بجلی کی سی تیزی سے سڑک کراس کی اور اس شکستہ عمارت کی طرف بھاگنے لگا جہاں ٹائیگر اور ٹیکسی موجود تھی۔ لیکن اُسے ابھی سے اپنی شکست واضح ہوتی دکھائی دینے لگی تھی۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ چند بموں اور مشین گنوں کی فائرنگ سے ریڈ اسکوائر کے ہال کو کسی صورت بھی نہیں توڑا جاسکتا تھا۔ جب کہ وہاں کرنل شارڈو اور کرنل جاگورا اور ان دونوں کے انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ بھی موجود تھے۔

ادھر وقت تیزی سے ختم ہوتا جارہا تھا۔

 Admin @ www.hibuddiez.com 

ڈاکٹر لارنس بڑی بے چینی کے عالم میں ال کے فرش پر ٹہل رہا تھا وہ بار بار اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی دیکھتا اور پھر ٹہلنا شروع کر دیتا۔ اس کا ایک اسسٹنٹ تو مشین کی سائیڈ میں کھڑا تھا جب کہ دوسرا اسسٹنٹ کمرے کے اس کونے میں تھا جہاں ایک جدید مگر ہیوی جنریٹر چل رہا تھا۔ ڈاکٹر لارنس چونکہ عین وقت پر کسی قسم کا کوئی رسک نہ لینا چاہتا تھا اس لئے اس نے مشین کے ساتھ خصوصی جنریٹر لگوایا ہوا تھا۔ مشین کو بجلی اسی جنریٹر سے مل رہی تھی جب کہ باقی ال کمرے میں موجود دیگر برقی آلات عام بجلی سے کام کر رہے تھے۔

"ابھی تک صدر صاحب اور وزیر اعظم صاحب نہیں پہنچے جیوش ۔۔۔ اب تو گیارہ بجنے میں صرف پندرہ منٹ باقی رہ گئے ہیں" ۔۔۔ ڈاکٹر لارنس نے مشین کے ساتھ کھڑے اپنے اسسٹنٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"انہیں آ تو جانا چاہیئے تھا ۔۔۔ نجانے اب تک کیوں نہیں آئے ۔۔۔ آپ فون پر پتہ کر لیں" ۔۔۔ جیوش نے جواب دیا۔

"اوہ ہاں ۔۔۔ اب واقعی فون پر معلوم کرنا پڑے گا ۔۔۔ ویسے وہ آئیں یا نہ آئیں مشن تو بہرحال مکمل ہونا ہی ہے" ۔۔۔ ڈاکٹر لارنس نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دیوار میں لگے ہوئے سٹینڈ پر رکھے فون کی طرف بڑھ گیا۔ فون کے قریب پہنچ کر وہ رسیور اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھانا ہی چاہتا تھا کہ گھنٹی بج اٹھی۔ ڈاکٹر لارنس نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔۔۔ ڈاکٹر لارنس اٹنڈنگ" ۔۔۔ ڈاکٹر لارنس نے تیز لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر لارنس ۔۔۔ میں پریذیڈنٹ بول رہا ہوں" ۔۔۔ دوسری طرف سے صدر مملکت کی آواز سنائی دی۔

"سر ۔۔۔ آپ ابھی تک نہیں پہنچے ۔۔۔ میں آپ کو کال کرنے ہی والا تھا ۔۔۔ گیارہ بجنے میں اب بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے" ۔۔۔ ڈاکٹر لارنس نے صدر کی آواز سنتے ہی تیز لہجے میں پوچھا۔

"ہاں ۔۔۔ اسی لئے میں نے فون کیا ہے ۔۔۔ خفیہ راستے کا سسٹم اچانک خراب ہو گیا ہے اور اس کے ٹھیک ہونے کے لئے کافی وقت چاہئے ۔۔۔ میں البرٹ ہال میں تھا کہ وہاں مجھے اطلاع ملی تو میں وزیر اعظم صاحب کے ساتھ یہاں پریذیڈنٹ ہاؤس میں آ گیا ۔۔۔ آپ کی مشین تو ٹھیک ورک کر رہی ہے نا ۔۔۔ کوئی خطرے والی بات تو نہیں" ۔۔۔ صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں سر ۔۔۔ خطرہ کیسا ۔۔۔ وہ بالکل او کے ہے اور اپنے مشن کی تکمیل کے لئے منتظر ہے ۔۔۔ آپ دروازہ کھلوا کر آ جائیے" ۔۔۔ ڈاکٹر لارنس نے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"نہیں — اب اتنا وقت نہیں رہا۔ اُسے بھی وقت چاہیئے — آپ ایسا کریں کہ ٹھیک وقت پر مشن مکمل کر دیں — ہم آپ کی طرف سے وکٹری کی خبر کا شدت سے انتظار کریں گے" — صدر مملکت نے کہا۔

"بہتر جناب! — میں ٹھیک گیارہ بجے ریڈ ٹارگٹ کو ہٹ کر دوں گا اور پھر فون پر آپ کو کامیابی کی خبر سناؤں گا — اوکے۔ گڈ بائی" — ڈاکٹر لارنس نے کہا اور پھر دوسری طرف سے جواب سنے بغیر اس نے رسیور رکھا اور تیزی سے واپس مشین کی طرف بڑھ گیا۔

مشین پر لاتعداد چھوٹے بڑے رنگ دار بلب جل بجھ رہے تھے۔ پوری مشین پر پھیلے ہوئے چھوٹے بڑے ڈائلوں میں سوئیاں حرکت کر رہی تھیں درمیان میں موجود ایک سکرین روشن تھی اور اس پر ایک خلائی سیارہ حرکت کرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ یہ مواصلاتی خلائی سیارہ تھا اور سکرین پر اتنا بڑا نظر آ رہا تھا کہ اس کے اوپر لکھے ہوئے مخصوص نمبر بھی اُسے واضح طور پر نظر آ رہے تھے۔ یہ نمبر ظاہر ہے زمین سے تو نظر نہ آتے تھے ان کے لکھنے کا مقصد اتنا تھا کہ خلائی لیبارٹریوں کو ان کی ماہیت اور اس کی شناخت ہوتی رہے۔

ڈاکٹر لارنس چند لمحے غور سے مشین کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی میں وقت دیکھا۔ گیارہ بجنے میں اب صرف دس منٹ باقی رہ گئے تھے۔

"جیوش! — ٹھیک دس منٹ بعد میں دنیا کا عظیم ترین سائنسدان بن جاؤں گا — آج میری زندگی کا سب سے اہم دن ہے — میں نے سالوں اس روز کے لئے دن رات محنت کی ہے انتہائی اور شدید محنت۔



اور آج مجھے اس محنت کا پھل مل رہا ہے — آج میرا نام سائنس کی تاریخ میں ہمیشہ سنہرے حرفوں میں چمکتا رہے گا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے"۔

ڈاکٹر لارنس بے حد جذباتی ہو رہا تھا۔ اس کا چہرہ اس قدر سرخ ہو گیا تھا کہ یوں لگتا تھا جیسے پورے جسم کا خون سمٹ کر اس کے چہرے پر آ گیا ہو۔ اس کی آنکھوں میں اتنی چمک تھی کہ جیسے ان کے پیچھے سرچ لائٹ جل رہی ہو۔

"بالکل سر — آج کا دن اسرائیل کے لئے بھی انتہائی اہم ہے — پاکیشیا کے اہم ترین ریسرچ سنٹر کی تباہی بہت دنوں سے اسرائیل کے لئے خواب بنی ہوئی تھی — اور آج یہ خواب حقیقت میں بدل رہا ہے" — جیوش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں! — ہم یہودیوں کے لئے واقعی یہ اہم ترین دن ہے — آج میری وجہ سے مسلمانوں کو ایسی بدترین تباہی کا سامنا کرنا پڑے گا کہ ان کی نسلیں بھی ہمیشہ روتی رہیں گی اور اس مشن کی کامیابی کے بعد میں صدر مملکت سے بات کر کے مسلمانوں کے مقدس ترین مقامات کی تباہی کے لئے کام شروع کر دوں گا" — ڈاکٹر لارنس نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

"او یس سر — اگر ایسا ہو جائے تو یقیناً مسلمان ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں گے — اگر ایسا ہو جائے تو اسرائیل دنیا میں ناقابل تسخیر ہو جائے گا" — جیوش نے مسرت سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"ایسا ہی ہو گا — تم دیکھنا کہ ڈاکٹر لارنس ان مسلمانوں کے لئے موت ثابت ہو گا" — ڈاکٹر لارنس نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے گھڑی دیکھی۔ اب صرف پانچ منٹ باقی رہ گئے تھے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"سر — آٹومیٹک سسٹم آن نہ کر دیا جاتے" —— جیوش نے بھی اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں! —— میں اپنی انگلی سے بٹن دبا کر مشن کی تکمیل کا لطف لینا چاہتا ہوں —— تم فکر نہ کرو —— میری انگلی بالکل صحیح وقت پر بٹن دبائے گی —— جیوش! —— تم نہیں جانتے کہ اپنی انگلی سے مشن کی تکمیل میں جو لطف ہے وہ آٹومیٹک سسٹم میں نہیں ہے —— اس لئے میں اپنی انگلی سے اس مشن کی تکمیل کے لئے بٹن دبا کر پورا پورا لطف اٹھانا چاہتا ہوں" —— ڈاکٹر لارنس نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور جیوش سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔

"کیری" —— اچانک ڈاکٹر لارنس نے اپنے دوسرے اسسٹنٹ جو ہیوی جنریٹر کے قریب کھڑا تھا، مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر" —— اس نوجوان نے چونک کر پوچھا۔

"پوری طرح ہوشیار رہنا —— ایسا نہ ہو کہ عین آخری لمحے میں جنریٹر فیل ہو جائے —— اور میری تمام زندگی کی محنت اور حسرت خاک میں مل جائے" —— ڈاکٹر لارنس نے ہونٹ چباتے ہوئے اپنے دوسرے اسسٹنٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بے فکر رہیں سر —— ایسا نہیں ہوگا —— جنریٹر بالکل صحیح کام کر رہا ہے" —— کیری نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر لارنس دوبارہ مشین کی طرف متوجہ ہو گیا۔ جیسے جیسے وقت گذرتا جا رہا تھا اس کے خون کی رفتار بھی تیز ہوتی جا رہی تھی اور اب تو خون نے اس کی کنپٹیوں میں دھمکے کرنے شروع کر دیئے تھے۔ اس کی نظریں مشین پر جمی ہوئی تھیں اب اس



نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی ہاتھ کو گھما کر بالکل آنکھوں کے سامنے کر لی تھی اب صرف تین منٹ باقی رہ گئے تھے۔ اور ڈاکٹر لارنس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کے درمیان موجود سرخ رنگ کے ایک بٹن پر اپنی انگلی رکھ دی۔ سیکنڈوں والی سوئی مسلسل گھوم رہی تھی اور ڈاکٹر لارنس اب دنیا و مافیہا سے بے نیاز صرف گھڑی کی حرکت کرتی ہوئی سوئی کو دیکھ رہا تھا۔ اب اس سوئی کے صرف دو چکر باقی رہ گئے تھے۔ اور اس کے بعد ریڈ ٹارگٹ ہٹ ہو جانا تھا۔ ڈاکٹر لارنس نے ہونٹ بھینچ لئے۔ سیکنڈ کی سوئی مسلسل حرکت میں تھی مسلسل حرکت میں —— اس کا سفر اسرائیل کی فتح اور پاکیشیا کی شکست کی طرف جاری تھا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

عمران نے ہونٹ بھینچے انتہائی رفتار سے ٹیکسی چلاتا ہوا ریڈ اسکوائر کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے کہ ٹائیگر کو اس کے چہرے پر نظر ڈالنے کی ہمت تک نہ ہو رہی تھی۔

چند لمحوں بعد ٹیکسی ریڈ اسکوائر کے قریب پہنچ گئی۔ اس سے آگے روڈ بلاک نظر آ رہی تھی اور اس پر بورڈ لگا ہوا تھا کہ سڑک ہائی نے خصوصی مرمت بند ہے۔ عمران نے ٹیکسی ایک سائیڈ پر درخت کے نیچے روک دی۔

"آؤ ٹائیگر! — اب جان دینے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے"۔ عمران نے سر سے ٹوپی اتار کر پچھلی سیٹ پر پھینکتے ہوئے مڑ کر کہا اور ٹائیگر اثبات میں سر ہلاتا ہوا نیچے اترا۔ عمران مشین گن سنبھالے ریڈ اسکوائر کی عمارت کو بغور دیکھ رہا تھا۔ یہ خاصی وسیع عمارت تھی جس کے گرد کمپاؤنڈ نہ تھا۔ چھت پر دو مسلح آدمی کھڑے ہوتے نظر آ رہے تھے۔ عمران نے گھڑی دیکھی تو گیارہ بجنے میں صرف بارہ منٹ باقی رہ گئے تھے۔ عمران کے ہونٹ اور



زیادہ بھنچ گئے۔

اسی لمحے عمران کی نظریں ریڈ اسکوائر کے عقب میں ایک ملحقہ عمارت پر پڑ گئیں۔ یہ عمارت تین منزلہ تھی اور اپنی بناوٹ کے اعتبار سے رہائشی فلیٹوں پر مشتمل نظر آ رہی تھی۔ ریڈ اسکوائر کی طرف اس کی پشت تھی اور اس طرح بالکونیوں میں سوکھنے کے لئے الگنی پر کپڑے لٹکے نظر آ رہے تھے۔

"آؤ ٹائیگر" — عمران نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا وہ اس عمارت کے فرنٹ کی طرف بڑھ گیا۔

عمارت واقعی رہائشی فلیٹس پر مبنی تھی اور عمران کے نقطہ نظر سے اس میں سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ دو لفٹیں موجود تھیں۔ عمران تیزی سے ایک لفٹ کی طرف بڑھا۔ لفٹ میں سوار ہونے کے لئے ایک موٹا آدمی آگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ ٹائیگر نے اسے ایک طرف دھکیلا اور پھر عمران کے پیچھے اچھل کر لفٹ میں سوار ہو گیا۔ عمران نے لفٹ کا دروازہ بند کیا اور دوسری منزل کا بٹن دبا دیا۔ لفٹ تیزی سے اوپر چڑھتی گئی۔

دوسری منزل پر پہنچتے ہی عمران لفٹ سے اترا اور بے تحاشا انداز میں دوڑتا ہوا فلیٹ نمبر ۲ کے دروازے پر پہنچ گیا۔ اس نے اوری قوت سے لات ماری تو فلیٹ کا بند دروازہ ایک دھماکے سے کھل گیا۔ دوسرے لمحے اندر سے عورت کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔ وہ سامنے ہی کرسی پر بیٹھی کوئی رسالہ پڑھ رہی تھی۔ عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور عورت چیختی ہوئی کرسی سمیت سائیڈ پر الٹ گئی۔ اس کی کنپٹی پر عمران کا بھرپور ہاتھ پڑا تھا۔ عمران اس کی طرف متوجہ ہوئے بغیر دوڑتا ہوا پچھلے کمرے میں پہنچ گیا جس کے پیچھے بالکونی تھی اور یہ بالکونی ریڈ اسکوائر

Admin @ www.hibuddiez.com



کی چھت کے عین درمیان میں اور اس سے قدرے اونچی تھی۔ ریڈ اسکوائر اور اس بالکونی کے درمیان چھ فٹ کا خلا تھا۔

عمران بالکونی میں پہنچتے ہی انتہائی تیز رفتاری سے بالکونی کی منڈیر پر چڑھا اور دوسرے لمحے وہ کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا ریڈ اسکوائر کی چھت پر پہنچ گیا۔ ریڈ اسکوائر کی چھت پر جیسے ہی اس کے قدم لگے وہ کچھ دور تک دوڑتا گیا اور پھر رک گیا۔

اسی لمحے ٹائیگر نے بھی اس کے پیچھے چھلانگ لگا دی۔ اور وہ بھی ریڈ اسکوائر کی چھت پر پہنچ گیا۔

"کون ہو تم ——" چھت پر موجود ریڈ ایرو کے ایجنٹ بوکھلائے ہوئے انداز میں ان دونوں کی طرف بڑھے۔

"جی۔ پی فائیو —— اندر ڈاکٹر لارنس بیہوش ہو گئے ہیں —— اور وقت تھوڑا رہ گیا ہے" —— عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ اس دوران اس نے مشین گن کو نال سے پکڑ لیا تھا۔ وہ دونوں آدمی اب عمران کے قریب آ گئے تھے۔ چونکہ عمران اور ٹائیگر کے جسموں پر جی۔ پی فائیو کی مخصوص وردی تھی اس لئے ان ایجنٹوں نے ان پر فوری فائر نہ کھولا تھا۔

"کیا کہہ رہے ہو ——؟" ان دونوں ایجنٹوں نے چونک کر کہا تھا کہ عمران کا بازو گھوما اور پھر کھٹاک کی آواز کے ساتھ ایک ایجنٹ کی کھوپڑی پر پوری قوت سے مشین گن کا دستہ پڑا۔ اور وہ چیخے بغیر اچھل کر چھت پر گر گیا۔ دوسرے ایجنٹ نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن سیدھی کرنی ہی چاہی تھی کہ ٹائیگر کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا۔



"آواز نہ نکالے ——" عمران نے آہستہ سے کہا۔ اور دوسرے لمحے وہ آدمی ٹائیگر کے جسم سے ایک لمحے کے لئے ٹکرایا اور پھر اس کی گردن ٹوٹ کر اس کا سر ایک سائیڈ پر لٹک چکا تھا۔ ٹائیگر نے واقعی حیرت انگیز مہارت دکھائی تھی۔

عمران آواز سنتے ہی سمجھ گیا تھا کہ ٹائیگر نے روپ ہانڈنگ کا مخصوص داؤ لگا دیا ہے۔ اس لئے اب اس آدمی کا زندہ بچ جانا ناممکن تھا۔ عمران تیزی سے اس طرف دوڑا جہاں چھت کے ایک حصے پر سرخ رنگ کی بجلی ایک بڑے دائرے میں بچھی ہوئی تھی۔ عمران سمجھ گیا کہ یہی جگہ ڈاکٹر لارنس اور اس کی مشین کے نیچے آ گیا ہوگا۔ اس نے اندازے سے اس کو مرکز سمجھ کر ادھر ادھر نگاہ دوڑائی اور پھر ایک جگہ پر اس کی نظریں اٹک گئیں۔ یہاں سیمنٹ کا پلاستر نظر آ رہا تھا جو باقی حصے سے علیحدہ تھا۔ اور عمران اس پلاستر کی پوزیشن دیکھ کر سمجھ گیا کہ یہاں ہوا کے لئے پہلے دروازہ بنا ہوا تھا جسے بند کر دیا گیا ہے۔ عمران تیزی سے اس طرف بڑھا اس نے جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالا اور جنونیوں کے سے انداز میں اس پلاستر کے کنارے کو اکھاڑنے میں مصروف ہو گیا۔ ٹائیگر نے بھی اس کی پیروی کی۔ وہ دوسری طرف سے شروع ہو گیا۔

"احتیاط سے —— اس کے اندر حفاظتی نظام کی تاریں موجود ہوں گی۔" عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر واقعی چند لمحوں کی محنت کے بعد وہ پلاستر کی ایک سائیڈ کھرچنے میں کامیاب ہو گیا۔ اب سرخ اور نیلے رنگ کی دو تاریں وہاں سے گذرتی صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ عمران نے جلدی سے پاس پڑی ہوئی مشین گن اٹھائی اور اس کو نال سے پکڑ کر

اس کا دستہ پوری قوت سے ان تاروں پر مارنا شروع کر دیا۔ اُسے معلوم تھا کہ اگر لوہے کی کوئی چیز ان تاروں سے ٹکرائی تو نہ صرف سائرن بج اٹھیں گے بلکہ انتہائی طاقتور کرنٹ اُسے بھی ہلاک کر دے گا جبکہ لکڑی چونکہ غیر موصل تھی اس لئے لکڑی کی وجہ سے ان پر ردعمل ممکن نہ تھا۔ مسلسل اور پوری قوت سے دستہ لگنے کی وجہ سے وہ تاریں پہلے تو چٹخیں اور پھر ٹوٹ گئیں۔ اور عمران نے مشین گن کے دستے سے ہی انہیں ایک طرف خاصے فاصلے پر ہٹایا اور پھر خنجر سے اس نے اس جگہ کو کھودنا شروع کر دیا۔

تھوڑی سی سیمنٹ ہٹنے کے بعد نیچے سے لوہے کے سریے سے نظر آنے لگے۔ عمران نے خنجر سے ان سریوں کی سائیڈوں کو کھودنا شروع کر دیا۔ اس کے ہاتھ واقعی برق رفتاری سے کام کر رہے تھے۔

تھوڑی دیر بعد ہی سریوں سے چمٹی ہوئی بجری ہٹ گئی عمران نے خنجر ایک طرف پھینکا اور اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے دونوں ٹانگیں اس پلاستر کی سائیڈوں پر پھیلائیں اور پھر جھک کر دونوں ہاتھوں سے ایک سریے کو پکڑ لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے پوری قوت سے سریے کو اوپر کھینچنا شروع کر دیا۔

"عمران صاحب! — اس طرح یہ سریہ کیسے ٹوٹے گا" — ٹائیگر نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"اس کا کونا قریب ہے" — عمران نے زور لگاتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ ٹماٹر سے بھی زیادہ سرخ ہو گیا تھا اور پھر چند لمحوں بعد واقعی ایک جھٹکے سے سریہ دائیں طرف سے کھنچ کر اوپر کو اُٹھ آیا۔ عمران کا جسم پسینے میں ڈوب گیا تھا۔ لیکن اس نے حیرت انگیز طور پر سریہ کھینچ کر ایک سائیڈ پر کر دیا تھا۔ اب دوسرے سریوں کے درمیان اتنا خلا پیدا ہو گیا تھا، کہ اس میں سے عمران کا ہاتھ اندر جا سکتا تھا۔

عمران نے جلدی سے ایک بار پھر خنجر اٹھایا اور خالی جگہ کو تیزی سے اکھاڑنا شروع کر دیا۔ اب وہاں خالی بجری اور سیمنٹ کا پلاستر تھا۔ عمران کے ہاتھ انتہائی رفتار سے چل رہے تھے وہ اس وقت دنیا و مافیہا سے بالکل بے نیاز ہو چکا تھا۔ جبکہ ٹائیگر ہاتھ میں مشین گن پکڑے چیتے کی سی مستعدی سے اِدھر اُدھر کا جائزہ لے رہا تھا۔ عورت چونکہ بےہوش ہو چکی تھی اس لئے اس کی طرف سے کوئی خطرہ نہ تھا۔ ان دونوں ایجنٹوں کی لاشیں اِدھر اُدھر بکھری پڑی تھیں اور چونکہ وہ دونوں تقریباً چھت کے درمیان میں تھے اس لئے سائیڈوں سے بھی انہیں دیکھا نہ جا سکتا تھا۔

عمران جنونیوں کے سے انداز میں پلاستر کو خنجر سے کھودے چلا جا رہا تھا۔ اس کے خنجر کی تیز نوک سے بجری اور سیمنٹ اُڑ اُڑ کر باہر کو نکل رہا تھا۔ پھر اچانک اس کا خنجر تیزی سے نیچے ہوتا چلا گیا اور عمران سمجھ گیا کہ اس کا خنجر چھت کراس کر چکا ہے اور اب نیچے خلا میں جا رہا ہے۔ اب انتہائی احتیاط کی ضرورت تھی اس لئے آہستہ سے خنجر کو اِدھر اُدھر گھمانا شروع کر دیا۔ اور پھر اس نے ہاتھ کو قدرے ٹیڑھا کر کے خنجر کو اوپر کی طرف جھٹکا دیا تو کافی ساری ریت، بجری اور سیمنٹ اچھل کر باہر آ گرا۔ اب چھت میں ایک گول سا سوراخ ہو چکا تھا۔

عمران نے دانستہ اس دوران گھڑی نہ دیکھی تھی۔ اب سوراخ ہونے کے بعد جب اس کی نظر گھڑی پر پڑی تو اس کا سانس رک گیا۔ کیونکہ گیارہ

بجنے میں صرف ایک منٹ باقی رہ گیا تھا۔ اور سیکنڈ کی سوئی یہ فاصلہ بھی تیزی سے طے کرتی جا رہی تھی۔

عمران نے جلدی سے جھک کر اس سوراخ سے آنکھ لگا دی۔ اب اسے نیچے کا منظر صاف نظر آ رہا تھا۔ وہ دیوہیکل مشین، اس کی سائیڈ پر کھڑا ایک آدمی اور اس مشین کے بالکل سامنے سفید کوٹ پہنے ڈاکٹر لارنس کھڑا تھا۔ اس کے سر کے بال برف کی طرح سفید تھے اور انہی بالوں کی وجہ سے اس نے ڈاکٹر لارنس کی شناخت کی تھی۔

ڈاکٹر لارنس نے انگلی مشین پر نصب ایک سرخ رنگ کے بٹن پر رکھی ہوئی تھی اور نظریں کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی پر اس طرح لگی ہوئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا ہے۔ عمران تیزی سے پیچھے ہٹا۔ اس نے مشین گن کی نال اس سوراخ میں تھوڑی سی داخل کی اور پھر اسے ذرا سا ٹیڑھا کر دیا۔ سوراخ اتنا چھوٹا تھا کہ مشین گن کی نال بمشکل اس میں پوری آئی تھی۔ اس لئے عمران اب اندر دیکھ نہ سکتا تھا لیکن اس کے ذہن میں پوری تصویر موجود تھی۔ اور اب سیکنڈوں والی سوئی منٹ کا آدھے سے زیادہ فاصلہ طے کر چکی تھی۔

عمران نے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے اس نے مشین گن کو اور ذرا سا ٹیڑھا کیا اور دوسرے لمحے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ مشین گن کو جھٹکے لگنے شروع ہو گئے۔ عمران مسلسل فائرنگ کئے چلا جا رہا تھا اور پھر اسے نیچے سے ہلکے سے دھماکے کی آواز سنائی دی تو کافی دیر کے بعد پہلی بار اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔ اس لئے جلدی سے مشین گن واپس کھینچی اور پھر جھک کر اس سوراخ سے آنکھ لگا دی مشین

کے پرزے اڑ چکے تھے۔

ڈاکٹر لارنس اور اس کا ساتھی مردہ چھپکلیوں کی طرح فرش پر پڑے ہوئے تھے۔ ان کے جسم مشین گن کی گولیوں سے چھلنی ہو چکے تھے۔

اسی لمحے عمران کو اندر سے کسی کے چیخنے کی آواز سنائی دی تو اس کا جسم تیزی سے دائیں طرف گھوما اور پھر اس کی نظریں ایک دیوار میں نصب اسٹینڈ پر پڑے ٹیلیفون سیٹ پر پڑی جس کے ساتھ ایک سفید کوٹ پہنے آدمی رسیور ہاتھ میں پکڑے بری طرح چیخ رہا تھا۔

عمران ایک جھٹکے سے اٹھا اور اس نے ٹائیگر کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ دوسرے لمحے وہ دونوں آگے پیچھے دوڑتے ہوئے اس بالکونی کی طرف بڑھ گئے۔

"اپنے جسم کو اوپر اچھال لو گے ـــــ بالکونی اونچی ہے" ـــــ عمران نے فکر و تشویش بھرے لہجے میں ٹائیگر سے کہا۔

"یس سر" ـــــ ٹائیگر نے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے پیچھے ہٹتا گیا دوسرے لمحے جیسے اولمپک لگانے والے دوڑتے ہیں اس طرح وہ انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور اس کا جسم فضا میں قلابازی کی صورت میں اٹھتا ہوا اوپر کو اٹھتا گیا۔ پلک جھپکنے میں وہ قلابازی کھا کر بالکونی کے اوپر ایک لمحے کے لئے کھڑا ہوا اور پھر دوڑتا ہوا اندرونی کمرے میں غائب ہو گیا۔ عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری اور اس نے بجائے پیچھے دوڑنے کے بلکہ صرف دو قدم دوڑ کر اپنے جسم کو اس طرح اچھالا جیسے پول والٹ کے کھلاڑی بانس کی مدد سے اپنے جسم کو انتہائی بلندی کی طرف اچھال لیتے ہیں اور اس کا جسم واقعی بغیر بانس کے اس طرح اوپر کو

اٹھتا گیا جیسے کسی نے اُسے توپ میں رکھ کر توپ داغ دی ہو۔ پلک جھپکنے میں وہ بھی قلابازی کھا کر بالکونی میں ایک لمحے کے لئے رُکا اور پھر اندرونی کمرے تک دوڑتا چلا گیا۔ جہاں ٹائیگر ایک سائیڈ پر کھڑا تھا۔ اور ابھی عمران کے قدم رُکے ہی تھے کہ یکلخت تیز سائرن ریڈ اسکوائر کی طرف سے بجنے کی آواز سنائی دی۔

"یہیں لباس بدل لیتے ہیں ـــ ضرور اس عورت کے شوہر کے کپڑے ہوں گے" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر وہ ایک الماری کی طرف دوڑتا گیا جو اپنی ساخت کے لحاظ سے وارڈروب لگتی تھی۔

صدر مملکت انتہائی بے چینی کے عالم میں پریذیڈنٹ ہاؤس کے ایک کمرے میں ٹہل رہے تھے۔ ان کی نظریں اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی پر جمی ہوئی تھیں۔ گیارہ بجنے میں اب صرف ایک منٹ باقی رہ گیا تھا۔

"بس ایک منٹ بعد اسرائیل کا یہ عظیم ترین مشن مکمل ہو جائے گا" ـــــ صدر مملکت نے اضطراب انگیز لہجے میں ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے وزیر اعظم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر ـــ اب تو اس مشن کو مکمل ہونا ہی ہے ـــــ اب تو دنیا کی کوئی طاقت اسے نہیں روک سکتی" ـــــ وزیر اعظم نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ ان کے چہرے پر بھی کامیابی کی جگمگاہٹ تھی۔

"پچاس سیکنڈ ـــ پنتالیس سیکنڈ ـــ چالیس سیکنڈ" ـــــ صدر مملکت نے اب باقاعدہ بلند آواز میں گنتی شروع کر دی۔

"تیس سیکنڈ ۔ پچیس سیکنڈ ـــ بیس سیکنڈ ـــ اوہ! اب صرف

Admin @ www.hibuddiez.com



"پندرہ سیکنڈ رہ گئے ہیں —— وکٹری ٹو اسرائیل —— عظیم فتح" —— صدر مملکت نے اپنے عہدے کے برخلاف بچوں کے سے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"دس سیکنڈ — پانچ سیکنڈ —— اور گیارہ بج گئے —— عظیم فتح — عظیم اسرائیل زندہ باد" —— صدر مملکت نے نہ صرف باقاعدہ تالی بجانی شروع کر دی بلکہ وہ واقعی رقص کرنے لگے۔

"اسرائیل زندہ باد" —— وزیر اعظم بھی گیارہ بجتے ہی کرسی سے اٹھ کر چیخنے لگے۔

"آہ! —— آج بڑی مدت کے بعد میری یہ حسرت پوری ہو گئی ہے کہ میں پاکیشیا کا اہم ترین ایٹمی ریسرچ سنٹر تباہ کر دوں —— اس ایٹمی ریسرچ سنٹر نے ہماری رات کی نیندیں اور دن کا سکون تباہ کر دیا تھا —— ہمیں معلوم تھا کہ پاکیشیا کے ایٹمی ریسرچ کا مطلب پورے عالم اسلام کی سربلندی اور دنیا کے یہودیوں کی موت ہے —— لیکن آج" —— صدر مملکت نے انتہائی پرجوش انداز میں کہنا شروع کر دیا جیسے وہ کسی بہت بڑے مجمع سے خطاب کر رہے ہوں۔ ابھی وہ لفظ لیکن تک ہی پہنچے تھے کہ میز پر پڑا ہوا ٹیلیفون گنگنا اٹھا۔

"آہا! —— ڈاکٹر لارنس کی طرف سے فتح کی کال آ گئی —— میں ڈاکٹر لارنس کو اسرائیل کا سب سے بڑا اعزاز دوں گا" —— صدر مملکت نے کہا اور پھر تیزی سے ٹیلیفون کی طرف لپکے۔

"ڈاکٹر لارنس! —— فتح مبارک ہو" —— صدر مملکت نے رسیور اٹھاتے ہی بچوں کے سے انداز میں چیخ کر کہا۔



"سر —— ڈاکٹر لارنس اور ان کے اسسٹنٹ جیوش کو گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا ہے —— میں کیری ہوں ان کا اسسٹنٹ —— جناب! مشین بھی تباہ ہو گئی ہے —— صرف دس سیکنڈ پہلے جناب! —— سب کچھ تباہ ہو گیا ہے" —— دوسری طرف سے ہذیانی انداز میں چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور صدر کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے پگھلا ہوا سیسہ ان کے کانوں میں انڈیل دیا ہو۔

"کیا —— کیا بک رہے ہو —— کیا تم پاگل ہو —— الو کے پٹھے —— حرامزادے کون ہو تم —— کیا بکواس کر رہے ہو" —— صدر مملکت کا ذہن واقعی یکسر ماؤف ہو کر رہ گیا تھا۔ ان کی زبان سے بے اختیار گالیاں نکلنی شروع ہو گئی تھیں۔ ذہن میں سیٹیاں سی بجنے لگ گئی تھیں۔ انہیں اپنے کانوں پر یقین ہی نہیں آ رہا تھا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں جناب! —— مشن مکمل ہونے میں صرف دس سیکنڈ رہ گئے تھے کہ اچانک چھت پر سے گولیوں کا مینہ برسنے لگا اور مشین، ڈاکٹر لارنس اور جیوش سب کچھ ایک لمحے میں فنا ہو کر رہ گیا —— مشین دھماکے سے مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہے —— ڈاکٹر لارنس اور ان کے اسسٹنٹ جیوش کے جسم گولیوں سے چھلنی ہو گئے ہیں —— میں دوسرے کمرے میں جنریٹر کے پاس کھڑا تھا اس لئے بچ گیا جناب! —— پھر جب گولیاں برسنا بند ہوئیں تو میں ٹیلیفون کی طرف دوڑا سر" —— دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور صدر مملکت کا چہرہ دھواں دھواں ہوتا چلا گیا۔ رسیور ان کے ہاتھ سے چھوٹ گیا اور وہ لڑکھڑا کر نیچے گرنے لگے ہی تھے کہ وزیر اعظم جو ان کے قریب کھڑے سب کچھ سن رہے تھے انہوں نے جلدی سے انہیں سنبھالا اور پھر کرسی پر بٹھا دیا۔ صدر مملکت بے ہوش ہو چکے تھے۔

وزیراعظم نے جلدی سے دوسرے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا۔

"ہیلو ـــــ فوراً ڈاکٹر کو بھیجو ـــــ صدر صاحب بیہوش ہو گئے ہیں۔ جلدی کرو" ـــــ وزیراعظم نے دوسری طرف سے پی۔اے کی آواز سُننے بغیر چیختے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

وزیراعظم تیزی سے گھوم کر میز کی دوسری سائیڈ پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھے۔ انہوں نے اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ـــــ ہیلو ـــــ پرائم منسٹر کالنگ کرنل ہارڈ۔ اوور" ـــــ وزیراعظم کے حلق سے چیخ کی سی آواز نکل رہی تھی۔

"یس سر ـــــ کرنل ہارڈ اٹنڈنگ۔ اوور" ـــــ دوسری طرف سے کرنل ہارڈ کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔ وہ شاید وزیراعظم صاحب کو اس طرح چیختے سن کر بوکھلا گیا تھا۔

"کرنل ہارڈ! ـــــ مشن تباہ ہو گیا ہے ـــــ ڈاکٹر اڈلنس اور اس کے اسسٹنٹ کو گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا ہے ـــــ مشین تباہ ہو گئی ہے ـــــ چھت پر سے فائرنگ کی گئی ہے ـــــ مشن مکمل ہونے سے صرف دس سیکنڈ پہلے یہ فائرنگ کی گئی ہے اور مشن کو مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے ـــــ فوراً گھیرا ڈال لو ریڈ اسکوائر کے گرد مجرموں کو کسی صورت نہ نکلنے دو ـــــ فوراً ـــــ جلدی ـــــ ہری اپ۔ اوور" ـــــ وزیراعظم نے چیختے ہوئے کہا۔

"کک ـــــ کیا ـــــ کیا سر ـــــ آپ کیا کہہ رہے ہیں ـــــ یہ کیسے ممکن ہے ـــــ اوپر چھت تو ہر لحاظ سے بم پروف ہے ـــــ اور ہمارے دو ایجنٹ موجود ہیں سر ـــــ اور پھر کوئی سائرن تک نہیں بجا سر۔ اوور" ـــــ کرنل ہارڈ کی پہلے سے زیادہ بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"بکواس مت کرو ـــــ جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو ـــــ کس طرح ہوا۔ کیسے ہوا ـــــ یہ بعد میں دیکھا جائے گا ـــــ تم مجرموں کو پکڑو ـــــ وہ ابھی چھت پر ہی ہوں گے ـــــ انہیں نکلنے نہ دو ـــــ انہیں دیکھتے ہی بھون ڈالو ـــــ اڑا دو ان کے جسم ـــــ ہری اپ ـــــ اوور اینڈ آل"۔ وزیراعظم نے چیختے ہوئے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا کر وہ دروازے کی طرف دوڑ پڑے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

عمران اور ٹائیگر زیرو ہاؤس پہنچے تو عمران کے باقی ساتھی وہاں پہلے پہنچ چکے تھے۔ عمران اور ٹائیگر اس رہائشی پیلس سے نکل کر دوبارہ ٹیکسی تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے تھے اور پھر عمران نے ٹرانسمیٹر پر اپنے ساتھیوں کو فوراً زیرو ہاؤس پہنچنے کے لئے کہا اور خود بھی ذرا آگے جا کر اس نے ٹیکسی چھوڑ دی اور پھر مختلف سڑکوں سے پیدل ہوتے ہوتے وہ ایک بس کے ذریعے زیرو ہاؤس سے دو کلومیٹر دور اتر گئے۔ اور جب وہ زیرو ہاؤس پہنچے تو ان کے ساتھی وہاں پہنچ چکے تھے۔ ان میں سے تنویر۔ جوزف۔ کیپٹن شکیل اور بلیک زیرو زخمی تھے۔ کیپٹن شکیل کے بازو میں جب کہ تنویر کی پسلیوں میں گولی لگی تھی۔ بلیک زیرو کی ٹانگ زخمی تھی اور جوزف کے دائیں کاندھے میں کافی بڑا زخم تھا۔ لیکن وہ سب ہوش میں تھے کیونکہ باقی ساتھیوں نے راستے میں ہی ان کو ابتدائی طبی امداد پہنچا دی تھی۔ لیکن ان سب کے چہرے بری طرح لٹکے ہوئے تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ اپنی کسی عزیز ترین ہستی کو



دفنا کر آئے ہوں۔

"عمران صاحب! ـــــ اب ہم واپس جا کر چیف کو کیا منہ دکھائیں گے۔ وہ لوگ تو سائرن بجا بجا کر اپنی فتح کا جشن منا رہے ہیں"ـــــ صفدر نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"چیف کو منہ دکھانے کی ضرورت ہی کیا ہے ـــــ وہ کسی کو دکھاتا ہے اپنا منہ"ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اس بار تم نے منصوبہ بندی ہی احمقانہ کی تھی ـــــ کیا ضرورت تھی ہمیں البرٹ ہال پر حملہ کرنے کی ـــــ کیا یہ حملہ براہ راست ریڈ اسکوائر پہ نہ ہو سکتا تھا"ـــــ تنویر نے غراتے ہوئے تلخ لہجے میں کہا۔

"ضرور ہو سکتا تھا ـــــ اگر ہمارے پاس ایٹم بموں سے لیس میزائل ہوتے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"آخر ہوا کیا ـــــ وہ ریڈ ایریا اور ٹارڈ کے ایجنٹ ہمارے سامنے تو انتہائی مطمئن انداز میں گھومتے پھر رہے تھے اور پھر جب گیارہ بج گئے تو انہوں نے سائرن بجانے شروع کر دیئے ـــــ اسی وقت آپ کی واپسی کی کال آ گئی ـــــ آپ کیا کرتے رہے ـــــ وہ تہہ خانے والے منصوبے کا کیا ہوا"ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"وہ منصوبہ فیل ہو گیا ـــــ آخری لمحات میں صدر مملکت اور وزیر اعظم نے البرٹ ہال سے ریڈ اسکوائر جانے کی بجائے واپس پریذیڈنٹ ہاؤس میں جانے کا فیصلہ کر لیا اور ہم منہ دیکھتے رہ گئے"ـــــ عمران کے لہجے میں بھی مایوسی کا عنصر غالب تھا اور سب ساتھیوں کے لٹکے ہوئے چہرے اور زیادہ لٹک گئے۔ ان کی آنکھیں بجھی ہوئی تھیں۔ ظاہر ہے زندگی میں پہلی بار

Admin @ www.hibuddiez.com

پاکیشیا سیکرٹ سروس مکمل طور پر ناکام ہو چکی تھی اور ان کی ناکامی کی قیمت پاکیشیا کو اپنے اہم ترین ریسرچ سنٹر تباہ ہونے کے طور پر ادا کرنی پڑی تھی۔

"ارے اتنی مایوسی کی کیا ضرورت ہے ـــــ آج ان کی فتح ہوئی ہے تو کل ہماری بھی ہو سکتی ہے ـــــ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ٹھیکہ تو نہیں لے رکھا تھا کہ ہر بار وہی فاتح ہو گی" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس شکست کی ہمارے ملک کو کتنی بڑی قیمت ادا کرنی پڑی ہے" ـــــ صفدر نے کہا۔

"کوئی بات نہیں ـــ جتنی قیمت پاکیشیا نے ادا کی ہے اس سے ڈبل میں سوپر فیاض سے دلوا دوں گا ـــــ آخر اس کے بنک بیلنس کب کام آئیں گے" ـــــ عمران نے کہا۔

"اس بار واقعی ہماری قسمت شروع سے ہمارا ساتھ نہ دے رہی تھی پہلے دن سے جی۔ پی فائیو اور ریڈ آرمی نے ہمیں آگے لگائے رکھا ـــ ہم مسلسل دفاع اور اپنی جانوں کے تحفظ کے لئے بھاگتے رہے ہیں" ـــــ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب جو بھی ہے ظاہر ہے تم ہی بھگتو گے ـــــ میرا کیا ہے ـ میں تو سیکرٹ سروس کا ممبر ہی نہیں ہوں ـــ ایکسٹو کا رعب مجھ پر نہیں چل سکے گا ـــ زیادہ سے زیادہ یہی ہو گا کہ وہ آئندہ مجھ سے کام نہ لے گا نہ لے ـــ میں اپنے سوپر فیاض کا غیر سرکاری ماتحت بن جاؤں گا ـــ ایکسٹو سے زیادہ وظیفہ مجھے وہاں سے مل جائے گا" ـــــ عمران نے کہا۔

"میں تمہیں گولی نہیں مار دوں گا" ـــــ تنویر نے بھڑکتے ہوئے کہا۔

"وہ کیوں ـــ کس جرم میں ـــــ؟" عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"تم ایکسٹو سے غداری کا سوچ رہے ہو" ـــــ تنویر کے لہجے میں اور زیادہ غصہ ابھر آیا۔

"یار ـ میں تو الٹا تم پر احسان کر رہا ہوں ـــ تمہارے لئے میدان صاف کر رہا ہوں ـــ میرے درمیان سے ہٹ جانے کے بعد ظاہر ہے جولیا بیچاری مستقبل کی بیوہ بن جائے گی اور بیوہ سے شادی کار ثواب ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ـ اصل بات کیا ہے۔ وہ بتائیے ـــ آپ جس طرح مطمئن ہیں اور باتیں کر رہے ہیں اس کا مطلب ہے کہ صورت حال وہ نہیں ہے جو ہم سمجھ رہے ہیں" ـــــ اچانک صفدر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"بھئی میں ذرا خوش امید واقع ہوا ہوں ـــ تنویر کی طرح میری بھی خوش دامن ابھی پیدا نہیں ہوئی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ واقعی صفدر ـ ہم نے تو غور نہیں کیا کہ عمران صاحب اور ٹائیگر دونوں کے لباس بدلے ہوئے ہیں ـــ اور ٹائیگر تو بالکل ہی مطمئن بیٹھا ہوا ہے۔ حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ ٹائیگر ہم سے کم محب وطن نہیں ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے بھی سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آخر ٹائیگر میرا شاگرد ہے ـــ اور یہ بھی خوش امید ـــ اوہ سوری! اس کی بھی خوشدامن نے ابھی پیدا ہونے سے انکار کر دیا ہے" ـــــ عمران نے ٹائیگر کی طرف سے جواب دیا اور ٹائیگر سے نہ رہا گیا تو وہ کھل کھلا کر ہنس پڑا۔ اس کی ہنسی سنتے ہی سب بری طرح اچھل پڑے اور ان کے لٹکے ہوئے چہرے یکلخت چمک اٹھے۔ اور عین اسی لمحے کمرے کا دروازہ ایک دھماکے

Admin @ www.hibuddiez.com



سے کھلا اور ابو عبدل دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے کے عضلات شدید جوش کی بنا پر بُری طرح پھڑک رہے تھے۔

"عمران صاحب! — عمران صاحب! — کمال ہو گیا۔ اسرائیل کا مشن تباہ ہو گیا — ڈاکٹر لارنس اور اس کا اسسٹنٹ گولیوں سے چھلنی ہو گئے۔ مشین بھی تباہ ہو گئی انتہائی پُراسرار انداز میں — مشن مکمل ہونے سے صرف دس سیکنڈ پہلے — صدر مملکت کو جب یہ خبر ملی تو وہ بیہوش ہو گئے۔ وزیر اعظم کا دماغ بھی ماؤف ہے — اسرائیلی حکام اپنے بال نوچ رہے ہیں۔ سُنا ہے اچانک چھت سے فائرنگ ہوئی۔ حالانکہ چھت پر ایسا انتظام کیا گیا تھا کہ اس پر ایٹم بم بھی اثر نہ کر سکتا تھا — چھت پر موجود ایڈ ایرڈ کے ایجنٹ مُردہ پڑے ہیں۔ ایک کی گردن ٹوٹی ہوئی ہے اور دوسرے کی کھوپڑی ٹکڑوں میں بکھری ہے — یہ کیسے ہو گیا — کس نے کیا" — ابو عبدل نے بُری طرح ہانپتے ہوئے کہا۔

"اچھا! — واہ! پھر تو مبارک ہو — اس کا مطلب ہے ہمارے چیف نے سیکرٹ سروس میں جن بھوت بھی بھرتی کر رکھے ہیں" — عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ھرّا — پاکیشیا جیت گیا — پاکیشیا زندہ باد" — اچانک تنویر نے ٹارزن کی طرح گلا پھاڑ کر نعرہ مارا اور پھر اُٹھ کر بے اختیار ناچنے لگا۔

"ارے ارے کسی عامل کو بلاؤ — وہ جن صاحب یہاں بھی پہنچ گئے ہیں" — عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب! — اب آپ نہیں چُھپ سکتے — آپ نے خوامخواہ ہمارا خون خشک کئے رکھا — جلدی بتائیں! آپ نے کیسے اس غیر ممکن کو



ممکن بنایا ہے" — صفدر نے بے طرح مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر مسرت کی پھلجھڑیاں چھوٹ رہی تھیں۔

"کک — کیا مطلب! — کیا عمران صاحب نے — لیکن یہ کیسے ممکن ہے — ؟" ابو عبدل کا چہرہ حیرت کی شدت سے یکلخت بگڑنے لگا۔

"تو آپ کا کیا خیال تھا کہ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس میں جن بھوت بھی موجود ہیں — ابو عبدل صاحب! — جہاں جنوں کا شہنشاہ علی عمران موجود ہو — وہاں بیچارے چھوٹے موٹے جن بھوتوں کے آنے کی کیا مجال ہے" — صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ارے — یہ بات جولیا کو نہ بتا دینا۔ ورنہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے سکوپ ختم ہو جائے گا اور بیچارے شہنشاہِ جنات کی شہنشاہیت بھی اس کے کام نہ آ سکے گی — اُلٹا سرخ مرچوں کی دھونیاں بھی سہنی پڑ جائیں گی" — عمران نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا اور کمرہ سب ممبروں کے بھرپور قہقہوں سے گونج اُٹھا۔

ختم شد